

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228357

UNIVERSAL
LIBRARY

Osmania University Library

Call No. 9025.164

Accession No. P12738

Author ع - ع

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

فتوح السلاطین

یعنی

شاہنامہ ہند

تصنیف مولانا عصائی

بتصحیح

ڈاکٹر آغا محمدی حسین ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی (لندن)

ڈی لیٹ (پیرس) ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لندن)

آگرہ کالج۔ آگرہ

السُّلْطَانُ الْهِنْدُ محمد شاہ بن تغلق

مصنفہ ڈاکٹر آغا محمد حمید حسین ایم اے پی بی۔ ایچ ڈی ڈی۔ ڈی۔ ڈی۔ ڈی۔

رکن مجلس نصاب تاریخ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

Checked 1989.

(۱) تقریظ کتاب القلم حقیقت قوم الیٰ بنیاب مستطاب لوی عبداللہ العماوی دَامَ کَاتِهِمْ عَمَّ فِیْہُمْ

رکن مجلس نصاب تاریخ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

فرمایا کہ تاک سنگ اہلی ز آفتاب لعل گرد و در بدخشاں یا عقیق اندکین

شاعر کا تخیل درست ہو یا نہ ہو مگر واقعات کی دنیا میں اس حد تک تو بہر حال درست ہے کہ ہندوستان نے تاریخ ہند میں دو صدیوں کا اندر جو کاوش کی ہیں اور جو کتابیں لکھی ہیں ان سب میں شاید یہی ایک کتاب (محمد شاہ بن تغلق) ہے جسے حقیقت میں کتاب کہہ سکتے ہیں اور تاریخی تحقیق کا فائدہ الباب کہہ سکتے ہیں ہندوستانی اکاڈمی الہ آباد کے حسن اہتمام نے اس کی اشاعت سے اہل نظر کے سامنے بحث و تدقیق کا ایک وسیع میدان پیش کر دیا ہے جس میں فاضل مولف کی حقیقت شناسی ہر جگہ پیش پیش ہے۔

ہندوستان اور خصوصاً اردو زبان کو ایسی پر مغز کتاب صدیوں کے بعد نصیب ہوئی ہے اور میری خواہش

ہے کہ جامعہ عثمانیہ کی مجلس نصاب تاریخ اس جانب متوجہ ہو۔

عبداللہ العماوی۔ رکن مجلس نصاب تاریخ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی
۸ رجب ۱۳۸۵ھ

دیباچہ

۱۹۳۳ء کے دوران میں جبکہ میں لندن یونیورسٹی میں سلطان محمد بن تغلق پر تیسری مرتبہ لکچر دے رہا تھا، اندیاناؤس کے تعلیمی نسخوں کی فہرست میں فتوح السلاطین کے ایک نسخہ کا ذکر ملا جس میں نے فوراً حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن معلوم ہوا کہ دو سال پہلے سے وہ نسخہ مدراس یونیورسٹی کو بھیج دیا گیا ہے۔ میں نے اندیاناؤس کے لائبریرین ڈاکٹر ایچ۔ این۔ رینڈل جی (Dr. H. N. Randle) سے درخواست کی کہ اسے واپس منگا لیں۔ میری درخواست پر انہوں نے واپس منگا یا بھی لیکن یہ نسخہ مدراس سے اس وقت آیا جب کہ میں اپنا مقالہ ختم کر چکا تھا۔ اور لندن یونیورسٹی سے پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کر چکا تھا۔ مگر اسی وقت سے میں نے فتوح السلاطین کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اور اس کا بہت سا مضمون مفید اور ضروری سمجھ کر اپنے مقالہ میں شامل کر دیا جو اس وقت زیر طبع ہے۔ اس وقت مجھے اس نسخہ کے شائع کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ پہلے میں نے اندیاناؤس سے اجازت حاصل کی اور پھر اسی غرض سے اس نسخہ کی غلطی تصدیق لی۔ وہ کارگر ثابت نہ ہوئی تو میں نے درخواست کی کہ یہ نسخہ کچھ عرصہ کے لئے آگرہ کالج بھیج دیا جائے جہاں میں اطمینان سے اس کا ترجمہ کر سکوں۔ اور اس کتاب کو شائع بھی کر دوں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے میری درخواست کو منظور کر لیا۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۳۳ء سے میں نے آگرہ کالج میں بہتور اپنا کام شروع کیا اور اپنی فہرست کے اوقات کو فتوح السلاطین کے مطالعہ میں صرف کرتا رہا۔ ڈیڑھ سال کی مسلسل محنت کے بعد اس تعلیمی نسخہ کو میں نے اشاعت کے قابل بنایا ہے اور اب یہ ناظرین کی نظر ہے۔ اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف فرمائیں۔ میرے نزدیک اس نسخہ کی ایسی اہمیت ہے کہ اگر اسے ہندوستان کا شاہنامہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس میں محمود غزنوی سے لیکر سلطان محمد بن تغلق تک کے تاریخی حالات ورج ہیں۔ مکن کے حالات بھی ہیں۔ خصوصاً علاؤ الدین حسن کا گلوبہنی کے۔ واقعہ نگاری

میں جا بجا مبالغہ سے کام لیا گیا ہے لیکن عہدِ دروغ کوئی نہیں کی گئی ہے۔ البتہ سلطان محمد کے عہد کی تاریخ میں طنز اور ہجو بہت ہے۔

تاریخ نویسی اور شاعری کے لحاظ سے عصامی کو اگر ہندوستان کا فردوسی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس کے کلام میں ایسی ہی خوبیاں ہیں۔ ایسا دلچسپ ہے کہ پڑھنے والا اور سننے والا دونوں محو ہو جاتے ہیں۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ لیکچر کے دوران میں عصامی کے اشعار سحر بانی کا کام دیتے ہیں۔ طالب علم بڑے شوق سے سنتے ہیں اور اس طریقہ سے تاریخی واقعات بہت جلد ان کے ذہن پر نقش ہو جاتے ہیں۔ ایک اور خوبی یہ ہے کہ واقعات کا تسلسل عصامی نے بڑی ہوشیاری سے کیا ہے، اور برابر قائم رکھا ہے۔ ایک مضمون کو ایک جگہ بیان کرنے کے بعد شاعر بھول بھی نہیں جاتا۔ اور ضرورت کے وقت پھر اسی کی طرف اعادہ کرتا ہے۔ اور جہاں سے سلسلہ بیان چھوڑا تھا وہیں سے پھر اسے شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ اختتام کو پہنچا دیتا ہے۔ عصامی کی زبان میں طلاقت ہے۔ اس کی قلم میں روانی اور کلام میں اثر ہے۔ اس کے خیالات سلجھے ہوئے ہیں۔ اور تاریخ نویسی کا اس کو ملکہ ہے۔ واقعات کی صحیح تاریخیں مسلسل دیتا چلا جاتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ عصامی کا شاہنامہ سینکڑوں برس کے گزرے ہوئے واقعات میں جان ڈال دیتا ہے اور مرے ہوئے بادشاہوں شہسواروں اور امیروں کو جیانشنا تازہ بخشا ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ اور ایک خوبی یہ ہے کہ ہر بیان کے آخر میں عصامی کچھ نیا نصیحت کرتا ہے۔ یہ نصیحت کمال درجہ پر ہے۔ بس پڑھنے ہی سے اس بات کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

تاریخ نویسی میں عصامی کا مقابلہ حسن نظامی صاحب تاج الماس سے اور منہاج ابن سراج صاحب طبقات ناصری سے کیا جائے تو بیجا نہ ہوگا بعض اعتبار سے اس کا پڑ پڑ بھی جائے گا شاید عصامی کی سنہری مثال کو دیکھ کر ہی جلال الدین حمزہ آذری کو خاندانِ ہمنی کی مظلوم تاریخ لکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ یہ تاریخ جو ہمن نامہ کے نام سے مشہور ہے فتوح السلاطین کو ایک صدی سے زیادہ گزر جانے کے بعد نویں صدی ہجری میں لکھی گئی۔ اگرچہ زمانے اور سلسلے کے لحاظ سے اس کا مرتبہ ان کے بعد ہے (عصامی کے بعد

ضیاء الدین برنی کا دور ہے۔ برنی کی تاریخ فیروز شاہی عصامی کی فتوح السلاطین کے سات یا آٹھ سال بعد لکھی گئی۔

میرزا خیال ہے کہ بہت سے مورخوں نے (مثلاً تاریخ برہان ماثر کے مصنف علی بن عمر طبرستان طباطبائی نے) عصامی کی نایاب تصنیف فتوح السلاطین سے فائدہ تو اٹھایا لیکن اعتراف نہیں کیا۔ اس وجہ سے زعصامی کا نام مشہور ہوا اور نہ فتوح السلاطین کا۔ خدا بھلا کرے نظام الدین احمد غنچی اور محمد قاسم فرشتہ کا کہ انہوں نے عصامی کی فتوح السلاطین کا ذکر کر دیا۔ اور اس کا اخذ ہونا تسلیم کر لیا۔ لیکن تاریخ ہند میں جہاں امیر خسرو کا نام تاقیامت زندہ رہے گا وہاں عصامی کا نام بھی تابہر باقی رہنے کے قابل ہے۔ اگر فردوسی کا شاہنامہ اور نظامی کی نوبی کا خمسہ یادگار کے قابل ہیں تو عصامی کی فتوح السلاطین بھی قابل ذکر ہے۔ اور سنخوری میں عصامی کا مرتبہ فردوسی، نظامی اور سعدی کے برابر ہے۔ اسوس اس بات کا ہے کہ ادھر تو دنیا عصامی کو قبول گئی اور ادھر کھڑوں نے فتوح السلاطین کے نسخہ پر اپنا تسلط کر لیا۔ بھلا ہوا انڈیا آفس کے قابل لائبریرین (Dr. H. N. Randle) کا کہ انہوں نے فتوح السلاطین کے اس نسخہ کی حفاظت کی۔ تاہم وہ جا بجا سے کرم خوردہ ہے، اور بہت الفاظ مٹے ہوئے ہیں۔ بعض ورق بھی نہیں ملتے۔ اور بعض جگہ تسلسل نہ وارد تقریباً ۴۷۴ شعر بالکل ہی جاتے رہے۔ عصامی نے ۱۲۰۰۰ شعر لکھے تھے۔ لیکن انڈیا آفس کے نسخہ میں تو مجھے ۱۱۵۲۳ ہی ملے۔ کاتب نے بھی غلطیاں کی ہیں، جنہیں میں نے حتی الامکان درست کر دیا ہے۔

فتوح السلاطین کے مصنف کا نام معلوم نہیں بس اتنا ظاہر ہے کہ عصامی ایک تخلص تھا اور خاندانی نام تھا۔ خزینہ گنج الہی کی بنا پر جس میں آٹھویں نویں اور دسویں صدی کے شعر کا تذکرہ ہے اس کا نام خواجہ عبد ملک عصامی لکھا گیا ہے۔ عصامی کا بیان ہے کہ ”میرا ایک بزرگ فخر ملک عصامی بغداد کا وزیر تھا اور بڑے پایہ کا

بدست تھا۔ چند وجہ سے اس نے بغداد سے کنارہ کر کے ہندوستان کا رخ کیا۔
 یہ شخص ملتان میں آکر مقیم ہوا۔ اس کے ساتھیوں میں سے بعض تو ملتان میں رہے
 اور بعض اس کے ہمراہ دہلی چلے گئے۔ دہلی میں اس وقت سلطان شمس الدین
 التتمش کا دور تھا۔ جس نے فخر ملک عصامی کا استقبال کیا اور اپنا
 وزیر بنالیا۔ فتوح السلاطین کا مصنف جو بعد میں عصامی کے نام سے مشہور
 ہوا اسی عصامی کی نسل سے تھا۔ اس فخر ملک عصامی کا بیٹا صدر الدین
 (صدر الکرام) سلطان ناصر الدین بن التتمش (۱۲۲۶-۱۲۴۱ء) کے زمانے
 میں وکیل مقرر ہوا۔ صدر الکرام کا بیٹا عز الدین یا عز الدین سلطان الملین
 کے زمانے میں سر لشکر مقرر ہوا۔ یہ ہمارے عصامی کا دادا تھا۔ اس کی عمر
 ۱۲۴۱ء میں ۹۰ برس کی تھی۔ اسی کو سلطان محمد نے جبراً دہلی سے دولت آباد
 روانہ کیا تھا۔ اس وقت عصامی کی عمر سولہ سال کی تھی اور اسے مجبوراً اپنے دادا
 کے ساتھ دہلی سے دولت آباد جانا پڑا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عصامی کی پیدائش
 ۱۲۱۱ء میں ہوئی تھی۔ اس وقت سے لے کر چالیس برس کی عمر تک عصامی
 دکن میں رہا۔ اور یہاں وہ سلطان محمد کے عہد کی بغاوتوں کا مشاہدہ کرتا رہا
 سلطان کی باتیں اسے بہت ہی تلخ گذرتی تھیں، اور اسے وہ ظالم سمجھتا
 تھا۔ اس کے ظلم سہتے سہتے اور اس کی زیادتیاں دیکھتے دیکھتے اس کا دل پک
 گیا تھا اور ایسی افکاروں میں مبتلا ہوا کہ اس کے سر کے بال قبل از وقت سفید
 ہو گئے، اور اس نے ہندوستان کو چھوڑ دینے کا اور مکہ معظمہ جانے کا مصمم
 ارادہ کر لیا۔ اس وقت تک عصامی کی شادی نہ ہوئی تھی، اور نہ آپ وہ
 شادی کرنا ہی چاہتا تھا۔ ایسی صورت میں اولاد کی کوئی امید نہ تھی۔
 لیکن وہ چاہتا تھا کہ کتاب کی صورت میں اپنی ایک یادگار چھوڑ جائے۔ اسی
 غرض سے اس نے فتوح السلاطین لکھی۔ جسے پانچ مہینے اور نو دن کی مسلسل
 محنت کے بعد پورا کیا۔ ۱۰ دسمبر ۱۲۴۱ء میں لکھنا شروع کیا تھا اور
 ۱۵ ۲۷ رمضان ۶۴۰ھ

۱۴ مئی ۱۹۴۷ء میں ختم کیا۔

فتوح السلاطین سے پہلے عصامی نے چند کتابیں لکھی تھیں لیکن ان کی کسی نے قدر نہیں کی اور وہ بہت جلد صفحہ ہستی سے مٹ گئیں۔ اپنی تصنیفات کے ضائع ہو جانے کے سبب عصامی بہت رنجیدہ رہتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کا حوصلہ سست ہو گیا تھا۔ وہ کسی اہل کمال کا متلاشی تھا۔ جو اس کا مربی بن جائے، اور جس کے سایہ میں وہ تصنیف کا بڑا کام انجام دے سکے۔ چچا بڑی کشمکش اور پریشانیوں میں مبتلا تھا۔ اسی گفت میں اُسے ایک مدت گزر گئی۔ آخر ایک روز ایک قاصد نمودار ہوا۔ جس نے عصامی کو یہ خوش خبری سنائی۔ ”عصامی! تیری گفتوں کا زمانہ ختم ہو گیا۔ دولت آباد کے قاضی نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے۔“ عصامی نے بہت بے چینی کے ساتھ قاضی کا نام دریافت کیا۔ قاصد نے کہا کہ ”اس قاضی کا نام بہاؤ الدین ہے۔ اور سلطان علاؤ الدین بہمنی نے اس کو حاجب کا خطاب دے رکھا ہے۔ قاضی فقیر دوست ہے اور اہل علم کا قدردان ہے۔ خود بھی نظم و نشر میں دخل رکھتا ہے۔“ یہ سنکر عصامی بہت خوش ہوا۔ اور بہاروں کی طرح قاضی کے دولت خانہ پر حاضر ہوا۔ عصامی کو آستہ دیکھ کر قاضی تعظیماً چند قدم آگے بڑھا۔ اور عصامی کو لے جا کر صدر میں بٹھایا۔ اور بہت خاطر مدارات کی۔ گفت گو شروع ہوئی۔ موقع کو غنیمت جان کر عصامی نے اپنے اشعار سنائے شروع کئے۔ قاضی عصامی کے اشعار سے محظوظ ہوا۔ اور کہنے لگا کہ ”تم جیسے شخص کو بادشاہ کے دربار کی زمیت بننا چاہئے۔“ یہ کہہ کر وہ عصامی کو سلطان علاؤ الدین بہمنی کے دربار میں لے گیا۔ بادشاہ نے عصامی کی قدر کی۔ اور اسے ہندوستان کے بادشاہوں کی منظوم تاریخ لکھنے پر مامور کیا۔ تاریخ کی اس کتاب کا نام فتوح السلاطین رکھا گیا۔ یہی عصامی کی آخری تصنیف ہے جو غارت گری سے بچ گئی۔ وجہ یہ تھی کہ اسے سلطان علاؤ الدین بہمنی کی سرپرستی

میں تیار کیا گیا تھا جو سلطان محمد سے باغی ہو کر دکن میں خود مختار بن بیٹھا تھا۔
 اس کا مفصل حال میری کتاب ”سلطان الہند محمد شاہ بن تغلق“ میں درج ہے۔
 فتوح السلاطین ختم ہو گئی تو عصامی نے مکہ معظمہ کی راہ لی۔ اور پھر کبھی ہندوستان
 کا رخ نہیں کیا۔

فتوح السلاطین میں کیا کیا ہے؟ اور سلطان محمد کے حالات پر اس کے
 ذریعہ کتنی روشنی پڑتی ہے؟ یہ سب باتیں میں نے اس مقالہ میں جو لندن میں چھپ رہا
 ہے مفصل بیان کی ہیں۔ اگر خدا کو منظور ہے تو فتوح السلاطین کے انگریزی ترجمہ کے
 ساتھ جو شاہنامہ ہند کے نام سے مشہور ہو گا پھر مفصل بیان کی جائیں گی۔

مہدی حسین

آگرہ کالج۔ مئی ۱۹۳۸ء

۱۷۔ اس کتاب کو جولائی ۱۹۳۷ء میں ہندوستانی اکیڈمی، الہ آباد نے شائع کیا ہے

فهرست کتاب فتوح السلاطین

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۱	توحید باری عز اسمہ	۱	۱۲	ذکر آغاز قلب در ملک عجم و فطرت شدن +	۲۵
۲	نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۵	۱۳	ذکر ظهور نبوت خاتم النبیین محمد بنی صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحبہ رضوان اللہ علیہم اجمعین +	۲۶
۳	صفت شب معراج محمد مصطفیٰ علیہ السلام +	۶	۱۴	ذکر قلب ترکان در ملک عجم و التاج بدار الخلفاء و ذکر سلطان محمود ابن سبکتگین انار اللہ بر ہاشم بر سبیل اختصار +	۲۷
۴	مناقب خلفاء اربعہ و شجرہ شیخ الاسلام زین الحق و الشرع والدین و مرجع السکندر ثانی علاؤ الدینا والدین المظفر بہمن شاہ السلطان خدا شہ ملکہ	۷	۱۵	ذکر بادشاہان ہندوستان بر سبیل ابہام و ایجاز +	۲۸
۵	در سکايت روزگار و اہل ادب آستان شاہ گوید +	۱۲	۱۶	آغاز فتوح السلاطین از ولادت سلطان محمود غزنوی ابن سبکتگین غازی انار اللہ بر ہاشم + وفات یافتن سبکتگین و جلوس محمد شاہ غزنوی انار اللہ مرقدہا و ما ختن در ملک ہندوستان +	۳۲
۶	در تنبیہ و روش سلوک گوید +	۱۴	۱۷	قصہ استخراج حکما ر ہندوستان و رفتن رسولان ہند و غزنین با ہرنیہ بر محمود سبکتگین پیش از نبوت بادشاہی و عہد	۳۳
۷	در فضیلت سخن و فضایل سخنور گوید +	۱۵	۱۸		
۸	صفت سعادت خواب دیدن خواب نظامی گنج نور اللہ مرقدہ +	۱۶	۲۳		
۹	در سبب نظم این کتاب گوید +	۲۰			
۱۰	در ذکر جمیل قاضی بہار الدین حاجب قصہ گوید +	۲۳			
۱۱	توحید ثانی مشتمل بذکر سلاطین اصفیہ کہ در کتاب بیرون مذکورند بر سبیل ایجاز	۲۳			

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۱۹	حیلہ انگینختن مو بد ہندوسی	۳۷	۲۸	شرمندگی پنج طعن کہ سلطان محمود غازی انار اللہ برہانہ را از لرے	۲۸
۲۰	برائے منات + درخواستن پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صورت محمود سبکتگین را	۳۹	۲۹	دوریا فتن و سی + وفات یافتن محمود سبکتگین و جلوس پسر او محمد محمود ذکر اولاد	۲۹
۲۱	قصہ عشق سلطان محمود با ایزد و سوال اہل حد از سلطان محمود و جواب گفتن +	۴۰	۳۰	محمود نور اللہ مقدم بر سبیل ایجاز جلوس سلطان محمد ابن محمود سبکتگین و اولاد او طاب ثرا ہم وجل الجنة	۳۰
۲۲	مستجاب شدن دعا سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ وقت بازگشتن از ہندوستان بغزنین +	۴۲	۳۱	میل کشیدن سران لشکر چشمہ بر محمد شاہ ابن محمود شاہ و حبس کردن و تاج و تخت بمسودا و	۳۱
۲۳	حکایت از مناقب و تعاد محمودی +	۴۶	۳۲	گرفتن غران غزنین را و بعد وہ سال عیاش الدین از ایشان	۳۲
۲۴	سہ چیز آرزو بردن سلطان محمود طاب مرقدہ و دریا فتن آل ہر سہ چیز را +	۴۹	۳۳	بستد + تاخفتن سلطان غیاث الدین ابن محمد را	۳۳
۲۵	نشہ رسیدن سلطان محمود در باغ و شربت انار خوردن از دست پیرزنہ +	۵۱	۳۴	در غزنین + عزیمت نمودن سلطان مغز الدین محمد با سیوم در ہندوستان و فیروزی یافتن او	۳۴
۲۶	حکایت آشیانہ کجشک و دہلیز محمود شاہ غزنی نور اللہ مرقدہ +	۵۳	۳۵	برایشان +	۳۵
۲۷	محدث شدن محمود شاہ غزنی انار اللہ برہانہ در مسجد جامع و پیدا شدن جوئے آب پیش او +	۵۴	۳۸		۳۸

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۳۵	جفیدن سلطان معزالدین محمد ابن سام کرت سیوم؛ در هندوستان و فیروزی یافتن بر هندوان +	۷۱	۳۶	پیوستن چل ترک تازی سوار سلطان معزالدین را در حد سند +	۷۲
۳۶	مصاف کردن پتورا و گوبند سلطان معزالدین بایرلوم و کشته شدن ایشان +	۷۳	۳۸	محصر کردن سلطان معزالدین کالیور را دیرو آدن و خیرل کالیور بمصالحه بازگشتن +	۷۸
۳۹	بازگشتن سلطان معزالدین محمد بن سام از هندوستان با فتح و نصرت با کاهه دوستان و قطب الدین ایک گذاشتن در کسرام +	۸۱	۴۰	اشتغال اصحاب غرض در باب قطب الدین ایک پیش سلطان و طلب فرستادن سلطان قطب الدین را	۸۲
۴۱	غزیت نمودن قطب الدین ایک در غزین و شمس الدین التمش را بر هندوستان گذاشتن +	۸۳	۴۲	پنهان کردن سلطان معزالدین قطب ایک را زیر تخت و طلب کردن طالعه که در باب او سخنی گفته بودند	۸۶
۴۳	غزیت نمودن سلطان معزالدین محمد ابن سام کرت چهارم هندوستان و فیروزی یافتن بر جیچندرا کس قنوج +	۸۸	۴۴	رسیدن خبر وفات غیاث الدین محمد سام معزالدین محمد سام و ملک غورخواله غیاث الدین محمود محمد سلام کردن +	۹۳
۴۵	تقصه رد کردن محمد مختیار خلجی از غزین و غزیت کردن او جانب هندوستان و گرفتن او ملک کهنه لے را +	۹۴	۴۶	غزیت نمودن سلطان معزالدین سام جانب خوارزم و بلخ و باز گشتن در حدود هندوستان علیه کردن و شهید شدن او +	۹۷
۴۷	تقصه ملک تاج الدین یلدر و قطب ایک و ناصر الدین قباچه گوید طلب الله شراهم +	۹۸	۴۸	اختلاف افغان میان یلدر و ایک و منهرم شدن یلدر بسمت کرمان +	۱۰۰
۴۹	خطا کردن ایک از اسپ و شهید شدن در لاهور و ملک گرفتن آراش ابن ایک +	۱۰۱			

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۵۰	خبر وفات امیرکبیر رسیدن شمس الدین التمش و جلوس او بر تخت گاه دلی +	۱۰۳	۵۷	غزیت کردن سلطان شمس الدین در اطراف دلی و مالیدن حصاه بایک حکم +	۱۱۵
۵۱	جلبیدن سلطان تاج الدین یلدز از لاهور و غزیت کردن سلطان شمس الدین از دلی بقصد او +	۱۰۴	۵۸	شور انگیزان محمدان در مسجد جامع دلی و تلف شدن ایشان در آن +	۱۱۶
۵۲	مصاف کردن سلطان شمس الدین با سلطان یلدرز و اسیر گشتن سلطان یلدرز بر دست سلطان شمس الدین +	۱۰۵	۵۹	رد کردن سلطان شمس الدین بلبن خرد را +	۱۱۷
۵۳	روا شدن سلطان شمس الدین از ترابستان بقصد قباچه و غرق شدن قباچه در آب +	۱۰۶	۶۰	فرستادن سلطان شمس الدین پسر هتر را در کفوفی و ضابطه شدن در کفوفی +	۱۱۹
۵۴	ذکر مناقب سلطان شمس الدین التمش و عمارت دلی +	۱۰۷	۶۱	رسیدن خبر وفات ناصر الدین از کفوفی و شکر کشیدن سلطان شمس الدین در آن دیار +	۱۲۰
۵۵	آدمن سیاح در دلی و آوردن آب زمزم و دادن مر سلطان شمس الدین و سلطان آل آب در حوض انداختن +	۱۱۰	۶۲	تاختن سلطان شمس الدین التمش در بیهیلاں و امین نگری +	۱۲۱
۵۶	بگشت کردن قاضی سعدالدینی عماد با قاضی حمید الدین ناگوری در باب سلع و جرم اندام جمین	۱۱۲	۶۳	ذکر آمدن فخر الملک بخصامی وزیر بغداد در شهر دلی و وزارت یافتن او +	۱۲۲
			۶۴	وفات یافتن سلطان شمس الدین التمش و زارنده مرقد او +	۱۲۳
			۶۵	مشورت کردن ارکان دولت برائے کار ملک و ملک دادن برکن الدین فیروز شاه +	۱۲۴
			۶۶	جلوس سلطان رکن الدین فیروز شاه ابن سلطان شمس الدین و زارنده مرقد بھما +	۱۲۵
			۶۷	جلوس سلطان رضیة الدین و دختر سلطان شمس الدین التمش +	۱۲۶
			۶۸	جس شدن سلطان رضیة و کشته شدن یا قوت امیر آغور شاه و شهزاده +	۱۳۰

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۶۹	جلوس مغزالدین بهرام شاه ابن سلطان شمس الدین التمش طاب مقدها + ۱۳۱	۷۸	۱۳۳	کین کردن لشکر دلی در آب سندھ فیروزی یافتن برمنسل + ۱۳۳	۷۹
۷۰	عقد کردن لاطونه رقیه را در بترنده و لشکر کشیدن در دلی + ۱۳۲	۸۰	۱۳۴	صبط کردن سلطان ناصر الدین اطراف آنچه و لمان را + ۱۳۴	۸۱
۷۱	رسیدن خبر جنبش سلطان رضیه بسلطان مغزالدین و لشکر فرستادن سلطان معزالدین به قصد او + ۱۳۳	۸۱	۱۳۵	پسر آمدن در حرم سلطان ناصر الدین و شادی کردن و آذین بستن در شهر و کوسه برگشتن بلین ز راز سلطان ناصر الدین و آگاهی یافتن سلطان و لشکر فرستادن بر او + ۱۳۶	۸۲
۷۲	لشکر کشیدن سلطان رقیه یار دوم در جانب دلی و منہزم شدن او با شوهر و کشته شدن در حد کیتمل + ۱۳۵	۸۲	۱۳۸	غزیت کین افغ خاں جانب لمان و فیروزی یافتن او بر بخواه + ۱۳۸	۸۳
۷۳	حبس کردن ارکان دولت سلطان مغزالدین را و ملک بلاء الدین و الدینا مقوض گردانیدن + ۱۳۷	۸۳	۱۵۰	رسیدن افغ خاں در حضرت و بعد چند گاه خود را زحمتی رفتن و بدایں بهانه التماس چتر سپید کردن + ۱۵۰	۸۴
۷۴	جلوس سلطان علاء الدین ابن سلطان رکن الدین فیروز شاه یعنی نبره سلطان شمس الدین التمش محبوس شدن علاء الدین پسر سلطان رکن الدین فیروز شاه + ۱۳۸	۸۵	۱۵۲	خواستن افغ خاں از حضرت شاه چتر سپید + ۱۵۲	۸۵
۷۵	جلوس سلطان ناصر الدین ابن ناصر الدین + ۱۳۹	۸۶	۱۵۹	گرد بستن پسران سلطان ناصر الدین با پسران افغ خاں و فرود بردن شهر اوگان از پسران افغ خاں + ۱۵۹	۸۶
۷۶	غزیت همی را از سلطان ناصر الدین در حدود آنچه و لمان به قصد دفع منسل و فیروزی یافتن در آن + ۱۳۱	۸۷		جلوس سلطان غیاث الدین بلین خود + ۱۵۹	۸۷

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۷	پرگشتن طفل در لکھنؤتی و فتن تر متی عزو طفل در لکھنؤتی و شکستن او و خابستن در پائے	۹۳	۱۶۰	او و آو کھنن در آورده +	۱۶۲
۸۸	رواں کردن سلطان غیاث الدین بلبن بہادر را در لکھنؤتی و شکستہ آمدن بہادر از لکھنؤتی +	۹۵	۱۶۱	۸۹ غریت سلطان غیاث الدین بلبن جانب لکھنؤتی و فیروزی یافتن بر طفل +	۱۶۳
۹۰	باز گشتن سلطان غیاث الدین بلبن شاہ از لکھنؤتی و بہر خود بنظر اہل را در لکھنؤتی گذارشتن +	۹۶	۱۶۴	۹۱ کیفیت شہید شدن قان ملک عرفت محمد خاں پسر بزرگ سلطان غیاث الدین بلبن شاہ +	۱۶۶
۹۱	۹۲ زحمتی شدن سلطان غیاث الدین بلبن شاہ و فرستادن طلب براے قان ملک +	۹۸	۱۶۸	۹۳ غریت کردن قان ملک بر قصد سومرکان و رسیدن سی ہزار منغل و شہید شدن قان ملک با مرا خویش در ہند جا ترا لے +	۱۷۱
۹۲	۹۴ جلوس سلطان مغز الدین کی قبا و پسر بچرا خاں +	۹۹	۱۷۹	۱۰۰ از استیلا بر نو مسلمان +	۱۸۱
۹۳	۱۰۱				

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۱۰۱	کشته شدن نو مسلمانی که متولی ملک سلطان بودند با کینمت نظام الدین امیرداد +	۱۸۱	۱۰۹	ملک دادن فیروز خلجی به شمس الدین کیومرث پسر سلطان معزالدین کیقباد و در حیات پدر خود نائب کیومرث شدن و بخطاب شاستی بلبوس کردن +	۱۹۹
۱۰۲	رسیدن خبر وفات سلطان عیاض الدین بغرا خاں مقطع کفغونی +	۱۸۳	۱۱۰	کشته شدن سلطان معزالدین کیقباد از دست پسران ترکی گوید +	۲۰۰
۱۰۳	جلوس سلطان ناصرالدین بغرا خاں در کفغونی +	۱۸۴	۱۱۱	محمّد زبدرن اتم سرخه با کیومرث در کوننگ کیلو کمری و آوردن محمود پسر شاستی خاں کیومرث را و کشته شدن اتم سرخه +	۲۰۱
۱۰۴	جنیدن سلطان ناصرالدین از کفغونی بجانب حضرت دہلی حبسها الله تعالی +	۱۸۴	۱۱۲	جلوس سلطان جلال الدین فیروز شاه ضعیفی اماره الله بر بانه +	۲۰۲
۱۰۵	کشته شدن کینخرو پسر خاں شهبه و پشیمان شدن سلطان معزالدین +	۱۹۰	۱۱۳	رسیدن مغل در برابر مدینه ملک خامش خلجی به قصد ایشان و قایم شدن جنگ بازگشتن مغل از آنجا +	۲۰۳
۱۰۶	زهرتویه کردن نظام الدین امیرداد برائے سلطان معزالدین و در یافتن سلطان در شرب +	۱۹۲	۱۱۴	غریمت سلطان جلال الدین جانب مندور +	۲۰۴
۱۰۷	قصه آوردن فیروز خلجی بند کرده از بابل و عماد الملک گردانیدن بوبک +	۱۹۵	۱۱۵	ذکر کشته شدن سیدی موله علیه الرحمه والنفران	۲۰۹
۱۰۸	خصومت افتادن فیروز خلجی را با تیمور گجهن و اتم سرخه گوید +	۱۹۶			

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۱۱۶	ذکر افتادن قحط در شهر دہلی و بلا و آو	۱۲۳	مصاف کردن گرشاسب ملک		
	در عهد سلطان جلال الدین +	۲۱۱	با کاهنان مقطع لاجوره و فیروزی		
۱۱۷	برون آمدن علماء و فقراء دہلی از شهر	۱۲۵	یا فتن +	۲۲۳	
	باستقواء در نماز گاہ دہلی و بکرین		ذکر فتح کشک و محضر شدن رام دیو		
	قاضی عالم دیوانہ ہر سہ ہر بود عار	۱۲۶	فرد آمدن او با مال از دیوگیر +	۲۲۶	
	استقواء خواندن و باریدن		شنیدن ہیلیم پسر را دیو پسر		
	باران رحمت و باز آمدن خسلق		شدن بد لشکرے کشیدن		
	در خانہ کئے خود +	۲۱۲	او با ترکان +	۲۲۸	
۱۱۸	شکار رفتن سلطان جلال الدین	۱۲۷	پوزش آیین متن رام دیو پیش		
	جانب بل کتابہ +	۲۱۳	گرشاسب ملک و صلح کردن		
۱۱۹	غزیت کردن سلطان جلال الدین		پسر رام دیو ہیکم +	۲۲۹	
	جانب جہان و آوردن بتاں	۱۲۸	نمازہ روئے نمودن گرشاسب		
	و فرو بردن در دروازہ بداول +	۲۱۶	ملک بارائے رام دیو و ملک		
۱۲۰	شکار رفتن سلطان جلال الدین		مرتبہ ہم بد موقوف داشتن و		
	جانب ابری و کیون و نقش دادن		باز گشتن +	۲۳۰	
	قاضی عالم مرگ گرشاسب ملک	۱۲۹	رسیدن الانخ در کرہ و خبر		
	برادر زادہ و داد سلطان را +	۲۱۷	جہش سلطان جلال الدین فتن +	۲۳۱	
۱۲۱	در مناقب سلطان جلال الدین	۱۳۰	شہادت یافتن سلطان جلال الدین		
	رحمۃ اللہ علیہ و رواں کردن		در میان گنگ برکشتی بندہ گرشاسب		
	علی گرشاسب را در کرہ +	۲۱۹	ملک نور قبرہ +	۲۳۲	
۱۲۲	غزیت گرشاسب ملک در	۱۳۱	زر ریزی کردن گرشاسب		
	قطع کرہ +	۲۲۱	ویار شدن خلق با او +	۲۳۵	
۱۲۳	غزیت گرشاسب از کرہ در	۱۳۲	گرختہ رفتن سمران پادہ در دہلی بادشاہی		
	دیوگیر +	۲۲۲	دادن عقبہ خاں کہ پسر جلال الدین بود	۲۳۵	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳۳	رسیدن گر شاپ در دلی قافہ	۱۴۵	نامہ فرستادن الخ خاں بر اس کے		
	یقین رکن الدین در لستان	۲۳۶	ہمیر و مشورت کردن ہمیر با وزیران		
۱۳۴	ذکر ملک کردن سلطان علاؤ الدین		خویش	۲۶۱	
	محمد شاہ +	۲۳۸	جواب نامہ بنشتن بر اس کے ہمیر		
۱۳۵	جلوس سلطان علاؤ الدین محمد شاہ +	۲۳۹	الخ خاں +	۲۶۳	
۱۳۶	غزیت الخ خاں و ظفر خاں جانب	۱۴۶	ذکر محضر کردن الخ خاں رختخورد	۲۶۴	
	لتمان و آچہ و اسیر شدن	۱۴۸	غزیت سلطان علاؤ الدین بہ قصد		
	پسران سلطان جلال الدین +	۲۴۰	رختخورد و فیروززی یافتن +	۲۶۴	
۱۳۷	غزیت کردن ظفر خاں و لستان	۱۴۹	و گر بلغاک حاجی مولانا در غزیت سلطان		
	و فیروز شدن +	۲۴۱	علاؤ الدین در دھلی +	۲۶۸	
۱۳۸	شکر کشیدن الخ خاں نصرت	۱۵۰	غزیت کردن سلطان علاؤ الدین		
	در گجرات و فیروززی یافتن +	۲۴۲	بہ قصد چہر و فتنہ آگہی ختن سلیمان		
۱۳۹	بلغاک کردن نو مسلمانان با		شہ در ملت +	۲۶۹	
	الخ خاں +	۲۴۴	بدگمان شدن سلطان علاؤ الدین		
۱۴۰	رواں کردن ظفر خاں قاصد را با		در باب الخ خاں زہر سپردن +	۲۶۲	
	مرمہ و دامن بر شاہ مغل بدعوئی	۱۵۲	بر آوردن سلطان ملک نائب		
	و بنیدن مغل +	۲۴۵	را و در دیو گیر فرستادن +	۲۶۳	
۱۴۱	شنیدن سلطان علاؤ الدین خبر	۱۵۳	رسیدن در ہندوستان بر		
	رسیدن ملا عین و در کیلی لشکر گاہ		شکرے ترغی +	۲۶۶	
	کردن +	۲۴۹	رواں شدن ملک احمد مجتہم در گجرات		
۱۴۲	در ذکر مصاف کیلی گوید +	۲۵۲	و گریختن بر اس کے کرن باز و دم		
۱۴۳	شہادت یافتن ظفر خاں علیہ الرحمۃ		و استقامت اسلام در اں دیار +	۲۶۷	
	و الفخران +	۲۵۴	و گزشتادن الخاں از زمان در گجرات		
۱۴۴	غزیت کردن الخاں رختخورد و فیروز یافتن	۲۶۱	رسیدن ملا عین در گجرات و نہر م شدن +	۲۶۹	

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۱۵۶	غزیت کردن ملک نائب بجانب	۲۸۱	۱۶۶	غزیت کردن سلطان علاء الدین	۱۶۶
	تلنگ +		۱۶۷	دربار اختن شراب و شراب خانها +	۳۰۵
۱۵۷	رسیدن ترغی بار دوم در	۲۸۳	۱۶۸	غزیت کردن سلطان علاء الدین	۱۶۸
	هندوستان +		۱۶۹	در سیوانه و فتح آن +	۳۰۷
۱۵۸	روا شدن ملک نائب بقصد	۲۸۵	۱۷۰	روا شدن ملک نائب مصفا	۱۷۰
	معبر و شکستن تجانه ز راهبری		۱۷۱	دادن بالکب اسیر شدن کبک	۳۱۰
۱۵۹	بلال را سه دهور سمند	۲۸۶	۱۷۲	بر دست او +	۳۱۰
	پوشتن بلال را سه دهور سمند		۱۷۳	ذکر کار خیر و خضر خاں +	۳۱۳
۱۶۰	بر ملک نائب و راهبری	۲۸۷	۱۷۴	نصیحت کردن مادر خضر خاں +	۳۱۴
	معبر کردن +		۱۷۵	و افسانه گفتن خضر خاں پیش مادر +	۳۱۹
۱۶۱	عذر کردن اباجی منل با ملک	۲۹۰	۱۷۶	حکایت +	۳۲۰
	نائب در حد و معبر و اسیر شدن +	۲۹۱	۱۷۷	رسیدن تیاه از جانب	۳۲۵
۱۶۲	بدگان شدن سلطان علاء الدین	۲۹۲	۱۷۸	دیوگیر و خبر مردن را دیو گفتن	۳۲۵
	بعد گفتن اباجی در باب مصلان		۱۷۹	وروا شدن ملک نائب	۳۲۵
۱۶۳	دشستن ایشان +	۲۹۳	۱۸۰	آن طرف	۳۲۵
۱۶۴	مناقب سلطان علاء الدین طلب	۲۹۴	۱۸۱	روا شدن ملک نائب بار دوم	۳۲۶
	مرسته +		۱۸۲	در دیوگیر و استقامت اسلام	۳۲۶
۱۶۵	خبر رسید علی بیگ و تر تاگ بر سلطان	۲۹۵	۱۸۳	کردن در آن دیار +	۳۲۶
	علاء الدین و نامزد کردن ملک		۱۸۴	روا شدن ملک نائب جانب	۳۲۶
۱۶۶	نائب را بدفع ایشان +	۲۹۶	۱۸۵	کپله و بک با دشمن و در حضرت	۳۲۶
۱۶۷	مصفا کردن ملک نائب با علی بیگ	۲۹۷	۱۸۶	دلی غزیت نمودن +	۳۲۷
	و تر تاگ و فیروزی یافتن او +		۱۸۷	آغاز شدن زحمت سلطان علاء الدین	۳۲۷
۱۶۸	قصه نصیب برن و منته شدن سلطان	۲۹۸	۱۸۸	دو پیری شدن ملک او داشته	۳۲۸
	علاء الدین و در راستی کوشش کردن		۱۸۹	شدن النجان +	۳۲۸

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۱۴۶	برگشتن حیدر وزیرک در گجرات بعد کشتن البنجاں و رواں شدن ملک دینار شتمن پیل و بے غرض باز آمدن	۳۳۲	۱۸۳	مشورت کردن نایکان بحجت کشتن ملک نائب و غلبه کردن بشیر بشیر و صالح و منیر و کشتن ایشان ملک نائب را	۳۴۲
۱۴۷	جد کردن خضر خاں در انبر و بهر از ولولہ عشق بے فرمان بحضرت آمدن و در کالیور محبوس شدن	۳۳۳	۱۸۴	مجلس سلطان قطب الدین فیروز مرقدہ	۳۴۶
۱۴۸	محضرت کردن ملک نایب از نقل سلطان و ملک بشهاب الدین عثمان دہاندین و خود نایب او شدن	۳۳۴	۱۸۵	فرستادن سلطان قطب الدین ملک تغلق را بر عین الملک	۳۴۷
۱۴۹	وفات یافتن سلطان علاء الدین نور الدین قبره و جلوس شهاب الدین عمر شاه	۳۳۶	۱۸۶	دو بار بعد از مصالحه و رواں شدن ملک عین الملک گجرات	۳۴۸
۱۵۰	جلوس سلطان شهاب الدین طاب و کیفیت کور کردن خضر خاں جمل السد اجتنه مشواہ	۳۳۷	۱۸۷	غزیت کردن ملک عین الملک از چنور در گجرات و فیروز یافتن او بر حیدر وزیرک	۳۵۰
۱۵۱	طلب کردن ملک نائب عین الملک را از دیوگیر جامع مسلمانان رواں کردن او بقصد حیدر وزیرک + ستیدن عین الملک تلفت شدن ملک نایب در حدود چنور و ہانجا ماندن	۳۳۸	۱۸۸	جانب دیوگیر برگشتن یک گھنی در دیوگیر و رواں شدن خضر خاں بقصد او و اسیر کردن و حضرت فتادان	۳۵۲
۱۵۲	ذکر کشته شدن ملک نایب و ابتداء کے ملک قطبی	۳۳۹	۱۸۹	اگر تار شدن یک گھنی بردست ال شکر و بردن پیش خضر خاں	۳۵۵
			۱۹۰	غزیت خضر خاں از دیوگیر بجانب چین	۳۵۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۹۱	کشتہ شدن سلطان قطب الدین	۱۹۷	۳۶۲	بردست خسرو خاں بنجد	
۱۹۲	جلوس خسرو خاں و خطاب ناصر الدین	۱۹۸	۳۶۵	کردن خود را و شاهزادگان را و مادر	
	شہزادگان و عداوندش را			کشتن و محدودہ جہاں را فی	
	بھیٹا پلے را نیز کشتن کہ دختر			۱۹۳	برون ملک نضر الدین جو نا آخر بک
	۱۹۴			اسپان خاص و بر پدر خود پوشتن	
	برگشتن ملک غازمی از ناصر الدین			۱۹۵	پیوستن بعضی سمران با دوسرے
	۱۹۶			پیوستن سمران بر ملک غازمی از	
	اطراف و راندن لشکر از دیو بالیو			۱۹۷	جانب دہلی و فیروزی یافتن ...
	۱۹۸			رداں شدن خانخانان بہ قصد تعلق	
	و مصاف و ادن تعلق با او در حد				
	سستی و فیروزی				
	یافتن				
۱۹۹	آدن تعلق بر تخت گاہ و قصاص کردن	۲۰۰	۲۰۱	قرار گرفتن ملک غیاث الدین و باز	
۲۰۰	بر طائفہ پراو و غیر آں		۲۰۲	طلب کردن کشیدن بعضی قریات	
۲۰۱	طلب کردن کشیدن بعضی قریات		۲۰۳	انعام و نقصان کردن از لشکر	
۲۰۲	انعام و نقصان کردن از لشکر		۲۰۴	نامہا خواندن و امر و مشایخ ..	
۲۰۳	غزیت کردن الف خاں جانب		۲۰۵	تنگ و بلناک کردن عمرو	
۲۰۴	تنگ و بلناک کردن عمرو		۲۰۶	تنگین	
۲۰۵	بلناک کردن عمرو تنگین از دروغ		۲۰۷	پیدا شدن عبید	
۲۰۶	یکایک کوچ کردن عمرو تنگین از		۲۰۸	زیر حصار تنگ بعد عبد بستان	
۲۰۷	بارائے تنگ		۲۰۹	رسدن الف خاں در کوئیکہ و از بحر ابوجہا	
۲۰۸	کہ کوئیکہ محاصر کرد و دود چشم زد و		۲۱۰	کہ کوئیکہ محاصر کرد و دود چشم زد و	

لہ اصل میں "جہانی" نام لکھا ہے دوسری جگہ اسی کتاب میں جہتاپلی لکھا ہوا ہے۔

لہ میں ایک جگہ "جوان" لکھا ہے لیکن دوسری جگہ "جونا"۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۰۶	نامہ فرستادن بحیرہ اور جہاز زمیندار	۲۱۵	۲۰۸	جلوس محمد شاہ ابن تعلق شاہ +	۲۰۸
	دیو گیر دلفت شدن لشکر ترکمن	۲۱۶		فریب دادن سلطان محمد شاہ ابن تعلق خلق هندوستان +	۲۰۹
	در کلیان +	۳۸۹		باغین سلطان محمد تعلق ہم در آغاز ملک در کلان و در شور +	۲۱۰
۲۰۷	رسیدن محمود خان در دہلی و بار دادن سلطان تعلق و سیاست فرمودن بر طائفہ بغات +	۳۹۰	۲۱۱	ذکر برگشتن بہار الدین گرشاپ غنیمت کردن احمدیاز از ہجرات در دیو گیر و لشکر کشی کردن بقصد گرشاپ +	۲۱۱
۲۰۸	غنیمت کردن الخ خاں بار دوم و رنگ و فتح کردن رنگ بودن +	۳۹۱	۲۱۲	رسیدن سلطان محمد ابن تعلق شاہ در دولت آباد و فرستادن احمدیاز برائے کپنہ و رسیدن یکایک در گومتہ	۲۱۲
۲۰۹	ذکر فتح رنگ و فرو آمدن رنگے لردیو +	۳۹۱	۲۱۳	شکستہ رفتن کپنہ و بہار الدین در حصار مندرگ و فتح شدن ہمندرگ	۲۱۳
۲۱۰	تاختن الخ خاں از رنگ در جاج نگر +	۳۹۲	۲۱۴	غنیمت رفتن بہار الدین گرشاپ از ہندرگ در حدود و ہور سمند و اسیر شدن او	۲۱۴
۲۱۱	رسیدن شیر منل با افوج منل در ہندوستان و مصاف دادن گرشاپ و ظفر یفتن بفتح منل +	۳۹۳	۲۱۵	غنیمت کردن محمد شاہ ابن تعلق شاہ +	۲۱۵
۲۱۲	روان کردن شادی را اور ہجرات دگشتہ شدن او بر دست پروان کہ لباس زنان پائے کوب و سرود گویاں از درون حصار بیرون آمدن بندر	۳۹۴	۲۱۶	جانب کذبیانہ و فتح آں +	۲۱۶
۲۱۳	غنیمت بہرام خاں بقصد پورہ و اسیر شدن پورہ	۴۰۲	۲۱۷	غنیمت کردن محمد شاہ ابن تعلق شاہ از دولت آباد و دہلی و مصافقت کردن	۲۱۷
۲۱۴	از آمدن سلطان عیاض الدین تعلق شاہ از گھنوی و شہید شدن کوٹک خان پور	۴۰۶			

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۳۲۵	غریمت نمودن سلطان محمد بن تغلق شاه	۳۳۴	۳۲۵	ذکر قتل کردن سپه سالار اعزّه الیه	۳۳۱
	در ملتان بقصد کشلیخان فیروزی			عصامی در تلبست	۳۳۱
	یافتن +	۳۲۰	۳۳۵	سبب اول از اسباب خرابی شهر	
۳۲۶	مکتوب فرستادن کشلیخان بر		۳۳۵	دلی	۳۲۵
	سلطان محمد شاه	۳۲۱	۳۳۶	سبب دوم متضمن فتح بتدعان	
۳۲۷	جواب نامه سلطان کشلیخان	۳۲۱		شهر دلی +	۳۳۶
۳۲۸	نا فرو شدن لاله بهادر و لاله کرنگ		۳۳۷	سبب سیم متضمن ذکر تمبیل	
	در بومهنی و بایز کهما کے کشلیخان		۳۳۷	شیخ الاسلام نظام الحق والدین	۳۳۷
	دو چار خوردن و رسیدن		۳۳۸	ذکر آبا و اونی و دیگر متضمن ذکر جمیل	
	سلطان محمود در ملتان +	۳۲۲		شیخ الحق برهان الملک والدین +	۳۳۹
۳۲۹	مصاف کردن سلطان محمد شاه		۳۳۹	ذکر سیم دس و آهمن و چرم +	۳۳۱
	ابن تغلق شاه با کشلیخان +	۳۲۳	۳۴۰	ذکر مبدل شدن غریبت	
۳۳۰	شفاعت کردن شیخ الاسلام			دولت آباد بعشرت متضمن ذکر جمیل	
	رکن الحق والدین علیه الرحمه			زینت سجاد و شیخ شیخ زین الحق	
	در باب اهل سیاست +	۳۲۷		والدین	۳۳۲
۳۳۱	عزیمت کردن محمد شاه ابن تغلق شاه		۳۳۱	رسیدن تره شیرین در هندوستان	۳۳۳
	از ملتان بدیس پور رسیدن		۳۳۲	فرستادن سلطان محمد شاه ابن تغلق	
	خبر گشته شدن پورو از کفوتی +	۳۲۸		در کوه قراچل بر نیت تلف شدن	
۳۳۲	رسیدن سلطان محمد شاه ابن			خلق	۳۳۷
	تغلق شاه بعد فتح کشلیخان در		۳۳۲	ذکر برگشتن سید جلال در ممبر و	
	دلی و دستاوی کردن +	۳۲۹		علاحد شدن از شنگد و غریبت	
۳۳۳	آغاز ظلم سلطان محمد شاه ابن			سلطان محمد شاه ابن تغلق شاه	
	تغلق شاه در شهر دلی و روان کردن			جانب تلنگ	۳۳۹
	خلق و ردیو گیر	۳۳۰	۳۳۳	ذکر برگشتن شاه و پلچند روه و جوب برین	۳۴۱

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۲۴۵	رسیدن سلطان محمد در دلی و	۲۵۸	غزیت کردن قلیغ خاں از دیوگیر		
	تلف کردن بقیسه خلق	۲۵۱	بقصد علی شته جانب دهار و درو		
۲۴۶	قصه برگشتن عین الدین داهرو	۲۵۲	بدر بطریق سازیدن	۲۴۲	
۲۴۷	مصاف کردن بین الدین با تاج شاه	۲۵۹	تسک افتادن مر علی شته را		
	ابن قلیغ شاه	۲۵۳	از دهار و درو محصر شدن او در حصار		
۲۴۸	برگشتن نصرت خاں و بدر		بدر	۲۴۶	
	از اشتغال خودم	۲۵۵	اما خواستن علی شته از قلیغ خاں		
۲۴۹	شکر کشیدن قلیغ خاں بقصد		و فتح شدن حصار بدر	۲۴۷	
	نصرت خاں +	۲۵۶	تافتن خاں اعظم النجان ابن		
۲۵۰	مصاف قلیغ خاں با لشکر نصرت خاں		قلیغ خاں در چاند گره و شمش		
	و فیروزی یافتن قلیغ خاں	۲۵۷	و ادین نفسدان دوبار +	۲۴۸	
۲۵۱	فرو آمدن نصرت خاں از حصار	۲۶۲	رسیدن فرمان سلطان بر		
	بدر باناں	۲۶۰	قلیغ خاں بر اے روان کردن		
۲۵۲	غزیت قلیغ خاں از بدر در دیوگیر	۲۶۱	خلق دیوگیر و در دهسلی	۲۴۹	
۲۵۳	دو برگشتن علی شاه و تقوی طغر خانی +	۲۶۳	اذکر غزیت کردن النجان حاکم دلی و		
۲۵۴	غزیت کردن علی شته بقصد سکر	۲۶۸	رسیدن عالم ملک و دیوگیر	۲۸۰	
۲۵۵	مصاف کردن علی شته با خشم سکر	۲۶۴	برگشتن قاضی جلال مبارک جوینال		
	و فیروزی یافتن +	۲۶۸	در زمین برو و از بیدادی ...	۲۸۱	
۲۵۶	بازگشتن علی شته از سکر و چهر آورد	۲۶۵	یکام زدن برو و بر شکر مقبل		
	و دهار و کت گهر کردن	۲۶۹	و شکسته رفتن مقبل	۲۸۲	
۲۵۷	رسیدن خبر برگشتن علی شته بسطان	۲۶۶	مصاف کردن غریز خاں با لشکر		
	محمد بن قلیغ شاه و فرستادن		بر دوده و کشته شدن راو	۲۸۳	
	افواج از شهر و سلی	۲۶۷	غزیت کردن لشکر بر دوده و در دهسلی		
	و رسا الله قاضی	۲۷۱	و محصر شدن کنهات +	۲۸۶	

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه	
۳۱۳	جانب مند بول وال گذاری کردن کیر و مفسدان دیگر رسیدن قاسد قاضی سیف و عرضدا اطاعت آوردن	۵۵۲	۳۲۶	ذکر و تبیین کتاب متضمن مدحت خان اعظم سکندر خاں دام عالیاً صفت ملک هندوستان متضمن مدحت سلطان علاء الدین خلجی نور اللہ مرقدہ	۵۶۷	
۳۱۴	پیوستن قاضی سیف و حضرت جمال بنیاد عبره کردن رایات اعلی از آب کمرته و رسیدن عرافض ناراین و محضر شدن حصار مند بول -	۵۵۳	۳۲۷	وزیرت محمد شاه بن تغلق شاه ذکر بختن غنی شحمه بارگاه دعا بر گشتن سلطان محمد بن تغلق شاه از دست طغی سه سال و زوال ملک او	۵۶۸	
۳۱۵	شیخون زون لشکر زائن و لشکر منصور و منہزم شدن لشکر زائن رسیدن شاهزاده معظم ظفر خاں بیائے بوس شاه -	۵۵۴	۳۲۸	دعائے دولت خلیفہ برحق علاء الدین والد دنیا ابوالنظر بہمن شاه سلطان ذکر در کیفیت تصنیف و شقت مصنف ذکر در استیضات تصنیف و غرض مصنف -	۵۶۹	
۳۱۶	ذکر در آد بخین لشکر منصور و حصار مند بول عزیمت رایات اعلی و سمتین بوجہ شکار عزیمت رایات اعلی جانب سکر و گبرگ آمدن قیرخان از کوبر بہریت غدر و منہزم شدن او	۵۵۵	۳۲۹	ذکر در وجہ جوہر معانی و خطاب این کتاب مختتم این کتاب متضمن نکویش نفس و امید واری از حضرت کردگار	۵۷۰	
۳۱۷	جنش رایات اعلی جانب کلکیان و پیوستن سکندر خاں بہریت شاه جمال بنیاد مصاف دادن سکندر خاں با قیرخان ایرشدن قیرخان بر دست او عزیمت رایات اعلی از کلکیان و فتح کردن حصار -	۵۵۶	۳۳۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳
۳۱۸	۵۷۴	۵۷۵	۳۳۱	۵۷۶	۵۷۷	
۳۱۹	۵۷۸	۵۷۹	۳۳۲	۵۸۰	۵۸۱	
۳۲۰	۵۸۲	۵۸۳	۳۳۳	۵۸۴	۵۸۵	
۳۲۱	۵۸۶	۵۸۷	۳۳۴	۵۸۸	۵۸۹	
۳۲۲	۵۹۰	۵۹۱	۳۳۵	۵۹۲	۵۹۳	
۳۲۳	۵۹۴	۵۹۵	۳۳۶	۵۹۸	۵۹۹	
۳۲۴	۶۰۰	۶۰۱	۳۳۷	۶۰۲	۶۰۳	
۳۲۵	۶۰۴	۶۰۵	۳۳۸	۶۰۸	۶۰۹	
۳۲۶	۶۱۰	۶۱۱	۳۳۹	۶۱۲	۶۱۳	
۳۲۷	۶۱۴	۶۱۵	۳۴۰	۶۱۸	۶۱۹	
۳۲۸	۶۲۰	۶۲۱	۳۴۱	۶۲۲	۶۲۳	
۳۲۹	۶۲۴	۶۲۵	۳۴۲	۶۲۸	۶۲۹	
۳۳۰	۶۳۰	۶۳۱	۳۴۳	۶۳۲	۶۳۳	
۳۳۱	۶۳۴	۶۳۵	۳۴۴	۶۳۸	۶۳۹	
۳۳۲	۶۴۰	۶۴۱	۳۴۵	۶۴۲	۶۴۳	
۳۳۳	۶۴۴	۶۴۵	۳۴۶	۶۴۸	۶۴۹	
۳۳۴	۶۵۰	۶۵۱	۳۴۷	۶۵۲	۶۵۳	
۳۳۵	۶۵۴	۶۵۵	۳۴۸	۶۵۸	۶۵۹	
۳۳۶	۶۶۰	۶۶۱	۳۴۹	۶۶۲	۶۶۳	
۳۳۷	۶۶۴	۶۶۵	۳۵۰	۶۶۸	۶۶۹	
۳۳۸	۶۷۰	۶۷۱	۳۵۱	۶۷۲	۶۷۳	
۳۳۹	۶۷۴	۶۷۵	۳۵۲	۶۷۸	۶۷۹	
۳۴۰	۶۸۰	۶۸۱	۳۵۳	۶۸۲	۶۸۳	
۳۴۱	۶۸۴	۶۸۵	۳۵۴	۶۸۸	۶۸۹	
۳۴۲	۶۹۰	۶۹۱	۳۵۵	۶۹۲	۶۹۳	
۳۴۳	۶۹۴	۶۹۵	۳۵۶	۶۹۸	۶۹۹	
۳۴۴	۷۰۰	۷۰۱	۳۵۷	۷۰۲	۷۰۳	
۳۴۵	۷۰۴	۷۰۵	۳۵۸	۷۰۸	۷۰۹	
۳۴۶	۷۱۰	۷۱۱	۳۵۹	۷۱۲	۷۱۳	
۳۴۷	۷۱۴	۷۱۵	۳۶۰	۷۱۸	۷۱۹	
۳۴۸	۷۲۰	۷۲۱	۳۶۱	۷۲۲	۷۲۳	
۳۴۹	۷۲۴	۷۲۵	۳۶۲	۷۲۸	۷۲۹	
۳۵۰	۷۳۰	۷۳۱	۳۶۳	۷۳۲	۷۳۳	
۳۵۱	۷۳۴	۷۳۵	۳۶۴	۷۳۸	۷۳۹	
۳۵۲	۷۴۰	۷۴۱	۳۶۵	۷۴۲	۷۴۳	
۳۵۳	۷۴۴	۷۴۵	۳۶۶	۷۴۸	۷۴۹	
۳۵۴	۷۵۰	۷۵۱	۳۶۷	۷۵۲	۷۵۳	
۳۵۵	۷۵۴	۷۵۵	۳۶۸	۷۵۸	۷۵۹	
۳۵۶	۷۶۰	۷۶۱	۳۶۹	۷۶۲	۷۶۳	
۳۵۷	۷۶۴	۷۶۵	۳۷۰	۷۶۸	۷۶۹	
۳۵۸	۷۷۰	۷۷۱	۳۷۱	۷۷۲	۷۷۳	
۳۵۹	۷۷۴	۷۷۵	۳۷۲	۷۷۸	۷۷۹	
۳۶۰	۷۸۰	۷۸۱	۳۷۳	۷۸۲	۷۸۳	
۳۶۱	۷۸۴	۷۸۵	۳۷۴	۷۸۸	۷۸۹	
۳۶۲	۷۹۰	۷۹۱	۳۷۵	۷۹۲	۷۹۳	
۳۶۳	۷۹۴	۷۹۵	۳۷۶	۷۹۸	۷۹۹	
۳۶۴	۸۰۰	۸۰۱	۳۷۷	۸۰۲	۸۰۳	
۳۶۵	۸۰۴	۸۰۵	۳۷۸	۸۰۸	۸۰۹	
۳۶۶	۸۱۰	۸۱۱	۳۷۹	۸۱۲	۸۱۳	
۳۶۷	۸۱۴	۸۱۵	۳۸۰	۸۱۸	۸۱۹	
۳۶۸	۸۲۰	۸۲۱	۳۸۱	۸۲۲	۸۲۳	
۳۶۹	۸۲۴	۸۲۵	۳۸۲	۸۲۸	۸۲۹	
۳۷۰	۸۳۰	۸۳۱	۳۸۳	۸۳۲	۸۳۳	
۳۷۱	۸۳۴	۸۳۵	۳۸۴	۸۳۸	۸۳۹	
۳۷۲	۸۴۰	۸۴۱	۳۸۵	۸۴۲	۸۴۳	
۳۷۳	۸۴۴	۸۴۵	۳۸۶	۸۴۸	۸۴۹	
۳۷۴	۸۵۰	۸۵۱	۳۸۷	۸۵۲	۸۵۳	
۳۷۵	۸۵۴	۸۵۵	۳۸۸	۸۵۸	۸۵۹	
۳۷۶	۸۶۰	۸۶۱	۳۸۹	۸۶۲	۸۶۳	
۳۷۷	۸۶۴	۸۶۵	۳۹۰	۸۶۸	۸۶۹	
۳۷۸	۸۷۰	۸۷۱	۳۹۱	۸۷۲	۸۷۳	
۳۷۹	۸۷۴	۸۷۵	۳۹۲	۸۷۸	۸۷۹	
۳۸۰	۸۸۰	۸۸۱	۳۹۳	۸۸۲	۸۸۳	
۳۸۱	۸۸۴	۸۸۵	۳۹۴	۸۸۸	۸۸۹	
۳۸۲	۸۹۰	۸۹۱	۳۹۵	۸۹۲	۸۹۳	
۳۸۳	۸۹۴	۸۹۵	۳۹۶	۸۹۸	۸۹۹	
۳۸۴	۹۰۰	۹۰۱	۳۹۷	۹۰۲	۹۰۳	
۳۸۵	۹۰۴	۹۰۵	۳۹۸	۹۰۸	۹۰۹	
۳۸۶	۹۱۰	۹۱۱	۳۹۹	۹۱۲	۹۱۳	
۳۸۷	۹۱۴	۹۱۵	۴۰۰	۹۱۸	۹۱۹	
۳۸۸	۹۲۰	۹۲۱	۴۰۱	۹۲۲	۹۲۳	
۳۸۹	۹۲۴	۹۲۵	۴۰۲	۹۲۸	۹۲۹	
۳۹۰	۹۳۰	۹۳۱	۴۰۳	۹۳۲	۹۳۳	
۳۹۱	۹۳۴	۹۳۵	۴۰۴	۹۳۸	۹۳۹	
۳۹۲	۹۴۰	۹۴۱	۴۰۵	۹۴۲	۹۴۳	
۳۹۳	۹۴۴	۹۴۵	۴۰۶	۹۴۸	۹۴۹	
۳۹۴	۹۵۰	۹۵۱	۴۰۷	۹۵۲	۹۵۳	
۳۹۵	۹۵۴	۹۵۵	۴۰۸	۹۵۸	۹۵۹	
۳۹۶	۹۶۰	۹۶۱	۴۰۹	۹۶۲	۹۶۳	
۳۹۷	۹۶۴	۹۶۵	۴۱۰	۹۶۸	۹۶۹	
۳۹۸	۹۷۰	۹۷۱	۴۱۱	۹۷۲	۹۷۳	
۳۹۹	۹۷۴	۹۷۵	۴۱۲	۹۷۸	۹۷۹	
۴۰۰	۹۸۰	۹۸۱	۴۱۳	۹۸۲	۹۸۳	
۴۰۱	۹۸۴	۹۸۵	۴۱۴	۹۸۸	۹۸۹	
۴۰۲	۹۹۰	۹۹۱	۴۱۵	۹۹۲	۹۹۳	
۴۰۳	۹۹۴	۹۹۵	۴۱۶	۹۹۸	۹۹۹	
۴۰۴	۱۰۰۰	۱۰۰۱	۴۱۷	۱۰۰۲	۱۰۰۳	
۴۰۵	۱۰۰۴	۱۰۰۵	۴۱۸	۱۰۰۸	۱۰۰۹	
۴۰۶	۱۰۱۰	۱۰۱۱	۴۱۹	۱۰۱۲	۱۰۱۳	
۴۰۷	۱۰۱۴	۱۰۱۵	۴۲۰	۱۰۱۸	۱۰۱۹	
۴۰۸	۱۰۲۰	۱۰۲۱	۴۲۱	۱۰۲۲	۱۰۲۳	
۴۰۹	۱۰۲۴	۱۰۲۵	۴۲۲	۱۰۲۸	۱۰۲۹	
۴۱۰	۱۰۳۰	۱۰۳۱	۴۲۳	۱۰۳۲	۱۰۳۳	
۴۱۱	۱۰۳۴	۱۰۳۵	۴۲۴	۱۰۳۸	۱۰۳۹	
۴۱۲	۱۰۴۰	۱۰۴۱	۴۲۵	۱۰۴۲	۱۰۴۳	
۴۱۳	۱۰۴۴	۱۰۴۵	۴۲۶	۱۰۴۸	۱۰۴۹	
۴۱۴	۱۰۵۰	۱۰۵۱	۴۲۷	۱۰۵۲	۱۰۵۳	
۴۱۵	۱۰۵۴	۱۰۵۵	۴۲۸	۱۰۵۸	۱۰۵۹	
۴۱۶	۱۰۶۰	۱۰۶۱	۴۲۹	۱۰۶۲	۱۰۶۳	
۴۱۷	۱۰۶۴	۱۰۶۵	۴۳۰	۱۰۶۸	۱۰۶۹	
۴۱۸	۱۰۷۰	۱۰۷۱	۴۳۱	۱۰۷۲	۱۰۷۳	
۴۱۹	۱۰۷۴	۱۰۷۵	۴۳۲	۱۰۷۸	۱۰۷۹	
۴۲۰	۱۰۸۰	۱۰۸۱	۴۳۳	۱۰۸۲	۱۰۸۳	
۴۲۱	۱۰۸۴	۱۰۸۵	۴۳۴	۱۰۸۸	۱۰۸۹	
۴۲۲	۱۰۹۰	۱۰۹۱	۴۳۵	۱۰۹۲	۱۰۹۳	
۴۲۳	۱۰۹۴	۱۰۹۵	۴۳۶	۱۰۹۸	۱۰۹۹	
۴۲۴	۱۱۰۰	۱۱۰۱	۴۳۷	۱۱۰۲	۱۱۰۳	
۴۲۵	۱۱۰۴	۱۱۰۵	۴۳۸	۱۱۰۸	۱۱۰۹	
۴۲۶	۱۱۱۰	۱۱۱۱	۴۳۹	۱۱۱۲	۱۱۱۳	
۴۲۷	۱۱۱۴	۱۱۱۵	۴۴۰	۱۱۱۸	۱۱۱۹	
۴۲۸	۱۱۲۰	۱۱۲۱	۴۴۱	۱۱۲۲	۱۱۲۳	
۴۲۹	۱۱۲۴	۱۱۲۵	۴۴۲	۱۱۲۸	۱۱۲۹	
۴۳۰	۱۱۳۰	۱۱۳۱	۴۴۳	۱۱۳۲	۱۱۳۳	
۴۳۱	۱۱۳۴	۱۱۳۵	۴۴۴	۱۱۳۸	۱۱۳۹	
۴۳۲	۱۱۴۰	۱۱۴۱	۴۴۵	۱۱۴۲	۱۱۴۳	
۴۳۳	۱۱۴۴	۱۱۴۵	۴۴۶	۱۱۴۸	۱۱۴۹	
۴۳۴	۱۱۵۰	۱۱۵۱	۴۴۷	۱۱۵۲	۱۱۵۳	
۴۳۵	۱۱۵۴	۱۱۵۵	۴۴۸	۱۱۵۸	۱۱۵۹	
۴۳۶	۱۱۶۰	۱۱۶۱	۴۴۹	۱۱۶۲	۱۱۶۳	
۴۳۷	۱۱۶۴	۱۱۶۵	۴۵۰	۱۱۶۸	۱۱۶۹	
۴۳۸	۱۱۷۰	۱۱۷۱	۴۵۱	۱۱۷۲	۱۱۷۳	
۴۳۹	۱۱۷۴	۱۱۷۵	۴۵۲	۱۱۷۸	۱۱۷۹	
۴۴۰	۱۱۸۰	۱۱۸۱	۴۵۳	۱۱۸۲	۱۱۸۳	
۴۴۱	۱۱۸۴	۱۱۸۵	۴۵۴	۱۱۸۸	۱۱۸۹	
۴۴۲	۱۱۹۰	۱۱۹۱	۴۵۵	۱۱۹۲	۱۱۹۳	
۴۴۳	۱۱۹۴	۱۱۹۵	۴۵۶	۱۱۹۸	۱۱۹۹	
۴۴۴	۱۲۰۰	۱۲۰۱	۴۵۷	۱۲۰۲	۱۲۰۳	
۴۴۵	۱۲۰۴	۱۲۰۵	۴۵۸	۱۲۰۸	۱۲۰۹	
۴۴۶	۱۲۱۰	۱۲۱۱	۴۵۹	۱۲۱۲	۱۲۱۳	
۴۴۷	۱۲۱۴	۱۲۱۵	۴۶۰	۱۲۱۸	۱۲۱۹	
۴۴۸	۱۲۲۰	۱۲۲۱	۴۶۱	۱۲۲۲	۱۲۲۳	
۴۴۹	۱۲۲۴	۱۲۲۵	۴۶۲	۱۲۲۸	۱۲۲۹	
۴۵۰	۱۲۳۰	۱۲۳۱	۴۶۳	۱۲۳۲	۱۲۳۳	
۴۵۱	۱۲۳۴	۱۲۳۵	۴۶۴	۱۲۳۸	۱۲۳۹	
۴۵۲	۱۲۴۰	۱۲۴۱	۴۶۵	۱۲۴۲	۱۲۴۳	
۴۵۳	۱۲۴۴	۱۲۴۵	۴۶۶	۱۲۴۸	۱۲۴۹	
۴۵۴	۱۲۵۰	۱۲۵۱	۴۶۷	۱۲۵۲	۱۲۵۳	
۴۵۵	۱۲۵۴	۱۲۵۵	۴۶۸	۱۲۵۸	۱۲۵۹	
۴۵۶	۱۲۶۰	۱۲۶۱	۴۶۹	۱۲۶۲	۱۲۶۳	
۴۵۷	۱۲۶۴	۱۲۶۵	۴۷۰	۱۲۶۸	۱۲۶۹	
۴۵۸	۱۲۷۰	۱۲۷۱	۴۷۱	۱۲۷۲	۱۲۷۳	
۴۵۹	۱۲۷۴	۱۲۷۵	۴۷۲	۱۲۷۸	۱۲۷۹	
۴۶۰	۱۲۸۰	۱۲۸۱	۴۷۳	۱۲۸۲	۱۲۸۳	
۴۶۱	۱۲۸۴	۱۲۸۵	۴۷۴	۱۲۸۸	۱۲۸۹	
۴۶۲	۱۲۹۰	۱۲۹۱	۴۷۵	۱۲۹۲	۱۲۹۳	
۴۶۳	۱۲۹۴	۱۲۹۵	۴۷۶	۱۲۹۸	۱۲۹۹	
۴۶۴	۱۳۰۰	۱۳۰۱	۴۷۷	۱۳۰۲	۱۳۰۳	
۴۶۵	۱۳۰۴	۱۳۰۵	۴۷۸	۱۳۰۸	۱۳۰۹	
۴۶۶	۱۳۱۰	۱۳۱۱	۴۷۹	۱۳۱۲	۱۳۱۳	
۴۶۷	۱۳۱۴	۱۳۱۵	۴۸۰	۱۳۱۸	۱۳۱۹	
۴۶۸	۱۳۲۰	۱۳۲۱	۴۸۱	۱۳۲۲	۱۳۲۳	
۴۶۹	۱۳۲۴	۱۳۲۵	۴۸۲	۱۳		

توحید باری عز اسمه

بنام خداوند مردود جهان مردان نام که آغاز ازان نام شد ز هر خار کان نام سر نام نیست منتهی سمان چه چو کیسه و قلم ازان نام که اعتقادش نیست بمیکیرای مردان و دشمناس کسی که ز او بر قلم دست داد خدای که از حکم او شد روان و کرنی چه قدرت که دست دهر هم از جنبش تو گشت کمک و دشمن همه خالق همه وجود آیدست ز ملک بیشتر زین کرد و شکار و که خواستی صد هزارا بچین چک دم زدن اشکار آمدی	کسند اینده انا و کار آنگدن در اینجا هم کارش مرا چو هم شد بودش کزان نام ز غایت بکند بر سر نامش رستم بکیر و جهان افتد دمن نیست یکی و دل خود منانی قیاس چو کیسه قلم چون نیا به چاد بروی ورق خاتم نام توان بر آرد زنی بر محببت صریح سواد و باض جهان گشت غاش همه بجهت زود و در و آیدست بگویم دوعلم که فردا هزار و دوق سپهر دلب طر زین انجسم و مرغزار آمدی
--	--

توحید باری عز اسمہ

۱ M 2.F. ۱۲

۲

۳

۴

۵

۶

۷

۸

۹

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۱	کنہر جیہ خواہد کس آگاہ نیست	خرد را دریں رہ گذر گاہ نیست
۲۲	حکیمان دریں راہ فعل فلکند	چہ قدرت کہ در قدرتش ہم زند
۲۳	بے شمع ز آتش برافروختند	چو پروانہ بود ندیر سوختند
۲۴	چہ خونہا کزین جہت وجہ آب شد	کسے را کم ایں دجلہ پایاب شد

۲۵	شنیدم کہ روزی بروزی قدیم	بتاثیر تقدیر رب العظیم
۲۶	یکے برپے مارپے می سپرد	بے سواراں بند رفتن ببرد
۲۷	چو شد خواجہ تندرونزد مار	بزد بر سر مار چو بے سہ چار
۲۸	چو بشکست چو بے کہ سر کوب بود	دو شد زندہ کرے کہ در چوب بود
۲۹	گرید آنگہ آن خواجہ راختہ مار	زمانے برآمد ز ہر دود مار
۳۰	خرد گفت چوں مار پُر زہر بود	سزد گر برو خواجہ در قہر بود
۳۱	وزاں زخم کر خواجہ آن مار خرد	رد است از بجای بردش دین خرد
۳۲	یکے گفت ازاں مور مسکین چہ زاد	کہ در راہ مارا فلکنی سر نہاد
۳۳	وزاں کرم آسودہ در مغر چوب	چہ آمد کہ جاں داد ہنگام کوب
۳۴	چو در بینی اے تیز بین ہر نفس	بہ بینی ہماں کت نمایند بس
۳۵	چہ دانی کہ بر ہر کس و نا کسے	چہ سود و زیاں آید از ہر خسے
۳۶	یکے از خسے کرد روشن چراغ	ہماں خس مجشہم دگر کردہ داغ
۳۷	خدائے کہ سود و زیاں آفرید	گہے نوش و گہے نیش از دند پدید
۳۸	ہو مور را کام از نیش داد	ہو نیش در کام ماراں نہاد

۳۹ کسے راجہ زہرہ دریں ماجرا کہ گوید حدیثے پگون و چرا

۴۰	ہمہ چیز را خدا نازاں آفرید	کہ مقدار ہر جو ہر آید پدید
۴۱	بہر سینہ بہاد خوف ورجا	کہ ایں دل خراش آنداں جانفزا
۴۲	بہشت و جہنم مہیا از دست	ہمہ مومن و گنہگار از دست
۴۳	فراز آفرید و نشیب آفرید	بریں خاک نہ دخمہ عالمی کشید
۴۴	گناہ و عبادت عذاب و کرم	حیات و ممات و وجود و عدم
۴۵	شب و روز و مہر و صبح و شام	گل و خار و کوہ و کہ و صید و دام
۴۶	ہماں آتش و آب و ہم خاک و باد	ہماں درد و درمان و ہم ظلم و داد
۴۷	چہ زیبا چہ زشت و چہ پری چہ دیو	چہ درخشش مسکین چہ گہاں خدیو
۴۸	ز تاثیر حکش بدایں ہر چہ ہست	سرے کو کہ از زیر چو گان نش رست
۴۹	ہمہ یک بیک زیر فرمان اوست	چہ ادا پار و دشمن چہ اقبال دوست
۵۰	و گرد و ستے را کند پائے بند	و گرد و شمنے را کند سر بلبل بند
۵۱ F. ۱۶	ہمہ محض داد است بیداد نیست	و گرمی کشد جائے فریاد نیست
۵۲	یکے راز و دوزخ برد و بہشت	یکے راز کعبہ کشد در کنشت
۵۳	جزا و کس نداند کہ یک مشت خاک	چرا کہ باد و جہنم است کہ دیم خاک
۵۴	ہر آن قطرہ آبے کہ ریزد ہوا	ہر آن دزدہ خاکے کہ گیرد نما
۵۵	بود خازن رزق جاں آدرے	میکل برو نیز فرماں برے
۵۶	گہے خاک را ز زندہ دار و ز آب	کند کہ ہم آرز آب گیتی خراب
۵۷	ہمہ عاجز نیم او چو راند قضا	چہ براد لیا و چہ بران نبیا
۵۸	کسے را ورین پایگہ دست نیست	و گہست بجز عاجزی ہست نیست

۵۹	ز تقدیر او ہر دو عالم نگر	چو یک شتہ سر سری بادوسر
۶۰	بسے جست دہم تفکر بسیج	سر رشتہ زین رشتہ بیج بیج
۶۱	ہم آخر برشتہ سرا فکندماند	سر رشتہ گم دید پابندماند
۶۲	نگرازمو الید تقدیر اوست	عقول از مجاہدین ز بحر اوست
۶۳	ہماں بہ کہ ہر چیز کا یہ پیش	بدانی ز دانا و بینائے خویش
۶۴	و گرنے تبرسم کہ چوں عاقلان	جدامانی از صحبت عاقلان
۶۵	ز پاپوشش و عجز و غدر و نیاز	نوازش از ان شاو عاجز نواز
۶۶	نماند ز ما بریکے حال کس	ہمو بود و باشد ہمو ہست و بس

۶۷	جہاں سر بسر از نو و تا کہن	یکے قطرہ آمد ز دریائے کن
۶۸	ازاں قطرہ شد از سکتاں ماک	چو بد قطرہ آب یک ذرہ خاک
۶۹	از درج مسکوں بقدر و قیاس	چہ چیز است اوم و ایند شناس
۷۰	در وادی را چہ عرض و چہ طول	کہ گوید شنایش نہی بوالفضل
۷۱	عظمی جواد قلم برگرفت	ز فکرش بدل آتشے در گرفت
۷۲	ز حیرت فروماند کیبارگی	کہ چوں راند آنجا سبکبارگی
۷۳	نہ دستے کہ اندر سختین درق	بجا آور و حق بتوحید حق
۷۴	نہ قدرت کہ سرنامہ بے نام او	نویسد کہ واماں از گفت و گو
۷۵	کنڈ گزنا مشن تہی نامہ را	شکست آورد گرد ہنگامہ را
۷۶	ضرورت کی تیغ غدر آختہ	سپر قول پشیمناں راختہ
۷۷	فرو گفت ازین چنڈ بیتہ سلیم	چو توحید پاک است نکویم سقیم

۷۸	چہ دانم من این نامہ کروم سیاہ	کہ نزدش عبادت بود یا گناہ
۷۹	خدا یا چو تو یق دادی نخست	زبانم بہ تحقیق گرداں درست
۸۰	کہ این نامہ خوش خوش بپایاں برم	بنام تو زین کو جبکہ بگذرم
۸۱	دراں دم کہ یک جرعه باقی بود	ہماں بہ کہ ذکر تو ساقی بود
۸۲	چو خستم بیا مرزاں خاک را	شسعیم کن آں سید پاک را

نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۸۳	محمدؐ کہ مقصود عالم ہموست	گرامی تر از نوحؑ و آدمؑ ہموست
۸۴	نخستین گل گلشن کائنات	کہ بشگفت از باد صبح نجات
۸۵	شب خلقت از نور او نورست	باصحاب تحقیق روشن ترست
۸۶	ہم از نور او صبح خلقت دمید	ہم از خلق او باد رحمت وزید
۸۷ F.	شد از نقل اعجاز کامل نصاب	شہنشاہ تعلیم فقرش خطاب
۸۸	عنایت کن فوج افلاکیاں	شفاعت کن زمرہ خاکیاں
۸۹	شیخہ انبیا زبدہ کاینات	کہ باشد جہاں را طغیانش نجات
۹۰	بہوئے کہ نفسی ز نسا انبیا	ہمو آستنی گوید از بہر ما
۹۱	ہمو ہست مقصود از آن دایں	دگر نے ہبست آسمان وزین
۹۲	کس ایں راز خود چوں تواند نہفت	کہ خود گفت ایزد چو لولاک گفت
۹۳	ملا یک ہمہ داخل فوج او	گذشت از ہمہ علویاں ادج او

صفتِ شبِ معراجِ محمد مصطفیٰ علیہ السلام

۹۴	بیک شبِ عنان داد بندیز را	رہا کرد ایں خاکِ خونمیز را
۹۵	شد از خاکِ پایش فلک سربلند	ز جوہاں زمین خاک بر سر فلکند
۹۶	لایک شد از دیدش جانِ فاش	کو اکب سعادتِ نثارش کنان
۹۷	گرفتہ بحالِ جبرئیلش رکاب	کہ ناگاہ ازو نیز شد در حجاب
۹۸	بزد چون گذشت از نہم ندباں	سراپردہ زان سوئی کون و مکان
۹۹	بگرداند چون یک دوسہ بارگی	سوئے لامکانِ مانت یکبارگی
۱۰۰	کشادہ در رخِ دید بے پردہ دار	دروں تر جو در رفت دادند بار
۱۰۱	نخلوتِ گرِ خاصِ بشتا فنتہ	محلّے خوشش از فضل حق یافتہ
۱۰۲	چو بشنید بے شک درود و سلام	یقین آنگہ شد با خدا ہم کلام
۱۰۳	شدہ جائمہ ہوشِ او چاک چاک	چو در گوش کرداں مقالاتِ پاک
۱۰۴	ہم از جرعہٴ اولیں مست شد	چو سیراب تر کردش از دست شد
۱۰۵	عنایت در آمد عنانش گرفت	طیبِ کرم نبضِ جاننش گرفت
۱۰۶	بہ ہوش آمد الحقِ بید آنچہ دید	بگویشش خود احکام یک یک شنید
۱۰۷	چہ امر و چہ نہی و چہ صوم و صلوات	چہ ذکر و چہ فکر و چہ حج و زکوٰۃ
۱۰۸	قسم آمد اں جملہ احکامِ پاک	کیے آنکہ گوید با حبا م خاک
۱۰۹	دوم آنکہ مستور دارد مدام	بہ سیوم مخیر بود و السلام
۱۱۰	نیازش در اں حضرت بے نیاز	در رحمت از بہر ما کردہ باز
۱۱۱	ہمہ مغفرت بہر ما خواستہ	ہمہ یافتہ آنچہ دا خواستہ
۱۱۲	چو باز آمد اں سرورِ انبیا	نخلوت گہ از حضرت کبریا

- ۱۱۳ نختیں چوزد دست بر مطہرہ
بجہنش بدائ مطہرہ یکسرہ
- ۱۱۴ پس آنکہ بہ بستر چو پسو بود
ہنوز اسے عجب بسترش گرم بود
- ۱۱۵ ہماں شب شد ایں راز شکل عیاں
ابا عایشہ مادر مومناں
- ۱۱۶ دگر روز کیں گنبد لا جورد
در خور می بر جہاں باز کرد
- ۱۱۷ بعد خور می از شبستان بکاست
با تخم ہمہ حال شب گفت راست
- ۱۱۸ ابو بکر اول ایں راز گفت
پس آنکہ با صحاب خود باز گفت
- ۱۱۹ چو ایں مرد خوش بیاراں رسید
تو گوئی صبا بر لساتیں وزید
- ۱۲۰ ندارد دریں رہ مجال محال
کہ در سخت قدرت گنجی محال
- ۱۲۱ دل مومن ایں قصہ راستد گوا
گو اہ دگر منطق مصطفیٰ

باہل دل ایں ماجرا درک است

ور آرد شکے کافر و بیشک است

۱۲۲

۶۱۸ مناقب خلفائے اربعہ و شجرہ شیعہ الاسلام زین الحق و الشمرع
والدین و مدح سکندر ثانی علاؤ الدین و الدین ابو طغرل بہمن شاہ سلطانی

- ۱۲۳ ابو بکر صدیق و عادل عمر
ہماں دوشیرہ عثمان علی شیر نر
- ۱۲۴ شریعت یکے خانہ شد استوار
در چار رکن آدماں ہر چار
- ۱۲۵ بصدق و بعدل و بشرم و نبرد
کسے نیست برتر ازیں چار مرد
- ۱۲۶ چو اوصافِ شان گفت توان تمام
ہماں بہ کہ بر حکم خیر الکلام
- ۱۲۷ کتم مختصر ہم بریں یک سخن
کہ موصوفِ قرآن است ہر چار تن
- ۱۲۸ ہنر آفریں باد بر خاکِ شان
بسے مزودہ بر و ضعیف پاکِ شان
- ۱۲۹ علی جو ازیں کارواں خرت برد
یکے فرقہ بر پیر بصری سپرد
- ۱۳۰ حنّ چوں سفر کرد ازیں کوچ گاہ
شرف یافت از و عبد واحد کلاہ

۱۳۱	رسید از ویر فنیل عیاض	کہ شد تازہ از بوسے خلقتش ریاض
۱۳۲	وزو خرقة برپور اہم رسید	ملک داراں حلقہ دیر کشید
۱۳۳	از ویافت آن خواجہ مرعشی	حدیقہ بصد فرحت و دلخوشی
۱۳۴	پس آنکہ بصدق ارادت برود	بسیرہ کہ تعریفش از بصرہ بود
۱۳۵	وزاں پس بنوا جہ علو کس عجب	بدینور نسبت کند در نسب
۱۳۶	وزو خواجہ اسحاق چشتی نژاد	ببر در کشید آن باس مراد
۱۳۷	پس آن خرقة با احمد چشتی یافت	کہ خوش برشت و ملائک یافت
۱۳۸	محمد کہ ادنی از چشتی بود	ز سودا و خوش کرد ازاں مایہ سود
۱۳۹	وزو یوسف آن پیر چشتی گرفت	چو روش ہوائے بہشتی گرفت
۱۴۰	وزو یافت آن قطب چشتی برشت	کہ بود است سود و مقبول چشت
۱۴۱	وزو یافت آن اشرف الدین شریف	کہ شد رندی نسبت آن حریف
۱۴۲	وزو یافت ہارونی عثمان بہر	در آورد آن خلعت خوش بہر
۱۴۳	وزو دربر آن خرقة عمدہ بعید	معین الدین آن پیر منجری کشید
۱۴۴	وزو یافت آن قطب دین بختیار	کہ اوشی دکاکیش خواند دیار
۱۴۵	وزو کرد دربر ملا فی ملوک	فرید الحق آن شاہ ملک سلوک
۱۴۶	وزو یافتہ خواجہ مانطام	بصد عزت آن خلعت احترام
۱۴۷	پس آن خواجہ برہان دین غریب	چو گرفت آن خرقة کامل نصیب
۱۴۸	بزمین الحق آن پیر بر جادہ داد	کہ داند ہمواد سجادہ داد
۱۴۹	زہے خرقة کلاں دربر این کرام	رسید از محمد علیہ السلام
۱۵۰	بہر دل کراں خرقة بونہ گرفت	دو عالم بیک تار موی گرفت

۱۵۱	از آن خرقه دارد نصیب تمام	شیر شیر دل خسرو نیک نام
۱۵۲	سرافراز دوران یک کارگار	کز تازه شد عهد اسفند یار
۱۵۳	بعهدش زبید او دوران نخل	ز عدش هوای جهاں معتدل
۱۵۴	چو از نه فلک صیت عدش گذشت	روان ملایک از تازه گشت
۱۵۵	جوان بخت شایه که از لرزای پیر	کند سرکشان جهاں را اسیر
۱۵۶	بهر سو که خیمه زده لشکرش	ظفر پیش رو فتح شد بر پیش
۱۵۷	سری را که او خواست از تن جدا	فلک کرد در دم ز گردن جدا
۱۵۸ ۱۹	ستاره را که او کرد قید خیال	کشید آسمان گردش در دوال
۱۵۹	بد هر دورنگی یگانه شده	به فیروز جنگی نشانه شده
۱۶۰	علاء الدین آن شاه گیتی پناه	که آسوده در عهد او داد خواه
۱۶۱	ظفرخان ز صلبش مقطر شد دست	از آن تیشش بوال مظفر شد دست
۱۶۲	دو صد لشکر از قوت یکتا است	که هم بهمنی است و هم بهمن است
۱۶۳	جهاں را به داد و دهش تازه کرد	فلک را از احسان پر آوازه کرد
۱۶۴	محیط جهاں شد سیاهش چو آب	جهاںگیر تر تیغش از آفتاب
۱۶۵	از ایرانیاں هر چه زداد از نبرد	بپو راں و سافرا سیاب آنچه کرد
۱۶۶	فریدون ز داد و دهش بهر چه پند	به گیتی ز نو شیر دوان هر چه ماند
۱۶۷	فتوحی که در تیغ کاؤس بود	شکوهی که در نام کاموس بود
۱۶۸	به مازندران آنچه رستم کشاد	زبیرین به ارمن زمین هر چه زاد
۱۶۹	سخن کاں سکندر ز هاتق شنید	بجام آنچه کین خسرو نیوید
۱۷۰	هزکاں ز رستم سیاوش گرفت	ز کود زو گویو آنچه زاد از شکفت
۱۷۱	هر آن پیکه در کار باجم فشرود	بهمت ز دهر آنچه حاتم برود
۱۷۲	بهاں فتح اسکندر فیلقوس	به هندو به چین و برنگ و بروس
۱۷۳	نیو گام کین حسن و کار زار	دل بهمن و زور اسفند یار

۱۷۴	ہمہست درشاہِ آخر زمان	و لے دین احمد زیادت برآں
۱۷۵	اگر کرو بیداریے روزگار	کہ بردستِ متحاک دادایں دیار
۱۷۶	ز پامال افواجِ متحاکیاں	برآورد گرد از تنِ خاکیاں
۱۷۷	پشش باہ در کشورِ دیوگیر	برآند زمون بہر سو نفسیہ
۱۷۸	ز خونِ مسلمان توحید خواں	دگر بارہ طوفانِ شد اندر جہاں
۱۷۹	دراں حالت اگے خسرو نامور	تو بستی بہ پیکارِ دشمنِ مکر
۱۸۰	کشیدی یکے تیغ چوں اژدہا	سرازد گردنِ خصمِ کردی جدا
۱۸۱	بہ نیزہ نہادی سیر بد سگال	بہ کردی ہمہ شکر شش پائمال
۱۸۲	جہاندمی از دجورِ تسلیم را	رہانیدی از ظلمِ تسلیم را
۱۸۳	اسیرانِ دشت و اسیرانِ کوه	تو آزاد کردی گروہاں گردود
۱۸۴	بدین دست گیری خلقِ خدا	کہد این زبانِ شکر گویم ترا
۱۸۵	مگر آنکہ تاجاں بود بہر نفس	سرایم ہمیں بدحتِ شاہِ دلس
۱۸۶	ازیں پس جہاں را جہاں خسروا	سخن جز بدحت بود ناروا
۱۸۷	شنائے تو شد فرضِ بر خاصِ عام	خصوصاً کہ بر مردِ صاحبِ کلام
۱۸۸	خردمند چوں دست بالا گرفت	دعایتِ رود بر زبانِ ناگرفت
۱۸۹	زبانِ ترا چو طفل از سخنِ کردارست	اگر جز شنایت بگوید خطا است
۱۹۰	چو در خطا شود دستِ کوک دست	ہماں بہ شنایت نویدِ نخست
۱۹۱	مرا ہست رازی دریں کاروبار	بگویم اگر شہد و ہد زینہار
۱۹۲	شنیدم چو فردوسی ہوشمند	در اوراقِ شہنامہ شد نقش بند
۱۹۳	پس از یاریِ حضرتِ کبریا	مد یافت از روضہِ مصطفیٰ

- ۱۹۲ چو باخود در آمد به گفت و شنید
لبے یاری از شاہ غزنین رسید
- ۱۹۵ شب در روز محمود از حال او
بگروے بصد آرزو بست و جو
- ۱۹۴۲۰ بہ ہر خطہ پاس دشن داشتے
دشتم یک زمان نیز نگذاشتے
- ۱۹۶ چو فردوسی این روز بازار یافت
دل شاہ ممد درین کاریافت
- ۱۹۸ بہ صد خورمی خامہ را بر گرفت
رو کندن کان گوہر گرفت
- ۱۹۹ توار پنج ایران و توران نخست
ز پیران تاریخ داں با حبست
- ۲۰۰ نہانی کیے مجلے ساز کرد
دل خویش با طبع ہمزاد کرد
- ۲۰۱ پس آنکے نامہ خوش بنشت
بیار است آتشکدہ چون بہشت
- ۲۰۲ گرد ہے کراں بوستان گل چیند
بفردوسی اعلیش نسبت کند
- ۲۰۳ عجب مہر در ملک مقصود زد
بر دسکے از نام محمود زد
- ۲۰۴ اگر شہ بفردوسی تیر ہوش
ہم از رائے آں حکم صرف گوش
- ۲۰۵ بداد از خزائن زیر پیل بار
ہم آخر شد اندر جہاں شمسار
- ۲۰۶ شنیدم کراں نامہ مقصودے
ز درگاہ شہ بود اقلیم رہے
- ۲۰۷ چو مقصود شاعر بدامن ندید
فقاہی ترش از عطایش خرید
- ۲۰۸ نہ امرو محمود بیسم بجائے
نہ فردوسی آں گنج گوہر کشای
- ۲۰۹ ہماں نامہ بیسم کہ در روزگار
بماند است از نام شاں یادگار
- ۲۱۰ جہاں تاکہ باقی است اندر جہاں
بہ شہنامہ باقی است نام شہاں
- ۲۱۱ رہے ہم ہر یزدان چو توفیق یافت
ز نعت نبی راہ تحقیق یافت
- ۲۱۲ کنوں خواہد از این دو کارواں
دل شاہ بر حال خود مہرباں
- ۲۱۳ اگر لطف شہ دست گیرد مرا
بد آچی خود پذیرد مرا
- ۲۱۴ ز تاریخ شاہان ہندوستان
ز گارم کیے نامہ چوں بوستان
- ۲۱۵ موشخ بطغرائے شاہش کنم
بہر کشور آں نگاہ راہش کنم

۲۱۶	چو ایں نامہ گرد بنامت تمام	شود منتشر در ہمہ خاص عام
۲۱۷	کشاید نقای بنامت جہاں	بد غزنین بر بندش زہند و تاش
۲۱۸	ازیں نامہ اسے خسرو کا مراں	بداد و دانائی راز نہاں
۲۱۹	کہ مقصود من نیست جز اتباع	نہ رے خواہم از شہ نہ وجہ نفع
۲۲۰	کہ خسرو بخواند چنداں دہد	کہ ناخواستہ ابر نیسان دہد
۲۲۱	وگر مدح شاہ مظفر ششم	کہ اسلام را دخرید از ستم
۲۲۲	خدا یا بجای خدائی خویش	بصدق دل احمد است کیش
۲۲۳	ازیں گفتگو هست مقصود من	بمقصد رسانا د معبود من
۲۲۴	بداں دم کہ محمود زد با ایاں	باوقات فردوسی سحر ساز
۲۲۵	ز شہنامہ تا هست بیتے بکار	در آفاق تا فیض دار و قرار
۲۲۶	ابا دین احمد تخت کیاں	جہاندار را داری اندر جہاں

در شکایت روزگار و اہل ادب و آستان شاہ گوید

۲۲۷	شہا پیش ازیں عالم دوں پرست	اگر بودے یدوں کہ امر در ہست
۲۲۸	نہ گشتے تیکے مرد صاحب ہنر	دریں عالم بے وفا نامور
۲۲۹	نہ شہنامہ نے خمسہ گشتے تمیاں	نہ دیوانے از کفہ ہماستان
۲۳۰	وگر یک ہنر مند پیدا شدے	ز غوغا و جہاں شیدا شدے
۲۳۱	درینجا جہاں جملہ قلاب شد	بہ بازار ادا صدق نایاب شد
۲۳۲	ہمیں یک سخن در جہاں راست	کز اہل سخن راستی خاستہ است
۲۳۳	کسے را کہ امروز جنبد زباں	ہمیں ہست بس ذو فنون زباں
۲۳۴	گروہے بر آئین پا د اشتی	نہ بر جنگ ثابت نہ بر اشتی

۲۳۵	بصد لایہ یک حرفہ حاصل کنند	بہر جمع ز اس حرف لافے زنند
۲۳۶	برائند از عربہ باد را	بشاگردی آرند استاد را
۲۳۷	چو زہری شوند از بکامے رسند	چو سگے شوند از بجامے رسند
۲۳۸	نماندہ دریں عالم عیب جوی	نمرد کم تمیزان بسیار گوی
۲۳۹	ز کثر طبعی خود بہر فصل و باب	بزند از سر و اس حرف صواب
۲۴۰	بابیات بے شک رواں شک کنند	رقہائے شاکستہ را حک کنند
۲۴۱	ندارند از لفظ و معنی خبر	نہ از ہیچ وزنہ درایشاں اثر
۲۴۲	حکم در نظامی و خسرو شوند	وگر کس نصیحت کند نشنوند
۲۴۳	کہ آترا بگویند ازین بہتر است	کہ ایں را بگویند از خود است
۲۴۴	بزدیک خود ہر کیے بوعلی است	ہمیں خود پرستیدن از غافل است
۲۴۵	اگر بعد دورے کیے ہوشمند	پدید آید از دہر ناداں پسند
۲۴۶	بصد عربہ وقتش اتر کنند	بزخم زباں گوہر شش بشکنند
۲۴۷	ضرورت ز غوغائی ایں ایلہاں	ہنر ہا خود انا بماند نہاں
۲۴۸	ہماں گنج پیامے گنجہ نثر اد	چہ خوش گفت چوں وقت دیدہ کشاد
۲۴۹	مشاع گرا نمایہ دارم بے	نیارم بروں تا بخوید کسے
۲۵۰	خریدار دُر چوں صدق دیدہ دوست	بدیں کا سدھی در نشاید فروخت
۲۵۱	چو بازار باشند پراز شیشہ گر	کند جوہری مہر در رج گہر
۲۵۲	ازین خیرہ چشمان تیرہ ضمیر	بجز ترک صحبت نہ بنیم گزیر
۲۵۳	بسازم کیے خلوتے چند گاہ	کہ مہمان ایں کشورم چند راہ
۲۵۴	گزدکان ایں نامہ شہ پسند	بہند و ستاں ماندہ ام شہر بند
۲۵۵	سفر دارم اندر سرائے دیگر	مرا بہت در سر ہوائے دیگر
۲۵۶	نہم سرورانی کار کاں در سر است	دہم جاں دراں رہ کہ جاں پرور است

۲۵۷	ہپایاں رساںم چوں این نامہ را	سبک بشکنم گرم ہنگامہ را
۲۵۸	در اتمام این نامہ دلپذیر	کہ شد عزم کوچ مرا راہ گیر
۲۵۹	پس از فرزتوفیق پروردگار	مدد خواہسم از حضرت شہرباز

در تنبیہ و روش سلوک گوید

۲۶۰	دریں لڑہ کہ در گفتگو مانده ام	زست اعتقادی فرو مانده ام
۲۶۱	چو مرغ خاں دریں مرغزار آیدیم	دریں مزرعہ دانہ خور آمدیم
۲۶۲	چہ داند کہ آدم چو آن دانہ دید	بہ نقد بہشتش روانے خرید
۲۶۳	اگر طاعتش را کس نم التزام	چنین دانہ بر ما نگر د حرام
۲۶۴	بہ ما شکر واجب شکایت کنیم	بکفران نعت رعایت کنیم
۲۶۵	نباشیم خرسند از ایچ چیز	بخوان گر چہ سلوئی و من است نیز
۲۶۶	بگوئیم کوثرہ و ترب کو	ہمہ سال زیں ساں گر نصیم خو
۲۶۷	عصمتی شب و روز بیگاہ گاہ	ہمی باشش شاگرد و پیش شاہ
۲۶۸	ز خوان شہاں می طلب ریزہ ناں	ز زنبیل درویش ہر دو جہاں
۲۶۹	چو ناموسیاں چند ازیں ننگ نام	رہباندہ می باشش از خاص و عام
۲۷۰-۲۷۲	ز بہر ادب کہ ادیبے طلب	ادب کہ بیاموز از بے ادب
۲۷۱	ترا ہر چہ گفت آن نشاید مکن	وزیں ہر چہ نیکو نیاید مکن
۲۷۲	زمن نیستی گرد عالم بگرد	ہپائے تجارت جہاں می نوردد
۲۷۳	کہ در ہر قدم مزد رنجت دہند	چہ دم ز اسرار رنجت دہند
۲۷۴	سزد پاچہ بیرون خلوت نہی	یکے بند بر پائے شہوت نہی

۲۷۵	بہ بندی و دو گوش و دو چشم و دو لب	شوی شاد و در غم غمیں در طرب
۲۷۶	نہ گوئی بجز ذکر و رایتج کوئے	بخوئی بجز صنع و رایج روی
۲۷۷	و گرنے خطر با است در ہر خطر	زباں تیز زاید خطر در خطر
۲۷۸	تو با ہوش بگذریں مفتخو اس	کہ آساں در آئی بازند راں
۲۷۹	کئی گردیں راہ کنج اختیار	بمقصد رسی و شوی کامگار
۲۸۰	زرا ہے کہ دور افتی از راہ راست	ترا گرد آں راہ گشتن خطا است
۲۸۱	چوم دواں یکے گرد گیتی بر آئی	چو بیوہ زناں چند در کلبہ جای
۲۸۲	زہر گلشنے گیسو تازہ گلے	زہر سہ تجھے چاشنی کن ملے
۲۸۳	مگر با حریفے شوی ہم نشیں	کہ ریزد بجام تو دنیا و دیں
۲۸۴	دگر آئی از اہل صحبت ستوہ	کن ذخا طرت سیل خلوت بکوہ
۲۸۵	یکے خلوتے کن بخاطر دروں	کہ تا جاں بود ز دنیا ئی بروں
۲۸۶	عجب نے گرایدوں دریں روی	کہ دایم مقیم و مسافر شوی
۲۸۷	ترا خلوتے ہر گزر گاہ و	تو در خلوت و پائے دور رہ بود
۲۸۸	چپے راست زیر و زبہ پیشیں پس	بہ بینی ہمیں صنع و ادار بس

در فضیلت سخن و فضائل سخنور گوید

۲۸۹	سخن ہیں کہ ترکیب شد از سہ حرف	کہ گاہ بیانست ہر یک شگرف
۲۹۰	سرش را ز میں تاکہ تاج آمدست	خرد بر درشش با خراج آمدست
۲۹۱	مکر تازہ خا بست شاہ سخوں	شد از قاف تا قاف گاہ سخوں
۲۹۲	زنوں تار کا پ فلک سا اوست	زنوں تابنوں در تہ پانچ اوست
۲۹۳	شنیدم سخا بود اول سخن	و فواں پس بتا شیر تعلیل کن
۲۹۴	در نقش سخا حرف علت قناد	قضا آخر کن بجایش نہیاد
۲۹۵	نہنیدم ز اہل سخن ایں سخن	کہ آمد سخن در دریا کے کن

دزد و دزدان شدیم آن ہم ایس	سخن آمد از آسماں بر زمیں	۲۹۶
ز انسان و حیوان ہم افراق است	سخن کز زبان خرد مطلق است	۲۹۷
شد از یاده گفتن زگاواں فرد	و گرنہ بسے مردم یاد دگو	۲۹۸
چہ داند کس ہر من است یا سرش	چو گادار بود مرد نادان خوش	۲۹۹
نہ از مرد نادان ہزار راں دعا	زدانا مرابہ یکے ناسزا	۳۰۰
ہمان است دل آن گراہ گل است	دلے را کہہ ذوق سخن چاہل است	۳۰۱
سخن سچ سنجیدہ دیگر بود	جہانے اگر بر سخنور بود	۳۰۲
بچوگان مسنی روز انجمن	سخن گوئی چالاک گوئے سخن	۳۰۳
ہمیں طبع موزوں است دیگر بہت	اگر جای اندر جہاں کیما است	۳۰۴
ہفتہ بہر طبع چالاک داں	و آب حیات است در خاک داں	۳۰۵
ہمیں نظم خوش بہت و دیگر وبال	و گرد جہان است سحر حلال	۳۰۶
ہمیں در زبان سخن آوراں است	فونے مجرب گر اندر جہاں است	۳۰۷
چہ موزوں تراست نظم از خوشتر	خرد را اگر نہ خوش و خوشتر	۳۰۸
سخن گفتش نا ملائم بود	سخن گوئی تاجی و قاتم بود	۳۰۹
شود قیمتی بچو و بر میسیم	سخن چوں سخن گوئے گردیم	۳۱۰
یکے دل نواز است یکے جانفر است	عزل گرچہ از عشق شمع از شاست	۳۱۱
کہ جملہ مصاریع او باروی است	دل جان من بہ شوقی بہت	۳۱۲
دو عالم کہ بند میان دو حرف	بجز شوقی بر طریق شگرف	۳۱۳
بہ شعرے یکے یا سہ مطلع خوشگوار	گر وہی کہ در شاعری دم زند	۳۱۴
تیار و دریں باب داتا شکے	غزل را سازند آلا یکے	۳۱۵
بود ہر یکے مطلع خوشگوار	دلے گر بود شوقی صد ہزار	۳۱۶
بتاں را در وہم ستو دن توں	خوش آمد در وحدت خرداں	۳۱۷
کہ آید درو معنی ہر دو چیز	ز شعر و غزل زان شد این فن عزیز	۳۱۸

۳۱۹ دریں فن کہ جانِ جہا نے فرود
کسے پیشتر از نظامی نہ بود

۳۲۰ بداند مردانِ صاحبِ ہنر
کہ کس بعد از وہم نیاید دگر

صفتِ سعادتِ خواب ویدن حواجہ نظامی گنجی نور اللہ مرقدہ

۳۲۱	شبے چوں شبِ قدر بل روزِ عید	ستارہ چو خورشید یک یک بدید
۳۲۲	فلکِ کردہ در ہاکی اسپ باز	قتضایِ کشاوہ دوکانِ نیاز
۳۲۳	ہمہ بے دلاں جانِ نویافتہ	ز چشمانِ شانِ خواب بستافتہ
۳۲۴	ہمہ بستر عاشقانِ غرقِ آب	بصد نازِ خوبانِ نازکِ خواب
۳۲۵	اگر عاشقی دلِ دہ و جاں بباز	چہ اندر حقیقت یہ اندر محباز
۳۲۶	چو رفتی قدمِ داری از نردبان	بدیکر قدمِ نیز رفتنِ توان
۳۲۷	وگر ہر دو خواہی کہ یکدم ردی	سلامت ازین نردبانِ کم روی
۳۲۸	تومی سچ جانِ ورتراز و می عشق	کہ خود راست آئی جو سنگ و عشق
۳۲۹	سخنِ ترکِ بخش تا کجا تا خستم	کجا بود مہرہ کجا تا خستم
۳۳۰	ز اوصافِ آن شبِ فتادم کجا	کہ دوا نامدم از گفتنِ محبہ
۳۳۱	ز چو شب کہ از زیبِ چمنِ جہاں	بے بود خوشتر ز روزِ وصال
۳۳۲	فلکِ را بہر شامِ درانتظار	نیک دیدہ گردنہ راں نہر
۳۳۳	کہ آن شبِ مگر تاید این شام را	رہا نہر ز روید ایام را
۳۳۴	سنِ آن شب کیے مجلسِ کرد و ساز	حرِ یغمِ دلِ ست و ساقی بنا ساز
۳۳۵	دلِ از ہر دو عالمِ بہر داخستہ	نیایشِ گری در و جاں سامتہ
۳۳۶	کہ یاربِ گناہ من از حد گذشت	ہماں دودِ آہم ز فرقد گذشت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

کہ خوش می پریم در ہوائے گناہ
 نیامد ز سن پہنچ کارِ درست
 شکستہ تر از تو بہا کی خودم
 شود آتشیں جلد اجڑائے خاک
 بود خواب گاہم بہنگام خواب
 ز خاکم کنند شش عذابے شدید
 کہ امید بست از دلم بارِ خویش
 جوابے جزا قرارِ تقصیرِ حیثیت
 ہنوزم امید از درِ کبریاست
 پذیرندہ عذرِ ہر خاص و عام
 کہ مہاجر خود را فرزوں تر شمار
 روا نم تو بر نفسِ فیروز کن
 و زان حال جز حق کم آگہ کسے
 زباں ناطق اللہ اللہ بساند
 :لم بود بادیدہ ہمدم ہنوز
 سوئے جامہ خوابم ربودن گرفت
 چو بستم نظر از سیاہ و سپید
 سنو تر از خاکِ نیر آفتاب
 گرفتہ بہر کج کجئے قسدا
 نشستہ در و مردماں ربود
 کہ باادبر آرم زمانے نفس
 بر آئین مردان بیدار مغز
 ز دریش عیاں جملہ سیمائے ہوش
 علیکے سببندم بر فتنے تمام
 چو فرمود بنشین ششتم رداں

۳۳۵ ندانم چہ مرغم دریں دامگاہ
 ۳۳۸ بے توبہ کردم شکستہ نخست
 ۳۳۹ کنوں عاجز از دستِ نفسِ بدم
 ۳۴۰ براہل عذاب ارجہ اندر مغاک
 ۳۴۱ زمینے کہ باشد سزائے عذاب
 ۳۴۲ دراز آتش آید گناہے پدید
 ۳۴۳ چناں در ہر اسم ز کردارِ خویش
 ۳۴۴ چو پرسندم از کارِ تدبیرِ حیثیت
 ۳۴۵ ولیکن چو ریاں بخون در جاست
 ۳۴۶ خدایا تو ہستی ہر صبح و شام
 ۳۴۷ گناہم فرزوں شد گراں ہر شمار
 ۳۴۸ تو آہ مرا عصیت سوز کن
 ۳۴۹ درآں شب مناجات کوم بے
 ۳۵۰ زباری دوششم بے خوں نشانہ
 ۳۵۱ چو نیچے گذشت آں شب دلفروز
 ۳۵۲ و زان پس دوشتم غمِ دن گرفت
 ۳۵۳ بیالیں نہادم سرے با امید
 ۳۵۴ کیے میہماں خانہ دیدم خواب
 ۳۵۵ مسافر و آمد بے شمار
 ۳۵۶ ہشتم درآں خانہ ہر چار سو
 ۳۵۷ نشد خاطر مایل پہنچ کسب
 ۳۵۸ چو بسیار ہشتم درآں جائے نعر
 ۳۵۹ کیے پر دیدم نشستہ خموش
 ۳۶۰ بر فتنہ پیشکش بگفتم سلام
 ۳۶۱ ستادم بتعظیم ادیک زمان

۳۶۲	زمانے چوڑیں باجو اور گزشت	نہ از دے نہ از من سخن زادہ گشت
۳۶۳	من آنگہ کشادم زباں با ادب	ز صبحے بہر سیدم اسرار شب
۳۶۴	کہ پیر ارچہ نامی کد امی کسی	دریں مرحلہ از کب می رسی
۳۶۵	چو بشتید خندید گفت ای حواں	چو سید انیم چہند پر سی نشان
۳۶۶	شب دروز با تو منم ہنشین	بہ نیش در خباطت خود بہ بین
۳۶۷	کہ روز و شب تو نس ویا کیست	بہر غم تر یار و عنخوار کیست
۳۶۸	بارشاد آں پیر آموزگار	چو اندیشہ کردم دراں روزگار
۳۶۹	پس از غصہ اوقات در دورود	جز از غصہ اوقات من خوش بود
۳۷۰	ندامم کہ آں پیر گنجہ سرشت	در اں وقت کایات غصہ نبشت
۳۷۱	سر خامہ راتا چہ شیرنگ داد	کہ در ہر قسم گنج سحر نہاد
۳۷۲	ز باخش کلید در ہر فنی	دلش آمد اسرار را مخزن نے
۳۷۳	ز شیریں زبانی ہلک سخن	چو او خسروے نامداز ملک کن
۳۷۴	چو لیلی سخنباخش موز و شہ	براں لیلی آفاق مجنوں شدہ
۳۷۵	تقم چون پئے ہفت پیکر گرفت	چو ہیرام ہر ہفت کشور گرفت
۳۷۶	یکے نامہ خوش بشت از دمی	نوحہ بظفر آئے اسکندری
۳۷۷	گر آں نامہ دیدی سکندر بخواب	سوئے آب حیواں نکردی شتاب
۳۷۸	چو دریافتم آں کنایت کہ رفت	بعذر آدم ز اں جنابت کہ رفت
۳۷۹	بیا خاستم سر فلندم بیائی	بگفتم کہ لے پیر شکل کشائی
۳۸۰	گرت زد و نشاخت ایں نابعیر	بدیں ناسپاسی تو عدم پذیر
۳۸۱	پس آنگہ سرم را از پا بر گرفت	طریق کہ مانہ از سرم گرفت
۳۸۲	سرم سادر آورد داند رکنار	بلقہا کہ بادی چو سن کا مگار
۳۸۳	ازیں خورمی خواہم از سر بر رفت	بہ بیداریم از سر افسر بر رفت
۳۸۴	نظر چون کشادم شدیم در حریف	نہ مجلس بجایانستم نے حریف
۳۸۵	بسے ریزم از دید ہا جو کہ آب	شبے آں چناں شب نیم بخواب
۳۸۶	پس آنگہ بشتا کردیش ساختم	بہاں خمسہ را پیش انداختم

۳۸۷ چو شغول نظم ز غامی شدم بصد عصمت اینک عصای شدم

در سبب نظم این کتاب گوید

۳۸۸	من و دل شبے ہر دو یکدل شدم	ز دریا طلبگار ساحل شدم
۳۸۹	از بن بحر غم کس کم آمد کراں	چہ تدبیر ساحل گرفتن تو اں
۳۹۰	دلم گفت کاخ چراغ غم خوری	جہاں تہ غم ایں جہاں کم خوری
۳۹۱	رہ عافیت گیر اگر عاقبتی	زمن بشنوائیں پند اگر قابلی
۳۹۲	نخستیں زہند وستان رخت بند	میانرا بجزم حرم سخت بند
۳۹۳	خرا ماں نہ سر برآہ حجاب ز	کز اں رہ حقیقت رہی از مجاز
۳۹۴	ز گفتار دل تازہ شد جان من	جوارح در آمد بفرمان من
۳۹۵	شدم ساختہ تازا قضاے ہند	سوئے کعبہ گردم مراحل پسند
۳۹۶	طبیعت بدامان من چنگ زد	بہ قار و درۂ عزم من سنگ زد
۳۹۷	بگفتا کہ ہند وستان جا کو تست	ولادت گہ جد و ابا مٹی تست
۳۹۸	مسافر شکاری شوی زیں دیار	ولیکن درو یادگارے گذار
۳۹۹	چو اجداد تو بردشت از جہاں	از ایشان تو ماندی در طعن کارواں
۴۰۰	چو کردی تو ہم در سفر رائے خویش	بر در پئے حد و آماے خویش
۴۰۱	بگفتم مرا بیچ فرزند نیست	کسم جز تو لے طبع پابند نیست
۴۰۲	دزیرک پس ز زن خواستن منکر م	ہم از خانہ آراستن منکر م
۴۰۳	وگر با کینزے بہ خلوت روم	پئے دفع غوغا شو شہوت دوم
۴۰۴	چنان تند شب بیز را غم شبے	کہ ماہے گزیرم ز شیریں بے
۴۰۵	روم سوئی بازار در ہر مہے	بہ بندم دل خود بد گیر مہے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۰۶	ایک ماہ دارم کے سیم پر	میں دیکر آرم پر ماسے دگر
۴۰۷	ہاں تا نگردم اسیر عیاں	بیادرنیا یم دریں خشک سال
۴۰۸	خصوصاً دریں دور آخر زماں	کہ جز فتنہ کم زاید اندر جہاں
۴۰۹	بہ نہ مہ یکے زاید آہستہ	چودہ سالہ شد گرد آہر سنے
۴۱۰	طبیعت چو برگشت من گوش داشت	بدور سخن جام خود ہوش داشت
۴۱۱	بگفتا کہ فرزند من از من بڑائی	ازیں کشور آنگہ عزیمت نمائی
۴۱۲	بہ بحر رحم دارم افزودن صدف	کہ از ہر صدف زائد افزودن خلف
۴۱۳	بہ یک دم بڑایم ہزاراں پسر	زہر یک یکے نفوذ شائستہ تر
۴۱۴	بقای ہمہ تا بہ بخشش بود	فرزندہ ہر یک چو گوہر بود
۴۱۵	ز گفتم تو گذر کہ آزار ست	وگر بگذری نیز نگذار ست
۴۱۶	من و دل شنیدیم این ماجرا	ز تقریر طبع خزانہ کشا
۴۱۷	بگفتم دلاچیت سودائے تو	چہ گویم دریں مشورت رائے تو
۴۱۸	مراد دل چو با طبع و مساز دید	چو من مذہب طبع من برگزید
۴۱۹	من و طبع دل ہر سہ بر خاستیم	بخلوت یکے مجلس آراستیم
۴۲۰	دریں مصلحت بستہ ہر یک کمر	موافق شدہ در ہمہ نسیر و شمر
۴۲۱	کہ یک گنج گوہر بدست آوریم	بہ ہندش گزاریم و پس بگزیم
۴۲۲	و تم گفت گاہے مروصا بہنر	جہانے ز گفتار تو بہرہ ور
۴۲۳	نخست آنچہ گفتم تو از یاد رفت	سواد و دیوانت بہر یاد رفت
۴۲۴	چو شنید طبع من این ماجرا	بگفت از زر شد منم کمیا
۴۲۵	اگر رفت نطمے منم بر قرار	نطمے در خور چونکہ داری کجا
۴۲۶	بخلوت یکے مجلسه خوش بساز	طلب کن حریفے طبیعت نواز
۴۲۷	کہ گردت بر آید ہر صبح و شام	شود جملہ مطلوبت از دوی تمام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۸ من و دل بماندیم از گفت و گوئی
شب در دزشتیم در جست و جوی
۴۲۹ که یاجم از آن گونه موزوں حریف
کز گرد آسوده طبع ظریف

در ذکر جمیل قاضی بہاء الدین حاجب قصہ گوید

۴۳۰ درینادین خشک سال سخا	ندیدم کیے مرد صاحب صفا
۴۳۱ کہ گردِ نظریاں بر آید دئے	کند طبع مجروح را مر سہی
۴۳۲ بگوید کہ چونی درین گفت و گوئی	چہ مطلوب داری ازین جست و جوی
۴۳۳ اگر صاحب فکر سائے فزوں	شود کنج پیا کیجئے دروں
۴۳۴ نہ پرسد کسے کا و فلاں کہستی	نشستہ بکنج از پئے چلبستی
۴۳۵ مرا طبع من در چنیں روزگار	پئے مکر می داشت در استظار
۴۳۶ کشاوم بہر سوئے چشم امید	نظر داشتہم در سپاہ و سپید
۴۳۷ کہ بخت از کد امیں طرت آیدم	در خور می اذ کہ بکشا یدم
۴۳۸ وز دوباد عیش از کد امیں طرت	رسد و ر لطف از کد امیں طرت
۴۳۹ کہ بر مکر می رہ نمساید مرا	درین شب سخن از کہ زاید مرا
۴۴۰ درین برودہ ام کز پس کینہ ماہ	یکے قاصدے باد اداں پگاہ
۴۴۱ در آمد بصد خور می از درم	دعا گفت پس گشت گرد سرم
۴۴۲ بہر سید مش کز کجای می رسی	کہ جاں پرورد نکشای می رسی
۴۴۳ بگفتا ستم بخت بیدار تو	طرب کن کزین پس شدم یار تو
۴۴۴ بفرمان آن قاضی چو نشمند	رسم بر تو اسے گوہر ارجمند
۴۴۵ بگفتم بگو نام آن قاضیسم	رہائی دہ از اندوہ کاخسم
۴۴۶ بگفتا گہاواکتی اس تیز ہوش	ہمہ تن زبان ددل و شیم و گوش
۴۴۷ بہر قصہ چوں دید را شیش صواب	شہشش حاجب قصہ کردہ خطاب
۴۴۸ جنبش بدر آفتابش ضمیر	ہم نظم و ششش طبیعت پذیر

۲۴۹	بر آید بگرد و فقیراں مدام	بکوشد خلاص اسیراں مدام
۲۵۰	چرا و صانع قاضی شنیدم بخت	قرار از دل من برون بردخت
۲۵۱	بماندم درین آرزو یک نفس	که یابم بیابو بس اودست رس
۲۵۲	مرا بخت دستے گرفت آنکے	نموده بر آید و نشن یک سر ہے
۲۵۳	بر فتم بر آید و نشن اسید وار	نه در باں بر آید و نشن نے پرده دار
۲۵۴	در دل تر شدم دیدنش بخطر	در کمر ایں چنین حق بتر
۲۵۵	مرا دید چوں قاضی نیک نام	قدم زد بتعظیم من چسند گام
۲۵۶	بقید بشارت مرا بنده کرد	چه گویم مرا تا شب شرمندہ کرد
۲۵۶، ۲۷۷	مرا دست بگرفت شد عذر خواه	مقالتے تیں کرد در صدر گاہ
۲۵۸	نشستم چوں رد بر و یکدگر	بر آیدیم از حال ماضی خبر
۲۵۹	بمقرر بر آید و شد جان من	ہوا کی خوشی یافت نیشان من
۲۶۰	چنان خوش حریفی کہ بلغم بخت	چو دریافت گفتم کون وقت است
۲۶۱	بیا آنکے داری ز گنج ہنر	بیانج داری ز ابر گھر
۲۶۲	بصد عیش و دریش آں دو فنوں	ز گفتار خود شعر خواندم فزون
۲۶۳	در پیش چو خوش ایتم فال خویش	بگفتم بر تو قصہ حال خویش
۲۶۴	بگفتا چنین بلبلے خوش نوا	بگذا از فردوس باشد منز
۲۶۵	چنین مرغ حیث است دین مرا	چنین طوطی جس ہندوستان
۲۶۶	منزلے چنین بلبلے لالہ زار	نباشد مگر مجلس شہر یار
۲۶۷	مرا برد آنکے بدر نگاہ شاہ	رسانید تیرہ شبے را بامہ
۲۶۸	ازیں کار بخش ایزد جزا بخدا	دل شاہ از مدد خمیر باد

توحید ثانی مشتمل بذکر سلاطین ماضیہ
کہ در کتب سیرہ مذکورند بر سبیل ایجاز

۲۶۹ خداوند کشور دہ تاج بخش کرد دست اختر خرمال درویش

یکے را از آرد و گردون تر خاک	۴۶۰
چو شاکر بناسیم قحط آرد	۴۶۱
یکے طالعے را کند پادشاه	۴۶۲
جهانزاد دود و فرخندگی	۴۶۳
که مجروح را نوش و دریاں دہد	۴۶۴
که گرد و خداوندش آشکار	۴۶۵
که مقصود از دوشاه کونین بود	۴۶۶
کز دگشت آئین شاہی عیاں	۴۶۷
که گردند باژ دہا ہر دو جنگ	۴۶۸
کہ اسباب عالم از دوشد تمام	۴۶۹
دہد ملک جسم را بعتماکیاں	۴۷۰
فریدون کشد زار و صفاک را	۴۷۱
ز نور و دم ریزدش خوں بکس	۴۷۲
کہ تور و سلم را کشد زار زار	۴۷۳
ہم آخرد ہد تاج و تختش بباد	۴۷۴
بہ ایراں زمینش کن شاہ نو	۴۷۵
قرارے دہد اندراں تخت گاہ	۴۷۶
سیار درواں کاویانی درفش	۴۷۷
کشاند ز شمشیرش افزایاب	۴۷۸
بمہر اسب تخت کیاں بسپرد	۴۷۹
کند چند گاہ ہمیش فیروز بخت	۴۸۰
دہد ملک ایراں زمین را قرار	۴۸۱
چنے فتح عالم سیار د کلید	۴۸۲
کہ بد و خیر بہمن در کشای	۴۸۳
سیار دہد و تلج و تخت شمال	۴۸۴
یکے را بر آرد و گردون تر خاک	۴۸۵
بصد نعمتش ماہمی پرورد	۴۸۶
وراز طاعتش سر تباہیم ما	۴۸۷
وگر سرور آریم در بستگی	۴۸۸
بفرماں دو عهد فرماں دہد	۴۸۹
چو درخواست آں پاک پروردگار	۴۹۰
تخت آدم آرد و اندر دود	۴۹۱
وزر کیومرث آمد اندر جہاں	۴۹۲
پس آورد مہورث و پس ہشنگ	۴۹۳
بہ جسم داد آنگہ جہانزادام	۴۹۴
چرخا ہد کہ غول ریزد از خاکیاں	۴۹۵
و گردست گیر و کف خاک را	۴۹۶
بہ ایرج دہد ملک ایراں زمین	۴۹۷
کند پس منوچہر را کا مگار	۴۹۸
ازاں پس دہد ملک بر کیقباد	۴۹۹
وزاں پس بہ تخت جہانزاد بزد	۵۰۰
ہم آخربود پس از چند گاہ	۵۰۱
پس آنگہ بکاؤس ز زمینہ کفش	۵۰۲
پس اختر ز کیخسرو آرد بتاب	۵۰۳
پس آنگاہ اور ابغارے برد	۵۰۴
بگشت اسب آنگہ دہد تاج و تخت	۵۰۵
ز گشت اسب آنگہ با سفند یار	۵۰۶
وزاں پس بہ بہمن بعد بعید	۵۰۷
دہد بعد از اں ملک را مرہامی	۵۰۸
بدراب بدہد از اں پس جہاں	۵۰۹

۴۹۵	زدار اب یک مرد پیدا کند	جانش دہ نام دار اکند
۴۹۶	کشاندمراور اہم از تشکرش	دوسر ہنگ بر خاک آرد سرش
۴۹۷	پس آراید آفاق را چون عروس	از اقبال اسکندر فیلقوس
۴۹۸	بگرداندش در سیاہ و سپید	کند خنجرش را چو تا بندہ شید
۴۹۹	جہانرا کشد زیر فرمان او	کند تازہ عالم بدوران او
۵۰۰	مراوراد ہشاہی بگرد بر	پیشش بہ بندہ شاہان مکر
۵۰۱	ہم آخر سرش را بجاک آورد	گرامی تنش در مخاک آورد

ذکر آغاز تغلب در ملک بم وقطرت شدن

۵۰۲	سکندر چو زین کو چکر برگزشت	بساط اطاعت جہان در نوشت
۵۰۳	تغلب گزیدہ بہر جا کہ مرد	کسے مر کسے را اطاعت نکرد
۵۰۴	شمشیر ہر یک مقامے گرفت	بہ داد و بہیداد نامے گرفت
۵۰۵	یکے شہ بہر تختگاہے نشست	بہر تخت صاحب کلاہی نشست
۵۰۶	چو قیصر بروم چو خاقان چین	شدہ ضبط ہر مژبان ہر زمین
۵۰۷	چو آن یزدورد و چو بہرام گور	گرفتند ہر یک زمینے بزور
۵۰۸	چو ہرمز چو پرویز شیریویہ ہم	بہر سو بر آوردہ شاہے علم
۵۰۹	چو بہرام چو بین چو نوشیروان	گرفتند ہر یک بزور سے جہان
۵۱۰	لشہناسہ کم دیدہ ام یک تم	مگر قصہ خسروان محم
۵۱۱	گروہے ز ترکاں گروہی مغاں	بایران و توران شدہ کامراں
۵۱۲	جہان فرینیدہ در ہر دو قوم	خصوصت فگندہ ہمیشہ ز شوم
۵۱۳	اگر آپ جیوں بنودے میان	شدی دہم جیوں از خون شاں
۵۱۴	بسے بہر دنیا بخوردند خون	ہم آخر شدند از جفا یشتن بون

نوٹ کی شدت کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

- ۵۱۵ نہو دست چون قوت دین شان
فرزون بود ہر روز شب کین شان
۵۱۶ زیشت فریدوں دو فرزند زاد
جہاں طرفہ گیتی درایشان نہاد
۵۱۷ مکر عریست گردوں لگل دادشان
ہنوز است آن کین دراد لاویشان

ذکر ظہور نبوت خاتم النبیین محمد بنی صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ وصحبہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

- ۵۱۸ چونوبت باقبال احمد سید
سرایت دین بفرقد رسید
۵۱۹ یکے مرد پیدا شد از کشورے
جہاں جملہ بگرفتے بے لشکرے
۵۲۰ سپاہ ملک داغوش شد تمام
رسیدہ زبان موحّد بکلام
۵۲۱ بز دست گدیں بہر درست
رخ دہراں عظمت کفر شست
۵۲۲ علمہا ش از صدق عالم گرفت
رہ راست بگرفت محکم گرفت
۵۲۳ اگر شد جہانے بدانیشش اد
یکے حبّہ کم نامد از کیشش اد
۵۲۴ اگرچہ غاند جہان برقرار
بود در جہان شرع اد پایدار
۵۲۵ پس از دوحی ابو بکر دانگہ عمر
پس آنگاہ عثمان و اس شیراز
۵۲۶ روداد انصاف نگذاشتند
جہاں شرع احمد یادداشتند
۵۲۷ دزان پس گیتی بے فتنہ زاد
بے سر بجاگ از تغلب فتاد
۵۲۸ جہان فریبندہ کروا خوب کرد
ز ہر دو دمانے بر آورد کرد
۵۲۹ چہ شاہاں کہ آماج تیرش شدند
بے تنگ چشماں اسیرش شدید
۵۳۰ بر آئکس نیاید عتاب جہاں
کہ فارغ بود از حساب جہاں
۵۳۱ چو در راو این دامگاہ سرائ
بشد خاک سر باحتاج آوران
۵۳۲ بقول نبی داشت آنکہ جہان
خلافت مقرر بہ عباسیان

نوٹ کی قشر رخ نے لئے ضمیمہلاحظہ ہو۔

جہاں باز برسیم قانون رسید
بیسے مرد و معنی پدیدار گشت

۵۳۳ چو در خلافت بہ ہاروں رسید
۵۳۴ از اولاد ہاروں چو ہاروں گذشت

ذکر تعجبِ ترکاں در ملکِ بسم والتجاہدار الخلافہ و ذکر سلطان

محمود ابن سبکتگین امار اللہ بر ماہم بر سیل اختصار

بگردند ترکاں یکے ترک تاز
باسلام جہتند ہر یک پناہ
زدار الخلافہ ششے یافتند
شد از کین ترکاں مخالف حریف
داد و دہش عالم آراستند
کہ حق ملکست دین و دنیا شد داد
پلا سے نہاں کردہ زیر و راج
بباطن مبارز عشق محباز
سپاہے سوئی ہند گردی رواں
گشتے سوئے کشور خویش باز
یکے خواستے دخترے با جمال
نہ کس بر کشادہ دوزے یا حصار
نراندے کس از خون ہند و فرات
نامدہ دریں گلشن دلپذیر
نہ بنیاد تجا نہاں کہن
کہ بنیاد ہند و بر انداختند
نہا قبائل محمود با شد اثر
دریں کشور اعروزی گیریم جای

۵۳۵ بدوران عباسیاں گر چہ باز
۵۳۶ ہم آخرو شنیدم پس از چند گاہ
۵۳۷ سر از آل عباس کم تافتند
۵۳۸ سعادت پوشیدار و دولت رفیق
۵۳۹ ز ترکاں شہانے کہ بر خاستند
۵۴۰ یکے خسرو از آل ترکاں بزد
۵۴۱ یکے چہار ترکیش در زیر تاج
۵۴۲ بظاہر ہمہ سیل او با یاز
۵۴۳ اگر پیش از دہر کس از خسرواں
۵۴۴ ازین کشور خوش پس از ترک تاز
۵۴۵ یکے صلح کردی بہ پیل و بہال
۵۴۶ کسے دل نہ بستے دریں مرغزار
۵۴۷ نمکدے کسے معبد سو منات
۵۴۸ نگشتے دریں کشور آرام گیر
۵۴۹ نمکدے سے بیخ ہند و زبن
۵۵۰ ولے بند گانش چناں تا خفتند
۵۵۱ جہاں تابو داند ریں بوم دہر
۵۵۲ من تو کہ لے مرد و فرخندہ رانی

۵۵۳	گئے جائی تہ خانہ مسجد کنیم	کہ از روز ناز ہا بس کنیم
۵۵۴	کنم از تغلب کینز و غلام	زن و بچہ ہندواں را دہم
۵۵۵	یقین آنکہ آثار اقبال اوست	سخن این ست بر آن کہ گفت گوشت
۵۵۶	کہ امروز شکرش بجا آوریم	بفر داز کفران قفایش خوریم
۵۵۷	ہر آن کار کاں دی دین خانہ شد	بہ امروز آن جملہ افسانہ شد
۵۵۸	تو امروز کارے کہ را نی بکام	بفر دہم افسانہ گردی تمام
۵۵۹	مراست در سرفسانہ سے	دریں ساز دارم ترانہ بسے
۵۶۰	چو کس نشنود با کہ گویم بگو	مگر بادل مست و افسانہ جو
۵۶۱	۱۳۳۰ عجب ہم بقاتانے باقی ست	ہموشد حرفیم ہوساتی ست
۵۶۲	مراست از غم دلبرے جاں نواز	شے ہمچو زلفش سیاہ و دماز
۵۶۳	بیاساتی اشب حرفیم تو می	کہ افسانہ من تو خوش بشنوی
۵۶۴	من افسانہ گویم تو خوش گوش دار	چو دور و طرب در رسد ہوش دار

ذکر بادشاہان ہندوستان بر سبیل ابہام و ابہاز

۵۶۵	بیاد راے عرب زادہ ہندی مر	ازاں فارسیہائے ہندی نیست
۵۶۶	چہ داری ز شاہان ہندی خبر	نخستین دریں نامہ کن مختصر
۵۶۷	گویش دشاہان والا تبار	ز تائید تو فیت پرور و گار
۵۶۸	ز غنیمت ابا کمانہ دوستاں	نخستین کہ آمد بہ ہندوستان
۵۶۹	دریں کشور بیت پرستی شعار	نخستین کہ اسلام گردا آشکار
۵۷۰	کہ زد تیغ ہندی بہ ہندوستان	کہ ایں بوم را کرد چوں بوستان
۵۷۱	بنام کہ خواندند خطبہ نخست	کہ زد سک کہ بر مہر شاہی دست
۵۷۲	کہ بکشاد ایں حصنہا محصین	ز تیغ کہ شد سرخ روئی زمین

- ۵۷۳ که بگذشت چون باد از آب بسند
 ۵۷۴ که در مولتان دلهبا در بناخت
 ۵۷۵ که بکند بخت سائے سومات
 ۵۷۶ پتهور که آورد اندر کسند
 ۵۷۷ بد اوں که بگرفت آغان کار
 ۵۷۸ که حبیبال را در خواساں فروخت
 ۵۷۹ که جمیند را کشت در چند دال
 ۵۸۰ بهال شهر دہلی بد در قدیم
 ۵۸۱ پس آنگه زد دہلی سپہ را که راند
 ۵۸۲ که بگرفت منڈل کد بہہ در پتهور
 ۵۸۳ چون گنگ آب شمشیر کہ موج راند
 ۵۸۴ کہ بگرفت کہ بنوئی داس بہار
 ۵۸۵ کہ بگرفت مانکپور دال کرٹہ
 ۵۸۶ ادھر را کہ مالید تہمت بہم
 ۵۸۷ کہ جالور و سیوانہ را فتح کرد
 ۵۸۸ بچتوڑ و مندوور و کالیور
 ۵۸۹ خنیش کہ زد خیمہ در دہلی گیر
 ۵۹۰ کہ بگرفت از دور باز و تلنگ
 ۵۹۱ کہ بگرفت کوتی و گنتی خنست
 ۵۹۲ بہر کہ زد تین چوں آفتاب
 کہ زد آتش کیمہ در خاک ہند
 کہ اعلام اسلام را بر فراخت
 کہ زد تیغ در کشور گجرات
 کہ در دودہ ہند و آتش فلند
 در ان شہر اول کہ شد شہر یار
 کہ گو بند را در تراہیں بسوخت
 کہ آورد دیگر سیراں در دوال
 بعہد کہ شد شہنشاہ عظیم
 کہ خون تا بدریای قلمزم فشانند
 وزاں پس بدست کہ دادند دور
 کہ لشکر خردشاں بقونوج راند
 کہ داد ایں دست رس روزگار
 بہہند و کہ زد قلبہاں سہرہ
 کہ افراخت از فتح و نصرت علم
 کہ از آل ہند و بر آورد گرد
 کہ داد از علمہاں اسلام نور
 بدست کہ شد راہی معبر اسیر
 کہ بگرفت جاجانگر تا بہ بنگ
 کہ شمشیر در آب دریا بہ شست
 بہ تیغ کہ بد گوہر فتح باب

۵۹۳	بہ ہندوستان ملک ثابت کہ اند	۵۹۳	یہ نیکی دریں ملک نام کہ ماند
۵۹۴	کہ شش دانگ مل برآمد عدل	۵۹۴	بکیتی کہ نگذاشت دانگے زبذل
۵۹۵	کہ در مجلس عمر سر مست بود	۵۹۵	کہ در دور خود ہوشیار می نمود
۵۹۶	بغلط کرد تیغ زور و زگار	۵۹۶	کہ اخفہ بگرفت بے کار زار
۵۹۷	دہد گرم از فرصت ایام دہد	۵۹۷	دہم یک یک از کنج خاطر دہد
۵۹۸	الا اے خردمند افسانہ جوئی	۵۹۸	دے گوشت کن حال افسانہ گوئی
۵۹۹	مرا هست در سر خیالے عجب	۵۹۹	چہ صبح و چہ شام و چہ روز و چہ شب
۶۰۰	کہ یکبار در گوشتیں کار آگہاں	۶۰۰	فر و غواغم افسانہائے شہاں
۶۰۱	وے سر گراں از خمائر عجم	۶۰۱	نیاید بروں زان گرانہی دہم
۶۰۲	بیاسا قیادوری از سر خم آرد	۶۰۲	کز ان دور دور افتد از سر خم آرد
۶۰۳	بدہ تا خمائر از طرف بشکنم	۶۰۳	یکے سنگ بر شیشہ دہم زخم

آغاز فتوح السلاطین از ولادت سلطان محمود غزنوی

ابن سبکتگین غازی انارشد بر ہانہم

۶۰۴	در افسانہ آیم بفرستد گی	۶۰۴	دہم مردگانہ سر از زندگی
۶۰۵	گویم کہ اول در این مرز دوم	۶۰۵	کہ آمد بغیر دژی شاہ روم
۶۰۶	شنیدم ز پیران بیدار مغز	۶۰۶	ترکیب موزوں و تقریر لغز
۶۰۷	کہ تاریخ ہجرت بوقت سعید	۶۰۷	چو بر سہ صد و شصت یک رسید
۶۰۸	ہماں شاہ غزنین کہ محمود را	۶۰۸	پدر آمدے بیشک دے خطا
۶۰۹	نشے بد ز ترکان مالک زقاب	۶۰۹	کہ ناشد دریں وزن ناپود
۶۱۰	کہ بد خاتم ملک را ادنیس	۶۱۰	کہ ناشد بگویند اسبکتگین
۶۱۱	نشے شاہ بر تخت گوہر نگار	۶۱۱	بخواب اندروں بودہ شہر یار

۶۱۲	گر دید در خواب آں ہوشمند	کہ از سخن قصرش درخت بلند
۶۱۳	یکایک بر آورد سرنا گہاں	بیا سود در سایہ اد جہاں
۶۱۴	سراسر بباغ جہاں سایہ کرد	ز باز اہ گیتی فروشانہ کرد
۶۱۵	جہاں شب ز آفتیان حرم	کہ بودند در حکم شاہ مجسم
۶۱۶	یکے زاد اندر دل شب پسر	کز و گشت روشن جہاں سرسبز
۶۱۷	دراں شب شدہ اجتماع سعود	شنیدم کہ شب روز عاشور بود
۶۱۸	چو شد روز آں شاہ فراں روا	طلب کرد اہلحاب تعبیر را
۶۱۹	نہاں خواب و دوشین بدیشان گفت	وز ایشان یکی حرف از اں کم نہفت
۶۲۰	یکے بخردی ز اں گردہ سعود	کہ دانا ترا ز اہل تعبیر بود
۶۲۱	زباں در دعا شہ ہنشہ کشاد	بگفتا کہ شہ تا بد شاہ باد
۶۲۲	توئی خواب خوش دید شاہ جہاں	و یلے چنین است تعبیر آں
۶۲۳	کہ شہزادہ کو شب دوش زاد	در عیش براہل گیتی کشاد
۶۲۴	جہاں را بگیرد بخوب اختر می	نشانہ شود در جہاں پروری
۶۲۵	بدست آورد ہفت اقلیم را	کند تازہ گلزار استلیم را
۶۲۶	بخشیت کند قصد اقلیم ہند	سپاہش رواں بگذر دز آب سند
۶۲۷	ز غوہاں کفار راند فرات	کند پست بختانہ سومنات
۶۲۸	از اں پس کشد تیغ تہر از نیام	اقالیم دیگر بگیرد تمام
۶۲۹	بدین خواب زانگوہ دوش زاد	شہنشاہ آفاق را مرزہ باد
۶۳۰	چو تعبیر شنید شہ شاد گشت	فروغ فرا عیش ز فرقد گذشت
۶۳۱	دراں پس بدان پر دوشینہ زاد	جہاں شاہ عزیز و ترکی نژاد
۶۳۲	بخوب اختر می کرد محمود نام	لقب خواند او را پس آنکہ نظام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۳۳۴۳۲	ابوالقاسم شکر دکنیت خدیو	نجد ام فرمود پس شاہ نیو
۶۳۳	کہ باجد شہزادہ را پرورند	بہ بیمار داریش زحمت برند
۶۳۵	چو بگذشت از سال ادبیت چار	زہر فن بیار استش کردگار
۶۳۶	بہر جا کہ مشکل از و گشت حل	خطابش پدرا کرد سیف الدول
۶۳۷	فرستادش اندر خراسان	بفرماں روانی درال روزگار

وفات یافتن سکتگین و جلوس محمد شاہ غزنوی نارائند مرقد ہما و تاختن در ملک ہندوستان

۶۳۸	چو بر سر صد افروز شداد ہفت	مہ چند دیگر زیادت ہرفت
۶۳۹	ہماں شاہ غزنویں ز عالم گزشت	بغزین شہنشاہ محمود گشت
۶۴۰	رقیبان در گاہ برخاستند	یکے بار گاہے بیار استند
۶۴۱	دراں بار کہ تخت زریں زدند	سراپردہ زان سوی پرویں زدند
۶۴۲	پوشید محمد تاج و دواج	وزاں پس بر آمد براں تخت عاج
۶۴۳	کمر بست پیشش بہر جا سرے	ہوا خواہ او گشت ہر دادرے
۶۴۴	نقبان گرفتند بانگے بلند	حسود اندراں بار جانشہ سپند
۶۴۵	خدائیش چو بہر جہاں پرورے	فرستاد در عالم شش درے
۶۴۶	ہمہ رسم دیں پروری ساز کرد	در کمر مت بر جہاں باز کرد

نوٹ کی تشریح کے سے نیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۴۷	شنیدم ہمال آل شیر مرد	سوئی ہند آہنگ کفار کرد
۶۴۸	یکایک در آمد ہند وستان	شدش کار بر کامیہ دوستاں
۶۴۹	بیک حملہ افواج ہند و شکست	فتادش ہماں را ہی جیال ست
۶۵۰	مرا در ادراقصائی غزنین برد	بد لال بازار بردہ سپرد
۶۵۱	شنیدم بفرمان فرمانروا	ہشتاد وینار جیال را
۶۵۲	مقیان بازار بفرختند	بناشیش بخازن در اندوختند
۶۵۳	نہ سہ صد فردل شد چو ہشتاد و ہفت	۳۸۱ شہنشاہ در کشور بلخ رفت
۶۵۴	چو افتادش آل شہر و کشور بدست	در آن تختگہ یک دوسا نشست
۶۵۵	سراسر بالمید ملک ہرات	وزاں پس سپہ راند در گجرات

قصہ استخراج حکمائی ہندوستان و فتن رسولان ہند در غزنین با جزئیہ بر محمود سبکتگین پیش از نوبت باد ہی غمدن

۶۵۶	حکایت شنیدم بنقلہ صحیح	انزال را دیان امین و فصیح
۶۵۷	کہ در دور ماضی بہ ہندوستان	کشاوند و فتر ہمہ موبدال
۶۵۸	بسے غرض کردند چوں در شمار	چنین آمد از غرض شان شکار
۶۵۹	کہ محمود نامے بفرزین بنواد	چنانرا بداد و دہش مرزود داد
۶۶۰	دوریں وقت آل طفل دہ سالہ گشت	کہ نورش را اقصائی عالم گذشت
۶۶۱	چنین است در طالع سعداد	کہ شاہی چواد کم بود بعداد
۶۶۲	سپاہی کشد سوئی ہندوستان	در آید بہ گلگشت این بوستان
۶۶۳	بگیرد ہمہ کشور گجرات	کند پست بختانہ سومنات

نوٹ کی تشریح کے لئے حمیدہ فاطمہ سو

۶۶۴	گر قندچوں موبداں زان شمار	۶۶۴	دلیے چنیں اندراں روزگار
۶۶۵	بر قند بر کشور آرا کی خویش	۶۶۵	بگفتند این قصہ بر رخ خویش
۶۶۶	چو جیال کورائے آل عہد بود	۶۶۶	ازاں موبداں اس حکایت شنود
۶۶۷	وزیران خود را بجلوت نشانند	۶۶۷	برایشاں ہمیں قصہ را باز خوانند
۶۶۸	دزیراں چو زین حال آگہ شدند	۶۶۸	دریں کار بار آرا کی رائے زدند
۶۶۹	بگفتند کاہ رائے ہندوستان	۶۶۹	برو مند باد از تو این بوستان
۶۷۰	دہن کردہ باید باوند خسام	۶۷۰	کہ در بختگی کم شود کدہ رام
۶۷۱	شنیدیم کاں طفل ترکی نژاد	۶۷۱	دریں سہ بدہ سالی سر نہاد
۶۷۲	اگر رائے بابا بے گنج و مال	۶۷۲	رسولاں فرستد براں خود مال
۶۷۳	یکے عہد نامہ بخواد ازو	۶۷۳	کہ در ہند چوں تازداں نام جو
۶۷۴	شود مضبوط کشور گجرات	۶۷۴	بگیر و منہم خانہ سوسنات
۶۷۵	کنہ شرط کو بعد آں ترک تاز	۶۷۵	دہد ہندواں را بہت ہند باز
۶۷۶	بدیں شرط پذیرد این جزیرا	۶۷۶	و گرنے فرستد بمال مال
۶۷۷	چو جیال رائے وزیراں شنید	۶۷۷	ہمیں رائے را از دل جہاں گزید
۶۷۸	رسولاں فرستاد و بسیار مال	۶۷۸	براں شاہ فرخندہ و خرد سال
۶۷۹	رسولاں بغیر نہیں چو بشتافتند	۶۷۹	بہاں روز شہزادہ را یافتند
۶۸۰	بدیدند کاں کو دکن کا مراں	۶۸۰	نہی کرد باز می ابا گو دکاں
۶۸۱	بر قند پیشش بصد قورمی	۶۸۱	نہادند پیشش سر می بر زمین
۶۸۲	کشیدند پیشش ہدایا تمام	۶۸۲	بگفتند کاہے خسرو نیک نام
۶۸۳	بغیر نہیں زمیند وستان می ریم	۶۸۳	بغیر و سے از بوستان می ریم
۶۸۴	فرستاد اما شاہ ہند وستان	۶۸۴	بر ایوانت اسی خسرو کا مراں
۶۸۵	چنیں گفت کاہ شاہ روشن ضمیر	۶۸۵	ہدایا رائے سن از کرم نہ پذیر
۶۸۶	بشرط کہ چوں شاہ غریب شو	۶۸۶	زنی مہر بے کہ خسرو می

۶۸۷	بتازی ہمہ کشور گجرات	بدست تو افتد بت سومات
۶۸۸	زرد پیل دو گوہر تھامی ترا	ہماں سنگ پارہ سپاری با
۶۸۹	چو محمود اس قصہ را گردو گشتش	پذیرفت مال آں شیر تیز پوش
۶۹۰	بگفتا پذیر فتم از راسے ہند	ہماں شرط کو راست خاطر پسند
۶۹۱	وزاں پس رسولان ہند و ستاں	بگشتند در کشور خود رواں
۶۹۲	چو زیں باہرا چند گاہے گذشت	بجائے بدر شاہ محمود گشت
۶۹۳	سوئی کشور ہند کشید	با قطار عجمرات سر کشید
۶۹۴	ششیدم در افغانیاں کج کہن	کہ برکت دہ بختا نہاں کج کہن
۶۹۵	ز بنجا نہاں بس عینیت گرفت	چہاں ماند از ان گنجا در شکفت
۶۹۶	بدستش فتاد آں بت ہند داں	کہ معبد بدش ملک ہند و ستاں
۶۹۷	ہماں کہنہ ز تار بندان پیر	برفتند بر شاہ جبر یہ پذیر
۶۹۸	بروند بر خسرو کا مرگاہ	زربیکراں گوہر بے شمار
۶۹۹	ہماں شرط شدہ را بدادند یاد	کہ خسرو بغزین دراں سر نہاد
۷۰۰	شہ از شرط گشتن چو فرخ ندید	بغیر رضا پیچ پاسخ ندید
۷۰۱	بگفتا چو کرویم شرطے محنت	کنوں گشتن از شرط بنود و ست
۷۰۲	چو خورشید فروا بر آید بلند	برید از من آں سنگ را بلی گزند
۷۰۳	پس از پیش شہ باہزاراں نیاز	با و طان خود جملہ گشتند باز
۷۰۴	وزاں پس در اندیشہ افتاد شاہ	کہ کارش عجب شد ویران کار گاہ
۷۰۵	ہل گشت اس خسرو تیز پوش	کہ گرت دہم شاں شویم بت فروش
۷۰۶	بفرود کہستان جام ہلاک	بر آرد سر باز بالین خاک

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

- ۷۰۷ من از بت فروشی شوم عام و فاش
 ۷۰۸ و گرد ہم آں بت مرا خاص و عام
 ۷۰۹ قدم چون تو اس زد دریں طرفه راه
 ۷۱۰ پس از فکر بسیار شاه جهان
 ۷۱۱ دگر روز کرد اس آسمان
 ۷۱۲ بفرمود شه سوماتِ ہنود
 ۷۱۳ چو آں بت پرستان ز آردار
 ۷۱۴ بر آں قوم قبول یکسر دہند
 ۷۱۵ بر اس تا شود و عدہ مافشا
 ۷۱۶ بگفت اس دبر تخت ز بار داد
 ۷۱۷ رسیدند برو عدہ آں ہندو
 ۷۱۸ پس از پوش و مدحت شہریار
 ۷۱۹ بفرما می کاس بت بیارند زود
 ۷۲۰ بکن تازہ آں عہد دیرین خویش
 ۷۲۱ چو بشنید اس قصہ خندید شاہ
 ۷۲۲ بتے را کہ از من طلب می کنید
 ۷۲۳ بخورید بابرگ آں بت تمام
 ۷۲۴ از اس پس شمار است معبد شکم
 ۷۲۵ چو نو مید گشتند آں گمراہاں
 ۷۲۶ نشستند در ماتم آں صنم
 ۷۲۷ چو زین قصہ بگذشت عہد دراز
 ز بت ساختن آرزیت تراش
 بخوانند محمود بد عہد نام
 کہ غول از عقب دارم و پیش چاہ
 یکے را می خوش زد چو کار آگماں
 بر آورد سر معبد ہندو
 بسوزند و سازند از اس چو نہ زود
 در آیند اید رہننگا م بار
 ہماں چو نہ بابرگ شاں در دہند
 شود راست آں عہد دیرینہ ما
 چپ و راست او بخت دولت ستا
 بگردند بایوس شاہ چہاں
 بگفتند کاس شاہ و آلاتار
 سیارند سنگے بمشیت ہنود
 کہ شاہ نگو نامی در است کیش
 بگفتا کہ لے قوم گم کردہ راہ
 بسے بہر آں بت شغب می کنید
 کنون بگذرید از تمنائے خام
 شکم را پرستید جائے صنم
 برفتند از پیش شاہ چہاں
 در دیدند بعضے ز غصہ شکم
 یکے موبدے حیلہ کرد ساز

حیلہ انگینختن مو بدہندوی برائے منات

۷۲۸	شہنیدم کہ از شہر آماج دار	فرد بردیک سنگے آں نابکار
۷۲۹	نکر وہ ازیں حال کس را خبر	نہفت این حکایت ز جنس بشر
۷۳۰	بیاورد گو سالہ خورد سال	ہمی پرورش داد آں بدسگال
۷۳۱	ہماںجا کہ سنگے فرد بردہ بود	طلسمے درو تعبہ کردہ بود
۷۳۲	در اںجا فلندے جو می چند سیر	دزاں جو ہی گرد گو سالہ سیر
۷۳۳	چناں عادتے گشت گو سالہ را	کہ ہر صبح از خانہ گردے رہا
۷۳۴	بجائی کہ آں سنگ بودست نہاں	خود از خانہ گو سالہ رفتے دواں
۷۳۵	رسید بد بنا لش آں بت پرست	جوے در کہ چوب دستی بدست
۷۳۶	چرا یندی آں جو درال حال گاہ	دزاں پس بگردی سوئی خانہ راہ
۷۳۷	چو زیں با جراحند گاہے گذشت	برہمن کیے صبح در خندہ گشت
۷۳۸	پیر سید ہمسایہ کیں خندہ چست	خصوصاً بوقتے کہ باید گریست
۷۳۹	بما تم نشستہ ہمہ گوجرات	شدہ محو آں معبد ما منات
۷۴۰	برہمن چو سرکوب ہمسایہ دید	بگفتا کہ غم رفت شاہی رسید
۷۴۱	گذشت آنکہ در کشور گوجرات	بدے ماتم از فرقت آں منات
۷۴۲	بخواب اندرم گفت و دوش آں صنم	کزیں پس مخور ہیچ اندوہ غم
۷۴۳ E ۳۵	تراہست گو سالہ خانہ در	رہا کن مرا در ابو قت سحر
۷۴۴	تو ہم جمع کن بت پرستاں تمام	بہر سو کہ اومی رود منی خرام
۷۴۵	بہر جا کہ گو سالہ بودیزیں	منم زیر آں خاک عورت گزیں
۷۴۶	چو ہمسایہ این قصہ را گوش کرد	عتاب خصومت فراموش کرد

- ۴۷ بگفتا کہ بشتاب ای خوش چہر
۴۸ پس آن گاہ آں ہردو ناپاک کیش
۴۹ بگفتند این قصہ در آن بجن
۵۰ کشادند گو سالہ چوں شد وواں
۵۱ ہی رفت گو سالہ در حال گاہ
۵۲ چو گو سالہ بابت پرستار رسید
۵۳ زمیں را پوسید از بہر جو
۵۴ ہما سناز میں یک دو گز کا فتنہ
۵۵ کشیدند آں سنگے از مفاک
۵۶ پس آن گہ از آں دشت کشتند باز
۵۷ بستند آذیں بہر چار سوی
۵۸ پوشد شہر آں آستہ سر بسر
۵۹ بہر خانہ شد شور در گوجرات
۶۰ شنیدم چو محمود فرخندہ را می
۶۱ بدست آمد اور اہت سومنات
۶۲ دگر بردور غنیں آں بت تمام
۶۳ کہ آں معبد کفر را بشکنند
۶۴ پس آن گہ یکے را برند از چار
۶۵ دوم را برند آں گردہ سود
۶۶ سیوم پارہ را در مدینہ برند
۶۷ چہارم بر ایوان دار انحرہم
۶۸ شنیدم ہنزدیک آں روزگار
- نہ سر دریں کار تعبیل تر
برفتند سوئی زبرگان خویش
بیکیا شدہ ہر کجا برہمن
پیش بر گرفتند آں گمراہاں
گردہ ہے بد بنا لہ گم کردہ راہ
بجائے کہ ہر روز جو می چوید
دویدند آں زمرہ یادہ رو
یکے سنگ زان کا فتنہ یافتند
سہ بار از گلابش بشتند پاک
بگردند ہر سوی کے بزم ساز
بر آمد نوائے طرب کو بکوی
بدیبا گرفتند دیوار و در
منات اندراں روز شد سومنات
بہند وستان شد عریمت گری
ازاں پارہ سوخت در گوجرات
وزاں پس بگفت آں شہر نیکنام
ہماں سنگ را چار قسمت کنند
فرد پیش در گاہ آں شہر پار
پیش در مسجد جمعہ زدو
سجاک در روضہ آتش بسپند
سپارند مر خاک تیرہ حرم
زدارا مخالفہ چنے شہر پار

- ۶۹ بیاد یکے خلعتِ خسرواں
۷۰ کزاں پیشتر این مدو بر شہے
۷۱ ہم آخر شنیدم چو شاہِ جہاں
۷۲ سپہ را ند و ملکِ خراساں گرفت
۷۳ ہزاری دود در شکرش گشت پیل
۷۴ غلامان جنگی و خنجر گزار
۷۵ ز کشتی بچھوں پے سخت بست
۷۶ عجم را بہ نیروئے دیں ضبط کرد
۷۷ خراسان و خوارزم و ہندوستان
۷۸ جہاں جملہ گرفت آں شیر مرد
- دل شہ از اں شرود شد باتواں
زوار الخلافہ بنودست گئے
مدویافت از فرعیبایاں
بہ نیروی اقبال گہاں گرفت
بسچشمِ جد جہاںش افگند نیل
برد جمع آمد ہزارے چار
بے فوج ایران و توران شکست
منظر نشد کس برد و زبرد
شد از عدل اوتمازہ چو پستان
ہم آخرازیں کو چکے کوچ کرد

در خواستن بغیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

صورتِ محمود و سبکتگین را و دریافتنِ وی

- ۷۹۴۳۶ شنیدم کہ چوں خاتمِ انبیاء
۷۸۰ ز گیتی بر انداخت عزمی ولات
۷۸۱ نشے با جہاں آفریں در ہفت
۷۸۲ کہ جملہ بتا نرا بہ نیروئے دیں
۷۸۳ نماند از بتاں در جہاں جزنات
۷۸۴ دلم بہر قلعش مشوش ماند
۷۸۵ چو آن ذکر در فکرِ احمد گذشت
- بہ نیروئے اکرام و عون خدا
نماندہ بتے در جہاں جزنات
منابات بسیار کرد بغت
بر انداختم از بساطِ زمیں
کہ شد مسبد کشور گجرات
کہ یک معبد اہل آتش ماند
ہماں محفہ وحیش نمودار گشت

- ۷۸۶ در آمد شتابندہ روح الایں کہ بد پیک در گاہ روح آفریں
 ۷۸۷ بفرمان حق گفت بر مصطفیٰ ز بعد سلام و درود خدا
 ۷۸۸ کہ بعد از تو شاہی ز اہل کرام ہم از اتان تو محمود نام
 ۷۸۹ پدید آیدے زبدہ کائنات ہویش کند خانہ سوسنات
 ۷۹۰ چو این وحی را جبرئیل ایں رسانید بر احمد پاک دیں
 ۷۹۱ شنیدم کہ احمد مناجات کرد کہ یارب مرا روحی آں شیر مرد
 ۷۹۲ ہم امروز از قدرت خود غامی روانم ز نور رخس بر فزای
 ۷۹۳ شنیدم ہماں نقطہ محمود را نمودند مر سرور دنیا
 ۷۹۴ دعا کرد پیغمبر ادراچو دید کہ یارب جہا زابدودہ کلید
 ۷۹۵ ہم آخر پس از صد اند سال شنیدم کہ محمود میوں خصال
 جہانگیر شد تاخت در گوجرات
 ۷۹۶ بر انداخت آن معبد گوجرات

قصہ عشق سلطان محمود با یاز و سوال اہل حسد از سلطان محمود و جواب گفتن

- ۷۹۶ ہر آن سر کہ بنو سراں ساز عشق جوے ہم نیز دیبازار عشق

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

و ازین دانه صیاد افتد بدام	بے خواجه از عشق گرد غلام	۷۹۸
سختش هر که آمد درین دام اسیر	درین ره یکے شد فقیر و امیر	۷۹۹
درین بزم صوفی کشد دُر و طاس	درین ملک پوشند شاهان پلاس	۸۰۰
بشیر را درین مرحله رونق داد	ملایک ازین رشته در چه قنّاد	۸۰۱
نباشد ملک هر که زین چه برنست	نباشد بشیر هر که زین ره بروست	۸۰۲
برونست از کاروان بشیر	کسے کو درین راه نهیاد سر	۸۰۳
کشد خواجه چون ناله بار غلام	درین کاروان بی که هر صبح و شام	۸۰۴
که محمود عاشق چو شد بر ایاز	مشنیدم ز افسانه گویان راز	۸۰۵
ببهرش در آمد پدر اگندگی	دل گشت شاییش بر بندگی	۸۰۶
غلامی بسته گشته فرمانزوا	بملکش شده دیگرے پادشاه	۸۰۷
دراں بزم بهشیاری می نمود	شبه نشه چو از زمره صحو بود	۸۰۸
حقیقت که بسته پیش ایاز	مجاز آشفته بود گردن فراز	۸۰۹
برونق از بشته باز از ملک	بظا هر شب در روز در کار ملک	۸۱۰
همیشه حریف خسته ایاز	بباطن همی بود در بزم راز	۸۱۱
جز این کار در روزگار نش نمود	نہاں جزدوم عشق کارش نمود	۸۱۲
ز حالات شه عشق اظهار گشت	بریں گونه چوں چند گاه گزشت	۸۱۳
حسد کردید ایمان دود و دست	زمانه بر آنس که آئین دوست	۸۱۴
درین ره ملک را ملامت رسد	شده حاسداں هر طرف و حسد	۸۱۵
دگر گفت جادو و جادیت است ایاز	یکے بود عشقش برون از مجاز	۸۱۶
ملا مت کن زمره مقبلاں	هم آخر گرد ہے از آن بیدلاں	۸۱۷
بگفتد کاکے شاه گیتی پناه	یکے روز رفتند در پیش شاه	۸۱۸
مسلم ترا گشت ملک دلا	تو می بیشک از زمره اولیاء	۸۱۹
یکے شب بهر پرشه کنیم آشکار	اگر زینهارے دہد شهر یار	۸۲۰
بگفتا نشاید درین در ز رنگ	چو بشنید آن شاه فیروز جنگ	۸۲۱
که لے مغر زمره عاقلان	وزاں پس بگفتد آن بیدلاں	۸۲۲

۸۲۳	بہ بیگانہ چوں میکنی عدل و داد	ترا این غلط راست گو چوں قتاد
۸۲۴	کہ داری چنان مرحمت بر ایاز	کہ کم پرسی از حال صحاب راز
۸۲۵	خصوصاً کہ در حق شہزادگان	کہ ہستند ثابت چو ازادگان
۸۲۶	نہ بنم عشرے ز مہر ایاز	ترا در دل اسے شاہ گردن فراز
۸۲۷	چو این نکتہ در ذہن ماجا بداد	ضرورت ازین دہن بیرون قتاد
۸۲۸	چو بشنید رشہ این سخن زان گروہ	دلش زیں سوال خطا شد ستوہ
۸۲۹	پس آنگہ بدل گفت از کج راز	کہ در راز خوشتر حدیث ایاز
۸۳۰	ہماں بہ بریں شبہ ناصواب	کنایت میں قوم گویم جواب
۸۳۱	وزاں پس بفرمود شاو جہاں	کہ فردا گویم جواب شہما
۸۳۲	دگر روز کز طاق فیروزہ رنگ	ز را نشانہ شاہ فلک بے رنگ
۸۳۳	زوار الخلافہ شہ نامدار	چو خوشید باکو کہ شد سوار
۸۳۴	شکار افگناں یکد فرنگ رفت	بہر جا کہ صید از دلش بنگ رفت
۸۳۵	شنیدم دے در کر پوہ ستاد	بہ پیش یکے کار و لے قتاد
۸۳۶	بفرمود تا ابراہیم گزین	کہ بد پور خرد شہ راستیں
۸۳۷	بر اند سوئی کار واں رخس راست	بہر سکہ این کار واں از کجاست
۸۳۸	بفرمان شہ ابراہیم دلیر	بر رفت دنگر د اندراں کار دیر
۸۳۹	بپرسید پس از یکے کار واں	کہ این کار واں از کجاست رداں
۸۴۰	بگفتش ہماں سار واں بے وزنگ	کہ این کار واں آمد از ملک ننگ
۸۴۱	وزاں پس سبک باز گشت ابراہیم	عنان داد بر سمت شاہ کریم
۸۴۲	خبر داد رشہ را از اں کار واں	بگفت انچہ بشنید از سار واں
۸۴۳	دگر بارہ گفتش شہ نامجوئے	کہ در کار واں بار دیگر جوئے
۸۴۴	بکن باز پرسی کہ این کار واں	کجای رود با ہجوئے گراں
۸۴۵	شنیدم دگر بارہ ہم ابراہیم	کہ رستہ بر حکم شاہ کریم

۸۴۶	نیک کاروانے پر سید باز	کہ زیں کارواں شد کجا عجم ساز
۸۴۷	کجائی ز رو زیں دیار گزیں	سفر دار و اندر کد امیں زیں
۸۴۸	پس آں کاروانے پیور خدیو	بگفتا کہ داریم عسکرم ہر یو
۸۴۹	وگر بارہ شہزادہ بر شہ دوید	بگفت انجہ از کاروانے شنید
۸۵۰	بگفتش سیوم بار شاہ جہاں	کہ بر رس چہ خشت دریکاروہاں
۸۵۱	سیوم بار شہزادہ راستیں	بفرمان صفت دایر روئے زیں
۸۵۲	سوئے کارواں رفت آمد شتاب	بشاہ جہاں گفت یکسر جواب
۸۵۳	بار چہارم شہ راستیں	نظر کردہ سوئے ایاز گزیں
۸۵۴	ایاز گزیں ہم ازاں یک نظر	شد آگہ ز حکم شہ نامور
۸۵۵	دزاں پس سوی کارواں شد روہاں	پیر سید از صاحب کارواں
۸۵۶	ز خلق و ز رخت و ز نفع و ز ضر	چو آگاہ شد از ہمہ خیر و شر
۸۵۷	خبر داد بر شاہ عالم رواں	ز آغاز و انجام آں کارواں
۸۵۸	چو بشنید از خسرو نیک نام	رخ آوردہ سوئی ہاں قوم خام
۸۵۹	کہ کردند از شہ سوال سقیم	بدیشاں بفرمود شاہ کریم
۸۶۰	کہ معلوم شد حال شہزادگان	زیر سیدین قصہ کارواں
۸۶۱	یقین شد کہ نزدیک اہل یقین	منزلے گرم ہست ایاز گزیں
۸۶۲	شنیدم ازاں زمرۃ ماصواب	بریں گوئے فرمود خسرو جواب

مستجاب شدن دعا سلطان محمود غزنوی ناراض رہا

وقت بازگشتن از ہندوستان بغزنیں

۱۶۳ شنیدم چو محمود کشور کشای بغزنیں شد از ہند رعت گرای

۸۶۴	یکے گمر ہے ہم ز اقصائے ہند	پیش آمدش در نواحی سند
۸۶۵	بلغتا کہ من رہبر ہا مردم	دریں کار اکتی عجیب حرم
۸۶۶	مرا اگر شہنشاہ فرماں دہد	بفر قسم کلاہ دلاکت تہد
۸۶۷	بنفزیں سپہ را بر اہے برم	کہ راہے دو یا بہ بجا ہے برم
۸۶۸	چو خسرو از اں ہندوی زرق ساز	رہے دید بر قطع را و دراز
۸۶۹	شنیدم ہاں مرد گمراہ را	کہ چوں غول بردا وزرہ شاہ را
۸۷۰	بنمود آں خسرو نامور	کہ افواج شہ را بلو در اہر
۸۷۱	عرض چوں سپہ چند منزل گذشت	بیفتا دشت کربیک تیرہ دشت
۸۷۲	ہمہ دشت انگیز مردم شکار	گیا ہی نہ رستہ در و جز کہ خار
۸۷۳	چہاں در چہاں غار در غار بود	کراں تاکراں دشت دکہسار بود
۸۷۴	سراپے کہ پایاں ادکس ندید	نہ دروے گئے ایچ مردم رسید
۸۷۵	دراں دشت جان آوری بود کم	بجز غول و بانڈ دہائے دژم
۸۷۶	ظوفان لوح اندراں تیرہ دشت	زمین گستر از آب نمناک گشت
۸۷۷	شنیدم ز بے آبی دہے رہی	سپہ گشت نو میدا ز رو بہی
۸۷۸	ہاں رہبر گمرہ و عشوہ گر	بیاید بہ پیش شہ نامور
۸۷۹	بلغتا کہ نیجا قریب است آب	بفرما کہ لشکر بر اند شتاب
۸۸۰	بدیں عشوہ یک روز یک شب تمام	ہی برد آں غول ہاموں خرام
۸۸۱	دگر روز لشکر بجا می رسید	کہ ہر سو ہی جز کہ بلائے ندید
۸۸۲	نہ آجے پدید آمد آسجا نہ راہ	شد از تشنگی خستہ جملہ سپاہ
۸۸۳	دراں پس شنیدم کہ فرمان روا	طلب کرد آں غول گمراہ را
۸۸۴	بپر سید از اں غول عشوہ گراہی	کہ در دل چہ بودت ازین عشوہ
۸۸۵	کہ مارا چنیں یا وہ انداختی	بتار ارج ماخیلہ ساختی

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۸۶	چو شنید ہند و ز شاہ این سخن	بگفتا کہ اس شاہ فرخندہ فن
۱۸۷	یقین آنکہ بر امتقام منات	کمر بستہ از کشور گوجرات
۱۸۸	ہمی خواستم تا شہنشاہ را	زادہ فرستم بدربار بقا
۱۸۹	بے حیلہ کردم کہ در عین راہ	بغفلت ز غم تیغ بفرقی شاہ
۱۹۰	چو دیدم کہ من بالوائے نامور	بزود خصومت نیا بم ظفر
۱۹۱	بدین حیلہ کردم سپاہت ہلاک	ز بے آبی شاہ سپردم نجاک
۱۹۲	چو بر نیت خود شرم کارگار	کنوں خواہم کش تو خواہی گذار
۱۹۳	چو زان رہبر گرہ و غول خوی	شنید این حکایت شبہ ناجوی
۱۹۴	بفرمود تا خون او ریختند	بشارخ مغیلاش آویختند
۱۹۵	پس آنکہ بفرمود شاہ جہاں	بکشور کشایان و کار آگاہاں
۱۹۶	کہ امر و زخمیہ ہی جائزیم	ہمہ بدر حق نیایش سکینم
۱۹۷	مگر راہ آبے بگرد و عیاں	کہ لشکر ز بے آبی آمد بجاں
۱۹۸	چو با سر کشاں شاہ این قصہ راند	دراں روز شکر ہما نجا ماند
۱۹۹	چو آن روز تا خوش تہائی گذشت	ہماں دشت چون شت ظلمات گشت
۲۰۰	جہاں گشت تاریک چوں پڑ زان	دراں تیرگی گم شد آن دشت و ران
۲۰۱	شہنشاہ اندر دل شب نجات	رہ و آب از حضرت حق خواست
۲۰۲	دراں شب بر ایوان پروردگار	نیایش چہاں کرد آن شہر یار
۲۰۳	کہ از سمت کعبہ دراں تیرہ دشت	یکے روشنائی پدیدار گشت
۲۰۴	ازاں روشنی ماند شہ در شکفت	پس از لطف ہادی قیاس گرفت
۲۰۵	ہما دم سہراں سپہ را بخواند	سپہ سمت آں روشنائی براند
۲۰۶	سپہ چوں از انجا بیکے گذشت	یکے رود بارے پدیدار گشت
۲۰۷	سپہ سوئے آں رود آہنگ کرد	وزاں رود خلق آب سیراب خورد

۹۰۸ چو آسودہ شد خلق تشنه جگر
۹۰۹ ازاں رود چوں یک دویسے گزشت
سہ راندزاں حوصلہ پیشتر
یکے شاہرہ پیدار گشت

۷

۹۱۰ دریاں راہ آں شاہ اختر سعید
۹۱۱ بے ہر کہ بند دے برخدا
ہمیزد تا سہ بغزین کشید
رہا راست یابد بہر دوسرا

حکایت از مناقب و محامد محمودی

۹۱۲ شنیدم کہ محمود پر ہنیر گار
۹۱۳ دریاں شب مراد را نمی برد خواب
۹۱۴ بدل گفت تا آدم یاد خویش
۹۱۵ مگر گشت آزرده از من دے
۹۱۶ کہ خواہم بنیاد دویا سے گزشت
۹۱۷ پس از فکر بسیار فرمود شاہ
۹۱۸ کہ کس گرد بر گرد ایوان من
۹۱۹ بہ پیشم بیارید اورا شتاب
۹۲۰ بفراں دویند خاصان شاہ
۹۲۱ دگر بارہ خسرو بتاکید شاہ
۹۲۲ بدان تا بگوئید بار دگر
۹۲۳ شنیدم فرستادگان خدیو
۹۲۴۲۵ بختند اطراف در کہ تمام
۹۲۵ ہم آخر بیک مسجدے در سجود
۹۲۶ بدیند نالاں یکے کندہ پیر
۹۲۷ کہ یارب ز محمود دادم ستان

شعبے بود بر تخت گوہر نگار
مگر خاطرش بود در اضطراب
دلین بدیں گو نہ کم بود ریش
بختم مگر خاطر مقبل
بہ چشم جہاں جملہ تاریک گشت
پیش در خویش کردن نگاہ
بود ادو خواہے چہ مرد وزن
کہ دانش دہم ہم برا نحو اب
ندیدند کس گرد ایوان شاہ
فرستاد پیر امن آستان
مگر خستہ آید اندر نظر
کہ بودند محرم بران شاہینو
ندیدند آنجا کس از خاص دعام
کہ نزدیک درگاہ آں شاہ بود
ہمی گفت در سجدہ باز از وزیر
خراشے ز دردم بجا نش راس

۷ اصل نسخہ من اس جگہ شعر ۹۰۷ مکرر لکھ دیا ہے جو نہ ہونا چاہیے

۹۲۸	چو دیند خاصانِ شہ زال را	بگفتندی خواندنت پادشا
۹۲۹	بصد حیلہ بردند اوراہ شاہ	سوئے زال چوں کہ زخسہ رنگاہ
۹۳۰	مگر کوزہ آب بردست داشت	کہ درکار آن زال خاطر گماشت
۹۳۱	بگفتش کہ برگوی اے کندہ پیر	کہ از دست کیست این خروش و نیز
۹۳۲	پس آنکہ بشہ گفت آں پیر زن	کہ شاہ با ہم از تست فریادین
۹۳۳	دو پورچو اں داشتیم در جہاں	کہ بدہر یکے فخر کار آگہاں
۹۳۴	شہنیم بکابل اسیر آمدند	بدست مغاں دستگیر آمدند
۹۳۵	بہمدی چو تو خسروے دادگر	زمین رفتہ یکبارہ ہر دو پسر
۹۳۶	گرامرز اے شاہ فیروز فن	نکوشی خلاص اسیران من
۹۳۷	بفرد از غم جنگ در دامنست	کشم جوئی از دیدہ پیراست
۹۳۸	کہ در عہد تو ہر دو پورچو اں	بزندان کابل سپردند جہاں
۹۳۹	چو شنید شہ قصہ پیر زن	بدل گفت صدواچہ بر ملک من
۹۴۰	کہ در عہد من ایچنین بیوہ	بہ جز غم ندارد در گمشوہ
۹۴۱	بصد زور و زاری بگرد ہلاک	ز سوز دلش آتش افتد سناک
۹۴۲	چو فرد از جنگ در دامنست	چگونہ من این زال را خوش کنم
۹۴۳	چو ایں قصہ شہ گفت باخود نہاں	رسید ایچنین ام زکار آگہاں
۹۴۴	کہ شہ داشت بردست یک کوزہ آب	ہمی خواست تا نوشد از اشتاب
۹۴۵	از اں کوزہ شہ دست کوتاہ کرد	خو زردہ کیے قطرہ ز اں آب سرد
۹۴۶	چو ز اں کوزہ آب شہ داشت دست	کیے نیستے در دل خود بہست
۹۴۷	کہ تا زال را کم رسا نم بکام	زال خنک بادیر من حرام
۹۴۸	بگفت آنکہ آں شاہ روشن ضمیر	کہ در کلبہ خود رود کندہ پیر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

تیسرہ برآورد شکر کشید	شنیدم چو غور سر ز غور نہ کشید	۹۴۹
ز غزنین بکابل رواں شد چو باد	بکار یہاں پیر زن دل نہ ہوا	۹۵۰
پئے فتح دزد کرد پیدار ہے	شنیدم کہ رفت دس پیش ہو	۹۵۱
ہمی رخت خون مغاں بیدین	چو شد فتح آں حصن کابل تیغ	۹۵۲
کہ دست آورد اہل زنداں تمام	بفرود پس خبر و نیکنام	۹۵۳
کہ بر زند اصحاب کابل بزور	بے بندی از اہل غزنین و غور	۹۵۴
کشید نذر بنجر ز بنجر پیش	بفرمان آں خسرو شاہ کیش	۹۵۵
چو نوبت بانا بویہ رسید	شہ از ہر یک قصہ می شنید	۹۵۶
بعد خورمی ہر یکے را نواخت	تقریر شاہ شاہ شازشاہت	۹۵۷
کلاہ شرف بر سر شاہ نہند	بگفتا کہ خلعت بدیشاں دہند	۹۵۸
شنیدم بریدن بفرمود بند	دگر بنیایاں را ہم آں دیو بند	۹۵۹
زرو جامہ فرمود آزاد کرد	وزاں پس بہر یک طفیل دومرد	۹۶۰
ز کابل بغزین سپید اند شاہ	دگر دوزہم بامداداں لیکاہ	۹۶۱
ہمہ شہر از دیانت برگ دلوا	بغزین در آمد چو فرما خردا	۹۶۲
زراہ گرم اندراں روزگار	شنیدم کہ باکو گمہ شہر یار	۹۶۳
جو پیشش در آمد مرا و را بخواند	سوخی خانہ پیر زن ز خوش رائد	۹۶۴
پس آنگاہ دستے بیایش بر د	دو پور جو از ابدستش سپرد	۹۶۵
چو سودی از ردی ہر دو جواں	بگفتا کہ اسے مادر مہرباں	۹۶۶
کہ غن مرا تشنگی آب کرد	بدست خودم دہ یکے آب سرد	۹۶۷
مرا کرد تفتہ جگر آب گرم	نہشش سہ خوردم مگر آب گرم	۹۶۸
رہائی ز غم یافتسم بوجہی	زردیت مرا کرد حق سرخ روی	۹۶۹
بعد شوق اندر بہر شاہ کشید	چو آل زال ردی جواناں بدید	۹۷۰
گرفتہ دو پور جواں در کنار	دعائی سہی گفت بر شہر یار	۹۷۱

۹۶۲۳۴۱	چو شہ رابے مدح و تعظیم کرد	کے کوزہ ددش پر از آب ہر د
۹۶۳	چو شہ نور دآب از کف پیرزن	سوئے قصر خود را ندہ با انجن
۹۶۴	دراں پس شنیدم شہ پاک دیں	بریدے بغرمود بر در تعین
۹۶۵	ہماں تابو دہر در شش مستقیم	خسید ز ایوان شاہ کریم
۹۶۶	رسد گر بایوان شہ داد خواہ	رساند خبر زود بر سمیع شاہ
۹۶۷	شد ایں روز ایں رسم ہر یوم دہر	کہ باشد شہانرا بریدے ہر
۹۶۸	نبودست از ایں پیش رسم برید	شد ایں رسم ز اں شاہ عادل پدید
۹۶۹	نہ امروز اں شاہ بیغم نہ ز اں	وزیں تفعہ شد رسید و اند سال
۹۷۰	ہمیں تفعہ ماند دست در روزگار	کہ فردا بود مہر دہر شہ یار
۹۷۱	تو ہم گر بامروز کارے کنی	بفر دہو محسود کوئے زنی

سہ چیز آرزو بردن سلطان محمود

طاب مرقدہ و دریا فتن آں ہر سہ چیز را

۹۸۲	شنیدم ز پیران افسانہ گوی	کہ محمود اں خسرو نامجوی
۹۸۳	بے خواست از حضرت کردگار	کہ گرد برد و ایں سہ چیز آشکار
۹۸۴	یکے آنکہ داند شہ پاک دیں	کہ پور تگین ہست او با یقین
۹۸۵	دوم آنکہ اں فخر جہنہ شہاں	بہ روزخ رود یا بہشت از جہاں
۹۸۶	سیوم آنکہ میںد ہی را بخواب	چو دو سال اں خسرو کامیاب
۹۸۷	دریں جست و جو ماند لیل دہاد	کہ گرد برد و ایں سہ چیز آشکار

زیادت براں دود و دیگر گزشت	ہم آخر چودہ سال کی گزشت	۹۸۸
نشستہ بد آن خسرو نیکنام	شنیدم یکے روز ہنگام شام	۹۸۹
وے بیکہ آورد قرآش شاہ	گر شمع زریں دریں بار گاہ	۹۹۰
کہ بیکہ چرا آمدی اے فلاں	از و باز پر سید شاہ جہاں	۹۹۱
بگفتا کہ اے شاہ کشور کشای	چو شنید قرآش بعد از دعای	۹۹۲
ہمیں شمع افزوختہ آشکار	ہمی آدم بردر شہر یار	۹۹۳
نقیصہ مرا گفت اشناء راہ	رسیدم چو نزدیک ایوان شاہ	۹۹۴
بجی خداوند عرش عظیم	کہ اے شمع افزو شاہ کریم	۹۹۵
کہ در سبق امروز دارم خطر	دے پیش من دارایں شمع زر	۹۹۶
بر شمع بر شاہ فرخندہ فن	چو حل گردایں مشکل سبق من	۹۹۷
بنام خدا داد کیہ قسم	مرا چونکہ آن عالم محترم	۹۹۸
بگفتم بیا انجہ داری بہیں	جگہ تم من از حکم آن پاک دین	۹۹۹
بیاوردن آتش بیکہ فتاد	مرا زیں سبب اے جہانداراد	۱۰۰۰
ز تقریر قرآش در گوش کرد	چو آن قصہ آن شاہ گیتی نورد	۱۰۰۱
بپیش ہماں عالم دیں ببر	ہماں دم بگفتش کہ ایں شمع زر	۱۰۰۲
بخشیدت ایں شمع زریں امیر	گویش کہ اے مرد درشتن ضمیر	۱۰۰۳
کہ دادت بانعام فرماں روا	سناں انجہ خواہی کنی شمع را	۱۰۰۴
چو در راہ حق کشیم رہنوں	ترا نیز آزاد کردم کنوں	۱۰۰۵
براہ خدا کر د بذلے چنیں	شنیدم چو آن شاہ رودے زمین	۱۰۰۶
ہماں شب رسول امیں را بخواب	بدید آں سرافراز مالک رقاب	۱۰۰۷
بگفتا کہ اے شاہ فرماں روا	بخواب اندر شش دید چون مصطفیٰ	۱۰۰۸
سزاوار فردوس کشوریکے	تو کی ہست پور تمکین بیشکے	۱۰۰۹

۱۰۱۰	بشیر عم شہر دے چناں کردہ	کہ دنیا و دیں دست آوردہ
۱۰۱۱	مجنور غم کزین پس خدا یار است	تفاد قدر محمد ر کار گشت
۱۰۱۲	بلے ہر کہ از دست شیخ سنا	شود و گشتش از رموز قضا
۱۰۱۳	خدایش بخود آشنائی دہاد	وزود ہر ارادہ شنائی دہاد

تشنہ رسیدن سلطان محمود در باغے

و شربت انار خوردن از دست پیر زنی

۱۰۱۴	شنیدم کیے روز آں شہر یار	بہر افرس راند عزم شکار
۱۰۱۵	شکار افگناں چند فرسخ گذشت	آہی کرد از دار و در کوہ و دشت
۱۰۱۶	کیے آہو سے غاست از پیش شاہ	جد گشت خسرو ز خیل و سپاہ
۱۰۱۷	بد بنال آہو چو شیر ان ز	فرس گرم راند آں شہ نامور
۱۰۱۸	بے راند بر قصد آہو شتاب	ہم آخر براں صید شد دست یاب
۱۰۱۹	شنیدم چو نزد یک آہو رسید	ز ترکش کیے لدمہ بر کشید
۱۰۲۰	چناں بر سرش زد کہ از سر گذشت	ز پیکاں دو تا بر زمین دوز گشت
۱۰۲۱	ز مرکب فرود آمد آں شیر مرد	بنام خدا صید را ذبح کرد
۱۰۲۲	دزاں پس از اں جائیہ گشت باز	سوئے لشکر خویش شد رخسار
۱۰۲۳	شتاب آہنچناں راند آں شاہ راد	کہ از سمت لشکر پریشان قتاد
۱۰۲۴	شنیدم کہ مرکب چناں راندہ بود	کہ ہم شاہ ہم مرکبش ماندہ بود
۱۰۲۵	رخ شہر گرفت آں کامیاب	ضرورت ہمیر اند مرکب شتاب
۱۰۲۶	شنیدم کہ از تشنگی خون شاہ	ہمہ آب شد اندراں صید گاہ

۱۰۲۶	ہم آخر بیک بوستانے رسید	کہ یک پیرزن ہر درش شستہ دید
۱۰۲۸	باگفتش کہ اے مادرِ مہرباں	یکے قطرہ آبے جہلم چکاں
۱۰۲۹	مرازدودریاب اے پیرزن	کہ از تشنگی آب ش بخون من
۱۰۳۰	بدوگفت اں زال کا ہی شہر یار	بکن مہر یکدم کزا آب انار
۱۰۳۱	یکے شربت خوش بیارم ترا	دزیں سوختن باز دارم ترا
۱۰۳۲	بگفت ایں دبستانف اندر چمن	انارے بیاد رہے اں پیرزن
۱۰۳۳	بہفتہ آنا را در قدح	ز شربت برآمد وہ یک سرقدح
۱۰۳۴	دعا گفت بدو دست خمر و سپرد	شستہ آنرا بسیکدم بخورد
۱۰۳۵	قدح باز دوش شہ کامیاب	بگفتا یکے دیگر آور شستاب
۱۰۳۶	قدح بستہ از دست شہ پیرزن	دزاں پس شتاباں شد اندر چمن
۱۰۳۷	شنیدیم چو از پیش شہ رفت زال	ہمی گفت خمر و نہاں با خیال
۱۰۳۸	کہ بودے مرا کاش باغی چنین	کہ نازش دہد شربت انگلیں
۱۰۳۹	غرض چونکہ بار دیگر از چمن	انارے بیاد رہے اں پیرزن
۱۰۴۰	بہفتہ دو شربت بسا غرقتا نہ	مگر نیمہ جام خالی بماند
۱۰۴۱	شہنشہ عجب کردزاں ماجرا	بخورد آنکہ اں شربت ناب را
۱۰۴۲	دگر بارہ گفتش شہ نامور	کہ آوری کے شربتے خوش دگر
۱۰۴۳	دگر بارہ ہم نیمہ پرگشت جام	بحیرت چو نوشید آنرا تمام
۱۰۴۴	بداں پیرزن گفت پس مرزاں	کہ بود سبت در بان اں بوستان
۱۰۴۵	چہ حال ست کہ شربت بار تر	چو بارہ سختیں دوبار دگر
۱۰۴۶	قدح پر گشت ای جو انحر دزن	بگو مہر ایں ماجرا پیش من
۱۰۴۷	بدو پیرزن گفت کا ہی شہ یار	یقین داں کہ فرماں دہاں دیار

۱۰۴۸	تنگاگر باغ دہقان شد بست	از ان شربت ناز نقماں شد دست
۱۰۴۹	چو بشنید شہ شد نہانی نجل	پس آن زان را گفت ای سادہ دل
۱۰۵۰	کہ یک نادر دیگر زبستان بیار	با فشار د شربت بدستم سپار
۱۰۵۱	چو از پیش شہ در چین رفت زان	نبالید شہ بر در ذوالجلال
۱۰۵۲	بصد عذر بہناد سربرزین	بصد عجز گفت آن شہ پاک دین
۱۰۵۳	کہ ای عالم غیب و دانائے راز	پذیرندہ عذر اہل نیا ز
۱۰۵۴	چو تا بک شدم عذرین در پذیر	بجو رحم ز خلقے کردم دامگب
۱۰۵۵	مرا تا کہ باتن بود حباں قرین	دلہم تا بود با خود ہمیشین
۱۰۵۶	بر اسباب دہقان دین بوم و بر	ندارم دگر بارہ ہرگز منتظر
۱۰۵۷	چو شہ گشت تائب ہماں پرین	بیاورد یک نادر تر از چین
۱۰۵۸	بہ پیشہ دگر گشت بفرستام	چو بارہ نخستین برآمد جام
۱۰۵۹	قدح چو نمک پر شد بخسرو سیرد	نہنشد بصد شکر آزا بخورد
۱۰۶۰	شنیدم از ان پس شہ نیک بخت	سوئے شہر از انجا فرس ماند سخت
۱۰۶۱	بشہر آمدوزان پس آن شیر مرد	بر اسباب دہقان تمنا نہ کرد
۱۰۶۲	ز عدش جہاں جملہ گلزار گشت	وہ د شہر شد ہر جا کوہ و دشت
۱۰۶۳	بیادش حریفان بزم صبح	گر رفتند ہر صبح جائے فتوح
۱۰۶۴	بیایا قیام بیادش مرا	رواں وہ یکے شربت جان نغز
۱۰۶۵	درین شنگی تازہ ام کن ز سر	چو محمود زان شد بت نادر تر

حکایت اشیانہ بکنشک و دہلی

محمود شاہ غزنی نور اللہ مرقدہ

۱۰۶۶ چہنم خبر داد دہقان پیر کہ از غزنیں آن شاہ روشن ضمیر

بقتصد حصار سیسہ رانده بود	۱۰۶۶
ششم ماہ چون فتح شد آن حصار	۱۰۶۸
شنیدم چو پرست فرست شاه	۱۰۶۹
نظم کرد بر بارگاه اسیر	۱۰۶۰ F ۴۴
در آن آسمیاں بقیہ چند دید	۱۰۶۱
سبکتر فرود آمد از بارگاه	۱۰۶۲
چو شنید شہ کرد آنجا مقام	۱۰۶۳
چو گنجشک ازاں بقیہ چو زہ کشید	۱۰۶۴
چو پیراں شد آن چو زہ پرواز کرد	۱۰۶۵
سیسہ رانده در حد غزنین رسید	۱۰۶۶
چنین آید از شاہ روشن ضمیر	۱۰۶۷
بشش ماہ پر از منش مانده بود	
دسامہ پئے کوچ نزد شہریار	
ز بہر فردا نشستن بارگاہ	
درودیدہ گنجشک کے جناہ گیر	
ازاں کار فراموش دست کشید	
رسانید ایں بقعہ در سمع شاہ	
ہمی بود تا پختہ شد بقیہ خام	
ہمی بود تا بال و پر بر دمید	
ازاںجا پئے کوچ شہ ساز کرد	
علما و اوسر باختر کشید	
کہ ہر یزدستان بود دستگیر	

محدث شدن محمود شاہ غزنی انار اللہ برہانہ

در مسجد جامع و پیدا شدن جوئے آپیش او

۱۰۷۸	شنیدم کہ محمود فرزندہ رائے	کہ بودست از خاصگان خدای
۱۰۷۹	بیک جمعہ در مسجد جمعہ بود	بکار عبادت مدد می نمود
۱۰۸۰	در آن حال ناگہ شکستش وضو	فسرودہ شد آن خسرو تازہ رو
۱۰۸۱	بہل گفت بہر وضو گرز جای	بخیرم اذین جمع طاعت گرامی

۱۰۸۲	نہ مسجد شتا بندہ بیرون روم	ز شرمندگی زار و درہم شوم
۱۰۸۳	میں کو بندہ خلیفہ کہ محسود را	مگر گشت آہرینے رہ نہا
۱۰۸۴	کہ در مسجد جمعہ حدث بگشت	از آئین پر ہیر گاراں گذشت
۱۰۸۵	اگر خود بازم بمسجد وضو	زمن اہل دانش بت بند رو
۱۰۸۶	و گر بے وضو آیم اندر نماز	ہمی بسندم خالق بے نیاز
۱۰۸۷	دیں کار حیراں پوشد شہریار	ز قدرت خداوند پروردگار
۱۰۸۸	پیشش کیے جوئی آبے کشاد	وضو کر دو روئے شہنشاہِ راد
۱۰۸۹	غمازی کرد با مومناس	ز مسجد سوئے خانہ شد بعد از اس
۱۰۹۰	ہمی گشت شکر خدا بے شمار	کہ شد پردہ پوشش دراں روزگار
۱۰۹۱	بدادش ز جوئے گرم آبروی	ہمیں داستاں فاش شد سولہوی
۱۰۹۲	شدیم ز گردنگانِ جہاں	کہ آں جو ہنوز ست بمسجد رواں

شرمندگی پنج طعن کہ سلطان محمود غازی انا اللہ برہانہ را

از راحی زدن حسن بمیندی شد بود و شکایت کردین سلطان از اس

۱۰۹۳	شدیم کہ محمود فرخندہ کیش	یکے روز در آخر ملک خویش
۱۰۹۴	طلب کرد بمیندی نیو را	کہ بود است دستور فرمانروا
۱۰۹۵	بگستا کہ در مدت ملک من	مدار جہاں از تو بود ای حسن

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۰۹۶	بود تار و اقی مدور بسای	نخیز و وزیرے چو تو پختہ رای
۱۰۹۷	همیشه زدمی پیش من را می خوب	برایت گرفتیم شمال و جنوب
۱۰۹۸	بارشاد اقبال و نیردے رای	خطایت کم افتاد جز پنج جای
۱۰۹۹	نیکے آں کہ اسے مرد و دشمن ضمیر	بدستم چو شد شاہ کا بل اسیر
۱۱۰۰	تو گفتی بسا زار آں شاہ را	فرستند و پیدا کنند شش بہا
۱۱۰۱	ازاں را می گفت آمد ای را می زن	مذمت بر آ باد احد ادمن
۱۱۰۲	دوم آنکہ چوں شاہ اقلیم غور	ز سر دور افگند و غوا می زور
۱۱۰۳	برایو انم آمد اطاعت گرا	تو بر تخت زریں نشاند می مرا
۱۱۰۴ F. ۴۵	ز تاج و دو احبسم بیاراستی	وزاں پس چو مشاطہ بر خاستی
۱۱۰۵	دردن خواندی آں خسرو غور را	بکرستی شاہانہ دادیش جا
۱۱۰۶	ابا جائید سادہ آں بادشاہ	چو مرداں در آمد دراں بارگاہ
۱۱۰۷	پس از پانچو بسم بکرستی نشست	دلم در تفکر چنین نقش بست
۱۱۰۸	کہ گوئی منم چوں عود سے بہ تخت	بکرستی ہم آں شاہ فیروز تخت
۱۱۰۹	سیوم آنکہ چوں جامہ آں پیرزن	ہمہ نقش بستہ بطور انجمن
۱۱۱۰	بیاد و بر من دراں روزگار	تو گفتی مرا کامی شہ کامگار
۱۱۱۱	بگو پیش دلال جامہ نہت	یکے را بدہ نقد قیمت دہند
۱۱۱۲	ہم آخر چو شد آگہ آں پیرزن	ز رشتی مضمون فرمان من
۱۱۱۳	برنجید آں کندہ پیر کتہن	دراں پس بخر یکا گفت اس سخن
۱۱۱۴	کہ ایں جامہ را بر در شہریار	کشیدم بر آئین و رسم نثار
۱۱۱۵	کنوں بہ کہہ برو دے من و ازند	بہائے اندازم کہ قیمت کنند
۱۱۱۶	بگفت ایں و از پیش من جامہ برد	شنیدم ہمہ در زیاں را سپرد
۱۱۱۷	وزاں جامہ موزہائے زناں	بگردند آں در زیاں در زمان

ہاں موزہ پوشیدہ آں پیروزان	۱۱۱۸
ہمہ روز گشتے بہ بازار ہا	۱۱۱۹
نیامد بر ایوانم آں پیرزن	۱۱۲۰
چہارم دران روز کا می مرد کار	۱۱۲۱
در اشناورہ ناہساں شب قتاد	۱۱۲۲
من تو رسیدیم در گلشن	۱۱۲۳
منت گفتم مشبہیں جاکنیم	۱۱۲۴
تو گفتی نشاید خداوند گاہ	۱۱۲۵
ندائی تو من روئے کم تا فتم	۱۱۲۶
چو شد روز آں مرد روشن ضمیر	۱۱۲۷
بر ایوانم آمد بہنگام بار	۱۱۲۸
وزاں پس زباں در نکایت کشاد	۱۱۲۹
اگر دوش در کلمہ بڑاں فقیر	۱۱۳۰
چہ کم گشتہ از عقل و ہشیاریت	۱۱۳۱
بلغفت ایں بہادورہ قدم	۱۱۳۲
بے جستش تا مرمت کستم	۱۱۳۳
بہیج سبیل آں جہاں دیدہ مرد	۱۱۳۴
وگر پنجہم آنست ای ہوشمند	۱۱۳۵
بیاد و دوا من طلب کردے	۱۱۳۶
زومی راتو ناغوش دران روزگار	۱۱۳۷
ز رایت مراجوں قتاد ایں خطا	۱۱۳۸
فتاحی ترش زان عطا یم خرید	۱۱۳۹
سراسر منقش بطعراے سن	
وزاں پس طلب کردمش بارہا	
اہانت بسے شد بطعراے من	
ہمی آدم من زدشت شکار	
بروحی جہاں راہ ظلمت کشاد	
کہ بدسا لکے رادرو مسکنے	
بہستان در دیش خمیرہ زخم	
بکنج فقیراں کسند خواب گاہ	
بہ غفلت سوئے شہرستان فتم	
کہ بود است دران گلشن آرام گیر	
سدام و دعایم بگفت آشکار	
بلغفت کہ اے شاہ فرخ نژاد	
ہمی گشتے از لطف آرام گیر	
چون نقصان شدی از جہانداریت	
بماند من آزرده شرمندہ ہم	
بپیشش ترا بس مذمت کنم	
باقبال من التفاتے نکرد	
چو شہنامہ فردوسی نقشبند	
تو دادن ندادی مرا بے بوی	
کہ زربایدش داد یک پیل بار	
دل شاعر آزرده شد زان عطا	
عطائے مراد راہانت کشید	

۱۱۴۰	جہاں تاکہ باقی ست در ہر دیار	ازاں را نگو ناخوش منم شہر یار
۱۱۴۱	حسن چوں ز محمود کشور کشا	سراسر نیوشید این قصہ را
۱۱۴۲	دعا و ثنا گفت مر شہر یار	وزاں پس بگفت ای خداوندگار
۱۱۴۳	بر انسانست نسیان مرکب بدم	گپہ پنچہ را ہم فتنہ را سے خام
۱۱۴۴	نیفتد ہمہ عمر کس را صواب	نہ ہمارہ ریزد ہوا دُر تاب
۱۱۴۵	بدین معصیت بندہ ما خود نیست	کہ را ہم فزون و خطا اند کے است
۱۱۴۶	سخا بہ خرد مند در بیج کار	کند غفلت در ہمہ روزگار
۱۱۴۷	چو نصیحتش رود لیک حکم خدای	نبردہ شود مردم بختہ رای
۱۱۴۸	چو بشنید این قصہ شہ از حسن	پذیرفت عذرتش در اں بجن
۱۱۴۹	بگفتش پس آنگاہ فرمان روا	کت افزوں صوابت و اندک خطا
۱۱۵۰	طفیل صوابت خطایت تمام	بخشیدم ای صاحب نیکنام
۱۱۵۱	در اں روز دستور و فرمان روا	شنیدم بگردند با ہم صفا
۱۱۵۲	ہم آخر کشیدند سر در نقاب	ببر دند با خود خطا و صواب
۱۱۵۳	خدا ہر دور از شکر گاری دہاد	کہ بودند ہمارہ در عدل و داد

وفات یافتن محمود سبکتگین و جلوس سپہا و محمد بن محمد

اولاد محمد نور اللہ مرقدہم بر سبیل ایجاز

۱۱۵۴	شنیدم چو محمد بن محمد دزد فر	جہاں دیدہ در ضبط خود سر بر
۱۱۵۵	بشکر خداوند پروردگار	ہمی بود مشغول سبیل و نہار
۱۱۵۶	ز تابیچ چوں چار صد سال گشت	زیادت ہراں بیت و یک برگذشت

۱۱۵۷	شد ہی شش سال ز عہد شاہ	کہ خالی شد از ذات او تخت گاہ
۱۱۵۸	سفر کرد ازیں خاکدان فنا	کمر بستہ در عزم ملک بستا
۱۱۵۹	بلے ہر کہ شد در جہاں آشکار	ہمین است را ہش سر اسخام کار
۱۱۶۰	وے ہر کہ از فقر بخت بلند	دریں مزرعہ تنسم نیکی نکلند
۱۱۶۱	خورد بزرگوار و فرخندگی	بود مرگ اور جو شتر از زندگی
۱۱۶۲	سفر جوں کنند زیں کہن خاکدان	ز زنداں زند جمیعہ در بوستان
۱۱۶۳	تن خاکشن از پاک گرد تمام	روان عزم ز شش بہ صبح و شام
۱۱۶۴	بمرفان جنت بود ہم نفس	چو مرغ چمن کو محبت از نقص
۱۱۶۵	بود سامنیش حور و صبا طہور	حریفش ملک در سرے سرور
۱۱۶۶	چو مستی کہ یاد آرد از دوستاں	بہر دم بگوید دراں بوستاں
۱۱۶۷	بیاساق از مسہاجی راز	مرادہ کیے ساغری جاں نواز
۱۱۶۸	کہ انتم زمستی بروں زیں چمن	بگلزار دیگر بگبیرم وطن
۱۱۶۹	چو محمود ازیں ملک شد در سفر	دریں کارواں ماند از شش پیر
۱۱۷۰	ازاں شش کیے بود عبدالرشید	کہ شہزادہ بود اختر سعید
۱۱۷۱	دوم ابڑہیم و سیوم اسمعیل	کہ بودند در راہ دانش دلیل
۱۱۷۲	چہارم ہماں نصر محمود بود	وگرچہ ہم آل شاہ مسعود بود
۱۱۷۳	ششم پور سلطان محمد کہ بخت	ز بعد پدراں شانداور ابہ تخت

جلوس سلطان محمد بن محمود سبکتگین و اولاد

اوطاب تراہسم و جعل الخیمۃ مثواہسم

شنیدم چو محمود رفت از جہاں بیک جا شدہ جملہ کاراگماں

۱۱۷۴

چنین داد شاں روحو در اتفاق	چو مسعود بود است اندر عراق	۱۱۶۵۴۷
دگر روز سرشکراں سر بسر	کہ باشد محمد بجائے پدر	۱۱۶۶
کے تخت فیروزہ آراستند	بہ ہنگام بانگ دہل غاستند	۱۱۶۷
پیشکش شدہ جملہ خدمت گرا	براں تخت شانند شہزادہ را	۱۱۶۸
خیزیں حکایت بمسعود رفت	محمد چو بر تخت محسود رفت	۱۱۶۹
کہ گم گشت در گرداؤن رواق	شنیدم سپاہ کشید از عراق	۱۱۷۰
چو آل قہر را اہل غزینہ شنید	خروشاں در اقصای غزینہ سید	۱۱۷۱
نہانی کیے کار برداختند	سران سپہ انجمن ساختند	۱۱۷۲
کہ مسعود در ملک شاکستہ تر	شنیدم کہ گفتند باہم گد	۱۱۷۳
نہ بنیسم در وی رہ عدل داد	اگرچہ محسود ز محمود زاد	۱۱۷۴
بلج قناعت صبورش کینم	ہماں بہ کزین ملک دوش کینم	۱۱۷۵
بے ملک مسعود را بر کشیم	رواں میل در چشم او در کشیم	۱۱۷۶
بہر خرم خویش آتش زدند	سراں چوں چنین را آتش زدند	۱۱۷۷
فرستاد ہر یک نہانی روند	وزاں پس بمسعود فیروز مند	۱۱۷۸
نظر داشتہ جملہ بر راہ تو	کہ ما یم جملہ ہوا خواہ تو	۱۱۷۹
بفرق تو دہیسم شاہی ہم	بیاز و دکت ملک غزینہ ہم	۱۱۸۰
سپہ سو غزینہ سبکتر کشید	بمسود چوں ایں حکایت رسید	۱۱۸۱
چونزدیک غزینہ در آمد سپاہ		
ہماں قوم برگشتہ بر تخت گاہ		۱۱۸۲

میل کشیدن سراں لشکر ہتہا محمد شاہ ابن محمود شاہ

وحس کردن و تاج و تخت بمسعود اداں

پیش سب کر دندنی قال قیل	بچشم محمد کشید ند سیل	۱۱۹۳
ہو خواہ مسعود سرکش شدند	وزاں پس ز غزین بروں مدند	۱۱۹۴
ابا خدمتی و نثار خراج	برابر ہر دند تاج و دوداج	۱۱۹۵
کہ بودست فرزند گہساں خدائے	بگردند یا بوس مسعود نیو	۱۱۹۶
نثارش ہر دند ہر یک دال	نہا دند تاجش بسر در زماں	۱۱۹۷
فتا ندند بر فرق آں شہر یار	فراواں جو اہر بر سہم نثار	۱۱۹۸
ستادند اندر یار و یمن	بپیشش نہا دند سر بر زمین	۱۱۹۹
کہ مسعود مسعود شد بادشاہ	گذشتہ بد از مرگ شہم ہفت ماہ	۱۲۰۰
کہ بود است را دکیانی نسب	شدہ ناصر الدین مراد را لقب	۱۲۰۱
نہ غزین سہ کرت سیاہی گراں	بعیدش شنیدم کہ سلجوقیان	۱۲۰۲
شکستند از لشکرش ہر سہ بار	کشیدند بر قصد این شہر یار	۱۲۰۳
کشیدند لشکر در اں مرز بوم	ببار چہارم ہم آں قوم شوم	۱۲۰۴
ہمی بود با ہمدگر کیسہ دوز	در اں بار ہر دوسہ تاسہ روز	۱۲۰۵
بہ پیچید مسعود سرکش عنان	بروز چہارم ز سلجوقیان	۱۲۰۶
ہمہ نکبتش دست دشمن فتاد	شکستہ سر سوتے غزین نہاد	۱۲۰۷
بہند و ستان شد پے ترک تاز	ز غزین ہاں سال آں سر فراز	۱۲۰۸
کہ بودی سپر شاہ مسعود را	بہ غزین رہا کرد مسود را	۱۲۰۹
شنیدم کہ در حد مار می کلمہ	چو بنمود فوجش بس مر حلہ	۱۲۱۰
کشیدہ یکے روز شمشیر کین	ہماں قوم کش داد تاج دنگین	۱۲۱۱
یکے فستہ دیگر انگینختند	بغفلت رواں خون ادر بختند	۱۲۱۲

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۲۱۳	چو مستودیل بعد از سال تحت	تهی کرد و در خاکداں بر درخت
۱۲۱۴	محمد تاجی کله حبس بود	ازاں حبس او را کشیدند زود
۱۲۱۵	وگر بر نهساوند تا جش بسر	ببستند هر یک پیشش کمر
۱۲۱۶	چو بگذشت از اں ماجرا چار ماه	سیر راند نمود و از محنتگاه
۱۲۱۷	کمر بست یکسر بر کین پدر	بدادش خدای مخالف ظفر
۱۲۱۸	گرفت و بکشتش در اں حبلگاه	نه تنها که با آن کرده تباه
۱۲۱۹	که از قدر کشتند مستود را	محمد بگردند فرمانروا
۱۲۲۰	چو مود و دونهای کوشاں بر فنا شد	بنه سال جائے پدر ملک راند
۱۲۲۱	وزاں پس از ایں کار و اں خست برد	کلید جهان دیگر اں را سپرد
۱۲۲۲	پس از و حو علی و محمد به تخت	بشکرت نشستند از زور بخت
۱۲۲۳	علی بود فرزند مستود را	محمد پسر بود مود و در ا
۱۲۲۴	علی و محمد در اں تختگاه	بشکرت چو راندند ملکه دو ماه
۱۲۲۵	شنیدیم کی روز سرشکراں	ز شاهی بگردند مغزول شاں
۱۲۲۶	سپردند خاتم به عبدالرشید	که بد پور محمود و اختم سعید
۱۲۲۷	چو از در ملکش برآمد و سال	بکشتش هم آن طفل بد سگال
۱۲۲۸	که سرشکر عهده مستود بود	غلامی ز خدام محمد بود
۱۲۲۹	به عز بنین همو گشت فرماں روا	چهل روز چو رفت از ایں ماجرا
۱۲۳۰	غلامان محمود فیر روز فر	یکایک مر او را بریدند سر
۱۲۳۱	سپردند خاتم بغیر رخ نژاد	که بد پور مستود محمد زاد
۱۲۳۲	چو از عهد او هفت سال گذشت	مر او را شنیدیم که قوچ گشت
۱۲۳۳	بدان ز حمت او از جهان خست برد	ملک بدست برادر سپرد
۱۲۳۴	شنیدیم همال آبریم ننگ	که بد پور مستود فیر و ز جنگ
۱۲۳۵	ابا شاه سلجوقیاں مسلح کرد	کم افتاد با کس مر او را بنزد

۱۲۳۶	پسری خوش داشت دختر چهل	شبه بود گردن کش و شیر دل
۱۲۳۷	همه دختران را بسا دات داد	همه کشور و شهر از د بود شاد
۱۲۳۸	بغز نین چهل سال ملکه براند	هم آخر خدایش ازین ملک خواند
۱۲۳۹	چوش ابرهیم از جهان بود نیت	علاء الدول بعد از د شد تخت
۱۲۴۰	که بود پسر مهتر آن شاه را	که بر آل سلجوق بد بادشا
۱۲۴۱	مرآن شاه را نام مستود بود	کریم هم از آل محمود بود
۱۲۴۲	مگر سنجار بن ملک شاه را	بغز نین همو گشت فرماں روا
۱۲۴۳	یکه خواهری بود در حسن طاق	که نامش بخواند مہدی عراق
۱۲۴۴	شنیدم بعهد ملک ابرهیم	که بود است شاه سلیم و کریم
۱۲۴۵	چوشد سلجوقیان لفاق	بمستود دادند مہدی عراق
۱۲۴۶	علاء الدول چون در آن محکما	بنیروئے اقبال شد بادشا
۱۲۴۷	همی راند ملکه چوشنه از گان	زاکرام ادشاکر آزادگان
۱۲۴۸	برآمد چو از ملک او هفده سال	پنه جست در سایه ذوالجمال
۱۲۴۹	چو مستود ازین کار و ان رخس راند	دو پور جهانگیر از دے بماند
۱۲۵۰	یکه ارسلان ابن مستود زاد	که بعد از پدر تاج بر سر نهاد
۱۲۵۱	دوم بود بهرام کوکب پیتاق	که مستود زادش بهبه عراق
۱۲۵۲	بغز نین چوشد ارسلان شهریار	شنیدم بر آیین خود روزگار
۱۲۵۳	سیان ارسلان و بهرام شاه	خلانے قتاد اند راں تختگاه
۱۲۵۴	شنیدم که بهرام مستود راد	بسوئے نیانگان خود سر نهاد
۱۲۵۵	سیوم روز در ملک سلجوقیان	رسید از برادر شکایت کناں
۱۲۵۶	ہماں سنجار بن ملک شاه نو	که بود ست سلجوقیان را خدیو
۱۲۵۷	رواں کرد بر قصد غز نین سپاہ	بکیں خواہی چہرہ بہرام شاہ
۱۲۵۸	ہماں ارسلان کرد با او مصاف	بسے حملہ آورد بر کوہ قات
۱۲۵۹	ہم آخر چو کارش در آمد بہ تنگ	بیقتاد قارورہ او بسنگ
۱۲۶۰	عناں داد از ان حربکہ در نمدار	چو فیروز شد سنجار کامگار

پس آنکہ باقطارِ خود سر نہاد	ہماں ملکِ غزنیں بہ بہرام داد	۱۲۶۱
دو سال و سہ روز و دو سہ ہفتا	اسکال شہنیدم درانِ شہنشاہ	۱۲۶۲
شد از یاریِ بخت کشورِ خلیہ	پس از دسہ درانِ ملکِ بہرام نو	۱۲۶۳
کہ بودند احدا و آن شہر یار	بروگشتہ سبجو قیاںِ جملہ یار	۱۲۶۴
مدد ہم بہ سبجو قیاں می نمود	سوئے مادر از اہلِ سلجوق بود	۱۲۶۵
ز ابناءِ محمود و فرخ نژاد	ز سوئے پدر بود آن شاہِ راد	۱۲۶۶
عزیمت بقصدِ کسے کم نمود	شہنیدم کہ شاہے کم آزار بود	۱۲۶۷
فتورے بلکش پدیدار گشت	چو یک قرنِ افردوں زہمتش گذشت	۱۲۶۸
بغزنیں پئے قصدش آور دوزر	شہنیدم یکے لشکرِ اہلِ غور	۱۲۶۹
کہ او را برادرِ بد سے سامِ راد	علاؤ الدینِ آن شاہِ غوری نژاد	۱۲۷۰
شہنیدم چو لشکرِ بغزنیں براند	خطابش جہانے جہاں سوز خواند	۱۲۷۱
رواں گردا ز ہر دُشمنِ سپاہ	بسرحدِ آں بومِ بہرام شاہ	۱۲۷۲
میانِ دو لشکرِ مصافعے گذشت	دو لشکرِ کیے روز ہم دستِ گشت	۱۲۷۳
کہ بد پورِ بہرامِ فیہ وزمند	دراں جنگِ دولتِ شہ دیوبند	۱۲۷۴
بے سر برید آنکے سر نہاد	یکے تیر خور دوزمر کب فتاد	۱۲۷۵
بغارت شدہ غوری چہ دست	ازاں واقعہ شاہِ غزنیں شکست	۱۲۷۶
بغزنیں شدہ غوریاں گیدہ خواہ	بہ ہندوستان رفت بہرام شاہ	۱۲۷۷
وزاں پس ز غزنیں بشتند باز	بگردند یک ہفتہ ترکِ تراز	۱۲۷۸
کہ غوری ز غزنیں عنانِ تاخت	چو بشتند بہرام ایں سرگذشت	۱۲۷۹
دگر بار شد ضابطہ آں بلاد	ز لاہور سر سوئے غزنیں نہاد	۱۲۸۰
چہل سالِ بگذشت دہ مہ تمام	چو از عہدِ آں خسرو نیک نام	۱۲۸۱
کلیدِ ممالکِ بخسرو سپرو	شہنیدم کز ایں کار دواں تخت برد	۱۲۸۲

۱۲۸۳	ملک خسرو آں ترک غزنیں نژاد	کہ بود است از آل محمود راد
۱۲۸۴	بہ غزنیں ہمو گشت فرماں روا	بہ بدش جہاں یافت بزرگ نوا
۱۲۸۵	شنیدم کہ در آخر ملک اد	بغزنیں غزاں گشت پیکار جو

گرفتن غزاں غزنیں را و بعد دہ

F. ۵۰.

سال غیاث الدین ازیشاں بستہ

۱۲۸۶	بہ غزنیں یکایک غزاں تاخستہ	چو خسرو ملک بود نا ساختہ
۱۲۸۷	بہ ہندوستان رفت نادادہنگ	گرفتند غزنیں غزاں بزرگ
۱۲۸۸	یہ لاهور چوں آمد آں سر فراز	در آنجا یکے تختگہ کرد ساز
۱۲۸۹	بر آمد چو از ملک او ہفدہ سال	سفر کردہ زیں عالم دون خصال
۱۲۹۰	بجایش پس گشت فرماں روا	کہ ہم نام بد خسرو راد را
۱۲۹۱	ہمی راند ملکہ در آں تخت گاہ	ملک خسرو شش خواند خیل سپاہ
۱۲۹۲	غزاں چوں بغزنیں در آں روزگار	گرفتند دہ سال و نہ مہ قرار

تاختن سلطان غیاث الدین ابن محمد سام و غزنیں

۱۲۹۳	غیاث الدین شاہ غوری نژاد	کہ بد پور فرخندہ سام راد
۱۲۹۴	چو بعد از پدر گشت صفدار غور	شنیدم سوئی غزنیں در دوزور
۱۲۹۵	سپاہ و غزاں را بیک ہوش گشت	چو افتاد آں تخت گاہ شش بست
۱۲۹۶	مسعود دین آں خسرو نامور	کہ مر سام را بود کہتر سپہ
۱۲۹۷	غیاث الدین اور بغزنیں گذشت	سپاہی بگردش چو پرویں گذشت
۱۲۹۸	کہ نادر دبروے کسے ترک تاز	بگشتش سمر بست ہر شہر فراز

نوٹ کی تشریح کے لئے تنبیہ مندرجہ ہو۔

نیاز رده مور کی ہم از راہ او	شدہ شہر و کشور ہوا خواہ او	۱۲۹۹
چو محمود بر تخت غزنیں نشست	بر شصت و نہ دہ پانصد آں چہرہ ست	۱۳۰۰
سیاہش ز غزنیں عاتان گذشت	ز ہمیش پچشش سال کامل گذشت	۱۳۰۱
ہمی گرد گلگشت این ہستان	خروگشتان درآمد بہند و ہستان	۱۳۰۲
ہمیں قصہ چچمت نہ ہند و شنید	چو در نہر و آلہ سیاہش رسید	۱۳۰۳
ز اقصای غزنیں سوئی غور رفت	پس آنکہ از انجا فرامید لغت	۱۳۰۴
چنان شد بغزنیں سکونت پذیر	معز دین آں خسرو ہند گیر	۱۳۰۵
ز قنوج در سمت کجرات راند	کر از ان ہندوستان را بخواند	۱۳۰۶
صفت نیل راند آنچنان در نہر د	ابا شاہ غزنیں مصافحہ کرد	۱۳۰۷
رسید نہ چوں وحشی دیدہ دم	کہ اسپان افواج غزنیں تمام	۱۳۰۸
فلک پنج شاں جملہ بر باد داد	در افواج ترکاں شکستہ فتاد	۱۳۰۹
نہاد نہر سوئی اقطاع خویش	با تمید دیدار اتباع خویش	۱۳۱۰
در اقصای لاہور چوں در رسید	معز دین آں شاہ اختر سعید	۱۳۱۱
کہ بدتر کے از آں محمود شاہ	بلاہور خسرو ملک بود شاہ	۱۳۱۲
بدور راہ پیکار خسر و ندید	بلاہور چوں شاہ غزنیں رسید	۱۳۱۳
مطیعانہ با او در آورد	فرستاد پیلے بدست پسر	۱۳۱۴
دامہ ز دور راہ غزنیں گرفت	چو پیل و پسر شاہ غزنیں گرفت	۱۳۱۵
در اقطاع لاہور یکسر رسید	دگر تھل لشکر ز غزنیں کشید	۱۳۱۶
بیک مہ شد آنجا سکونت پذیر	ملک خسرو آمد بدستش اسیر	۱۳۱۷
بگش کمر بست ہر جا کہ مرد	نواجی لاہور را مضبوط کرد	۱۳۱۸
وز انجا سوئی ہند آورد زور	فرستاد خسرو ملک را بنور	۱۳۱۹
کمر بست بر قصد این ہستان	دگر بارہ آمد بہند و ہستان	۱۳۲۰

۱۳۲۱	دریں بار بر سمت ہائسی فتاد	رخ کرتِ اولیں نگر داد
۱۳۲۲ F	شنیدم چو رایان ہند ایں خبر	شنیدند بستند در کیں کمر
۱۳۲۳	پتہ پور از اجیمیر لشکر کشید	بسے اہل ہندش بیاری رسید
۱۳۲۴	ز دہلی بہ پیوست گو بند رائے	بفوج پتہ پور آئی لشکر کشائے
۱۳۲۵	وگر جملہ رایان ہندی دیار	شدہ ساختہ از پئے کارزار
۱۳۲۶	بروند حد تر آین سپاہ	صف غوریان را اگر رفتند راہ
۱۳۲۷	صف ترک چوں در تر آین رسید	دو لشکر پر خاش خنجر کشید
۱۳۲۸	ازاں سوئی آں ہندوان دلیر	نکردند در ساز پیکار دیر
۱۳۲۹	پتہ پور شدہ بشت پیلے سوار	گرفتہ بقلب سپہ خود قرار
۱۳۳۰	بیشش ستادہ یکے فوج پیل	خروشائ و جوشائ ترا زرو نیل
۱۳۳۱	مقدم ہماں چیرہ گو بند بود	کہ بد چیرہ تر از تمام ہی ہنود
۱۳۳۲	چپ در است شاں قومی از ہندو	کہ کم بود در دفترے نام شاں
۱۳۳۳	وذاں جانب افواج تر کاں تمام	نشستہ بر اسپان گیتی خرام
۱۳۳۴	چپ در است لشکر سرائی سپاہ	قرار ہو گرفتہ بفرمان شاہ
۱۳۳۵	چو از ہر دو جانب صف آر استند	حریف از دو جانب ہی خواستند
۱۳۳۶	شنیدم خود آں خسرو چیرہ دست	خروشید و جوشید چوں شیر مست
۱۳۳۷	نہ در پیل دید و نہ در پیل باں	کیے حملہ آور دو بر ہندواں
۱۳۳۸	شنیدم بدستش یکے نیزہ بود	چو خود را ند خسرو بقصد ہنود
۱۳۳۹	خروشائ سوئے فوج گو بند را ند	بسے خون ہند و در انجا فشانند
۱۳۴۰	چو گو بند را دید آں ناچار	دراں فوج بر پشت پیلے سوار
۱۳۴۱	برا کیغنت رخسائ بل صف شکن	بزد و نیزہ گو بند را بردہن
۱۳۴۲	شنیدم کزاں زخم آں شیر مست	چو گو بند را چہار دندان شکست

ہاں چیرہ گو بند پر خاشاک	۱۳۴۳
چناں بازو شش شد نروین نگار	۱۳۴۴
نیکے خلجی بود نزدیک شاہ	۱۳۴۵
دوید درواں درجنابش گرفت	۱۳۴۶
چو شکر در اں حال شد را بدید	۱۳۴۷
با فواج ترکان شکستے فتاد	۱۳۴۸
وگر بارہ شہ چوں زمیند و ستاں	۱۳۴۹
در آمد بلاہور شہر مسندہ دار	۱۳۵۰
شنیدم ہی یک دو آنجا بماند	۱۳۵۱
چو در غزنین آمد شہ شہ زہ زور	۱۳۵۲
ہماں خسرو ترک را با پسر	۱۳۵۳
مسافر شد اں خسرو خوشخصال	۱۳۵۴
ہموشم اولاد محسن بود	۱۳۵۵
شد اں روزا ز کردش آسمان	۱۳۵۶
بر انداخت نروین بر اں شیراز	
کہ از اسب افتاد اں شہ یار	
چو شہ را چناں دید در حرگاہ	
کشیدش بروں بر طریق شکفت	
عناب را بعزم نہر میت کشید	
سوئی ملک خود ہر یکے سر نہاد	
شکستہ سوئی باختر شد رواں	
در آنجا بسے سہ کرد استوار	
پس آنگہ بغزنین زلاہور راند	
نومدی فرستاد در ملک غور	
کشانید از خشم اں نامور	
کہ در خسرومی بدہ و چار سال	
محیط اکرم سعدین جو بود	
ز اولاد محسن و خالی جہاں	

عزیمت نمودن سلطان مغرالہ بن محمد بارسیم

در ہندوستان فیروزی یافتن او برایشان

شنیدم ز دفتر کشایان ہند	۱۳۵۷
معز دین آل غوری ہند گیر	۱۳۵۸ F. ۵۲
بجواب اندروں دید اں شیرست	۱۳۵۹
ہمی گفت کایں را بگیر ای جواں	۱۳۶۰
کہ چون گشت دولت زرایان ہند	
بے بود در خواب خوش بر سر یہ	
یکے پیر مردی کلید می بدست	
وزیر ہر گشت ملک ہندوستان	

- ۱۳۶۱ گماں بردسام است آں پیر مرد
۱۳۶۲ چو بیدار شد تہ کسے را نگفت
۱۳۶۳ پس آں خواب ہم خویش تبخیر کرد
۱۳۶۴ پس آنکہ سران سپہ را بخواند
۱۳۶۵ یکے را مچو ز دہجو کار آگہاں
۱۳۶۶ وزاں پس گفت کہ امی دوستاں
۱۳۶۷ سران حمله پیش نہادند سر
۱۳۶۸ دگر رہ چنیں گفت دہقان پیر
۱۳۶۹ کہ چون شاہ غزنیں ز غزنیں دوبار
۱۳۷۰ دراں وقت در ملک ہندوستان
۱۳۷۱ شہانرا بقنوج بد تخت گاہ
۱۳۷۲ دو کرت چو در ہند خسرو تباخت
۱۳۷۳ گر یزاں سوئی ملک خود ہر دوبار
۱۳۷۴ یکے روز غلطیدہ بر بستری
۱۳۷۵ تغلکہ ہی کرد با خود بے
۱۳۷۶ رسید و سر ملک ہند وستاں
۱۳۷۷ مگس گر لشتے بروئی و سرش
۱۳۷۸ چو فکر نہانیش از جد گذشت
۱۳۷۹ بپرسید کامی شاہ اقلیم گیر
۱۳۸۰ دے شد کہ چون مردم بے رفیق
۱۳۸۱ بدل نچہ داری بمن باز گوی
۱۳۸۲ ز مادر چو بشنید این قصہ شاہ
۱۳۸۳ چو راز دل از من تو در خواستی
کہ در خواب این فرودہ اٹھا رکرد
ہمی داشت آں راز را در ہفت
دل خویش برگشتہ پیر کرد
برایاں بے گوہر دزد فتاند
کہ بر راتے ہندی زندنا گہاں
ببا پیشدن رُو بہندوستان
بفرمانش بستند ہر یک کمر
یکے قصہ نغز و خاطر پذیر
سپہ راند بر قصد ہندی دیار
کہ آمد روح تراز بوستاں
ورورائے بچیت صاحب کلاہ
بیکبار ہم بخت با دو ساخت
ز ہندوستان رفت آں شہریار
ببالین مادر نہادہ سرے
بجز مادرش بر سرش کم گے
بخاطر ہی خورد حسرت نہاں
براندے از دہرباں مادرش
ز فکرش دل مادر آگاہ گشت
چہ فکر است کاں می کنی در ضمیر
بدریائے اندیشہ ماندی غریق
بہامون اندیشہ تنہا پیوے
گفتا کہ اے مادر نیک خواہ
نہ بینم گریزی بجز راستی

۱۳۸۴	گلویم کنوں باتو اسرار دل	کہ دانم ندائے تو آزار دل
۱۳۸۵	پس آنکہ زبان در شکایت کشاد	بنفیس فلک را ہی کر دیاد
۱۳۸۶	بگفتا کہ در ملک ہند و ستاں	بر اندم سیاہی و دو کرت گر اں
۱۳۸۷	گر نیاں بشہر آدم ہر دو بار	بود زیں قبل خاطر م در فگار
۱۳۸۸	چو مادر شنید ایں سخن از پسر	بگفتا بد اں شاہ فر خندہ فر
۱۳۸۹	کہ شاہا سرت تا ابد سبز باد	بدست خدا ملک عالم دہاد
۱۳۹۰	یکے پند از مادر خود نشنو	چو معقول بینی پذیرندہ شو
۱۳۹۱	بکارے کہ دل بندی ای کامیا	سر از کوشش و سعی اں برستا
۱۳۹۲	دو بارت اگر بخت نو مید کرد	دو صد بار دیگر تو جویندہ گرد
۱۳۹۳	نہ بینی کہ صد بار در ہر نفس	ز روئے تو گرمی برا نم گس
۱۳۹۴	دو صد بار دیگر بر آوردہ پیش	گس آید از ہر مقصود و خواہش
۱۳۹۵	چہ گفتند خوشش خاک شوند گاہ	کہ بر زرد دست جویند گاہ
۱۳۹۶ F.۵۲	چو ایں پند سرور مادر شنید	دگر بارہ خاطر بہندش کشید
۱۳۹۷	بہ سخن نشست و خواند کشاد	بہر مرد نقدی بمقدار داد
۱۳۹۸	یلے چار بودند در لشکرش	کہ بودند در سہ کشتی ہمسرش
۱۳۹۹	شدہ پیر و خدمت خسرو اں	بہنگام پیکار ہر یک جوان
۱۴۰۰	یکے خرمیل اں صفدر نامور	دوم چیرہ فرمند فر خندہ فر
۱۴۰۱	سیوم البہ صفدار کاموس زور	چہارم مشکبہ ز پیران غور
۱۴۰۲	تہ حکم ہر یک سیاہی گراں	جہاں گشتہ ہر یک گراں تا گراں
۱۴۰۳	دگر بندگان شہر کامگار	کہ شد ہر یکے بعد از شہر یار
۱۴۰۴	یکے تاج دیں یلہ ز اں مردوراد	کہ شد بعد از شہر غزین بلاد

۱۴۰۵ دگر آں قباچہ کہ درمولتاں شہنشاہ شد بعد شاہ جہاں
۱۴۰۶ دگر چسپدرہ آنتمش نامور کہ بد بندہ قطب فرزانہ فر

جنیدین سلطان معزالدین محمد بن سہم کرت سیوم؟

در ہندوستان و فیروزی یافتن برہند وال

۱۴۰۷ ملک قطب دین ایک از بندگاں یکے بد ز خاصان شاہ جہاں	۱۴۰۸ بگفتے شہنیش جملہ اسرار خویش بخلوت جزا کس بودی بہ پیش
۱۴۰۹ بفرمود خسرو مردار از کہ مار اہو اسے سرا فتاد باز	۱۴۱۰ دوبار از اقلیم ہندوستان دژم آیدیم اندریں بوستان
۱۴۱۱ ولیکن دریں بار دارم امید کہ گردش تیرہ روز سپید	۱۴۱۲ بتائید حق فطرت غوریان رو در است در ملک ہندوستان
۱۴۱۳ دگر آئمہ افواج اسپان ما ندیدہ گئے ہیبت پسیل را	۱۴۱۴ چو از پسیل اسپان مامی رنند ضرورت سواران ماہر کمند
۱۴۱۵ بفرمائی تا چند پسیلے چو کوہ بسازند از چوب و گل باشکوہ	۱۴۱۶ و زان پس سپہ جملہ گرد سوار پوشد ہمہ آلبت کارزار
۱۴۱۷ دران معین میدان در آید تمام تازہ ہیونان کیتی سہام	۱۴۱۸ چو با پسیل اسپان ماغو کنند سواران مادر و غاش کنند

نوٹ کی تشریح کے لئے فقیر ملاحظہ ہو۔

۱۴۱۹	چنان کہ دایک کہ فرمود شاہ	دگر روز از انجا رواں شد سپاہ
۱۴۲۰	ہمی راند لشکر آہنگ ہند	چو آمد بہ نزدیک اقصائے ہند

پیوستن چہل ترک تازی سوار سلطان

مغزالدین رادر حدّ ہند

۱۴۲۱	چہل ترک چالاک تازی سوار	یکے روز پیوست بر شہر یار
۱۴۲۲	بکار و غما ہر یکے رستے	تیر ہر یکے باد پا ادا دے
۱۴۲۳	پرسید شاں خسرو روزگار	کہ ہاں می رسید از کد میں دیار
۱۴۲۴	کجا عزم دارید ازیں بوم و بر	چہ دارید در دل غرض زین سفر
۱۴۲۵	یکے مرد ز یک ازاں چہل کراز	دعا گفت بر خسرو و سر فراز
۱۴۲۶	وزاں پس بگفت احوالہ روزگار	چہل ترک مایم از یک دیار
۱۴۲۷	ہم از ملک ترکیسم و ترکی نژاد	یکے فتنہ مارا در اں ملک زاد
۱۴۲۸	ازاں حادثہ اے شہ نامدار	تنامی بہشتیم خیل و تبار
۱۴۲۹	سیر از کشور خویش بیزدیم	کہ در عزم فال ہمایوں زدیم
۱۴۳۰ Feb	کہ گشتیم مخصوص پاپوس شاہ	بود بعد ازیں بخت مانیک خواہ
۱۴۳۱	چو شنید شہ قصہ حال شاں	بفرمود خلعت ابا مال شاں
۱۴۳۲	بے داد شاں دل شہ نیک نام	پس آنکہ رواں کرد با خود تمام
۱۴۳۳	ہمی راند لشکر شہ ہوشیار	نعمینت گرایندہ از ہر دیار
۱۴۳۴	چو از حدّ اقصائے ملتان گذشت	باجمیر ایں ماہر افاش گشت

۱۲۳۵	دلیکن کر از ہرہ اندر دیار	زیم پتھور اکندر آشکار
۱۲۳۶	شندیم پتھورائے مغرورائے	چو در باب خود دید عین خدائے
۱۲۳۷	بیکبار بر ترک منصور گشت	بر آنگونہ زان فتح مغرور گشت
۱۲۳۸	کہ از اینج کس التفاتے نکرد	بہ نزدش در آفاق کم ماند مرد
۱۲۳۹	بعد تر این چو لشکر رسید	ہمہ عام و خاص این حکایت شنید
۱۲۴۰	نمی گفت کس این خبر پیش رائے	کہ مغرور بود آں سراسیمہ رائے
۱۲۴۱	ہم آخر چو لشکر در آمد بہ تنگ	سراسیمہ شد خلق بے صبر و تنگ
۱۲۴۲	بلوئش پتھور ایکے از زماں	بگفت این حکایت نزد ہمش کماں
۱۲۴۳	کہ اسے رائے اقلیم ہندوستان	یہوشید راز و جزئہ دوستان
۱۲۴۴	شندیم ہماں ترک بے شرم وار	کہ روافات از رائی در کارزار
۱۲۴۵	دگر بارہ آمد دریں بوم و بر	ہینگند ہر جانبے شور و شر
۱۲۴۶	پتھور اچو این قصہ را کرد گوش	بخندید خوش در آمد بچوش
۱۲۴۷	بفرمود تا تخت بندی زرر	بسا زند بہر شہ نامور
۱۲۴۸	گرایں بار آن ترک آشفتمے	چو با ما بگردن خصوصت گرایے
۱۲۴۹	بدست آدم زندہ ہنگام جنگ	بیا تخت بندی ہم بے درنگ
۱۲۵۰	چو آمد بنزد یک افواج ترک	مگر نسبت ہندو بتاراج ترک
۱۲۵۱	پتھور ابرو دں زدیکے بارگاہ	بہ پیرانش خیمہ سازد سپاہ

مصاف کردن پتھور اگو بند با سلطان

مغل الدین بارسیم و شہ شہن ایشاں

۱۲۵۲ دگر دزکز شاہ خنبر گزار غمان داد ہندو و شہ در فرار

دوشکرتاد نذر روی دشت	۱۲۵۳
بیکسوئی آں ہندوی چہرہ دست	۱۲۵۴
بقلب اندروں خود بقیضو پے	۱۲۵۵
ہماں چہرہ گو بندک نا بکار	۱۲۵۶
مقدم شدہ باہمہ خیل خویش	۱۲۵۷
بدست چپش بھولہ شد جای گیر	۱۲۵۸
بدستہ زاول سوئی دست راست	۱۲۵۹
دگر جانب آں شاہ ہند و شکار	۱۲۶۰
بقلب سپہ خود شد آرا گیر	۱۲۶۱
مقدم شدہ خربک دیوبند	۱۲۶۲
مکلبہ ستادہ سوئی مسیرہ	۱۲۶۳
کہیں گزودہ خرمیل فیروز جنگ	۱۲۶۴
پس قلب لشکر یک آماج دار	۱۲۶۵
ہماں قطب دیں ایک یک سپاہ	۱۲۶۶ F. ۵۵
خود آمد ہند یک خسر و ستاد	۱۲۶۷
شنیدم دریں بار با شہر یار	۱۲۶۸
ہمہ زیر پولاد آہن نہاں	۱۲۶۹
چو شد از دوسو لشکر آراستہ	۱۲۷۰
ہماں چہرہ گو بند غرق غور	۱۲۷۱
یکے فوج پیلان پولاد پوشش	۱۲۷۲
یکایک چو ہر فوج خربک زدند	۱۲۷۳
سپر اور آور دھر یک بردے	۱۲۷۴
غبار از ہم طاق گردوں گزشت	
بپیشش یکے فوج پیلان مست	
ہمہ ہندوی چہرہ در فوج وے	
کہ بشکست دندان او شہر یار	
ستاد از پتھر ایک آماج پیش	
کہ بدہشتہ رائے یعنی وزیر	
پے افشرد گردی ز سیدال نجاست	
صف آراستند از ہمیں دیسار	
بگردش ہمہ فوج فرماں پذیر	
سوئے میمنہ الکہ ہو نمند	
کہ بد در ہمہ کار مردی سرہ	
کہ بد آہنیں دست دیولاد جنگ	
بفرمان خسر و گرفتہ قرار	
بیاراست ہر سو بفرمان شاہ	
یکے آتشے بر شستہ بباد	
رسیدہ سوار ی صدوسی ہزار	
ہیونان شاں غرق برگستوال	
ز جولاں شاں گرد بر خاصہ	
بجنبید چوں مردم نامہ سبور	
بپیش صف ادوواں باخروش	
بے دہل و بوق و طاسک زدند	
بجنبید از انجا داراں ہائی ہوئے	

۱۴۷۵	گفتا بیاران چالاک شست	که بر پیلانان بر آرد دست
۱۴۷۶	چو عروج شد پیلانے سه چار	سر اسر صفت پیل شد در فرار
۱۴۷۷	شنیدم صفت پیل چوں باز گشت	بزد کوس جز بک ز پیلان گذشت
۱۴۷۸	چو شه دید فوج عدد در فرار	بفرمود تا از یمن دلبار
۱۴۷۹	بجینند کیسر سران سپاه	بتازند با لشکر کینه خواه
۱۴۸۰	خود از قلب جنید با سرکشاں	همه نیزه و تیر و خنجر کشاں
۱۴۸۱	چو بند و بدید ایچین رستخیز	زمیت شده صفت بصف در گریز
۱۴۸۲	صفت ترک شجره زان دست برد	که هند و عنان در عزیمت کشید
۱۴۸۳	همه سر فرزان بر آورده تیغ	بر اندند برهنه و اں بید ریغ
۱۴۸۴	سپه باز سرور غنیمت نهاد	همه رخت بردست ترکان قتاد
۱۴۸۵	پتھور اہاں رائے تسلیم گیر	بدست سپه زندہ آمد اسیر
۱۴۸۶	سروش را بریدند شیران غور	بر دند پس بر شہ شتر زہ زور
۱۴۸۷	بافتاد گوشت در حسد بگاہ	سروش را بر دند و پیش شاه
۱۴۸۸	گرفتند و بست زنجیر فیصل	خودشان و جوشاں ترا زرد نیل
۱۴۸۹	بے ہندوی اسپ تازی نژاد	در آن تاختن دست ترکان قتاد
۱۴۹۰	بے خیمہ و اسپ دژین ستور	گرفت اہل لشکر در اں شتر شور
۱۴۹۱	بے ہند دال را بریدند سر	نمودند دستے در اں بوم در
۱۴۹۲	شنیدم ہاں روز را جمیس را	گرفتند ترکان کشور کشا
۱۴۹۳	مغز دین اں شاہ غوری نژاد	در اطراف اجمیس دستے نہاد
۱۴۹۴	چناں راند در ہر طرف باشکوه	کیزاں سہم جنید مہربا کہ کوه
۱۴۹۵	نواحی اجمیس چوں ضبط کرد	زاد طان ہند و بر آورد گرد

چنیس آید از مرد و این دشتناس	ہم ہی گفت شکر کی برون از قیاس	۱۴۹۶
بسے زربد امان ہر یک فشانہ	شنیدم سراں رلیکے روز خواند	۱۴۹۷
یکے جشن گاہے بیار استند	رقیبان در گاہ بر خاستند	۱۴۹۸
کہ بر بام خورشید سایہ نکلند	در آمد یکے سائبان بلند	۱۴۹۹
نشتند را شکر اں کو بکوی	بستہ آدیں بہر چار سومی	۱۵۰۰
نہ بدلیک غافل ز شکر آتہ	بیک ہفتہ داد و طلب داد شاہ	۱۵۰۱
ز گیتی بدوران خود بر خورد	بلے ہر کہ شکرے بجا آورد	۱۵۰۲
بسے ہندواں زندہ آمد بدست	شنیدم جو افواج ہند و شکست	۱۵۰۳
کہ اں فوجہا کو کہ مارا گرفت	پرسیدہ اں ہندواں از شکست	۱۵۰۴ F. ۵۶
تہ ہر یکے تو کسے را ہوار	ہمہ سبز پوشان چابک سوار	۱۵۰۵
برفتند در حضرت پادشاہ	چو شنید ایں قصہ اہل سپاہ	۱۵۰۶
برو پیش از اں گشتہ بود آشکار	بگفتند ایں قصہ بر شہر یار	۱۵۰۷
کز افلاک بر شاگرداں وارد است	بدانست کہیں نصرت از این دوست	۱۵۰۸
بشکر خداوند پروردگار	زباں کرد و قفاں آں شہ کارگار	۱۵۰۹
ہمہ حال غافل ز شکر خدائی	مباش ایں خورد مند فرخندہ رائے	۱۵۱۰
چہ نغز آفریت جہاں آفریں	ملکہ کن کز آفرینش ما و طیں	۱۵۱۱
پس از گاہ ناطق بگشتی و مرد	نخستین ز حیوانت مخلوق کرد	۱۵۱۲
پس از جملہ مرداں ترا بر گزید	ز حیواں ناطق چو مرد آفرید	۱۵۱۳
در لطف بر جان پاکت کشاد	ز دین محمد ترا بہرہ داد	۱۵۱۴
ہمہ شہر و کشور ترا شد بہی	گیتی ترا داد فسرماں دی	۱۵۱۵
ترا چون طغر باشد ایں شہ یار	نگوئی اگر شکر پروردگار	۱۵۱۶
فریضہ است کہ گویند شکر خدا	کہ دمہ زن و مرد و شاہ و گدا	۱۵۱۷
ہمہ نعمتش سر بنقصان کشید	کسے کو سر از شکر نیرداں کشید	۱۵۱۸
کہ ہر حال مر بندہ را شکر بہ	باند ز خوش گنہہ یاران بہ	۱۵۱۹

۱۵۲۰	وگر مفلسی نیز شکر می گوئی	که منعم شوی ہم دریں جستجوی
۱۵۲۱	وگر منعی شکر حق می گذار	که نعمت فزوں گردد و پایدار
۱۵۲۲	بصحت بگو شکر تا پیچ درد	نه بینی بد هراس خورد مند مرد
۱۵۲۳	وگر در دیندی ہیں است دوا	ندیدم جز این در جہاں کیمیا
۱۵۲۴	تو اگر نیست شکر در یا فتنی	ز کفران نعمت سر می تا فتنی
۱۵۲۵	نگوی بجز شکر هر روز و شب	ز گفتار دیگر به بند می و لب
۱۵۲۶	فریضه است بر جملہ شکر خدا	خصوصاً کہ بر منعم و بادشاہ
۱۵۲۷	شنیدم ز شاہان و از منعمان	چو حق دادشان دست بر مہمان
۱۵۲۸	فزوں چار کس گفت شکر خدا	و منعم و دو سلطان کشور کشا
۱۵۲۹	ز شاہان یکے شاہ غنین نژاد	کہ نامش سبخوانند محمود را د
۱۵۳۰	وگر غوری آن شاہ والا نسب	کہ آمد معز دین اورا لقب
۱۵۳۱	ز منعم یکے معز و یکجی دگر	کہ بودند از لطف و احسان سمر
۱۵۳۲	برفتند اگر زین جہاں ہر چہار	بود نام شان در جہاں پایدار
۱۵۳۳	مرا اگر بد دست بر باد شاہ	بہر صبح تو ششم مے عاشقان
۱۵۳۴	میم شکر حق نقل نام کرام	دریں میہاں خانہ باشد مدام
۱۵۳۵	بہر صبح گویم ز تقیر روح	کہ گاہ نشاطست وقت صبح
۱۵۳۶	بیاساقیا جام اسرار دہ	مرا تو بہ از کوئی خستار دہ
۱۵۳۷	چنان کن کہ از مستی آن شراب	ندانم گر آفاق گردد خراب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

محصر کردن مغزالدین کالیور را و بیرون آمدن دختران کالیور بمصالحه بازگشتن

مغز دین آل شاه در یاشم	۱۵۳۸
چو فیروز شد بر سپاه هندو	۱۵۳۹
سپه را نزد در جانب کالیور	۱۵۴۰ F. 40
چو در کالیو آمد آن شهر یار	۱۵۴۱
بخوز دند دشت ز افواج شاه	۱۵۴۲
بگفتند کس لشکر بیکراں	۱۵۴۳
پنهان او گویند را سحر برید	۱۵۴۴
مبادا که قصد کند بر حصار	۱۵۴۵
هناں را سئو گو بود در کالیور	۱۵۴۶
همی بود در روز و شب غرق غم	۱۵۴۷
همه اهل در سر بعبثت کشید	۱۵۴۸
بهر جا که هندو بر آیین خویش	۱۵۴۹
بگردند جشنه درون حصار	۱۵۵۰
مگر راسی را دختر سئو بکر بود	۱۵۵۱
شکسته بیک غمزه افواج صبر	۱۵۵۲
برآمد چو زین فتنه ماه سه چار	۱۵۵۳
همه غرق زیر زمر تابان سئو	۱۵۵۴
که در راه حق بود ثابت قدم	
دگر روز از اینجا عزیمت نمود	
بے پر تبسم دلس پر سرور	
نزد کس ز هندو بیرون از حصار	
که دیدند عالم شده پر سپاه	
که بشکست افواج هندوستان	
بیک حمله صفها نماند برورید	
زیناد هندو بر آورد دمار	
دشمن شد ز بے طاقتی ناصب	
حصار شش چو شتی و در یاشم	
مگر هندوان را وعید می رسید	
رعایت همی کرد بر دین خویش	
درون همه زار و بیرون فگار	
که نور سوز حسن ادمیغ نزد	
بکرده به یکبار تاراج صبر	
یک طرفه زاد از روزگار	
در آمد بعد غرضی پیش سئو	

۱۵۵۵	شنیدم در اس روز عشرت کنان	ابا شصت ہفتاد سہیں تنان
۱۵۵۶	بتغیم بوسید پائے پدر	نہ تنہا کہ با گلر حنان دگر
۱۵۵۷	باختند کاشی رائے اختر سعید	چو امرو ز مارا راست روز و سعید
۱۵۵۸	پدر پنجہ انجہ ہر سال مرسوم است	لیکن انجہ رسم بردہم ما است
۱۵۵۹	پدر پنجہ ز دختر شنید این سخن	بگفت اسے گرامی تر از جان من
۱۵۶۰	چو آمد تو قیدی بستان ہند	یقیناً ست ہر سال ریا یں ہند
۱۵۶۱	خرا بے دیارے بدختر دہند	کیے تاج زریں بفرقش نہند
۱۵۶۲	ولیکن تو اسال معذور دار	کہ معزولم از ضبط ملک دیار
۱۵۶۳	دریں بوم و بود دیگرے بادشاہت	زہیش مرا خانہ زندان سمرات
۱۵۶۴	چو در ملک من دیگرے بہت شاہ	سبغہ دلی از من خراجے خواہ
۱۵۶۵	وگر خواہی از وی خواہ این خراج	کہ شد جمع بروی ہمہ سادو باج
۱۵۶۶	چو دختر شنید این خبر از پدر	بروں آمد از حصن بازب و فر
۱۵۶۷	بفرقش کیے تاج گوہر نگار	نشستہ بیکما اشقر راہوار
۱۵۶۸	بدنبال او تازینان فرزوں	ہمہ کردہ تلمیق بغمرہ نسوں
۱۵۶۹	شدہ ہر یکے برہیوناں سوار	لیکا یک بروں آمدند از حصار
۱۵۷۰	ز افواج ترکاں برآمدند و دش	بہر جہتہ خوں درآمد جوش
۱۵۷۱	دیدند ترکاں لبوئے حصار	کہ بہتہ ہر یک پے کار زار
۱۵۷۲	بدیدند فوجے زمین تنان	ز زلفین ہر یک گند افکنان
۱۵۷۳	ز نغمہ ہمہ ناکد دتیغ زن	ہمہ آہوان لایک فگن

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

چو دیدند تیر کاں سپاہے چنیں	۱۵۷۴
نگہ نہ شد شیراز در نیام	۱۵۷۵
ہماں دختر رائے در پیش بود	۱۵۷۶
دعا گفت شہ را بصد آفریں	۱۵۷۷
کہ از حد دریای تا آب سہند	۱۵۷۸
بامروز رایان ہند و ستاں	۱۵۷۹
بسے گنج مرو ختراں را دہند	۱۵۸۰
من امروز بر عادت بوم خویش	۱۵۸۱
چو معز دل شد را می از دیار	۱۵۸۲
شنیدیم ہماں شاہ اتر سعید	۱۵۸۳
عجب کرد خندید فرود شاہ	۱۵۸۴
شکر بگفت ای شہ نامور	۱۵۸۵
ازیں کشور و بوم دستے بدار	۱۵۸۶
چو شنید شہ گفت کامی یتمن	۱۵۸۷
بشرطے کہ در قلعہ کالیہور	۱۵۸۸
یکے مسجد آنجا بر آرم بلبند	۱۵۸۹
پذیرفت فرمان شہ آن نگار	۱۵۹۰
پدر را بگفت آنخہ از شہ شنید	۱۵۹۱
رضا داد بر قلعہ پنجناہا	۱۵۹۲
بفرمان خسرو در راں روز گاہ	۱۵۹۳
بہست و ہماں ملک بخشید شاہ	۱۵۹۴
و گر روز از آنجا رداں شد سپاہ	

بازگشتن سلطان مغزالدین محمد بن سبک از ہندوستان بافتح و نصرت با کامہ دوستان قطب الدین ایبک گزشتن و کھار

۱۵۹۵	چو از سال تا پنج پانصد گزشت	برای پانصد افزود ہشتاد و ہشت
۱۵۹۶	پہو را و گو بست مقہور شد	حشہاے اسلام منصور شد
۱۵۹۷	چو ہندوستان شاہ غزنیں گرفت	بزد کو سے و راہ غزنیں گرفت
۱۵۹۸	ہماں قطب دیں ایبک را در ا	بہندوستان کرد فرما نروا
۱۵۹۹	بکھرام بگذاشت آن شہر یاد	کز آنجا تو اس تاخت در ہر دیار
۱۶۰۰	شنیدم کہ خسرو کہ باز گشت	باقطایع کجرات در می گزشت
۱۶۰۱	یکے حصن محکم در اں رہ گذر	نشہنشاہ را آمد اندر نظر
۱۶۰۲	شد آن حصن را اہرن دارہ نام	در و کردہ بسیار ہندو مقام
۱۶۰۳	در اں قلعہ ما ہے پیر محمد شاہ	پئے فتح آن حصن کم دید راہ
۱۶۰۴	ہم آنر شنیدم کہ از ہندو اں	از اطراف شد جمع فوجہ گراں
۱۶۰۵	شبے ہندو اں از درون دیو اں	گرفتند اسلامیاں را زبوں
۱۶۰۶	در اں شب ز غفلت شاخوں زدند	بے ترک را جامہ درخوں زدند
۱۶۰۷	چو شد دید ز انگوٹہ نگر ہنود	و گر دوزا از آنجا تماشائی نمود
۱۶۰۸	پس از چند گاہ بغزنیں رسید	سپاہش زرنج سفر آرمید
۱۶۰۹	نشستند کجا حبہ اماں دگاں	بکوند یاد از خدا خواند گاں
۱۶۱۰	کسے خندہ می زد کسے می گریست	در آفاق ازیں ہر دو آزاد کیست
۱۶۱۱	بیک خانہ ماتم بیک خانہ سورا	ہمی شد دریں جنت پر قصور
۱۶۱۲ F. ۵۹	یکے باغینست بغزنیں رسید	بہندوستان دیگر می شد شہید
۱۶۱۳	ندانہ جز ایں شیوہ روزگار	کہ ایں را وہ ہستی آنرا شمار
۱۶۱۴	چو در بریم ایام گرداں ست دور	کس ایں بزم را کم رسیدت بنور

۱۶۱۵ بیاب قیابادہ در جام کن مرا بے غم از دور آیام کن
 ۱۶۱۶ کہ گیرم زستی جہانے دگر ز غم خامہ درد استانے دگر

اشتعالِ صفا غرض در باب قطب الدین ایک پیش سلطانِ طلبستان و سلطانِ قطب دین

۱۶۱۶ ہاں قطب دیں ایک نامدار کہ در ہند بگذاشت شہر یار
 ۱۶۱۸ جو اقطاع کہہ ام مضبوط دید بنزد کوس سر سوئی میرٹھ کشید
 ۱۶۱۹ بہ پشتِ فرس فتح کرد آں حصار بیک ہفتہ ضبط کرد آں دیار
 ۱۶۲۰ ہمیر اندکائے در آں بوم و ہر ہمی کہ دہر روز فتحے دگر
 ۱۶۲۱ دگر روز شکر زمیرٹھ کشید سیوم روز در حصن دہلی رسید
 ۱۶۲۲ رو آں فتح کرد آں حصار بلند رسانید مگر ہاں را گزند
 ۱۶۲۳ کتہر ہمہ شد بفسان او ہمہ آں سر آمد بر ایوان او
 ۱۶۲۴ چو بگذشت ازیں ماہو ایک سال بسے گردن آورد اندر دواں
 ۱۶۲۵ بہر روز اقطاع او میفرود اطاعت بدو ہر کسے می نمود
 ۱۶۲۶ چو شد جمع بردی فراد آں سپاہ بر و غدر کردند اہل سپاہ
 ۱۶۲۷ کہ قطب دیں ارشاہ آفاق گشت برو وستان شہ آفاق گشت
 ۱۶۲۸ چنان گشت مغرور از دور زر کہ بہتر ز خود کس نداند دگر
 ۱۶۲۹ بگشت بسیار راست و دروغ زدنش بر شاہ شیرش چو دغ
 ۱۶۳۰ چو شد شاہ از قطب دیں بدگماں فرستاد چیکے پئے استخاں

۱۶۳۱	بدگفت مرقطب دیں را بگویی	کہ لے مرو فرزانہ و نیکوخی
۱۶۳۲	مجھے است مارا دریں بوم و بر	کہ نتواں بانگ سپہ برد سر
۱۶۳۳	در انجائیکے مرو بخیر و گذار	کہ در کار با باشد او ہوشیار
۱۶۳۴	تو باشد کہ ایدر در آئی شتاب	نباید کنی غفلت ای کامیاب
۱۶۳۵	چو آن پیک بر قطب ایک رسید	دزد بدگمانی خسرو شنید
۱۶۳۶	رواں کرد بازش بدرگاہ شاہ	بدگفت کاہی پیک حضرت پناہ
۱۶۳۷	ز ایدر سبک سوئی شہ باز کرد	شتاباں رہی کا مدی می نور
۱۶۳۸	بیایاں رسانی چو راہ دراز	زمن بوس پانچو شہ سرفراز
۱۶۳۹	ازاں پس بگوزانم دعا	ز بعد دعا گو بفرماں روا
۱۶۴۰	کہ ہست ایک بت بندہ نیکوخواہ	نگردد ز درگاہ تو سچ گاہ
۱۶۴۱	چو ایک رواں کرد آں پیک را	کہ بود آمدہ از دریا د شاہ
۱۶۴۲	پس از ہفتہ خود ہماں مرو کار	رواں شد سوئی حضرت شہزاد

غزیمت نمودن قطب الدین ایک در غزنیں و شمس الدین التمش را بہ ہندوستان گذاشتن

۱۶۴۳	یکے بندہ ترک با احترام	کہ التمش آں بندہ را بود نام
۱۶۴۴	سیرے بود در حالت کارزار	خردست ز زیرک بہر کار و بار
۱۶۴۵	محلے گرفتہ بدرگاہ شاہ	زودہ چشم از دی سران سپاہ
۱۶۴۶	ملک قطب دیں ایک دست سوی	کہ میوں سیر بود فرخندہ خوی
۱۶۴۷	چو در سمت غزنیں علم بفراشت	ہمورا بہندوستان برگاشت
۱۶۴۸	ہمی راند خود با سپاہ گراں	بر آہنگ پا پوشش شاہ جہاں
۱۶۴۹	چو در اہرن دارہ آمد سپاہ	لبشورید ہندو شدہ کی نہ خواہ

دو فرسنگ پیش آمدند از حصار	چو بودند چیرہ در اں روزگار	۱۶۵۰
کہ بود دست سفیری کہ ترک دماز	ہماں قطب دیں ایک سرفراز	۱۶۵۱
زمانے عثمان فرس بر کشید	چو از دور افواج ہند و بدید	۱۶۵۲
کہ بودت شیرے بدشت دغا	طلب کرد یاران ہمدست را	۱۶۵۳
نمائیم دسے دریں انجمن	بگفتا کہ اے ہمعنا مان من	۱۶۵۴
لیکایک بتازیم چوں شیرست	ز آرایش صف بدریم دست	۱۶۵۵
پس آن گاہ قصد زرشاں کنیم	بیکدم صف ہندواں بشکنیم	۱۶۵۶
بر آورد تکبیر و مرکب جہاند	بگفت ایں دبرست ہند و براند	۱۶۵۷
بہر جاسرے زندہ آمد بدست	صف ہندواں ہم بیک ہوشگت	۱۶۵۸
فلکند در حصن ہند و خل	پیایے رسیدند توکانِ یل	۱۶۵۹
کہ بد فتح ششاں ناصرو بختیار	گرفتند بر پشت اسپ آلِ حصار	۱۶۶۰
جہاں ماند از اں چرگی در شگفت	چو قطب دیں آں دز بیکسر گرفت	۱۶۶۱
بہ پیچید اسباباں در تمام	بروزے دوسہ کرد آسخی مقام	۱۶۶۲
بر آورد شاہِ فلک سر بریں	دگر روز کز قبہ نیلگوں	۱۶۶۳
یکے فوج لشکر بردوا گذاشت	یکے راز خویشاں در آنجا گذاشت	۱۶۶۴
رہیمی نوشت دوزی می فشاںد	سپہ خود بر آہنگ غزنیں براند	۱۶۶۵
بغار می تمامی سپہ در کشید	شنیدیم چو نزدیک غزنیں رسید	۱۶۶۶
سوئی شہر غزنیں خراسید لغت	از اں غار خود یک سوارہ بر رفت	۱۶۶۷
پہلست آسماں چادر ز رنگار	چو شب شد بخلو تگہ روزگار	۱۶۶۸
شدہ ملک سلطان شب ملک روز	بخلوت در آمد شہر نیم روز	۱۶۶۹
شدہ عالم پیر از سرجواں	پُر از مشک شد حقہ آسماں	۱۶۷۰
وزیر می کہ بود است اور اقرب	بغزنیں در آمد ملک قطبیں	۱۶۷۱
کہ اورا یکے دوست فرزانیافت	نخیں سوئی خانہ اوشتافت	۱۶۷۲

۱۶۶۳ چوپیش درش آمد آں نامور
۱۶۶۴ رقیباں بگفتند دستور را
بگفتار قیباں کنندش خبر
کہ آمد سوارے بر ایوان ما

۱۶

۱۶۶۵ بتجلیات آں مرد عجلت گرامی
۱۶۶۶ چو دستور دانا شنید این خبر
۱۶۶۷ شد از دیدن ایک اندر شگفت
۱۶۶۸ پس آنکہ دے ہر دو در پیش در
۱۶۶۹ بر اندند از اں پس بدر گاہ شاہ
۱۶۷۰ رسید چوں بر در شہ فراز
۱۶۸۱ ملک قطب دیں را بر ایوان نشانہ
۱۶۸۲ چو در پیش شد آمد آں مرد را د
۱۶۸۳ F. ۶۱ پس آنکہ بگفت آں وزیر امیں
۱۶۸۴ اگر شاہ را بے گہ آزر وہ ام
۱۶۸۵ یکے آنکہ ایک پیش درست
۱۶۸۶ دوم اہرن دارہ را بخت کرد
۱۶۸۷ دزاں پس بدر گاہ شاہ آمدست
۱۶۸۸ چو بشنید شہ این سخن از وزیر
۱۶۸۹ پس آنکہ بگفت ایک کامیاب
۱۶۹۰ دوید آنکہ آں صاحب خوب را می
۱۶۹۱ بہ نواب پر داند بر شہ رساند
۱۶۹۲ چو ایک بیخ شاہ عالم بدید
۱۶۹۳ بعد آرزو کرد پا بوس شاہ
ہمی خواند احوایب بختہ رای
بروں آمد از خانہ تعجبیل تر
بصد فرحت آنکہ کنارش گرفت
بگفتند احوال خود مختصر
بہ ہر اہی آں ہر دو مردان راہ
وزیر نکو خلق مہماں نواز
بکاخ اندرون خود خراماں بر اند
زبان دعا بعد خدمت کشاد
کہ امی خسرو جملہ روئے زمین
دو مرشدہ بیکار آرد وہ ام
کہ از بندگان شہ کشور است
ہماں مرد فیروز بخت نبرد
بصد عاجز می عذر خواہ آمدست
شگفت از طرب شاہ روشن ضمیر
درون سرا پر دہ آید شتاب
ز پیش شہنشاہ کشور کشای
ملک قطب میں را دروں تر بخواند
زمین بوسہ داد آنکہ در د وید
پس آنکہ آں بندہ نیک خواہ

بیفگند در پائے فرماں روا	کلید وزا هر تن داره را	۱۶۹۲
بجے دارم ایدر میان سپاه	بگفتا جزا پس خدستے بهر شاه	۱۶۹۵
نہاں کردہ ام ای شیہ کا مگار	سپر را از اینجا سه فرسنگه	۱۶۹۶
کہ اسے مرد ممت از کار آگہاں	چو بشنید فرمود شاه جہاں	۱۶۹۷
جہاں خواستن کار بہ ناکس نیست	مرا ذات تو از ہدایا بس است	۱۶۹۸
سہ خلعت بفرمود در گیناں	پس انگہ بدو خسرو کا مراں	۱۶۹۹

پنہا کردن سلطان مغال دین ایک را زیر تخت

و طلب کردن طایفہ کہ در بآو سخن گفتہ بودند

در اں شب زفت از بر شہریار	شنیدم ہماں ایک ہوشیار	۱۶۰۰
بگفتند احوال با یک دگر	ہمہ شب شہ و ایک نامور	۱۶۰۱
بہ ایک کہ گرد و نہاں زیر تخت	چو شد روز گفت آں شہ نیک بخت	۱۶۰۲
براں تخت با خور می بار داد	خود آنگاہ ہم اول باداد	۱۶۰۳
کہ گفتند در باب ایک سخن	طلب کرد آں قوم رو باہ فن	۱۶۰۴
رسیدند پیش شہ کا مگار	شنیدم چو آں زمرہ نابکار	۱۶۰۵
کہ اسے زمرہ نابکار و نژند	بدایشاں بگفت آں شہ ہوشمند	۱۶۰۶
دہید از سر راستی خط بخوں	چہ گوئید در باب ایک کنوں	۱۶۰۷
تا بدسر از حکم و فرمان ما	کہ اگر ایک آید بر ایوان ما	۱۶۰۸
در آرید ہر یک وریں شہ طسر	بود خون ہر یک ہباؤ ہدر	۱۶۰۹
شنیدند دادند خط ناگزیر	چو آں قوم از شاہ روشن ضمیر	۱۶۱۰
کہ ایک بروں آید از زیر تخت	وزاں پس بگفت آں شہ نیک بخت	۱۶۱۱
و عاوشنا گفت شہ را مخروں	بفرمان شہ ایک آمد بروں	۱۶۱۲
بدیدند اہل یسار و یکس	بعصہ حذر بہناد سر بر زمیں	۱۶۱۳

۱۷۱۴	ہاں قوم ازاں حال جیوں شدند	ز خط وادون خود پشیمان شدند
۱۷۱۵	قلم چوں بیا سود در شتر طاسر	چہ سود از پشیمانی الا ضرر
۱۷۱۶	غرض بعد ازاں گفت فرماں روا	کہ خونی بریزند آں قوم را
۱۷۱۷	دراں حال آں ایک مرد را	بصد عذر در پائے شہ سر نہاد
۱۷۱۸	بلگفتا کہ اسے شاہ فرخندہ فن	بکن جان این قوم انعام من
۱۷۱۹ F. ۴۲	کہ ایشان بجا نام بدی کرده اند	دل شاہ را نیز آزرده اند
۱۷۲۰	ہاں بہ کہ از غوثاں بگذری	کہ شاہ جہاں بخش و جاں پوری
۱۷۲۱	شنیدم چو دید آں سرفراز را	کہ ایک سہراندہ شفاعت ہنرا
۱۷۲۲	بخشید جانہا مراں قوم را	بفرمود گردن زغر نیں جدا
۱۷۲۳	بایک بفرمود پس شہر یار	کہ اسے سرکش پختہ و ہوشیار
۱۷۲۴	ہمیں نقطہ بر بارگے بنشین	رہ راست لشکر گہ خود گزین
۱۷۲۵	چو فردا کشد سر زوہ آفتاب	ابا لشکر خود باید رشتاب
۱۷۲۶	دگر روز کایں گنبد ویر پلے	شد از روی غور شد پردہ کشای
۱۷۲۷	بر آوردہ شاہ فلک تیغ تیز	بشد لشکر اختر اندر گریز
۱۷۲۸	بارکان دولت بفرمود شاہ	کہ ہر یک پیادہ نور دند راہ
۱۷۲۹	ہمہ خدمتے بہر ایک برند	بتعظیم او جملہ پے افشہرند
۱۷۳۰	چو شد روز ایک بہ حضرت رسید	ہاں اخترش سر بگردوں کشید
۱۷۳۱	ہمہ سرفرازاں بفرمان شاہ	پیادہ و دو فرسخ بریدند راہ
۱۷۳۲	چو در شہر آمد ہمہ در رکاب	دویدند تا دنیاید عتاب
۱۷۳۳	چو در حضرت شاہ ایک رسید	شہنشاہ ز حجاب حصرت شیند
۱۷۳۴	بفرمود کایں فخر کار آگہاں	سوارا در آید بکاخ شہاں
۱۷۳۵	فروداید از اسب بفر پیش تخت	بر آئیں شاہاں فیروز بخت

۱۷۳۶	چو ایک زجبابیں مژدہ یافت	سوار اوروں سراب شتافت
۱۷۳۷	زفرمان خسرو گریزے ندید	بیاد فرو چون بحضرت رسید
۱۷۳۸	شہش کرد تعظیم بر پائی خاست	دوید ایک انگہ سوی شتافت
۱۷۳۹	ہوسید پاشہ کنارش گرفت	سراسر بزر از نثارش گرفت
۱۷۴۰	دزاں پس شہنشاہ بر آمد بخت	بکری شست ایک نیک بخت
۱۷۴۱	شہش دسدم گرم پرسی نمود	بسے تخت حرست بکری نمود
۱۷۴۲	بفرمود شہ تا بشہر و دیار	پہ بندند آذین لہوک و کبار
۱۷۴۳	شدہ ایک دشاہ مجلس فروز	بگردند ہر دوسرے چند روز
۱۷۴۴	دزاں پس بفرمود شاہ جہاں	کہ ایک رود ہم بہند و ستاں
۱۷۴۵	بسے خلعتش دادہ شاہ کریم	بسے خورد سو گندہائے عظیم
۱۷۴۶	کہ گرجلہ عالم شود یک زبان	نگردم ز ایک گجے بدگماں

عنایت نمودن سلطان مغرورین محمد ابن بام کرت جہاں بہند و فیروزی یافتن بر سپند را قنوج

۱۷۴۷	چو بر پانصد افرو د سالے نو	ہو اسے بہاراں شد اندر رسد
۱۷۴۸	خرامید ہریک سوی بوستان	شہ غزنیں آمد بہند و ستاں
۱۷۴۹	چو بشنید ایک کہ شاہ سعید	دگر بارہ در ہند لشکر کشید
۱۷۵۰	ز کھرام آورد ویردں سپاہ	در اشناورہ گردیا بوس شاہ
۱۷۵۱	ز خرچ سپاہ و ز دخل دیار	ہمہ یک بیک گفت بر شہ دیار
۱۷۵۲	بسے خدمتش پیش خسرو کشید	بسے آفرینش ز خسرو رسید
۱۷۵۳	دزاں پس بہ شہ گفت اس نیکخواہ	کہ اقبال است ای شاہ گیتی پناہ
۱۷۵۴	بسے دگر رقم نہند و ستاں	بسے خار کندم ازیں بوستان

۱۶۵۵۶۲	ولیکن باندست یک کہنہ خاں	کہ آمدن از جسم دریں مرغزار
۱۶۵۶	ہماں را حق قنوج کشور کشا	کہ نامش بخوانند جیچند رائے
۱۶۵۶	کیے لشکرے دار دآں نابکار	کہ بگنشت از حد حصہ و شمار
۱۶۵۸	بسے پیل دارد چو البرز کوہ	مہیا بسے لشکر با شکر کوہ
۱۶۵۹	ز اقصائے دریا و تاحہ سند	بہ پیشش کمر بستہ رایان ہند
۱۶۶۰	ز رایان ہند وہمہ برتر است	سر جملہ رایاں ہمہ افسر است
۱۶۶۱	اگر خیز دآں خارا زیں بوستان	شود ملک مالک ہند و ستان
۱۶۶۲	چو ریات اعلیٰ باید رسید	سبب باید انکوں بقصد شکر کشید
۱۶۶۳	دریں بارش ہا سقد مہنم	کز اقبال شہ شکرش بشکنم
۱۶۶۴	ہمیں شاہ عالم تماشا کند	کہ ایک چہ جلدی در انجا کند
۱۶۶۵	چو ایں قصہ خسرو ز ایک شنید	برد آفریں کرد و رایش گزید
۱۶۶۶	دگر روز کز پردہ نیلگوں	عروس جہاں تاب آمد بروں
۱۶۶۶	شنیدم شہ و ایک نیک خواہ	بقنوج رانند یکسر سپاہ
۱۶۶۸	چو در حد بند وال لشکر رسید	ز قنوج جیچند لشکر کشید
۱۶۶۹	شنیدم کہ آں ایک راست کیش	بیک منزل از شہ ہی رفت پیش
۱۶۷۰	بجند وال چو در رسید آں نہنگ	کہ ہوا رہہ بود است فیر در جنگ
۱۶۷۱	یکے برہمن آدا اوراہہ پیشش	بگفتش بگو قصہ رائے خویشش
۱۶۷۲	سران سپہ کو دشکر کجاست	ہماں رائے ایں بوم و کشور کجاست
۱۶۷۳	پس آں برہمن داد اورا خبر	بہ پیشش بصد عجز بہاد سر
۱۶۷۴	بلغتا کہ اسے ترک ہند دشکار	از نیجا سپاہست دو فرسنگ دار
۱۶۷۵	دور و راست جیچند کشور کشائے	بصحرائے آمد سکونت گراہی
۱۶۷۶	وعیدست در ملک ہند و ستان	سہ روزی دگر بہت باقی ازاں
۱۶۷۷	بگستہ ہندوی دہند ہی بساط	ہمہ مست (عیش اند و غرق نشاط

۱۶۶۸	چنال اند مشغول نوش عمار	کزیں تاش نیابی یکی ہوشیار
۱۶۶۹	چو ایک زہند و شنید این خبر	طلب کرد اصحاب را سر بسر
۱۶۷۰	دزاں پس بگفتا کہ ای سرکشان	نماند کسی در جہاں جادواں
۱۶۸۱	مگر آنکہ نامے برد از غمنا	چو رستم نہد سر بکار و غنا
۱۶۸۲	یک امر دز اگر دل پہچا نہید	مرا گاد و بیگاہ یار می دہید
۱۶۸۳	زافواج ہند و بر آریم گرد	بکوشیم از جاں بکار نبرد
۱۶۸۴	ز کفار خالی نسیم این دیار	بر آریم از گلشن ہند خار
۱۶۸۵	بفرقہ علہائے اسلام را	رسا نیم چوں لشکر مصطفیٰ
۱۶۸۶	چو مردواں بہمت بر آریم نام	بدنیا و عجبی بکس ہم کام
۱۶۸۷	شنیدم چو ایک بسر شرکان	بکر دآں نصیحت چو دوش مکرکان
۱۶۸۸	ہاں چیرہ آئتمش سرفراز	کہ بد محرم خاص ایک برادر
۱۶۸۹	کیے ترک بودست اختر سعید	کہ ایک بفرمان شاہش خرید
۱۶۹۰	بہ پیش شہنشاہ باکو کہراں	ز وہ تیغہا ہنچو کند آدراں
۱۶۹۱	شہش بار بادادہ تشریف خاص	کہ بودے بہر معرکہ در قعاص
۱۶۹۲	پسر خواندہ ایک مراں ترک را	بدادش خط عشق فرما نردا
۱۶۹۳ F ۶۲	عجب بندہ کز لطف پروردگار	شد آزاد پیش اند خداوندگار
۱۶۹۴	غرض آنکہ چوں ایک چیرہ دست	بجائے کہ پیش آید بہت پرست
۱۶۹۵	ابا لشکر خویش چوں پاستاں	بگفت از نصیحت کیو دستاں
۱۶۹۶	شنیدم کہ آئتمش دیو بند	بگفتا بصف دار فیروز مند

۱۷۹۶	کہ امر دزمائیم و دشت نبرد	ز افواج ہند و بر آریم گرد
۱۷۹۸	چو شیراں ز پیلان نتائیم سر	چو پیراں بہ بندیم در کیں کمر
۱۷۹۹	تیا زیم ہر اسے ہندوستان	بلکہ ہم اطراف آپ ہستان
۱۸۰۰	در اوطان کفار آتش زیم	دریں ملک اسلام ظاہر نیم
۱۸۰۱	چو بر ایک التمش ایں قصہ گفت	دل ایک از عیش چوں گل شگفت
۱۸۰۲	و گر سرکشاں ہم دریں کار سر	نہا دند پس ایسک نامور
۱۸۰۳	فرس راند از انجا برسیم غزا	ہمی رفت گے پو یہ گے باشنا
۱۸۰۴	خودشاں جو فروج ہند رسید	سپاہش ہمہ تیغہا بر کشید
۱۸۰۵	بر افواج ہند ویکے ہوز و ند	بے تیغ برودے ہند و ز ند
۱۸۰۶	یکے لحظہ ترکان ہند و شکار	صفت ہند را ہجو مردان کار
۱۸۰۷	نداوند فرصت دریاں دشت کیں	شگستند شاں از یسار و یسین
۱۸۰۸	شنیدم کہاں رانی ہندی دیا	چناں گشت گم اندراں کارزار
۱۸۰۹	کہ کس باز گم گفت از دوی نشان	گر بے سپر گشت در کشتگاں
۱۸۱۰	ز ہند و کسے زندہ ز انجا زنت	بہر سوئی ترکان خواہید یافت
۱۸۱۱	بگشتند از ہند و اں خاص و عام	گر فتنہ اسباب ہند و تمام
۱۸۱۲	بدست آمدہ مفصل و اندہ پیل	ز دہ لشکر ہند قبل و حیل
۱۸۱۳	ز اسباب ہندی یہ گویم کہ چند	گر فتنہ ترکان فیروز مند
۱۸۱۴	دراں شب ہما نجا فرو آمدند	نوشے مسا زود آدرند
۱۸۱۵	و گر روز صفدار غوری رسید	سبکدستی ایک یک شنید
۱۸۱۶	دراں چیرگی ماند اندر شگفت	بعد آفریں در کنارش گرفت

دراں پس بد خلعتِ خالص داد	۱۸۱۷
بالمش را دو دیگر سہراں	۱۸۱۸
دگر روز شہ ایک را در را	۱۸۱۹
جو دستے بتاراج ہند و تراست	۱۸۲۰
شکستے صف را کی را یان ہند	۱۸۲۱
سہراں سہمی گیر این مرز بوم	۱۸۲۲
چو با ایک این گفت فرمانروا	۱۸۲۳
کہ از من چہ کار آید ای شہریار	۱۸۲۴
کیے بندہ ام ہم ز خند ام شاہ	۱۸۲۵
ہم از قوت شاہ ہشتا فتم	۱۸۲۶
ہر آن کار کاہد ز دستم درست	۱۸۲۷
و گرنے مرادست نیست آنچنان	۱۸۲۸
دراں پس مغزین آں شاہ را داد	۱۸۲۹
بہند و ستاں جای خویش گذشت	۱۸۳۰
پس از چند گاہے در آں گنگا گاہ	۱۸۳۱
ز غزنین شنیدم کہ سالے سہ چار	۱۸۳۲
دراں پس سہ جانب طوس ماند	۱۸۳۳
دیارِ خس و ناچی طوس	۱۸۳۴
بہر مہ در اطراف آں مرغزار	۱۸۳۵
بمالیدی اقصائے آں بوم و بو	۱۸۳۶
سہراں کشاں را کشیدی بام	۱۸۳۷
بدستش کیے بوسہ ز اخلاص داد	
بفرمود تشریف شاہ جہاں	
بگفت اے سہراں از کشور کشاں	
ہمی تا زہر سو کہ جبکہ و تراست	
مخور غم از کشور کشاں ہند	
دماں کے براؤں ز گفتار شوم	
بگفت ایکش بعد مدح و دعا	
چہ خیر و ز دستم گم کار گزار	
در خلعت شاہ کرد امیر سپاہ	
کہ بر فوج ہند و طغر یا فتم	
ہمہ پر تو ظن را یات تست	
کہ بر فوج مورے شوم کامراں	
با ایک کی خلعت خاص داد	
دراں پس سوئی غزنین ہنگشت	
نزد لے بفرمود را یات شاہ	
نخستین آں خسرو کامگار	
در اقصائے آں ملک ساو و کاہ	
شد از عدلش آراستہ یوں عودیں	
بکروی ز اقبال تا زہر شکار	
گرفتے بہر عزم شہرے دگر	
رسانیدی اصحاب دیں را بکام	

رسیدن خبر وفات غیاث الدین محمد سام بمصر الدین محمد سام و ملک بنحو الہ غیاث الدین محمود محمد سام کردن

۱۸۳۸	یکے روز شہ بود با صد فراغ	کہ از کشور غور آمد لا غ
۱۸۳۹	بصید خشتگی گردیا بوسش شاه	یکے نامہ پس کرد عنوان سیاہ
۱۸۴۰	ز حجاب بگذشت نزدیک برد	بدست شہنشاہ کراں سپرد
۱۸۴۱	زدستش جو بست شد از دست شاه	کہ عنوان آں دید کیسر سیاہ
۱۸۴۲	بدست خود از گاہ آں شاہ راد	چو آشفتنکاں مہر نامہ کشاد
۱۸۴۳	ہمی خواند از دیدہ خون فشاند	چو مقصود مضمون آں نامہ خواند
۱۸۴۴	قبلا کرد جا سہ بر آوردہ آہ	بہنگند بر خاک از سر کلاہ
۱۸۴۵	بنیقتا دگر یاں بخاک از سرید	ہمیکفت ہر دم بشور و نفیر
۱۸۴۶	کہ باز دستہ اقبال جام شکست	فلک دوستم را کنون دست بست
۱۸۴۷	غیاث الدین آں شاہ عالم نماند	بہ عالم بجز جانے ماتم نماند
۱۸۴۸	تہی ماند بے ذات او تخت غور	کنون سامیاں را بود ز روز و ر
۱۸۴۹	و گیتی سفر کرد آں پور سام	کہ بود است در دو دواں پور سام
۱۸۵۰	دل شاہ غور نبین در آن روز گار	بمرگ برادر چنان شد دگار
۱۸۵۱	کہ یکت ہفتہ بر خلق تنہود روی	پس از ہفتہ آں شہ نامہ جوی
۱۸۵۲	دواں کردش کہ براہنگ غور	فرودشتاں اندازاں کشور و بوم شور
۱۸۵۳	مجمود داد آں بر دو بوم را	کہ بودے پسر شاہ مرعوم را
۱۸۵۴	غیاث الدین اور القاب کرد شاہ	کہ دیدش سنہ اور تخت دکلاہ
۱۸۵۵	بگفتش کہ از حدیث فرات	ترا کردہ ام مرزباں تا ہرات

ہمیں گیسو کا مے دریں بوم دہر	۱۸۵۶
پس آن ناصر الدین سبوقی را	۱۸۵۷
دراں عہد بسپر و ملک فرات	۱۸۵۸
وزاں پس خداوند اقبال زور	۱۸۵۹
ہمیں کوشش دروداں مچوں پدر	
کہ بد پور خواہر مراں بادشا	
کہ درخت بہش دید نور سخات	
در آمد بغزین با قطار غور	

قصہ در کردن محمد بختیار خلیجی از غزنین و غریمت کے دن او جانب ہندوستان و گرفتاری او ملک لکھنوتے را

شنیدم زمرغان آں بوستان	۱۸۶۰
بہ نیردے نصرت بے ترک تاز	۱۸۶۱
بفرمود تا عرض لشکر کنند	۱۸۶۲
ہماں تاج الدن یلدر کا مگار	۱۸۶۳
ہماں عارض لشکر شاہ بود	۱۸۶۴
رہے کرد سپہا کہ ہر خاص عام	۱۸۶۵
ز وقت سحر تا نماز دگر	۱۸۶۶
چو فارغ شد از لشکر بمشاہ	۱۸۶۷
بفرمود بستن دفا تر تمام	۱۸۶۸
ازاں پس کہ بستند ہر دفرے	۱۸۶۹
محمد ہماں سرکش بختیار	۱۸۷۰
چو پس آمد آں سرکش ناجوی	۱۸۷۱
کہ بیکہ رسیدات سرشکرے	۱۸۷۲
کہ چوں شاہ غزنین ز ہندوستان	
بدولت سوئی کشمکش گشت باز	
یکے سائبانے بعمراز دند	
کہ بودست پسرخواندہ شہ پاد	
بفرمان خسرو اطاعت نمود	
بیک روز در عرض آید تمام	
بعض آمد افواج شہ سرسبز	
پس آن گاہ آں یلدر ددں شکار	
کہ در عرض آمد عساکر تمام	
پس آمد مگر صاحب لشکرے	
کہ بودست صفدار خلیجی تباد	
بگفتند یلدر ددں را حال ادوی	
ببستند ہر جا کہ بد دفرے	

۱۸۶۳	چگومی تو در بابش ای سرفراز	کنیم از پیش دفتر محضد باز
۱۸۶۴	چو بنشیند نیک ز درخشم گشت	مرا جش زگر می آتش گذشت
۱۸۶۵	بلغنا چنین کس که در عرض ہم	موافق نباشد مراد چشم
۱۸۶۶	ہاں بہ کہ در سال دفتر کشند	بنامش رواں خطر رودر کشند
۱۸۶۷	شنیدم ہاں لحظہ اہل قلم	بفرمان شہزادہ محتشم
۱۸۶۸	خطر د کشیدند بر نام او	چو مردود شد آن میل نامجو
۱۸۶۹	ز غرض ہم ہاں روز باخیل نویشت	بروں آمد در اہ بگرفت پیش
۱۸۷۰	ز رخ آورد در سمت ہندوستان	شنیدم چو آمد دریں بوستان
۱۸۷۱	ہمینو است آن صفد پاکیز	بچو رگر دوز عزیمت گزین
۱۸۷۲	کند چاکرے رائے جے سنگھ را	بکرے دران دز شود بادشاہ
۱۸۷۳	ہم آخر دل ادا زیں را میست	دگر گونہ انیکت را کی درست
۱۸۷۴	یکایک ز جغتو مرکب جہاند	سوئے کشور گور یکسر براند
۱۸۷۵	دراقصائے لکھنوی آن سرفراز	یکایک در آمد پے ترک و تاز
۱۸۷۶	شنیدم بر آئین سودا گراں	کہ گردن گیتی کراں تا کراں
۱۸۷۷	محمد در آمد دران بوم و بر	برزدند در کہسبہ این خبر
۱۸۷۸	کہ سودا گرے آمد از سیستان	بیاد و بس زخت قیمت کراں
۱۸۷۹	بسے اسپ تا تار و دیار چیں	نقائیں فروں دارد از ہر زمیں
۱۸۸۰	ہاں کہتہ ہمیں خبر چوں نشنود	کہ صفد ار آل جملہ افسیم بود
۱۸۸۱	ہاں لحظہ از قصر خود شد سوار	بداں تا خرو بخنے از ہر دیار
۱۸۸۲	خبر نے کہ میں عالم عشوہ گر	نہفت است سودا کی دیگر کسبر

سوسے کارواں شد عزیمت گرای	غرض چون بروں آمد از تفرای	۱۸۹۳
محمد بہ پیش نفایس کشید	شنیدم چو در کارواں در رسید	۱۸۹۴
بیاراں از اں ہوا شارت نمود	نخستیں کیلئے تعبیه کردہ بود	۱۸۹۵
بسازند مرہند و انرا ہدف	بدان قادر آیند از ہر طرف	۱۸۹۶
ہیفتاد در فوج ہند و شکست	چو ترکان ہند و نہادند دست	۱۸۹۷
بگشتند با ترک و حشت گرای	گردے بماندند در گرد رائے	۱۸۹۸
دراں جنگ شد یک زمانے درنگ	زمانے بکردند با خصم جنگ	۱۸۹۹
بگردند یک حملہ چوں تند باد	ہم آخر دلسیران خلجی انرا د	۱۹۰۰
اشیر آمد آں رائے بر بختیار	چو گشتند آں چند ہند و سوار	۱۹۰۱
جد اگانہ لکاش شدہ تنگ گاہ	محمد در اں ملک شد بادشاہ	۱۹۰۲
عیان کرد اسلام آں پاک دین	شنیدم ز لکھنؤ قیادنا بیخیں	۱۹۰۳ E ۶۷
فراواں بدست آمدہ تاج و تخت	بنیروئے اسلام دیاری بخت	۱۹۰۴
بد ہر شش خدا کا مکاری دہد	بلے ہر کرا بخت یار سی دہد	۱۹۰۵
بر اسباب گیتی نظر کم فتاد	دلے ہر کرا چشم ہمت کشاد	۱۹۰۶
محبس و دریں راہ فالے بود	چو در عقل اورا کسے بود	۱۹۰۷
ہمہ کار با لیش میسر شود	نجا کے کہ دستے زندہ ز شود	۱۹۰۸
زندگام دایم بسحر کے کام	بدانش فند مرغ دولت دمام	۱۹۰۹
ردم اندریں کارواں بلے گرد	بیاتا چو مردان آزاد رو	۱۹۱۰
بسازیم با فخر حقہ و اسلام	بسوزیم اسباب عالم تمام	۱۹۱۱
گرد و اہم از غم روزگار	دریں رہہ برا نیم قلاش وار	۱۹۱۲
گزین رہہ برا ز باغ عالم خوریم	خوریم انجیم دار نیم غم خوریم	۱۹۱۳
ز نیم اندہ برائے تماشا قدم	چوستان دریں باغ ہر بخت دم	۱۹۱۴

چو گل از دم صبح خداں شویم	چو ست از تماشا کی بستان شویم	۱۹۱۵
کہ در قصد ما آسمان و زمین است	بگویم ہنگام عشرت ہمیں است	۱۹۱۴ F. ۶۰
زمین جڑ عہ و آسمان جام ساز	بیاسا قیادہ کیے دور راز	۱۹۱۶
رود فرق از آسمان تا زمین	تھے وہ کہ از ساغر اولیں	۱۹۱۸

عزیمت دین سلطان معز دین سہم جاخوارزم و بلخ و با گشتن در ہندوستان میل کردن و شہید شدن او

باقطایع غزنین ہی راند کام	شنیدم معز دین آں پور کام	۱۹۱۹
ز غزنین دگر بارہ شکر کشید	چو تار بج در ششصد دیک رسید	۱۹۲۰
چو زین قصہ ماہی سہ چار گذشت	بخوارزم رفت و سبک باز گشت	۱۹۲۱
ز ترکان کافر بے خون فشانند	سوئے بلخ شکر ز غزنین ماند	۱۹۲۲
ہم آخر براں طایفہ صلح کرد	شنیدم بے گشت شاں در بند	۱۹۲۳
ہم از حد اقصائی این بوستان	وز انجاد در آمد بہ ہند وستان	۱۹۲۴
چو در منزل شوم و تنگ رسید	سپہ را بر آہنگ غزنین کشید	۱۹۲۵
بزد بر سر شاہ گہ بار تیغ	یکایک بکے تلخ بے بید ریغ	۱۹۲۶
کہ سر سوئے گلزار جنت کشید	چنان شاہ راز خم کاری رسید	۱۹۲۷
شد از لشکرش عالمی پائال	بغزین شہ راند سی و دو سال	۱۹۲۸
ہمہ ہند از دودار سلیم شد	شناخوان او بہفت اقلیم شد	۱۹۲۹
بقوت صحیح و بہت سلیم	شہ بود الحق سلیم دگر کم	۱۹۳۰

ہم عمر اور دفت اندر نبرد	ہزارے دوپل زیاں جمع کرد	۱۹۳۱
پرسید از خازن را استدکار	شنیدم کہ روزی ہاں شہر یار	۱۹۳۲
چہ موجود داری مرادہ خبر	کہ اندر خزانہ ز رخ و گہر	۱۹۳۳
کہ بد اسم او اسمعیل امیں	ہاں خازن آنکہ بشاہ گزین	۱۹۳۴
گذشت ست کار نقد از شمار	بگفتا کہ اسے خسرو کامگار	۱۹۳۵
کہ از ہر گز بیش دارد ہہا	یکے روز سنجید الماس را	۱۹۳۶
بغیر از زر و گوہر شاہوار	میںے پانصد آند فزدوں بر ہزار	۱۹۳۷
نقد و گز ہم بریں کن قیاس	تو پس اسے شہنشاہ گوہر شناس	۱۹۳۸
بے کار از دے برآمد شگفت	ہمہ حال گر چہ جہا نرا گرفت	۱۹۳۹
کہ غم یک جو بودش بدست	ہم ازیں کار دواں رخت بست	۱۹۴۰ F. ۶۸
کہ از دار فانی سفر باز گشت	ز ششصد و سادو چاندون گذشت	۱۹۴۱
نبردست ہر کو بدینگو نہ مرد	ز گیتی بجز نام نیسکی نبرد	۱۹۴۲
بانے دگر مجلس آراست ست	تو گوئی گزین بزم کہ خاست ست	۱۹۴۳
بیادش بگوید بہر بوم و بر	بہر ج کہ صاحب دے ہر سحر	۱۹۴۴
کہ شد باد از نافہ مشک بیز	بیاسا قیامے باغ بریز	۱۹۴۵
ہاں بہ بودست در لالہ زار	بوفتے چنیں مردم ہو شیار	۱۹۴۶

قصہ مملکت تاج الدین یلدر زو قطب الدین ایبک

و ناصر الدین قباچک کو بیطاب اللہ تراہم ۱۵

چنیں گفت پیرانہ سرے ۱۹۴۷ کہ چوں شاہ غزنین بشد زین سرے

۱۹۴۸	ملک تاج دیں یلدرز آں مردکار	کہ بودست پسرخوانده شہر یار
۱۹۴۹	بطغلی خریدش سپہ دار راد	دزاں پس بدودخت ایک بداد
۱۹۵۰	سپہ دار راچوں بنودست پس	شنیدم چنیں بودشہ را پس
۱۹۵۱	کہ خودچوں بردخت ازیں کوچگاہ	ہماں یلدرز یل بودجائے شاہ
۱۹۵۲	ولیکن بریں را کھی یا راں بنود	نہاں ہر سرے شورشے می نمود
۱۹۵۳	ہم آخر جو سفدار در پردہ شد	جہاں رادل از مرگش زردہ شد
۱۹۵۴	پس از ماتم دگریہ کار آگہاں	بیلدر بدادند تخت شہاں
۱۹۵۵	شنیدم کچھو دفسر مال ردا	کہ پوری برادر بدے شاہ را
۱۹۵۶	بنشدند قصہ پس از شور و شر	کہ اے دارش ملک غزنیں و غر
۱۹۵۷	شہنشاہ از یک رداں خوش اند	کنوں تخت فی شاہ خالی بماند
۱۹۵۸	توچوں وارثے اندریں تخت گاہ	بفرما کہ بر سر کہ گیر دکلاہ
۱۹۵۹	سراں جملہ چشمے برہ مانده اند	بامتد فرماں شہر مانده اند
۱۹۶۰	زر راہ کرم امیں سخن را جواب	بیاید کہ ایدر فرستی شتاب
۱۹۶۱	نعمیات الدین آل شاہ محمود را	کہ بودست در غور فرماں رداے
۱۹۶۲	چو برخواند امیں قصہ دلیپذیر	بفرمود تا در چپکاند دبیر
۱۹۶۳	جوابے نویسید براہل سپاہ	کہ یلدر بغزنیں بود یاد شاہ
۱۹۶۴	مکر دیم آزاو آں شاہ را	بداد میکش آل فسر دگاہ را
۱۹۶۵	ہماں قطب دیں ایک راد را	بلاہور کر دیم فسر مال ردا
۱۹۶۶	بداں تا کند ضبط ہندوستان	کند باغستانی دراں بوستان
۱۹۶۷	شنیدم چوزاں شاہ اختر سعید	بغزنیں دلاہور فرماں رسید
۱۹۶۸	بفرماں آں شاہ فیروز بخت	بلاہور ایک برآمد بہ تخت
۱۹۶۹	بغزنیں چو شاہان غوری نژاد	ہماں تاج دیں تاج بر سر نہاد
۱۹۷۰	قباجہ بلتاں برآمد بہ تخت	کہ بد بندہ شاہ فیروز بخت
۱۹۷۱	ہماں شمس دیں در بدادوں بماند	بفرماں ایک ہماں ملک راند
۱۹۷۲	دراں ددر فرخندہ ہر باد شاہ	ہمی راند ملکہ بہر تخت گاہ

کہ ناگاہ دوران بر آئیں خویش
رسانید در لذت نوش نیش

۱۹۷۳

اختلاف افقادن میان یلندر و ایبک F۶۹

و منہم نرم شدن یلندر بسمت کرمان

ہاں ایک دیکڑ شہر یار	شنیدم چو بگذشت سیالے رجاہ	۱۹۷۴
شدہ ہر دو با ہم خصومت گزین	کشیدند با یکدگر تیغ کین	۱۹۷۵
کہ بودند شاہان کشور خدیو	در اقصائی پنجاب آں ہر دینو	۱۹۷۶
زلاہور دیگر فرس بر جہاند	یکے شکر از شہر غزنیں بلند	۱۹۷۷
زخوں غرق کردند آں بوم دہر	مصافے بکردند با یکدگر	۱۹۷۸
کہ طوفانے ازخوں برا نگینختند	چنان خوں در آں حر بگرینختند	۱۹۷۹
کہ خیزد زلاہور و غزنیں دوی	بکوشید ہر یک پے خصودی	۱۹۸۰
خصومت گری از میان گم شود	یکے را دو کشور ستم شود	۱۹۸۱
ز یلندر در آں دشت برگشت بخت	شنیدم ہم آخریں جنگ سخت	۱۹۸۲
براہ فرار شش عزیمت فتاد	چو افواج اودر ہر نیمت فتاد	۱۹۸۳
دترم دار مخمور حیراں برنت	از انجا بکرمآں گریزاں برنت	۱۹۸۴
چو فیروز شد اندراں کارزار	ہماں قطب دیں ایبک نامدار	۱۹۸۵
رداں شد ز پنجاب در تنگاہ	پس از غارت بنگہ کیستہ خواہ	۱۹۸۶
بر آئین شاہان فیروز بخت	در آمد بہ غزنیں بر آمد بہ بخت	۱۹۸۷
چو برگشت از دولت تیز گام	چہل روز آسنا ہی راند کام	۱۹۸۸
بہین خواہی خصم شکر کشید	ز کرتاں ہماں یلندر زیل رسید	۱۹۸۹
ہماں ملک رفتہ بدست آورد	بد اں تاب دشمن شکست آورد	۱۹۹۰
بجز عطف ایبک گریزی ندید	شنیدم کہ ناگہ بغزنیں رسید	۱۹۹۱

برائے ہے کہ آنرا ہمہ خاص عام	۱۹۹۲
نیار دگدگشتن درو لشکرے	۱۹۹۳
ہاں ایک بیل دران راہ رفت	۱۹۹۴
دگر بارہ یلڈر زیار می بخت	۱۹۹۵
ہمی راند ملکہ دران تھنگا	۱۹۹۶
بجواند ہی سنگ سوراخ نام	
مگر یک سواری دیکہ شقرے	
بلاہور یکسر خراسید تفت	
بدار الخلاف بر آمد بخت	
ہمی گفت ہر لحظہ شکر آ	

خطا کردن ایک از اسپ و ہید شدن در لاہور و ملک گرفتن آرامش ابن ایک

شیندم ہاں ایک دیوبند	۱۹۹۷
در لطف براہل دانش کشاد	۱۹۹۸
ہمی راند ملکہ دران مردو بر	۱۹۹۹
بہر روز گشتے زمشکو سوار	۲۰۰۰
زچو لگاش فرسودہ گوئی زمیں	۲۰۰۱
چو بگشت ازین قصہ سالو سوار	۲۰۰۲
کے روز آں سرکش نامور	۲۰۰۳
شیندم کہ چوں دولت از دی بگشت	۲۰۰۴
زبوسے دباغت دماغش بسخت	۲۰۰۵
بگفت ازین کو دباغت گراں	۲۰۰۶
بگفت این وزا سخاں ماں گشت	۲۰۰۷
عواناں بکوی دباغت گراں	۲۰۰۸
کزیں کو چہ بنیاد ہا بر کنسید	۲۰۰۹ F. ۷۰
مگر بد دران کوئی بیجا صلاں	۲۰۱۰
بلاہور چوں شد سکونت پسند	
کے رازیک لک درم کم نداد	
کے ملک غزنین خمارشیں بسر	
گئے غم میدان دگاہے شکار	
تہی گشتہ از صید روئی زمیں	
دگر مہرزد سکے روزگار	
بمیدان ہی رفت بعد از سحر	
بکوسے دباغت گراں می گشت	
کے آتش از بہر خود بر فروخت	
بگسیدند در کوئی دیگر مکان	
بمیدان معہود و مساز گشت	
رسانید فرمان شاہ جہاں	
سکونت بسر کوئی دیگر کنید	
کیے نامرادے ز صاحبلاں	

دباغت ہی داد مفس خویش	گرفتہ دباغت گرمی را بہ پیش	۲۰۱۱
شدش روشن از حکم شاہ جہاں	بگوشش چو افتاد بانگ عواں	۲۰۱۲
بہ بیکی کہ حکمش بیایاں رسد	بگفتا کہ چوں شد ز میدان رسد	۲۰۱۳
مدا رید بہودہ مار از کار	چو دارم فرصت درس کار دیار	۲۰۱۴
اثر ہائے انفساں ظہار گشت	ازیں گفت و گو چوں دو ساعت گشت	۲۰۱۵
زمیدیاں رسیدند خلقے دواں	شنیدم ہماں دم تا ساعت کناں	۲۰۱۶
بگو با ختن دست چو گان کشید	بگفتند نہ چوں بیدیاں رسید	۲۰۱۷
ہی بردگو از حریفان فزوں	ہی تاخت مرکب بیدیاں فزوں	۲۰۱۸
خطا کرد از مرکب را ہوار	چو شد نوبت ماندن شہر یار	۲۰۱۹
بماندہ کے پائے شدہ در رکاب	بجست از ہنش خشت کیشتافت	۲۰۲۰
گرامی تنش جباں باز د سپرد	تن شدہ دراں تہلکہ گشت خورد	۲۰۲۱
ز حالات بتواں گرفتین دلیل	بلے چوں درآید اداں رحیل	۲۰۲۲
شود ملکش از ملک گیتی تمام	سخت آنکہ حرصش فزاید نام	۲۰۲۳
طلبکار ملک دگر ہم بود	ازاں ملک خرسندیش کم بود	۲۰۲۴
بیازار داز زور و مال دواں	دگر آنکہ دباہائے دختگان	۲۰۲۵
بگردند دفش برسم شہاں	غرض چونکہ ایک برفت از جہاں	۲۰۲۶
کہ بود پسر شاہ را با لیکتیس	شنیدم کہ آرام شاہ گزین	۲۰۲۷
نداوشش دے فرصتے روزگار	پس از شدہ بلا ہور شد شہر یار	۲۰۲۸
تہی شد دگر بار تخت شہاں	سر چند روزے برفت از جہاں	۲۰۲۹
کہ شد بے مزاجسم چناں بوم و بر	شنیدم چو ملیدر شنید این خبر	۲۰۳۰
نواحی لاہور را ضبط کرد	سپاہے فرستاد آل شیر مرد	۲۰۳۱
فرستاد یک چتر گو ہر نگار	وزاں پس باہتمش نامدار	۲۰۳۲
کہ اچو مرد داناںی روشن ضمیر	بنشستہ براں نامہ دلیذیر	۲۰۳۳
جہاںگیر با کامہ دوستاں	تو ملکہ ہمیراں بہ ہندوستان	۲۰۳۴
دراں حد ششم ہائی جد است	نواحی لاہور در حد ماست	۲۰۳۵

۲۰۳۶	تو باید کہ ایدر نیاری سیاہ	ہاں سو بسازی کیے تخت گاہ
۲۰۳۷	برانی سپہ تابدریائے شور	بکیری ہمہ ملک سند و بزر
۲۰۳۸	شنیدم کہ یلدر سوئی شمس دیں	فرستاد چتری و فضا چنیں
۲۰۳۹	رضا داد التمش کامیاب	رفیقانہ بنوشت برومی جواب
۲۰۴۰	ہمی بود ثابت بچہ کے کہ نسبت	بسرحد یلدر نیا لود دوست
۲۰۴۱	شنیدم بنزدیک آں روزگار	عیان کرو بے دگر روزگار
۲۰۴۲	زخوار زم فوجے بغزینیں رسید	یکایک دریاں تختگاہ سر کشید
۲۰۴۳	کیے شور در شہر ناگہ قتاد	تو گوئی کہ آتش بجگہ قتاد
۲۰۴۴	جو پرواہی پیکان یلدر ندید	ز غزینیں سراندر نہر میت کشید
۲۰۴۵	رہ سنگ سورخ آں شہر یار	بلوچور آمد سرا سیمہ دار
۲۰۴۶	ہمی بود سالے دراں بوم دبر	کہ ناگہ ز دایام مہرے دگر

خبر وفات ایک رسیدن بہ شمس الدین

التمش جلوس او پر تخت گاہ دہلی

۲۰۴۷	چو شنید آں شمس دین ہنگ	کہ بہاد سر ایک تیز جنگ
۲۰۴۸	کیے ہفتہ در ماتم او شمس	ہمی زوز افسوس دستے بدست
۲۰۴۹	بے رنج از دید ہاجوئی خوں	دگر روز ز دسا بنانے بروں
۲۰۵۰	سپہ از بد اوں بدلی کشید	بیک ہفتہ در قصد خود رسید
۲۰۵۱	شنیدم کہ دہلی دراں روزگار	کیے بود از پر گناہ دیار
۲۰۵۲	گر بے درو ساکن از موبداں	کہ بودند عبا و ہندوستان
۲۰۵۳	ملک شمس دیں چوں بران رسید	سواوش ہمہ عشرت انگیز دید
۲۰۵۴	بے حصن را و صف بشنیدہ بود	فزون تر از ان دیدش می شنود
۲۰۵۵	شنیدم در اقصائی ہند	ہاں جاگہ گشت خاطر پسند
۲۰۵۶	در و کرد بر رسم شاہاں جلوس	سراں کردہ در عیش پاپوس

برآمد دو چتر سفید و سیاه
 بگیتی خورد برز باغ اُسید
 یقین دامن که در ششصد هفت بود
 دران ناحیه شد سکونت پذیر
 شد از فرشته تختگاه و عظیم

چپ راست خسرو دران پاکیا
 بدان تابگیر و سیاه و سپید
 جلوسش دران تختگاه و سعود
 شنیدم که آن خسرو هند گیر
 ازان روز باز آن رباط نعیم

۲۰۵۷

۲۰۵۸

۲۰۵۹

۲۰۶۰

۲۰۶۱

جنیدین سلطان تاج الدین یلدر از لاهور و عزیمت
 کردن سلطان شمس الدین از دہلی بہ قصد

برایوان شہ اول بامداد
 پیرسید از شاه فرخندہ کیش
 چہ داری خبر از ملوک جہاں
 حدیثیہ چو ماہ معین خوشگوار
 دعا گفت و آنکہ زبان برکشاد
 ہی آیم از جانب مولتاں
 نہ سیلے پس دار دہنے بہ پیش
 ہمہ ملک غزنیں بر فتنہ زدست
 بلاہور آمد سر اسیمہ دار
 بدل دادن شاہ حرمت نمود
 بقصد دیار تو مرکب جہاند
 باہستگی می براند سیاہ
 طلب کرد لشکر کشان گزین
 باہل سپہ مال مسعود داد
 خروش سپاہش بگردوں رسید
 ہوا خواہ او جملہ خیل و خدم

کیہ روز سیلے در آمد چو باد
 بر دزد حجاب اوراہہ پیش
 کہ ہاں از کجائی رسی اسے فلاں
 چو بشنید پیک از لب شہ یار
 بتعظیم شہ بر زمین سر نہاد
 بگفتا کہ اسے شاہ ہندوستان
 قباچہ بھلتاں ست برجائی خویش
 زخوار ز میان تاج یلدر ز شکست
 ز غزنیں شکستہ پرسم فرار
 سپاہش کہ در حد لاهور بود
 دزدانجا کنوں شکر اس سو براند
 را کہ روشن من در آتشی راہ
 چو بشنید اس ققتہ را نفس دیں
 جہاں روز مہ از خزانہ کشاد
 سپہ را دگر روز بہر دکن کشید
 ہی را ند منزل بہ منزل حنم

۲۰۶۲

۲۰۶۳

۲۰۶۴

۲۰۶۵

۲۰۶۶

۲۰۶۷

۲۰۶۸

۲۰۶۹

۲۰۷۰

۲۰۷۱

۲۰۷۲

۲۰۷۳

۲۰۷۴

۲۰۷۵

۲۰۷۶

۲۰۷۷

چو شکر بخد ترا این رسید	۲۰۴۸
سپه کردم در تو این مقام	۲۰۴۹ F. ۴۲
که شمس الدین اندر تو این بسید	۲۰۸۰
شنیدم سپه را ندید ز شتاب	۲۰۸۱
دگر در زین چرخ کودک فریب	۲۰۸۲
دو شکر رسیدند از هر دو سو	۲۰۸۳
سه فر هنگ زانجامد و راشنید	
چو شنید آن یلدر از خاص عالم	
بر آن هنگ پیکار شکر کشید	
بدان تا شود بر عدو دست یاب	
بر آورد یک گوی زین ز جیب	
ستادند در بیشه رود رود	

مصارف در سلطان شمس الدین با سلطان یلدر زامه

گشتن سلطان یلدر بر دست سلطان شمس الدین

بر آن شاه هندوستان شمس الدین	۲۰۸۴
بدو گفت کاش شمس الدین را بگوئی	۲۰۸۵
تو دانی که تسلیم هندوستان	۲۰۸۶
بشاهی در من فراخور ترم	۲۰۸۷
اگر قطب ایبک ز من سربتافت	۲۰۸۸
بغلغت رسانید ما را اگر ز ند	۲۰۸۹
شنیدی که ایام باد چه کرد	۲۰۹۰
منم جائے فرزند شاه عجم	۲۰۹۱
تو خود بنده بندگان شاهی	۲۰۹۲
اگر بندگان نیاگان من	۲۰۹۳
سز دگر برایشان برانم سپاه	۲۰۹۴
ولیکن ترا اے خردمند مرد	۲۰۹۵
اگر زیری سر بفسد ماں در کار	۲۰۹۶
فرستاد یلدر ز سولے گزین	
که لے مرد شکر کش و نا مجوئی	
که امر و در دوسے تو داری مکار	
که بر جائے پور شه دارم	
بغزین برائی خلوت شتافت	
هم آخر سر اندر هنر بیت فلند	
تو هم گریه غاکسل از ما مگرد	
که هم تشنگه دارم دهم چشم	
ز اقبال من هم انگر آگهی	
بتا بند گردن ز فرمان من	
ادب شال کنم هم به شمشیر شاه	
نشاید که با ما شوی هم نبرد	
مکن تیره بوخویشتن روزگار	

۲۰۹۶	دگر نے ہم اکٹوں وریں انجمن	بہ بنی تماشائے افواج سن
۲۰۹۸	چشمیں الہیں قصہ راگوش داشت	نشد طیرہ چوں قوت ہوش داشت
۲۰۹۹	بنیگند از روی و حشمت نقاب	بنرمی فرستاد بروی جواب
۲۱۰۰	فرستادہ را گفت شہ را بگوسی	کہ ای شاہ شہزادہ نامجوی
۲۱۰۱	تو دانی کہ امروز ملک جہاں	کسے راست کو بیش از آرد تو اس
۲۱۰۲	گذشت آنکہ نبطش بمیراث بود	فلک دیر شد کیں مرسم رلود
۲۱۰۳	دگر نے بغزینس دریں روزگار	ہم از آل ترکاں سرود شہریار
۲۱۰۴	نشاید درو شاہ خوار زم و غور	دگر آنکہ ملکہ بکسیر د بزدور
۲۱۰۵	چو ملک جہاں در تغلب فتاد	جہاں جملہ سرور تغلب نہاد
۲۱۰۶	نکیر ی جہاں را بمیراث دلافت	مگر آنکہ تیغے زنے در مصاف
۲۱۰۷	چہ خوشش گفت آن بخر دہوشمند	در اوراق جسمہ پوشد نقتشند
۲۱۰۸	دوشیر گرسنہ است دیک ران گو	کباب آنکسے راست کور است زور
۲۱۰۹	دگر آنکہ گفتیم اے شیر مرد	نشاید کہ با من شوی ہم نبرد
۲۱۱۰	من اول بقصدت نر اندم سپاہ	تو کردی بقصدم دریں ملک راہ
۲۱۱۱	تو خود عہد بستی در آغاز کار	سپردی بمن چہ گد گاہر کار
۲۱۱۲	ہم آخر شکستی ز خوار زیماں	بقصد دیارم بہ بستی میاں
۲۱۱۳	شکستی ہاں عہد دیرین تویش	چہیں ناید از مردم سادہ گیش
۲۱۱۴	گرت بود و سستے بکار دغا	چرا کشور خویش سرگردی رہا
۲۱۱۵ F.۷۳	من این عہد خود کم شکستہ ہنوز	تو گشتی در اقطاع من کینہ توز
۲۱۱۶	بیار انجہ داری ز صلح و ز جنگ	کہ در ہر دو کارم نیماںی درنگ
۲۱۱۷	اگر صلح تنہا بہ میداں در آمی	پے آشتی شاد و خندان در آمی
۲۱۱۸	ازیں سوی من ہم ہمیداں رسم	بیک تن خرامان شاداں رسم

بگیریم من یکدگر را کسار	۲۱۱۹
دگر خود نداری دیں کار رای	۲۱۲۰
کسے را که دادار بخشد ظفر	۲۱۲۱
دراں کس که برگردد امر و زنجنت	۲۱۲۲
چو بر یلذزاین قصه آں پیر گفت	۲۱۲۳
چناں غول و حشت بر و شخت ز راه	۲۱۲۴
نه در میمنه دید و نه سیر	۲۱۲۵
ازاں حمله دارای هندوستان	۲۱۲۶
هم آخر چو آں تعبیه دید حنام	۲۱۲۷
بر آمد خرد شے ز هندی درائے	۲۱۲۸
چناں راند افواج هندوستان	۲۱۲۹
شنیدم کز اں حمله هائے درشت	۲۱۳۰
دراں پس پیچیدیم هر دو عناں	۲۱۳۱
به سال تاجاں بود بر قرار	۲۱۳۲
چو یلذز سر اندر زیر کیت نهاد	۲۱۳۳
گروهے بدنبال او کیں گرا	۲۱۳۴
فرد آمد از اسپ و شتر در نماز	۲۱۳۵
گرفتند او را در اں مرغزار	۲۱۳۶
دریں روز بسیار مرد گزیں	۲۱۳۷
شده لشکر هند در ترک تار	۲۱۳۸
من اندکسے را بدل خار خار	
بزن کوس در قلب میداں درآی	
بنصرت نهند تاج زریں به سر	
بلک عدم بایدش بر درخت	
یکے حرف از اں داستان نم نهفت	
بنزد کوسن فرمود جنبه سپاه	
سپه را بنزد بر سپه یکسره	
بجنبه چوں سر و می از بوستان	
بگفتا که لشکر بجنبه تمام	
دم ترک مجبوس شد هم بنائے	
که پیچید افواج یلذز عناں	
سواراں یلذز نمودند پست	
تولا هور من سو می هندوستان	
فرستیم بر یکدگر یادگار	
شنیدم که در حد بلانشی قتاد	
چو یلذز رساں دید آں قوم را	
رسیدند کز دایں گردن فراز	
اسیران بر دند بر شہر یار	
به پوست در لشکر شمشیر	
دراں تاختن گشته با برگ ساز	

رواں سلطان شمس الدین از تر این بملتان
بقصد قباچه و غرق شدن قباچه در آب

۲۱۳۹	چنین فتح چو شمس دین ادوید	بے شکر ایزد بجا آوری
۲۱۴۰	بفرمود تا یلدر چیسرہ را	نہند آہنیں بند بر دست و پا
۲۱۴۱	دراکجا بہ شہر بد آؤں برند	بدست عوانان دزل برند
۲۱۴۲	دراں پس سپہ برتر آین کشید	بہ قصدن قباچہ بلمتاں رسید
۲۱۴۳	چونزدیک راوی در آمد سپاہ	بلمتاں رسید این حکایت بشاہ
۲۱۴۴	قباچہ بجز جنگ چارہ ندید	زلمتاں سپہ حملہ بیرون کشید
۲۱۴۵	چو موجود شد حملہ ساز نبرد	بہر جا کہ بد زور قے جمع کرد
۲۱۴۶	ہمی خواست تا بگذرد رود آب	مصافے دہد باشہ کامیاب
۲۱۴۷	دگر روز بر زور قے شد سوار	سپہ گفت عبرہ کند جو ببار
۲۱۴۸	زمانہ یکے لعبت انتخاب نمود	ہماں زور قے کا نذر دشاہ بود
۲۱۴۹	رواں غرق شد اندراں جو ببار	ہمیں است بے شیوہ روزگار
۲۱۵۰	جہان انداری تو کارے دگر	مگر ہر زمانے شکارے دگر
۲۱۵۱	یکے را کئی غرق در جوئے آب	یکے را کئی تشنہ اندر سراب
۲۱۵۲ F. ۷۲	کہ از دست این زخت آنرا بری	کہ از تیغ این فرق آں پروری
۲۱۵۳	کہ از ماتم این گمنی سوراو	کہ از ظلمت آں دہی نوراد
۲۱۵۴	غرض چوں قباچہ در آں روزگار	بتقدیر شد غرق در جو ببار
۲۱۵۵	شنیدم تمامی سراں سپاہ	چو دیدم شد غرق در جوئے شاہ
۲۱۵۶	دل از جانب او برداختند	بہیں قصہ را ستغفہ ساختند
۲۱۵۷	دگر روز آں ستغفہ از مولتاں	بروند بر شاہ ہند دستاں
۲۱۵۸	دل شاہ از یک جہت شاہ گشت	کہ بے زحمے خصم بباد گشت
۲۱۵۹	دگر وہ درم شد چو کارا گہاں	کہ روزے بر دہم سمرید جہاں
۲۱۶۰	ہمہ خاک ملتاں دلاہور ہم	جو گرفت آں شاہ دریا حتم
۲۱۶۱	یکے مہ در آں شہر ہائے عظیم	ہمہ کار ہاگرد چوں مستقیم

۲۱۶۲	دزاں پس کیے از سران سپاہ	بلاہور و ملتان رہا کردہ شاہ
۲۱۶۳	ہماں گشت سرحد ہندوستان	شنیدم دگر روز شاہ جہاں
۲۱۶۴	رنج آورد در جانب تخت گاہ	ہمی راند منزل بن منزل سپاہ
۲۱۶۵	چو در شہر آمد شہ تازہ رو	بستند اذین بہر چار سو
۲۱۶۶	ہمہ شہر و کشور چنان گشت شاد	کہ کس نام غم را نیاورد یاد
۲۱۶۷	دوسہ روز خلق چہ روز و چہ شب	نبودند یک لمحہ ہم در طرب
۲۱۶۸	بشام و سحر می کشیدند جام	بنام ہماں خسرو و نیک نام
۲۱۶۹	بلے شہ چو در عدل و احسان شود	ہوخواہ او جملہ گہساں شود

ذکر مناقب سلطان الدین التمش و عمار دہلی

۲۱۷۰	بشننامہ آں پیر طوسی سرشت	بہرہ داستانے کہ خورم نبشت
۲۱۷۱	اگرچہ کند وصف بسیار چیز	کند بیشتر وصف اس چار چیز
۲۱۷۲	ز شاہاں فریدوں و گے را مدام	ستاید بسی و بہشتی تمام
۲۱۷۳	کند وصف رستم ز گردن کشاں	ز اسب و سلج و ز بر بریاں
۲۱۷۴	بلے ہرچہ مقبول ایزد بود	ہمہ وصف او بر زبانہاں بود
۲۱۷۵	و گر نصرتے نبود از کردگار	کجا با فریدوں بود بخت یار
۲۱۷۶	چو ندید خلفہ ایزد کارواں	چہ رستم چہ خوش و چہ بر بریاں
۲۱۷۷	غرض جو نیکہ خورشید روی زمین	شہ التمش آں شمس نیا و دین
۲۱۷۸	بدی چنان تخت گاہے بناخت	سپاہش در اقصا آں ملک تاخت
۲۱۷۹	دراں شہم یک رونق شد پدید	بلے لذتے با شد اندر جاید
۲۱۸۰	بے سیدان صحیح النسب	رسیدند روی ملک عرب
۲۱۸۱	بے کاسبان خراساں زمین	بے نقشبندان اقلیم چین

بے زاد و عابد از ہر بلاد	بے عالمانِ سخن را نثراد	۲۱۸۲
ز ہر شہر ہر اصلِ سین بران	ز ہر ملک ہر جنسِ صنعت گراں	۲۱۸۳
جو ہر فرد شاہِ بردن ز قیاس	بے ناقدانِ جو ہر شناس	۲۱۸۴
بے اہل دانش ز ہر مزدوم	حکیمانِ یونانِ طبیبانِ روم	۲۱۸۵
چو پروانہ بر نورِ شمع آمدند	دراں شہر فرخندہ جمع آمدند	۲۱۸۶
دیارِ شش ہمہ دارا تسلیم شد	یکے کعبہ ہفت آفتاب تسلیم شد	۲۱۸۷
رسانید ریایاتِ دیں را بہا	شنیدم کہ بنائے آلِ سلطانی	۲۱۸۸ F. ۷۵
فرد تر ز حرم و بہت بلند	شہنشاہ بود صاحبِ دل و ہوشمند	۲۱۸۹
ہمیش اختر شاہ مسعود بود	ہمیش طالع شاہ محمود بود	۲۱۹۰
کز دگشت در رشکِ بلخ جناب	چو در ہند آراست شہرِ چنان	۲۱۹۱
بردنش یکے حوضِ آغاز کرد	دور مسجدے جاسے ساز کرد	۲۱۹۲
کہ بد آبش از چشمہ آفتاب	شد آن حوض را حوضِ شمس خطاب	۲۱۹۳
گرفتہ چو طوی لغردس جا	منارہ دران مسجد با صفا	۲۱۹۴
موصول داشت از دود آہر منش	بر آورد حصنے بہ پیر منش	۲۱۹۵
مکر بست آن نایبِ کامگار	شب دروز ہم خود دران کار و بار	۲۱۹۶

آمدن سلاج در ملی آذران ز مزم و ادن مرطان
شمس الدین و آن در حوضِ انداختن

۲۱۹۷ یکے روز آن شاہ ایزد شناس کز دگشت در ہند کعبہ اس

۲۱۹۸	ہمی گشت در گرد و حوض جدید	کہ ناگہ کیے مرد حاجی رسید
۲۱۹۹	کیے شیشہ پر آب زمزم بہت	خود از ساغر عشق مست است
۲۲۰۰	سلام و دعا گفت بر شاہ راد	بتحفہ جہاں شیشہ دستش بداد
۲۲۰۱	شہش کردہ تعظیم و بنواختش	چو اہل نظر بود بشناختش
۲۲۰۲	فرود آمد از اسب و پایش گرفت	خرد زان تو اضع شد اندر شگفت
۲۲۰۳	ہماں مرد ستیاج روشن منیر	چو دید اخترش را سعادت پذیر
۲۲۰۴	دگر بار گفتش کہ اسے شہریار	تو بادی بہند و ستاں کارگار
۲۲۰۵	سبک پنیہ از گوش شیشہ بکش	وزیں شیشہ جام سعادت بخش
۲۲۰۶	شہش گفت کاسی عاشق پاکباز	مراہست در دل کیے طرفہ راز
۲۲۰۷	دلہ گوید ایں آب تنہا مخور	کہ تنہا خور آمد ز سگ ہم بتر
۲۲۰۸	بسر چشہ حوض زہر شش تمام	کہ گرد و نصیب ہمہ خاص عام
۲۲۰۹	نداری چو خورشید اگر گرم ناں	جہاں راز بہر آب کن میہاں
۲۲۱۰	چو حاجی ز غازی شنید ایں سخن	پذیرفت ازاں شاہ فرخندہ فن
۲۲۱۱	نشہ آنکہ سر شیشہ را بر کشاد	گذر گاہ روح مقطر کشاد
۲۲۱۲	تمامی بسر چشہ در رختش	ابا آب اں حوض آسینختش
۲۲۱۳	نمی کاں در اں شیشہ باقی بماند	ببرو بہ بنیاد مسجد نہاد
۲۲۱۴	عجب کرد ستیاج ایں شیر مرد	کہ بے خلق یک قطرہ آبے بخورد
۲۲۱۵	شہانے کہ در سر از پیہا نہند	بدستش نگین دو عالم دہند
۲۲۱۶	بہر جایکہ مرد گرچہ گداست	در اں چار دیوہ از خود یادداشت
۲۲۱۷	چو در ملک خود عدل و احسان کند	مقاسمش خدا با نغ رفواں کند
۲۲۱۸	بیاتانم زیر دستاں خوریم	مگر جان زدستان گیتی پریم

اگر دست ما آب حیاں دہند	۲۲۱۹
حراست اگر بے حرلیاں غوریم	۲۲۲۰
بیاسا قی آپ حیا تے بدہ	۲۲۲۱
نخیں بدست حرلیاں سپار	۲۲۲۲
وگر پیش ما عرض کو تر نہند	
وبال است اگر بے ظریفیاں غوریم	
اسیرانِ غم را نجاتے بدہ	
وگر جوئے ماند بر ما بسیار	

بحث کردن قاضی سعد قاضی عماد با قاضی حمید الدین
ناگوری در با سماع جمہرہ السلام اجمعین

۴۰۶

شیندم کہ در عہد آں بادشاہ	۲۲۲۳
ز ناگور صاحب دلے در رسید	۲۲۲۴
حمید الدین آں مرد را بد لقب	۲۲۲۵
چنان ست گشتے ز دور سرود	۲۲۲۶
وگر بعد دورے شدے ہوشیار	۲۲۲۷
بتعظیم او شاہ بر خا سے	۲۲۲۸
دو مفتی مگر اندراں روزگار	۲۲۲۹
یکے را لقب سعد و دیگر عماد	۲۲۳۰
باش کہ کشتی ہر یکے بہنے	۲۲۳۱
یکے روز گفتند مر شاہ را	۲۲۳۲
درین است در عہد تو بد عتے	۲۲۳۳
حمید الدین آں صاحب خالقہا	۲۲۳۴
شروعے چنان کہ داند رماع	۲۲۳۵
ہمہ شہر پر فتنہ شد از سرود	۲۲۳۶
چو خسرو ازیشاں شیند این سخن	۲۲۳۷
چہ تدبیر باید دریں کار کرد	۲۲۳۸
کہ صاحب ولایت بدو پار سا	
نہ خالی کہ با حاکمے در رسید	
سماعے شنیدے بہر روز و شب	
کہ کم آمدے از سرش نے فرود	
بر کفے پئے دیدن شہر یار	
نظر از جانش بیار اے	
محلے گرفتند بر شہر یار	
ہم اصحاب علم و ہم اہل جہاد	
بہ سختی کشی بہ زرو میں اتے	
کہ اے صاحب شرع فرما زوا	
بگیرد دریں سختی کہ رفعتے	
کہ آمد ز ناگو در تخت گاہ	
کہ خلقش کمر بست در اتباع	
بجز شہ کہ ایں فتنہ ساز و فرود	
بگفتا کہ اے مفتیان کہن	
کہیں کار باز آید آں پیر مرد	

ز سودے تو گرم بازار دیں	بگفتند کامی شاه غمخوار دیں	۲۲۳۹
بفرما کہ خوانند آں مرد را	چو ایزد ترا کرد خسر ماں روا	۲۲۴۰
چو شایه ز تخت کیاں بر چرخ	بشیرے کہ چوں آید ایدر مخیز	۲۲۴۱
چو بنشائیش ندریں بار جا	بگو تا کشید بہ پہلوئے ما	۲۲۴۲
بخوانیم نص و حدیثے سہ چار	ز منع یعنی براں سرکار	۲۲۴۳
نیار و زدن پیش ما پیش دم	چو در بحث ملزم شود لاجرم	۲۲۴۴
ز سرستی عشقش آید فرود	ضرورت کند توبہ از سرود	۲۲۴۵
پذیرفت آں خسرو دین پناہ	ازیشاں چو ایں قصہ بشنید شاه	۲۲۴۶
برقص آمد از لغتہ عند لیب	و گر روز کاں غمچہائے مطیب	۲۲۴۷
فرستاد بر قاضی راست کیش	شہنشہ کیے راز خاصان خویش	۲۲۴۸
کہ شد محضے اندرین بار گاہ	بداں تا بخواند بدر گاہ شاه	۲۲۴۹
در آمد چو در محبس شہر یار	ہمہ حال آں قاضی ہوشیار	۲۲۵۰
فرد آمد از تخت و اندر دود	شہ شرق چوں روئے قاضی بدید	۲۲۵۱
ابا خویشن ہم نشین ساختش	بصد غم و اگر ام بنواختش	۲۲۵۲
زبان را بہ پوزش گری بر کشاد	بے بوسہ بردست قاضی بداد	۲۲۵۳
دزاں پیر کیے جاں دوہر گریں	ازیں حال اہل غرض شد ہمیں	۲۲۵۴
ہمہ خلق بر گفت اوداشت گوش	رخ آورد بر قاضی تیر ہوش	۲۲۵۵
شنیدہ کہ سامع بینم کہ گیت	بر سید حکم تغنی کہ چست	۲۲۵۶
مباح ست بر سامع اہل حال	حرام ست بر سامع اہل قال	۲۲۵۷
کیے قصہ طرفہ قاضی بخواند	ہمہ حال چوں صاحب قال ماند	۲۲۵۸
و عا گفت بر شاہ و روی زمین	رخ آورد بر خسرو پاک زمین	۲۲۵۹
بہ خدا و اندر کیے خانقاہ	بگفتا کہ یکشب چہل مرد راہ	۲۲۶۰
در آن جمع من بودم و شاہ ہم	سماعے بگردند تا صبح دم	۲۲۶۱
ہمی کردم آں قوم را اتباع	ولیکن شہامن برقص و سارے	۲۲۶۲

۲۲۶۳	تو خود طفل بودی در اس روزگار	و لے آں مثبت بود اقبال یار
۲۲۶۴	ہمہ شب سر شمع بے گفت کس	بریدی بمقرض ای خوش نفس
۲۲۶۵	در اس شب ترا ملک سنداؤں	بداوند زان چاکری عارفان
۲۲۶۶	ضہنشاہ را آں شب آمد بیاد	بصد عذر دریائے قاضی فتاد
۲۲۶۷	حریقان ازیں حال حیران شدند	زمستی آں دور غلطان شدند
۲۲۶۸	فتادند دریائے قاضی تمام	رہا کرد دعوائے ماضی تمام
۲۲۶۹	پس آنکہ بگفت سعد و عماد	کہ دعویٰ بہر ہاں شود استفاد
۲۲۷۰	شنیدم من از پیر صاحب سماع	کہ دارد دبستان حق اتباع
۲۲۷۱	کہ یک خادمے بود محمود نام	کہ اد بود قوال قاضی مدام
۲۲۷۲	بدو گفت قاضی کہ ہاں ای جوان	دریں دیو خانہ فسونے جوان
۲۲۷۳	بفرمان قاضی ہماں مزد راہ	فرود گفت قوے در اس بزمگاہ
۲۲۷۴	برقص آمد آں قاضی ملک حال	نہی راند حالے چو اہل کمال
۲۲۷۵	بسے خار و آتش پے انتہاں	گفتند در دریائے قاضی رواں
۲۲۷۶	ازاں حال قاضی خبر ہم نہاشت	دران ذوق از خار ہاغم نہاشت
۲۲۷۷	سخنی پس از ساعتے شد خموش	ہاں قاضی از مستی آمد ہوش
۲۲۷۸	گرفت آنکہ دست سعد و عماد	بتعظیم و تکریم شاہ کرد شاد
۲۲۷۹	پس آنکہ از مجلس شہ نجاست	عصارا طلب کرد و علیس خوا
۲۲۸۰	ہماں روز شاہ برد در خانقاہ	کیے دعوتے دادہ شد عذر خواہ
۲۲۸۱	چو پرداختند از شراب و طعام	عراق آمد اندر نوا بعد شام
۲۲۸۲	متغنی بر آہنگ جان کرد ساز	دل اہل دل آمد اندر گداز
۲۲۸۳	ہم آغانیکارا سچناں در گرفت	کہ عاشق دل خود ز جاں بر گرفت
۲۲۸۴	اثر کرد احوال خاصاں بعام	برقص آمدہ اہل مجلس تمام
۲۲۸۵	شنیدم درے بستہ تا صبحگاہ	بگردن در قصے در اس خانقاہ

۲۲۸۶	چو شد مطرب از بانگ نو ذن خموش	زمستی ہمہ مجلس آمد بہوش
۲۲۸۷	گر وہے بعزم نہاد عشا	بیاخت زان مجلس جانفرا
۲۲۸۸	کشاوند کیسر در خالقہ	بدیدند شب رفت و شد صبح گاہ
۲۲۸۹	ازاں حال ماند اندر عجب	کہ تا چشم بر ہم زنی رفت شب
۲۲۹۰	چہ بودست بہوش مجلس تمام	کے کم خبر داشت از صبح و شام
۲۲۹۱	فسونے دل انگیز آمد سرور	دے عشق آمیز آمد سرور
۲۲۹۲	شنیدم گر وہے بہند و ستاں	بگردند در دشت صید افغاناں
۲۲۹۳	چو آہو بہ بند دریں مرغزار	بر آئین طرفہ کنند شکار
۲۲۹۴	سرودے بگویند مستش کنند	یکے بند بر پاود مستش کنند
۲۲۹۵	ز آہو چو آہو شود صبر و ہوش	سر اسیمہ بر جائے انداموش
۲۲۹۶	در آیتناں قوم از ہم طرف	کنند شش خدنگ بلار اہد
۲۲۹۷	کہ آماج سازندش از رسم تیر	کنند آنگہ زندہ کیسر اسیر
۲۲۹۸	چو حیوان دشتی ز آواز تر	بدینساں کہ گفتم شود بے خبر
۲۲۹۹	ندام چہ دل دارد آں آدمی	کہ بے بہرہ باشد از حظے چین
۲۳۰۰	بیاسا قیام رواں کن چورود	کہ در جنبش آورد مارا سرود
۲۳۰۱	بر آہنگ بر بطن ہی وہ شراب	بکن خانہ عقل کیسر خراب

عزیمت کردن سلطان شمس الدین در اطراف

دہلی و مالیدن حصار ہائے محکم

۲۳۰۲	چو افواج آں خسرو نیک نام	گرفتند اقصائے دہلی تمام
۲۳۰۳	دوہہ مصن محکم مقرر بمسند	در اں حصنہا شہ حشم خود براند

نوٹ: کی شرح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

پس از یک مہشل زیا کرد و دو	نخستین بزد خیمہ در کالیور	۲۳۰۴
دران دز را کرد یک مرد کار	چو بگرفت شاہ کریم آن حصہ	۲۳۰۵
چو در شہر آمد پس از یک ماہ	وزاں جاراں شد سوئی تختگاہ	۲۳۰۶
کہ کم بدجای حصن در پنج دور	سپہ راند در جانب ز بہر دور	۲۳۰۷
سوئے تختگاہ راند ز اسجا حشم	چو شہ را بدست آمد آن حصن ہم	۲۳۰۸
بر دو فوج اندر کشاں و انداز	دران حصن را دت عرضہ اگداشت	۲۳۰۹
نہ تنہا کہ بار فتح و نصرت رسید	چو رایات اعلیٰ بحضرت رسید	۲۳۱۰
ہمہ شہر و کشور شدش نیکخواہ	ہمی کرد ترتیب ملک و سپاہ	۲۳۱۱
کہ آگاہ بود از اصول و فردغ	ہمی کرد در عہد و احسان خرفغ	۲۳۱۲
گر آنکش الہام گفتے براز	نگشتے بہر کشورے عدم ساز	۲۳۱۳
بقوت گرفتے سراسر جہاں	و گرنے اگر خواستے تیکن ماں	۲۳۱۴
غم خلق خوردے برائے خدا	چو در عالم دیگرش بود رائے	۲۳۱۵
چہ اندر فراغ و چہ اندر شغب	دلش بود مشغول حق روز و شب	۲۳۱۶
یکے فتنہ زاد از روزگار	شنیدم کہ در عہداں شہریار	۲۳۱۷

شورایکین تختن ملحدان و مسجد جامع

دہلی و تلف شدن ایشان دران

۲۳۱۸ بشہ اندروں قوسے از ملحدان در آمد ہر سویگان دوگان

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۳۱۲ زالف) بملک خدا داده خرسند بود شب و روز شکر نعم می فرزند

۲۳۱۹	یکے روز آں قوم جنبش نمود	شنیدم کہ آں روز آدینہ بود
۲۳۲۰	چو در مسجد جمعہ آں لحدال	رسیدند گردنہ شورے عیان
۲۳۲۱	ہمی خواستند خیسان دہر	کہ شہ را کشند و بگیرند شہر
۲۳۲۲	بارشاد روز بدو بخت شوم	کشیدند تیغے میان ہجوم
۲۳۲۳	بگردنہ خستہ تنے چند را	دریدند پیراہنے چند را
۲۳۲۴	ہماندم شنیدم کہ از ہر طرف	شدہ خلق در قصدشان صوف
۲۳۲۵	دریدند تنہائے شاں را بہ تیغ	بریدند سرہائے شاں بیدریغ
۲۳۲۶	فروست آں شور و غوغا تمام	نماز سے ادا کرد ہر خاص عام
۲۳۲۷	دراں پس ز مسجد بگشتند باز	باوطان مایوت بعد از نماز

رد کردن سلطان شمس الدین بلبن خرد را

۲۳۲۸	شنیدم کہ یک روز تجاچیں	رسیدند بر شاہ روسے زمیں
۲۳۲۹	زہر جنس اشیا آں بوم دہر	کشیدند پیش شہ نامور
۲۳۳۰	متاعے کہ می گردشہ اختیار	مہندس می کرد بر شہ شمار
۲۳۳۱	شنیدم چہل بندہ ترک نیز	کشیدند پیش شہ با تمیز
۲۳۳۲	ازاں چہل گنہ کرد و شہر یاد	مگر بندہ بود نسریں عذار
۲۳۳۳	چو شہ دید اندر پردہ بالاد	بشد آگہ از گوہر آل و
۲۳۳۴	بداں ترک را بلبن خرد نام	کہ بود اندر جو ہر حستہ نام
۲۳۳۵	بدل گفت شہ کیں چنین بیکے	شود عاقبت صاحب افسرے
۲۳۳۶	نباید چنین کس دریں تختگاہ	بلکہ ناید دو صاحب کلاہ
۲۳۳۷	ہمہ حال رد کردش آں شہر یاد	بتجار بسپردش صاحب بار
۲۳۳۸	کمال جنبیدی وزیر و گزین	کہ بود است ہم عاقل و ہم امین

۲۳۳۹	شنیدم کہ اں قوم آں ترک را	خرید از پے شاہ فرزند را
۲۳۴۰	چو برکش بہ پیش شہ سر فراز	شہ از بال اودر عجب ماند باز
۲۳۴۱	بدل گفت آں را کہ پروردگار	بگرد از پے مملکت آشکار
۲۳۴۲	دو صد بارش ارر و کند آونی	باقبال ادم در آید کمی
۲۳۴۳	بفرمود پس شاہ گیتی پناہ	کہ اورا سیارند در پایگاہ
۲۳۴۴	بدان تاشب روز سرگین کشد	ہمہ رنج اسپان رگین کشد
۲۳۴۵	ہمی کرد خدمت در اں پایگاہ	بفرمان شاہ جہاں چند گاہ
۲۳۴۶	یکے روز ترکان حضرت تمام	بگفتند بر خسر و نیک نام
۲۳۴۷	کہ شاہ چو دولت بترکان رسید	سر رایت شان بکیواں رسید
۲۳۴۸	کنون حیث باشند دریں تخت گاہ	کہ ترکے کند خدمت پایگاہ
۲۳۴۹	چو ایں بقتہ خسر و رضا شنید	ہماں روزش از پایگاہ برشید
۲۳۵۰	بفرمود و نحواری اشکرہ	شنیدم کہ آں گوہرے یکسرہ
۲۳۵۱	باز اریک روز خوش می گذشت	یکے خردہ اورا پدیدار گشت
۲۳۵۲	مگر کوز پیرے ز اہل نظر	ہمی گفت ششستہ در اں رگند
۲۳۵۳	کہ در یک دوگانے ہمہ ملک بند	دریں رہ کرامی شود و بسند
۲۳۵۴	شنیدم چو آں مرثوہ بکین رسید	نکہ گرد در کسبہ دانگے ندید
۲۳۵۵	دواں رفت در خانہ تدبیر کرد	بیاد و دواشس ہماں پیر مرد
۲۳۵۶	دو گانی چو افتاد بر دست پیر	بفتقا کلید ہمالک بگیہ
۲۳۵۷	بستست ہمہ ملک ہندوستان	سیر دیم اے مرد صاحب قراں
۲۳۵۸	دزاں پس ز نحواری اشکرہ	کشیدش شہنشہ بروں یکسرہ
۲۳۵۹	پس آنگہ بگردش امیر شکار	کہ دیدشش قوی زیرک ہوشیار
۲۳۶۰	شد آں مرد زیرک پس از چند گاہ	مقرب تر از جملہ خاضان شاہ

۲۳۶۱ ہم آخر شنیدم کہ اس نامور بے ملک راندا ندریں بوم دہر

فرستادن سلطان شمس الدین سپہر مہتر را در لکھنوتی و ضابطہ شدن در لکھنوتی

چو شہ گشت ضابطہ در اقصائی ہند	۲۳۶۲
یکے بود مہتر بدان شاہ را	۲۳۶۳
شنیدم چو شاہش زد ہلی براند	۲۳۶۴
یکے چتر تعلقش بسر بر نہاد	۲۳۶۵
ہماں ناصر الدین روشن ضمیر	۲۳۶۶
ہمی راند ملکے چو شہزادگان	۲۳۶۷
ہمہ سرکشاں را بہالیکو شش	۲۳۶۸
غیاث الدین اورا اطاعت نمود	۲۳۶۹
یکے سرکشے بود خلیجی نیراد	۲۳۷۰
شنیدم کہ سائے مہر دگر زد	۲۳۷۱
چو بشنید ظمعی کہ آمد سپاہ	۲۳۷۲
در اقصائے کشور مصافتے برداد	۲۳۷۳
گر رفتند اورا بریدند	۲۳۷۴
ہماں ناصر الدین چو فیروز شد	۲۳۷۵
ہمہ کشور گور را غنبط کرد	۲۳۷۶
زور یا بہالید تا آب سند	
شہش در اودھ کرد فرما زودا	
مراد القب ناصر الدین بچواند	
بر آئین شاہانش خلعت برداد	
چو اندر اودھ شد سکونت پذیر	
نہمی داد دستے بانٹادگان	
فرودشان در اقصائی کشور خروش	
کہ در کشور گور صفا در بود	
ہمہ زربشہزادہ ہر سال داد	
سپہ ناصر الدین بقصدش کشید	
شنیدم نزد حشے از پور شاہ	
ہم آخر بقو جشش شکستے فتاد	
ہمہ لشکرش گشت زیر دوز بر	
علیہا اوعالم افزوز شد	
ز گردن فرزان بر آورد دگر د	

بلکھنوتی آنگہ برآمد بہ تخت	۲۳۷۷
ہمی راند ملکہ دران بوم دبر	۲۳۷۸
برآمد ز عہدش چو یک نمر سال	۲۳۷۹
چو تار بج شد ششصد بیت و ش	۲۳۸۰
پس از دی ز آبستان حرم	۲۳۸۱
ہاں طفل اندر او دھ مرو گشت	۲۳۸۲
حکایت شنیدم ز کار آگہاں	۲۳۸۳
یکے خلجی بود بلکا بستام	۲۳۸۴
برآمد بہ تخت اندران روزگار	۲۳۸۵
شنیدم سر از شاہ دہلی بتافت	۲۳۸۶
بنیردے اقبال دیار می بخت	
شد آں مرز مغبوط او سر بسر	
بخورشید جاهش در آمد زوال	
خرامید در باغ فرو دوس خوش	
یکے زادش ہزادہ محترم	
چو شہزادگاں ناز پر درو گشت	
کہ چون ناصر الدین رفت از جہاں	
پس از فوت شہزادہ شد دوسنگام	
ہمو شد دران بوم دبر شہریار	
ہم آخر زایام فرصت نیافت	

رسیدن خبر وفات ناصر الدین از لکھنوتی و لشکر کشیدن سلطان شمس الدین درال دیار

شنیدم چو آں شاہ فرزند فر	۲۳۸۷
ز بس گرینہ نورے بچشمش نہاند	۲۳۸۸
یکے تیغ بر قصد بلکا کشید	۲۳۸۹
چو بشنید بلکا کہ آمد سپاہ	۲۳۹۰
بسے دست یازد دران دار و گیر	۲۳۹۱
دران ملک خسرو بسے ترک تاز	۲۳۹۲
خبر یافت از فوت نور بصیر	
دگر روز لشکر زد دہلی براند	
خردشاں بلکھنوتی اندر رسید	
شنیدم صفت آراستہ در لنگاہ	
ہم آخر بدست سپہ شد اسیر	
بگردو سوے تنگہ گشت باز	

۲۳۹۳	دران ملک جانی ملک لگداشت	کہ در بابا و لطف بسیار داشت
۲۳۹۴	چو آمد شتاباں سوئے تنگناہ	رہ چار ماہہ بریدہ دو ماہ
۲۳۹۵	چو رایات اعلیٰ بدلی رسید	تو گوئی بہ گل باد نصیبی رسید
۲۳۹۶	ہمہ خلق رشت گشت از دخر نمی	ہمہ شہر گلشن شد از بے غمی

تا ختن سلطان شمس الدین التتمش در بھیلسا و این جہنمی

۲۳۹۷	چو تار پنج شد شش صد سی و یک	سوئے بھیلساں راند خسرو بزرگ
۲۳۹۸	بنیردے قدرت علم بر فراخت	ہماں شہر بگرفت و کشور بتاخت
۲۳۹۹	بضبطش در آمد ہمہ بوم و برہ	مطیعش شدہ سرکشاں سرسبر
۲۴۰۰	دراں کشور آنکہ کے از سراں	راہا کرداں خسرو کامراں
۲۴۰۱	بروز و گر راند از آنجا سپاہ	بسمت اجین آں جہانگیر شاہ
۲۴۰۲	باقبال آں خسرو محتشم	بضبط آمد آں کشور د بوم ہم
۲۴۰۳	سراکش ہمہ گشتہ فرماں پذیر	ہمہ سرکشانش شدہ دستگیر
۲۴۰۴	زن و بیچہ و مفیدان بردہ گشت	شدہ بے سپہر ہر جا کوہ و دشت
۲۴۰۵	ہماں سنگ مہاک آمد بدست	کہ بد معبد زمرہ بت پرست
۲۴۰۶	ہماں پیکر بکرماجیت رائے	کہ بود است را محبطی کشای
۲۴۰۷	ہماں کرن بھون و بتان دگر	گرفتہ ترکان ہند و شکر
۲۴۰۸	شکستند ہر جا کہ بتخانہ بود	بکشتند ہر جا کہ بیگانہ بود
۲۴۰۹	بہر جا کہ ہند و بدوزخ رسید	مگر آنکہ میرد راطاعت کشید
۲۴۱۰	پس از چند مہ شاہ از اں ترکناز	سوئے تختکہ با طغر گشت باز

ذکر آمدن فخر الملک عصامی وزیر بغداد در شهر دہلی و وزارت یافتن او

۲۴۱۱	شنیدم وزیر سے بغداد بود	محیط کرم سعد بن داد بود
۲۴۱۲	پرستش ہمہ محل و عقد دیار	سپردہ سلاطین آل روزگار
۲۴۱۳	دران ملک کرنے وزارت براند	جہانے فخر ملک عصامی بخاند
۲۴۱۴	مدار ملک بد از ہوش رانی	ضمیمہ شش بہر باب مشکل کشای
۲۴۱۵	کے کو بگشتہ دران ملک شاہ	وزیر شش کردی دران تختگاہ
۲۴۱۶	نہ بے رائے ادیہج رانی زوے	نہ بے علم او دست و پای زوے
۲۴۱۷	ہم آخر شنیدم دران تختگاہ	کے مرو خود رائے شد بادشاہ
۲۴۱۸	وزیر گزین پیش آں شہر یاد	کے رائے زو اندراں روزگار
۲۴۱۹	ہماں شاہ چو مرد خود رانی بود	ز رائے قینش عدوے نمود
۲۴۲۰	وزیر گزین چوں چیاں حال دید	شنیدم کزاں سختگاہ مہرہ چید
۲۴۲۱	نرخ آور و در سمت ہندوستان	اباخیل و اتباع باد و ستان
۲۴۲۲	ہماں شاہ خود رانی و نایختہ مرد	بسے خواست غدر خطائی کہ کرد
۲۴۲۳	بداں تا وزیر مصفا ضمیر	دران ملک گرد و مکنوت پذیر
۲۴۲۴	ز خود رائیش صاحب ہوشیار	چو آشفتمہ بود اندراں روزگار
۲۴۲۵	ز جہد شش شنیدم کہ کم باز گشت	سوے کشور ہند و مسابز گشت
۲۴۲۶	چو دستور از ان ملک بیرون قتاد	شنیدم دران ملک بس فتنہ زاد
۲۴۲۷	وزیر گزین سر بلمتاں کشید	چو خیالش تمامی بلمتاں رسید
۲۴۲۸	از ان خیل قومے بلمتاں بماند	و گر خلق بادے بدہلی براند

۲۴۲۹	چونزدیکِ دہلی درآمد وزیر	شنید این خبر شاہ روشن ضمیر
۲۴۳۰	کہ آمد ز بغداد یک مرد کار	کہ بود دست دستور آن خوش دیار
۲۴۳۱	شنیدم ز دہلی خرامید گفت	بتعظیم او چستد فرسخ برنت
۲۴۳۲	وزیر گزین ہم در اثنائے راہ	بصد خرگرمی گردیا پوس شاہ
۲۴۳۳	بسے پیشکش پیش خسرو کشید	پذیرفت از و شاہ اختر سمید
۲۴۳۴	وزاں پس بصد لطف بنواختش	ہماں روز دستور خود ساختش
۲۴۳۵	دگر روز فرخندہ دستور و شاہ	خراماں رسیدند در تخت گاہ
۲۴۳۶	بسی سال آن شاہ روشن ضمیر	ہمی راند ملکے بہ راتے وزیر
۲۴۳۷	ہم آخر بر آئین کار آگہاں	ببروند رختے ز دار جہاں
۲۴۳۸	ازیں کو چگہ ہر یکے ناقتہ راند	وزیر شاں بجز نام نیکو نہ ماند
۲۴۳۹	بکسی پنجم مرا بالیقین	یکے آمدے آن وزیر گزین؟
۲۴۴۰	دعایش مراد ز کوشب یاد باد	روان عزیزش ز من شاد باد

وفات یافتن سلطان الدین التتمش نور الدین محمد

۲۴۴۱	ز تاج چوں ششصد سی گزشت	سہ دیگر در آن بد افزوں گزشت
۲۴۴۲	شہ شرق شمس الدین آں ہندگیر	کہ بود است دانا و روشن ضمیر
۲۴۴۳	چو در بیت و شش سال ملکے برآند	بلک دگر تن مرکب جہاں نہ
۲۴۴۴	چو خورشید را گشت وقت زوال	تنش گشت بی تاب از ازل تیرغاب
۲۴۴۵	رخش ہجو زرد آفتابے بماند	یکے روز تہ ہم ازیں ملک ماند؟
۲۴۴۶	شنیدم چو خورشید رپردہ شد	چناں گنج وزیر گل کردہ شد
۲۴۴۷	جہاں گشت تاریک بی آفتاب	قیامت شد اندر جہاں خراب

۲۴۴۸	شہ شہ شرق بہاد سر در غروب	جہاں تیرہ شد تا شمال و جنوب
۲۴۴۹	ہمہ خلق نالال شدہ سو بسو	ہمہ شہر گریاں شدہ کو بکو
۲۴۵۰	سیہ پوش شد چتر از نمش	بسیر خاک افسر فلند از عمش
۲۴۵۱	کلہ از سر افلندہ اہل کلاہ	بما تم گمر بستہ خاصان شاہ
۲۴۵۲	فلند از نمش خاک بر سر زین	کبودی پوشید چرخ بریں
۲۴۵۳	درال تغریب عالمے خوں گر لیت	بثلث ہنہ ریح مسکوں گر لیت

مشورت کردن ارکان دولت برائی کار ملک و ملک دادن بر کن الدین فیروز شاہ

۲۴۵۴	ہم آخر چو از گریہ برداشتند	بیک شب مران نجن ساختند
۲۴۵۵	ہمہ بندگان شہ نامور	بغجواری ملک بستہ کمر
۲۴۵۶	چو آن بلبن خرد و بلبن بزرگ	بیسے بندہ دیگر چہ تازی چہ ترک
۲۴۵۷	بگفتند چو شاہ ہند و ستال	بزد خمیہ بیرون ازین بوستان
۲۴۵۸	دریں بوستان مرمت پذیر	بباید عمارت گری ناگزیر
۲۴۵۹	کہ بے باغبان باغ بے بر بود	ہمہ ملک بے شاہ مضطر بود
۲۴۶۰	چو کردند بسیار گفت و شنید	شب آخر شد و صبح دولت رسید
۲۴۶۱	بگفتند پس بر ہمہ یک زباں	کہ داریم بس شمع زراں و دوداں
۲۴۶۲	دو پور و یکے دختر شہنشاہ	دریں ملک ماندست ز شہ یادگار
۲۴۶۳	ازاں ہر سہ فیروز باغ تراست	کہ شہزادہ لغز و خوب ختراست
۲۴۶۴	نشانیم اور ادریں تختہ نگاہ	کہ شہزادہ خوشتر بود جائے شاہ

چو گفتند در انجمن آں سخن	۲۴۶۵
بر گزشتہ راضی ہمہ انجمن	
پس آنگاہ چون شاہ سیراگان	۲۴۶۶
گر قتمہ جہانرا کر اں تا کر اں	
زمجلس ہمہ سرکشاں خاستند	۲۴۶۷
یکے بار جائے بیار استند	
دربار جانتخت زرین زدند	۲۴۶۸
وز اسجا بسوئے قسم آمدند	

جلوس سلطان کن الدین فیروز شاہ ابن سلطان شمس الدین نور الدین مرقدہما

بخواندند پس پور شاہ عجم	۲۴۶۹
بدادند اور ابدان تخت جامی	۲۴۷۰
گرد ہے سین د گرد ہے یار	۲۴۷۱
مراں شاہ را کن دین شد لقب	۲۴۷۲
چو جائے پدر گشت فیروز شاہ	۲۴۷۳
چو زین قصہ باہو سے جاری گشت	۲۴۷۴
غور و جوانیش در سہ قنار	۲۴۷۵
شنیدم کہ باہنندگان پدر	۲۴۷۶
ہمہ خشم و گردن کشی ساز کرد	۲۴۷۷
خزانہ کشادے بہر صبحی گلاہ	۲۴۷۸
بہر روز چون صبح دم تابشب	۲۴۷۹
بشوخی تلف کرد اموال را	۲۴۸۰
چو ترکان گردن کش و سر فراز	۲۴۸۱
بہ فرشت نہادند کہ ہم جسم	
پیشیش ستاد نہ ہر یک بیای	
کمر بستہ در خدمت شہ یار	
کہ بہ ہندوی زاد و ترکی نسب	
نگشت از رسوم پدر چند گاہ	
ز رسم پدر شاہ خود را می گشت	
سخنہا و پیراں نیار و یاد	
کہ بد ہر یک از ضبط شایہ دیگر	
ہمہ فسق و اسراف آغاز کرد	
زرے خرچ کردے بنا جاہ گاہ	
ہمہ زرفشاں دے بر اہل طرب	
بغفلت گذشتی بدو سال را	
کہ بودند از شاہ نو بے نیاز	

۲۴۸۲	ز بدخواہی شاہ مضطر شدند	بتدبیر این کار کہتر شدند
۲۴۸۳	بگفتند کہیں کو دک خام رائے	مدام است با ما خصومت گرامی
۲۴۸۴	بر دآب از خاکسگان پدر	در آزار دار دروان پدر
۲۴۸۵	باسراف اموال بر باد داد	خرابین از دست بر نقصان نہاد
۲۴۸۶	چنان گشت از شیش شراب	کہ از غفلتش گشت عالم خراب
۲۴۸۷	شبه کوہر روز و شب بے خورد	نعم زیر دوستان خود کے خورد
۲۴۸۸	چہ معلومش انحال در ماندگان	چہ آگاہش از پیش در ماندگان
۲۴۸۹	چنین کس نباشد بشاہی سرا	چنین شہ نباشد بہ کشور و را
۲۴۹۰	ہمہ کار بر رائے خود میر برد	ز خود رائے ایدول کسے سر خورد
۲۴۹۱	ہماں بہ کہ اورا ازین تخت گاہ	فرستیم در محبت چہ گاہ
۲۴۹۲	بجایش کیے را ز شہزادگان	نشانیم و بندیم پیشش میاں
۲۴۹۳	ہماں سرفرازاں باہنگ و ہوش	بریں قفقہ یکسر نہادند گوش
۲۴۹۴	دگر روزاں شاہ خود رائی را	بگردند در حصن ہانسی جلا
۲۴۹۵	جلوس ہماں پور شاہ گزیر	بتاریخ نقل پدر بدلیقہ
۲۴۹۶	چو از مجلس فیروز پر داخستند	بر ایوان شہ انجمن ساختند
۲۴۹۷	وزاں پس بگفتند باہم گہ	کہ بے شہ جہاں ماند در شور و شر
۲۴۹۸	ندانیم تا چہیت تدبیر کار	بسا ز ہم ازین پس کر مشہار
۲۴۹۹	چو ارکان دولت درین قتل قال	ز حیرت ہماں نہاد شغفہ حال
۲۵۰۰	شنیدیم کہ بدشاہ را دخترے	برا فشانند از غرقہ معجزے
۲۵۰۱	بگفتا ہم دختر شہر یار	منو بوسرم انسر شہ یار
۲۵۰۲	مرا شہ دلی عہد خود کردہ بود	بسن خاتم ملک بسپردہ بود
۲۵۰۳	شاہ گزشتید از حکم شاہ	نہادید بر فرق غیرے کلاہ
۲۵۰۴	ہمہ آخر حال حیراں شدید	وزاں کردہ خود پشیاں شدید

ندامت بود کار او در جہاں	بلے ہر کہ گردوز حکم شہاں	۲۵۰۵
نیا مد کسے در غور جائے شاہ	ز ابنائے شہ چوں درین آئینہ گاہ	۲۵۰۶
مرا ہم کہ دخت شہم چند سال	گذرید ازین پس ہمہ قیل و قال	۲۵۰۷
مگر از غم مملکت وار نہیہ	پئے امتحاں تاج بر سر نہیہ	۲۵۰۸
بدارید بر جائے فرماں روا	ز مرداں اگر بہتہ آہم مرا	۲۵۰۹
برید از ہم افسر شہر یاد	دگر خود دگر گوئے بنید کار	۲۵۱۰
بگردید پیشش اطاعت گرای	سپارید آنرا کہ دارید رای	۲۵۱۱
شنیدند میں قصہ کارا گماں	شنیدم کہ از دخت شاہ جہاں	۲۵۱۲
کہ دختر بہ ازنا ہمایوں سپر	دگر بارہ گفتند با یکدگر	۲۵۱۳
بسامردگانہ طفیل زن ست	بسا زن کہ در جنگ مردان ست	۲۵۱۴
مقرر شود بہ زبائے شاہ	گرایں دختر شہ درین تخت گاہ	۲۵۱۵
پئے دفع اندوہ ماضی شدند	لہراں چوں بریں راضی شدند	۲۵۱۶

جلوس سلطان رضیتہ الدین خستہ سلطان شمس الدین التمش

مے بعل افشاںد گرد در خام	دگر دزکیں ساتی سبہ جام	۲۵۱۷
فلک نقل غم از میاں برگرفت	جہاں ساغر عیش از سر گرفت	۲۵۱۸

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

سرو و طب مرغ غمناک گفت	صبا صحن گیتی ز خاشاک زنت	۲۵۱۹
زمانہ بساط کهن در نوشت	تہ بزم جہاں دور دیگر بگشت	۲۵۲۰
دگر دور ناہید آمد مگر	حکیمان بگفتند بایکدگر	۲۵۲۱
برونق چو دیدند بزمے چنین	جہاں سر بسر شد چو خلد بریں	۲۵۲۲
یکے مجلس خود بیا راستند	خریفان بزم کهن خاستند	۲۵۲۳
یکے تحت زریں سران سپاہ	پس آنگاہ ز داندراں بزم گاہ	۲۵۲۴
بر آمد بارشاد ارکان مہند	براں تخت دختر سلیمان ہند	۲۵۲۵
برائیں سان کہ در پیش شایان خدم	بہ پیشش ستاد ندانل حرم	۲۵۲۶
بروں سراپردہ مستی راگناں	درون سراپردہ جملہ زناں	۲۵۲۷
بجکشن بستند از جاں کمر	سراں سمت قبلہ نہادند سر	۲۵۲۸
کہ بد دختر شاہ والا نسب	مرادراشدہ رضیۃ الدین لقب	۲۵۲۹
بکارشش کمر بستہ مردان کار	ہمی راند ملک آں زن نامدار	۲۵۳۰
یقین بود در ششمندی و پیچ	جلوس فی اندر سرائی سبج	۲۵۳۱
دگر سکہ زد عالم بدسگال	چو از عہد رضیہ برآمد سال	۲۵۳۲
گذشت از حیا دل بشوخی نہاد	شنیدیم کہ از پردہ بیرون فتاد	۲۵۳۳
برفت آمد از کاخ کیواں پناہ	بہوشید روزے قبا و کلاہ	۲۵۳۴
ہمی گشت در ہر طرف آشکار	شد آنگاہ بر پشت پیلے سوار	۲۵۳۵
ہماں خسرو و دخست نامو	ازاں پس شنیدیم غمے تشش دگر	۲۵۳۶
شد خاص و عام از رخ شاد کام	بدادی پس از ہفتہ بار عام	۲۵۳۷

سواری بکڑے پس از یک ماه	۲۵۳۸
چو شش نه زین قطعه کامل گذشت	۲۵۳۹
نشیدیم غلامی ز جنس حبش	۲۵۴۰
گرفت بیک دست بازوئے او	۲۵۴۱
بداں مرد شاه جہا نرا سلام	۲۵۴۲
اسیر آغوش شاه و شہزادہ بود	۲۵۴۳
چو ارکان دولت در اں روزگار	۲۵۴۴
بہر دند غنیمت از اں ماجرا	۲۵۴۵
کزین گونه کین دیو در ملک جم	۲۵۴۶
عجب نے کہ گرد ست یا بد کہے	۲۵۴۷
زناں جملہ در دام آہر منند	۲۵۴۸
نکردی تو اں بر زناں اعتماد	۲۵۴۹
نیاید دفا از زناں با بیج گاہ	۲۵۵۰
زناں در بلا خوشتر از گلشن اند	۲۵۵۱
چو شورید نفس زین یار سا	۲۵۵۲
بزن مرد اگر استوار می کند	۲۵۵۳
نشان خطر شد بہر جازن است	۲۵۵۴
نرسید بزن تاج و تخت شہاں	۲۵۵۵
جہا ندر می از زن نیاید نگو	۲۵۵۶
زن آن بہ کہ با چرخ سازد دام	۲۵۵۷
حریفش سز دینہ غم ساغوش	۲۵۵۸
کلمہ بر سر زن خرد ز اں نہ کرد	۲۵۵۹
ز نے کہ طرب جوید و جاہ ہم	۲۵۶۰
رکابش بر فتنہ اہل کلاہ	
بدو بدگماں عام تا خاص گشت	
بدی در سواری بر مرکبش	
بدادی سواریش بی گفت و گو	
شہش کردہ بودہ است یا قوت نام	
بفرمان رضیہ رضا دادہ بود	
بدیدند گستاخیش آشکار	
بگفتند بایکدگر در بدار	
مسخر تر آید ز جملہ خدم	
پے نفس خاتم بگیہ در ہے	
بنجوت ہمہ کاری شیطاں کنند	
نشانید بر آہر سناں اعتماد	
دفا مرد شد ہم زمر داں بجواہ	
وے در جدا بدتر از گلشن اند	
بنجوت و ہدبا سگے ہم رضا	
براں مرد زن ریش خندی کند	
خصم ہوئی نہ ہم خوئی آہرین است	
کہ شد ملک اقسام کار آ کہاں	
کہ در صل ناقص شد است عقل او	
کہ مستش کند سندا احترام	
خوش است غنہ دُک خنیا گرش	
کہ شد وضع خاص از بے فرق مرد	
ز شہوت تواند بد - آزاد - کم	

۲۵۶۱	زن آں بہ کہ در پردہ باشد دم	بہ منت کند غوی ہر صبح و شام
۲۵۶۲	ہر آں زن کہ در پردہ خندہ بلند	سرش زود بر خاک باید فلند
۲۵۶۳	چو افتاد مارا خطائے کُخت	کہ گشتیم راضی بدیں گے است
۲۵۶۴	خطائے دگر باشد از بعد ازین	مقرر گزاریم دستش نکین
۲۵۶۵	خردمند ہر گز ندارد درودا	کہ افتد خرد را خطا در خطا
۲۵۶۶	ہماں بہ کہ اکنون ز ریلے صواب	بر آیم دریں از خلاب
۲۵۶۷	بحرف خطا خطا رود در کشیم	بریں لوح تمثال دیگر کشیم
۲۵۶۸	عروس مملک بہ مردے دہم	بفرقتن کلاہ کیانی نہیم
۲۵۶۹	بخنجر جو خورشید یا قوت را	سپاریم یکسر بکان فنا
۲۵۷۰	ز مردی نباشد کہ پیش زنی	نہیم از سر تقاضا کی گردنے
۲۵۷۱	خصوصاً ازین پس کہ اہل جہاں	بگشتند در حق او بدگماں
۲۵۷۲	چو ترکاں چنین کاری آرستند	ازاں مجلس آن گاہ برخاستند

جس شدن سلطان رضیہ کشتہ شدن

یا قوت اسیر خورشاہ و شہزادہ

۲۵۷۳	شنیدم دگر روز دقتِ سحر	ہماں دختر خسرو نامور
۲۵۷۴	قبا کرد در بر کلاہے نہاد	ز منظر بروں آمد و بار داد
۲۵۷۵	بپیشش ستادند ترکان مست	ہمہ چیں برابر دو خنجر بست
۲۵۷۶	شنیدم ہماں روز یا قوت را	بگشتند یکسر در اں بارجا
۲۵۷۷	گرفتند پس رضیہ را بہ دنگ	نہادند بندش بیا پودنگ
۲۵۷۸	وزاں پس ابابند ہادگراں	بہ بترندہ گردند اور ارداں
۲۵۷۹ F. ۸۶	دگر گونہ شد گونہ روزگار	فلک کرد نقشے دگر آشکار
۲۵۸۰	دگر مرغی از بیضے آسمان	عیان گشت در مرغزار ہماں

عجب بے فیض دار و این چرخِ دود	۲۵۸۱
عجب تر کز اس بے فیض خیز و مدام	۲۵۸۲
خرے را کند جفت با فاخته	۲۵۸۳
ده خانه ماکیاں گه بوم	۲۵۸۴
ستاند ز شہباز گہ آشیان	۲۵۸۵
میچنگل او چہ صحوہ چہ باز	۲۵۸۶
ولے مرغ زیرک دریں دامگاه	۲۵۸۷
گہ دہیکہ دروزد شب صبح و شام	۲۵۸۸
خوش آن مرغ کو نیستہ اوکیاں	۲۵۸۹
روانش بسوز فراقی چمن	۲۵۹۰
بگوید کہ چوں سر بسوختہ شستم	۲۵۹۱
بیاسا قیاً گر چہ در آتشستم	۲۵۹۲
تکے جرعہ بر خاک من بر فشان	۲۵۹۳
ازاں بے فیض پس مرغ آرد بدوں	
چہ صیاد و صید و چہ ڈانہ چہ دمام	
بنسبت کجا خر کجا فاختہ	
بے دمام دار و بہر مرغ بوم	
بسا ز دور و مسکن ماکیاں	
نرستہ ز دماش یکے مرغ باز	
نسا ز دہمہ عمر آرا مگاہ	
بر آہنگ پرواز باشد مدام	
بمستان رسد نو شگاہ شراب	
بر آرد نوائے خوش از باب زن	
بہ مجلس ز خود شمع افروختہ	
چو باد چمن می رسد سرخوشتم	
ز آب حیاتم بدہ تازہ جان	

جلوسِ معزالدین بہرام شاہ ابنِ سلطان

شمس الدین التتمش طابِ مرقدہما

چہ تا پنج شد ششصد و سی ہفت	۲۵۹۴
یکے کو دک از قصبہ بدختر	۲۵۹۵
نشانند اوراہ تخت کیاں	۲۵۹۶
معزالدین اس شاہ راشد لقب	۲۵۹۷
خطابش بخواند بہرام شاہ	۲۵۹۸
مہ پنج دیگر زیادت گذشت	
کہ بودے شیر راستیں رہبر	
بہ بستند ہر یکت پیش میاں	
کہ شہزادہ بود تر کی نسب	
رکارش کمر بستہ اہل کلاہ	

۲۵۹۹	ز عہد شش چو یکسال کامل گذشت	ز نقصان ادراک بد عہد گشت
۲۶۰۰	بشہوت پرستی بر آورد نام	وز بد بگمان گشت ہمہ خاص عام
۲۶۰۱	بہر جازئی دید صاحب جمال	بکردی بزور و زرش دست مال
۲۶۰۲	یکے شاہ فرخ زریبے پاک شد	بہند و ستاں جامی ضحاک شد
۲۶۰۳	بعہد شش منول شاہ لاہور را	گرفتند گشتند فرمانروا
۲۶۰۴	چو ظلم و فسادش ز حد برگشت	خصالش بہر کشور افسانہ گشت
۲۶۰۵	تاں بندگان شہ نیک نام	فراہم شدہ باز روزے تمام
۲۶۰۶	بلغفتند کس را ز ابناء شاہ	ندیدیم شایان تاج و کلاہ
۲۶۰۷	دو پور دیکے دخت فرمانروا	نشانندیم جائے شہ در کشا
۲۶۰۸	یکے سرخشم خصومت نہاد	دوم گشت مشغول ظلم و فساد
۲۶۰۹	سیوم دخت شاہ کشور کشا	بجو بد گمان کرد آفاق را
۲۶۱۰	ندانیم تا اندر میں سخت نگاہ	بسازیم ازیں پس کرا بادشاہ
۲۶۱۱	دریں فکر بودند ہر روز و شب	کہ ناگہ بر آورد دران شعب

عقد کردن لا طونہ رضیہ را در تبرندہ و لشکر

کشیدن در دہلی

۲۶۱۲	بہ تبرندہ چوں رضیہ مجوس گشت	وزیں قصہ یکسال پیش مہ گشت
۲۶۱۳ F. ۸۷	کشیدیم یکے ترک لا طونہ نام	کہ ہاموں سپر بودیا وہ خرام
۲۶۱۴	بگشتے بسر حد ہر کشورے	نہ تنہا کہ بان مختصر شکرے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۶۱۵	دراقصائی کشور شد غم ساز	بغفلت بکردی کے ترک و تباہ
۲۶۱۶	از انجا بسک در دیارے دگر	سپہ رانداں ترک پر خاشاک
۲۶۱۷	بیک جامے کم گرفت قسار	گدشتے بریں گونہ امش روزگار
۲۶۱۸	ہماں مردانگہ بہ تبر بندہ در	خروشاں بر آمد ابا کرد فر
۲۶۱۹	بغفلت ہماں حصن محکم گرفت	بسے رخت مرغان پر کم گرفت
۲۶۲۰	ز زنداں ہماں رضیہ را بکشید	بتزویج خویشش چو راضی بدید
۲۶۲۱	شنیدم کہ مر رضیہ را عقد کرد	چو شہر اجتماع میان دو فر
۲۶۲۲	یکے روز رضیہ بجلوت نہفت	بلاطونہ رازے دل انگیز گفت
۲۶۲۳	کہ من دخت شاہ جہاں پرورم	سہ سال و مہ تاج بدیر سرم
۲۶۲۴	بو حشت ز من بندگان پدر	ر بودند تاج کیانی ز سر
۲۶۲۵	وزاں پس بیا یک نہادند بند	ہمی داشتند بعین گزند
۲۶۲۶	کہ ناگہ تو ایدر کشیدی سیاہ	مرا بر کشیدی ازاں جس گاہ
۲۶۲۷	کنوں خیز تا ہر دو یکدل شویم	ابا لشکرے سوئی دہلی رویم
۲۶۲۸	ہمہ شہر دوم است ہوا خواہ من	کہ بودم نکو خواہ ہر مرد و زن
۲۶۲۹	چو از دور را یات من بنگرند	ہمہ رخ سوئے لشکر آورند
۲۶۳۰	چو گرد ہمہ حلق با من یکے	بدست آدم ملک من بے شکے
۲۶۳۱	چو لا طونہ ایں راز اذن شنید	بغیر رضا میچ پاسخ ندید
۲۶۳۲	زن و شوچو زین قصہ پرداختند	دو سہ ہفتہ تدبیر می ساختند
۲۶۳۳	دگر روز رضیہ سپہ بر کشید	بکس تو زنی ملک خنجر کشید
۲۶۳۴	بسے مرداں بوم و برج جمع کرد	کہ بودند نام آور اندر بند
۲۶۳۵	چو تو و چو چوئی پر خاشاک	چو کھو کہ چو بیاہ مردم شکر

بیارمی دہی راند در تختگاه چو گفتند این قصہ را پیش شاہ ۲۶۳۶

رسیدن خبر پیش سلطان رضیہ سلطان معزالدین

و لشکر فرستادن سلطان معزالدین بقصد او

ہمیں قصہ در پیش شاہ باز خواند	سران سپہ را شہنشاہ بگویند	۲۶۳۶
ہمی آید آں خواہر ہر نا خلف	بگفتا کہ اسے سرکشان سلف	۲۶۳۸
مرا جز شہا صاحب را نمی کیست	بگویند تدبیر این کار چیست	۲۶۳۹
شنیدند گفتند شہ را دعا	سران سپہ چون ز فرمانروا	۲۶۴۰
گریزے بنیم جز از کار زار	وز این پس بگفتند کہ شہ یار	۲۶۴۱
زرے دہ کہ پولاد را بشکنیم	بفرمائے تا خمیہ بیرون ز نیم	۲۶۴۲
یلان سپہ را موجب بداد	دگر روز خسرو خزانہ کشاد	۲۶۴۳
پے ساز بیگانہ بشتافتند	یلان سپہ چون زرے یافتند	۲۶۴۴
رداں کرد لشکر شہ نامور	سپہ چونکہ شد ساختہ سرسبز	۲۶۴۵
بفرمود کای کرد کشور کشا	بدان بلبن خرد فرما زودا	۲۶۴۶
نبا شد چو تو محرمے دیگر م	تو سر لشکر ہی اندرین لشکر م	۲۶۴۷
کہ درخوں شود غرقہ روی زمین	بباید چنان برکشی تیغ کیس	۲۶۴۸
شنیدم سپہ راند از تختگاه	چو بشنید این قصہ بلبن شاہ	۲۶۴۹ F. ۸۸
کہ افواج رضیہ در آن دشت دید	ہمی رفت تا سر بدشتے کشید	۲۶۵۰
کہ بودند نام آور تخت گاہ	بفرمود تا سرکشان سپاہ	۲۶۵۱
بتا ز ندبر دشمنان بے درنگ	میاں را بہ بندند بر ساز جنگ	۲۶۵۲

برافواج بیگانہ ہوئے زنند	۲۶۵۳
چو ایں قصہ بشنید اہل سپاہ	۲۶۵۴
شنیدم ہمہ از حسلہ اوس	۲۶۵۵
درافواج رضیہ شکستے فتاد	۲۶۵۶
شکستہ از انجا بہ تبرندہ راند	۲۶۵۷
شنیدم سپاہش دران کارزار	۲۶۵۸
ز چنداں سپاہی کہ آوردہ بود	۲۶۵۹
چنان شد پرانندہ گاہے فرار	۲۶۶۰
دزاں پس ہماں بلین ہوشمند	۲۶۶۱
خروشاں سوئے تختہ گشت باز	۲۶۶۲
چو با فتح و نصرت بحضرت رسید	۲۶۶۳
ابا سرکشاں گرد پابوس شاہ	۲۶۶۴
چو بشنید ازوشاہ فرخ نژاد	۲۶۶۵
سرانرا بقتا کہ خلعت دہند	۲۶۶۶
ہماں روز بزم طرب ساز کرد	۲۶۶۷
بداداند راں مجلس عیش بار	۲۶۶۸
یکے ہفتہ آں شاہ فیروز جنگ	۲۶۶۹
بیک ہوئے بدخواہ را بشکند	
یکے حملہ آورد بر کسی نہ خواہ	
بیک طرفہ عینے دران دشت کیں	
ہماں رضیہ سر در نہر میت نہاد	
بہر گام از دیدہ خوں می فشانند	
بسے بے سپر شد دران روزگار	
بخون جگر جمع شاں کردہ بود	
کہ بروئے نہ پیوست ازاں کیوار	
چو در فوج رضیہ شکستے فگند	
ابا ہم عنان گردن فزار	
عناں سوئے درگاہ خسرو کشید	
بگفت اُچنہ بگذشت در حر بگاہ	
بخندید ہنچوں گل بامداد	
کلاہ شرف بر سر شاں نہند	
سران سپہ با خود انبا ز کرد	
نشستہ سرانش میں دنیار	
ہمی ز دلقار و دروہ وزن سنگ	

لشکر کشیدن سلطان رضیہ بار دوم در جادہ دہلی

و منہزم شدن او با شویہ کوشہ شدن و جد تھیل

چو بگذشت ازاں قصہ ماہی سہ چار	۲۶۷۰
دگر بارہ آں رضیہ با گمراہاں	۲۶۷۱
پرانندہ چند یک جائے کرد	۲۶۷۲
دگر فتنہ زاداں روزگار	
کمر بست بہر کلاہ شہاں	
پس آنکہ سوئے تختہ را می کرد	

۲۶۷۳	معز الدین آں شاہ عشرت گرائی	بگفتا ہاں بلبین در کشائے
۲۶۷۴	بقصد شش دگر بارہ راند سپاہ	ابا سر فرزان صاحب کلاہ
۲۶۷۵	سپہ راند آں بلبین چہرہ دست	کہ یکبار از دوفوج رضیہ شکست
۲۶۷۶	بر آہنگ کین می خرامید تفت	چو از تخت گشت فرسنگ رفت
۲۶۷۷	بشکر کہ رقیبہ اندر رسید	دو لشکر چو مرید گرا بدید
۲۶۷۸	بشد لشکر رضیہ کیسر سوار	بروں زوز و زازپے کارزار
۲۶۷۹	دو لشکر بیدار مقابل ستاد	زہر سوئے نامر در اول قتاد
۲۶۸۰	دلاور خود نشان شد از ہر سپاہ	چو شیر آہوئے دیدہ در صید گاہ
۲۶۸۱	وے لشکر شاہ بد چہرہ تر	کز دبار اول عدو تافت سر
۲۶۸۲	ہمی زد مثل ہریل چہرہ دست	کہ بشکستہ را باز بتواں شکست
۲۶۸۳	وزال سوئے افواج رضیہ تمام	چو مرغی کہ جبستہ باشد ز دام
۲۶۸۴	ہمہ ساختہ از برائے فرار	زد ہائے شان رخت بستہ قرار
۲۶۸۵ F. ۸۶	چو زین ماجرایک زمانے گذشت	خروشنے درآمد در اس سادہ دشت
۲۶۸۶	بیکبارہ افواج دہلی تمام	رخ آرد دسوی حریفان خام
۲۶۸۷	بیک حملہ افواج مغلوبہ را	شکستہ شیران کشور گشا
۲۶۸۸	چو دیدند بدخواہ ہنجوں حباب	ز آسیب بادے نماندست بر آب
۲۶۸۹	کشیدند ہمہ شخصہ آبدار	گرفتند وصال اہل فرار
۲۶۹۰	در جنگ رضیہ برایشان قتاد	گریزان سر سوئے کیتھل نہاد
۲۶۹۱	بہ کیتھل گروہ ز ہندوستان	چو دیدند در دام مرغے چنان
۲۶۹۲	گرفت بر رسم غدر و ریا	بکشتند لاطونہ و رضیہ را
۲۶۹۳	ز تاریخ بدشخصہ دسی دہشت	کہ کشتند شانز ایک تیرہ دشت
۲۶۹۴	چو فیروز شد بلبین کیسہ خواہ	بحکمت رخ آرد و از ان جہنگاہ

خبر داد خسرو خویش را	بر ایوان شہ رفت بعد از دُعا	۲۶۹۵ E ۸۹
پیشانی از لشکر و کشورش	تلفت گشتن رضیہ و شوہرش	۲۶۹۶
بصد عیش و عشرت برآمد بگاہ	ز بلین چو بشنید بہرام شاہ	۲۶۹۷
بفرمود خلعت بہر خاص عام	طلب کرد ارکان دولت تمام	۲۶۹۸
بسے کلبہ بستند ہر سو بلند	بفرمان آں شاہ فیروز مند	۲۶۹۹

جس کردن ارکان دولت و سلطان مغزالدین را و

ملک بعلال والدین والدینیا مقوض گردانیدن

ز عہدے معزے برآمد دوسال	چو شد ششصد و سی و نہ بر کمال	۲۶۰۰
بدان تابو د ملک در انتظام	ہماں کہنہ ترکان شہسی تمام	۲۶۰۱
بگفتند کایں شاہ بداد گر	شنیدم دگر بارہ با یکدگر	۲۶۰۲
کہ آں عالم عدل کیسو گرفت	بہ بیداد ظلم انجاناں خود گرفت	۲۶۰۳
کہ داعی شود رسم خون ریختن	یکے حیلہ می باید انگیختن	۲۶۰۴
نشان دیم جایش دریں تخت گاہ	دو پور و یکے دختر بادشاہ	۲۶۰۵
نہ نشانہ شد کس بفرماندہی	ندیدیم از ہیکس رو بہی	۲۶۰۶
نشانیم اولاد اولاد شاہ	ہماں کہ اکنون دریں تخت گاہ	۲۶۰۷
دگر بارہ ایں بوم بستاں شود	مگر کار ایں ملک ساماں شود	۲۶۰۸
نشانید دریں مصلحت کردیر	چو از دیدن ظلم گشتیم سیر	۲۶۰۹
بگفتند در خود حدیثے ہراز	شنیدم چو ترکان گردن فرار	۲۶۱۰
بگردند مغرول ازاں تخت جا	دگر در آں شاہ خود کام را	۲۶۱۱
نشانند در جس گاہ گزند	بدست و پیاش نہادند بند	۲۶۱۲

جلوس سلطان علاؤ الدین ابن سلطان بکن الدین فیروز شاہ یعنی نبیرہ سلطان شمس الدین التتمش

۲۷۱۳	چو ہرام از ملک معزول شد	بزدان شنیدم کہ مقتول شد
۲۷۱۴	وگر روز ترکان کشور کشا	نشانند بر سخت مسعود را
۲۷۱۵	مگر بودا پور فیروز شاہ	زجد و پدر و وارث تاج و گاہ
۲۷۱۶	علاؤ الدین اورا لقب خواندند	بفرقت بسے گوہر افشانند
۲۷۱۷	توجہ بردگشت اتراک را	ز فوجش شکوہ آمد افلاک را
۲۷۱۸	سراں خدمتش کردہ امیدوار	کہ گیرد مگر ملک از دست قرار
۲۷۱۹	بسی دند و شش صد آں پور شاہ	بر آمد تخت ازاں تخت گاہ
۲۷۲۰-۲۷۹۰	شنیدم کہ آں شاہ تا یکد و سال	ہمی راند ملکے چو اہل کمال
۲۷۲۱	بعہدش مغل در حداجہ تاخت	شہنشاہ زد اہلی علم بر فرخت
۲۷۲۲	بفوج ملاہیں شکستہ فلکند	بسے کافر آرد اندر شکست
۲۷۲۳	چو بکشست افواج کفار را	سوئے تخت نگاہ شد عزیمت گرا
۲۷۲۴	نہشہ آمد و از عدالت گذشت	ز تاراج کفار معزور گشت
۲۷۲۵	سر اندازا قطار معزول شد	شدہ دشمنس ہر کج بود مرد
۲۷۲۶	ز تحویل و تبدیل شہر و دیار	بشورید خلقے دراں روزگار
۲۷۲۷	شہ از سرکشی کم نمی کرد ایچ	ہمی بود ایم سیاست بسیج
۲۷۲۸	بسے لشکر شاہان راز تندی بکشت	ز خون ریختن شہزادش در دست
۲۷۲۹	بنے ہر کہ در ظلم مغرور گشت	فرز جش ازاں قاعدہ کم گذشت

محبوس بن علاء الدین سپہ سالار کن الدین فیروز شاہ

۲۷۳۰	چو از عہد ستود شد چہار سال	فتاد اخترش در ہبوط و بال
۲۷۳۱	ہمہ خلق از غوغائے اد شد نفور	کہ دیدند غرقش بہ بحر غور
۲۷۳۲	بلے ہر کہ در ورطہ غرق گشت	چو بنید کا بکش ز سر برگدشت
۲۷۳۳	گمبہ نڈاز و اہل دانش کراں	بداں تا نیفتند در ہم جاں
۲۷۳۴	کہ مردم چو افتد بگرداب در	کشد دست گیرندہ را در خطر
۲۷۳۵	غرض چو نکہ آں شاہ غرق غور	ہمہ خلق را کرد از خود نفور
۲۷۳۶	گر گفتند از داہل دولت کراں	ہمہ بستہ از بہر دفعش سیاں
۲۷۳۷	دوسہ ہفتہ گشتند اندر مکیں	کہ از دے را بنید تاج و نگین
۲۷۳۸	ہم آخریکے روز بشتافتند	بغضت برو قدرتے یافتند
۲۷۳۹	گر گفتند آں شاہ خود راے را	وزاں پس نہادند بندش بپا
۲۷۴۰	بس از چند روزش سمران پاہ	بگردند ہمراہ بہرام شاہ
۲۷۴۱	از نیہا بسے یاد دارد جہاں	فریشش بخوردند کاراگہاں

جلوس سلطان ناصر الدین ابن ناصر الدین

۲۷۴۲	کے باکہ حق بہر دولت بشت	ز قوم کرم بر جیش نبشت
۲۷۴۳	ز مغرب بہ مشرق بر بندش نہاں	بداں تا چو خورشید گیر و جہاں
۲۷۴۴	بجواب اندرش پاساں ست بخت	بہمید ایش ہم عنان ست بخت

تقصا و قدر محمد و کار او ست	بہر جا کہ باشد خدا یا را دوست	۲۶۴۵
نگرد و کیے موئے کز بر تنش	نہ و ہفت و چہار را شود و تنش	۲۶۴۶
زمین و زمانہ رقیبش بودند	سپہر و کواکب تغلبش بودند	۲۶۴۷
بود و عجز و جاہش ہمساگی	سعادت مراد را کند دایگی	۲۶۴۸
چو وقتش رسد تاج بر سر نہند	بصد عزتش پرورش می دهند	۲۶۴۹
چنین گفت پیر فسانہ سراے	مرا چوں در انسا نہادید راے	۲۶۵۰
کہ بد پورا التمشش ہند گیر	کہ چون ناصر الدین روشن ضمیر	۲۶۵۱
بخط قصا و قدر سر نہند	باقلم لکھنوی آں شاہ را د	۲۶۵۲
کہ بد مولدش بعد فوت پدر	بشدادہ ماندہ از دیک سپہر	۲۶۵۳
جہا نرا بداد و ہش خرده داد	چو شد بالغ آں طفل فرخ نژاد	۲۶۵۴
چو در ملک ہندوستان بد خدیو	علاؤ الدین آں پور فیروز نیو	۲۶۵۵
ابا جاسہ و نامیہ د پسند	فرستاد بروی زد ہلی نو ند	۲۶۵۶
چو شیراں ہی بود در مرغزار	بداں تا بہ بہر اوج آں بختیار	۲۶۵۷
بکشتند در حبس مستورا	ہم آخر چو ترکاں کشور کشا	۲۶۵۸
نہادند تاج کیا نشی بسر	نہایشش خواندند از اں بوم و بر	۲۶۵۹
بدستش سپردند ملک نگین	پیشش نہادند سر بر زمین	۲۶۶۰
کہ بد محمد دین حق روز و شب	شدہ ناصر الدین مراد را لقب	۲۶۶۱
کہ بر تخت شد آں شیر دل	ز تاج بدستش صفد و چہار چیل	۲۶۶۲
بد و دختر خود بہ تزویج دادی	ہماں بلبن خرد صفدار را د	۲۶۶۳
بداں ترک یل کرد لٹ خاں خطا	چو داماد شد شہ کامیاب	۲۶۶۴
کہ بودا ست شاہی حلیم و کریم	شد آں شاہ را مملکت مستقیم	۲۶۶۵
از و گشت شاہ کز خلاق اتمام	بکر دے رضا جوئے خاص عام	۲۶۶۶
بدی ہر کیے را بجاں نیک خواہ	بہ جستہ رضا کی سران سپاہ	۲۶۶۷

نہ بے علم شاہ بیج راہی زوے	۲۷۶۸
نہ بے حکم شاہ دست و پا زوے	۲۷۶۹
نخوردے گہو آب فی علم شاہ	۲۷۷۰
نہ چون دیگر شفته شہزادگان	

عزیمت ہی راند ناصر الدین درحد و دآچہ دملتان بقصد دفعِ مغل و فیروز ی یافتن دراں

چو بر شش افروز دیناہ و شش	۲۷۷۱
فنا د اختر ہند درکش مکش	۲۷۷۲
یکے لشکرے آمد از کافراں	۲۷۷۳
ہمی تاخت در آچہ دمولتاں	۲۷۷۴
خلائق بہر دز حصار ی شدند	۲۷۷۵
ہمہ بے سپر شد حد و دیار	۲۷۷۶
چو ایں حادثہ شاہ گہاں شنید	۲۷۷۷
زمین شد ز سم ستوراں ستوہ	۲۷۷۸
نہاں گشت گردوں ز گرد سپاہ	۲۷۷۹
چہ ابرے کہ آفاق را سایہ کرد	۲۷۸۰
ہمہ خون دشمن چکید ز اسحاب	۲۷۸۱
غرض ناصر الدین گیتی پناہ	۲۷۸۲
ہمی راند تا سر ہملتاں کشید	۲۷۸۳
دزاں پس بگفت ای سران کہن	۲۷۸۴
مدارِ مالک ز رائے شماست	۲۷۸۵
ضمیر شما ہست چو آفتاب	
چہ گوئید در باب دفعِ مغل	
خرد در بلاغت گواہی شماست	
زرائے شما عطف بنود صواب	
کہ عقل شما ہست چوں عقل کل	

چگونه سزد با منسل کارزار	چہ تدبیر باید دریں کار و بار	۲۷۸۶
شنیدند از آن شاه روشن چمنیر	سراں چونکہ این قصہ دلپذیر	۲۷۸۷
شہنشاہ را گفت ہر یک دعا	شگفتند چون گل ز باد صبا	۲۷۸۸
کہ بود است در اصل غوری نژاد	چو آن قطب دین حسین مرد و راد	۲۷۸۹
بکار ممالک مدد می نمود	یکے از ہزاران آن عہد بود	۲۷۹۰
رہ بودے سبک چیز از آسمان	گہ نیزہ بازی بنوک سنان	۲۷۹۱
زرائش شدہ قائم آن تختگاہ	دگر آن انغمال کہ بدخسر شاہ	۲۷۹۲ ۴۹۲
کہ بختش جواں را می آد پیر بود	عجب تر کے از اہل تدبیر بود	۲۷۹۳
کہ شہ را یکے بود از اہل راز	دگر آن شیر خاں گردن فراز	۲۷۹۴
وکیل در شش کرد بیگاہ و گاہ	دگر آن ظہیر ممالک کہ شاہ	۲۷۹۵
چراغے ہم از دودہ بو عصام	یکے بود روشن دل و نیک نام	۲۷۹۶
دادہ ہماں گوہر دل پسند	ہم از مخمر ملک عصامی بہند	۲۷۹۷
بدودادہ بد کشور مولتاں	دگر بلبن زر کہ شاہ جہاں	۲۷۹۸
بماندست در ہفت کشور نشان	دگر سرفرازاں کہ از نام شان	۲۷۹۹
بگفت در شاہ آزادہ را	شنیدم کہ بعد از دعا و شتا	۲۸۰۰
ہمہ برعدوے تو تا زندہ ایم	کہ شاہا بجان تو تا زندہ ایم	۲۸۰۱
نشايد دعا با منسل شاہ را	چو ما یم در پیش فرماں روا	۲۸۰۲
سپاہ مغل را بگیم ہم راہ	بفرما کہ را نیم زاید رسپاہ	۲۸۰۳

کیمیں از کیں دفع آہر مناں	کیمیں از کیم بد شمنناں	۲۸۰۴
سرشکراشہنشتہ بجاں فلکند	زماہر کہ در کار سستی کند	۲۸۰۵
زوند از سر راستی پیش شاہ	چو رے چنین سرکشان سپاہ	۲۸۰۶
کہ لشکر برانید از مولیتاں	شہنشتہ ہما ندیم بفرمودشاں	۲۸۰۷
چو شیر افگناں قصد دشمن کنند	ہمہ سرکشان خمیہ بیرون زدند	۲۸۰۸
شکارند افواج آہر مناں	بر آرد پوست از سر دشمنان	۲۸۰۹
بسیرشکرے سرور آرد بکار	الف خاں دراں لشکرے شمار	۲۸۱۰
بجائے کہ ادگوید آسب روند	دگر جملہ کرداں مطیعش نشوند	۲۸۱۱

کیمیں کردن لشکر دہلی در آہنہ فیروزی یافتن مغل

بر اندند بر قصد کافر سپاہ	سراں سپہ چون بفرمان شاہ	۲۸۱۲
کیمیں بگردند در آب سہند	گزشتہ یکسر زاتعبائے ہند	۲۸۱۳
کہ کے در سر لشکر خاکسار	یکے ہفتہ بودند در انتظار	۲۸۱۴
چو فرغاں پیائے خود آمد بدام	پس از ہفتہ فوج کافر تمام	۲۸۱۵
خردشاں رسیدند در آب سہند	ہمہ تاختہ در نواحی ہند	۲۸۱۶
نہادہ ہمہ رخت بر مرکباں	گراں با گشتہ سواران شاں	۲۸۱۷
فلکندہ بڑی آلت کارزار	یکے کردہ را سپہ بردہ سوار	۲۸۱۸
فرس محل دبار کش کردہ تنگ	دگر گشتہ بے غم ز پر خاش جنگ	۲۸۱۹
بہر گام می کردہہ جباسجود	قدم می زداند ررہ و می نمود	۲۸۲۰
رسیدند ناگہ بعین گزند	بریں گو نہ چوں آں گرد و نثرند	۲۸۲۱
چہ از جانب چپ چہ از سو کی راست	زہر سو سپہ از کیں کہ نجاست	۲۸۲۲
کہ تنہائے شاں را ہدف ساختند	بدان نابکاراں جہاں تاختند	۲۸۲۳

سپاہِ مغل دستِ وپا کر دم	۲۸۲۴
سراسیمہ شد جملہ افواجِ شاہ	۲۸۲۵
فتادہ سوارانِ از اسپانِ بجاک	۲۸۲۶
بیکدم سوارانِ ہندوستان	۲۸۲۷
سپاہِ مغل شد سراسر زبون	۲۸۲۸
یکے کشتہ شد دیگر سو شد کسیر	۲۸۲۹-۹۲
بجستند مرغانِ ہندوستان	۲۸۳۰
صفتِ ہندو فیروز شد بر مغل	۲۸۳۱
سراں سپہ شادیا نہ زناں	۲۸۳۲
رسیدند بر شہسپاں از چند روز	۲۸۳۳
بگردند بالوسِ شاہ گزمیں	۲۸۳۴
بہر یک پس آن گاہ تشریف داد	۲۸۳۵
عنان باز نشاخت از پار دم	
کمر بستہ گردن بتاراجِ شاہ	
پیادہ ہی شد نہاں درمغاک	
گر رفتند اسپان و کشتند شاہ	
سراسر شد اعلامِ شاہ سرتگول	
یکے شد بگریہ دگر در نفیس	
شدہ ہر یک از دام در بوستان	
بر آمد زہر سو خردش دہل	
گر رفتند شادان رہ مولتان	
ہمہ سرفرازانِ کشورِ فروز	
شہنشہ بسے گرد شاہِ آفریں	
کلاہ شرف بر سر شاہِ نہاد	

ضبط کردن سلطان ناصر الدین اطرافِ چہ ملتان

چو فارغ شد از کار کفِ ارشاد	۲۸۳۶
بمالید اطرافِ ملتانِ تمام	۲۸۳۷
ہمہ سرکشانِ بمالید گوش	۲۸۳۸
ز بیگانہ مرغانِ ہتی کردہ بوم	۲۸۳۹
چمن در چمن شد ہمتہ بوم و بر	۲۸۴۰
شدہ شہر و کشور ہوا خواہاد	۲۸۴۱
بہر سوارانِ کرد و فوجِ سپاہ	
در آرد و بس مرغِ زریں بدام	
وطن کرد بر جائے غولانِ سر و شش	
ریاحیں بر آمد بجائے زقوم	
بجز سبز و کس کم بر آورد و سر	
وزان پس شنیدم شیرِ نامجو	

ہاں بلبلین زر بلمتاں گزاشت	۲۸۴۲
کہ در باب اولطف بسیار داشت	
رواں کرد آنکہ از آنخا سیاہ	۲۸۴۳
بدلتی رسید از پس یک دواہ	
زر ویش ہمہ خلق چوں گل شکفت	۲۸۴۴
سخن کس بغیر دعایش نگفت	

پسر آمدن در حرم سلطان ناصر الدین و شادی کردن و آذین بستن در شہر و کوئی

خوش آن شاخ نورستہ و بارور	۲۸۴۵
کہ نففش بود در گل و برگ دہر	
بیا ساید از سایہ در جہاں	۲۸۴۶
تماشا گہ آید بکار آگہاں	
زمین گردد از مرغ و استوار	۲۸۴۷
ستون فلک گردد از خاکسار	
خورد بر از و طوطی آسماں	۲۸۴۸
در و مرغ جنت کند آشیان	
گلش جاہ و بارش سعادت بود	۲۸۴۹
جہانے از آن شاخ گلشن شود	
زند کو کس بر سدرۃ المنتہا	۲۸۵۰
علم بر کشد بر رباط سہا	
از و بر خورد جملگی خاص و عام	۲۸۵۱
کند سایہ بارغ جہاں را تمام	
بر و مند باشد بصیفت و شتا	۲۸۵۲
مرادش بود دیوہ در ہر ہوا	
گلش تازہ دارد مشام جہاں	۲۸۵۳
ز برگش شود برگ کار آگہاں	
منافع دہد جملہ اجزای او	۲۸۵۴
بود جملہ عالم از و بہرہ جو	
ہم از و بہرہ بود تازہ ہر لالہ زار	۲۸۵۵
ز ہر شاخ او دیوہ زاید فرزد	
ز ہر برگ او شاخے آید بروں	۲۸۵۶
کہ در ہند زاد از نہال عجم	
چنین شاخ بود از بہا کریم	۲۸۵۷
کہ بگفت از و اصل تر کاں جمال	
ہاں ناصر الدین فرخ خصال	۲۸۵۸
ز یادت براں گشت پنجاد و ہفت	
شندیم چو ششصد ز تاریخ رفت	۲۸۵۹

کزاں شلخ سایہ بطونی افتاد	یکے شاخ ازاں سرو آزاد زاد	۲۸۶۰۴۹۴
بہر چار سو جوئے زرشند زواں	ہمہ تازہ شد مرغزار جہاں	۲۸۶۱
ز تازہ درختاں و اطراف باغ	شد از قبہا شہر دارالفرخ باغ	۲۸۶۲
طرب خانہ شد ہر کجا کوہ و دشت	درخت سعادت برومند گشت	۲۸۶۳
صبا سخن گیتی زخاشاک زنت	گل ملک از باد دولت شگفت	۲۸۶۴
ہو ابادہ و چرخ پیانہ شد	جہاں سر بسر میہاں خانہ شد	۲۸۶۵
صدف بار و رش و بوقت سعید	گلابے کہ از ابر نیسیاں چکید	۲۸۶۶
برون داد در رخ خوش آبآں صفا	ہم آخر چو نور شد در شرف	۲۸۶۷
ز آزاد و زادہ آزاد و	ز شاہے عیاں گشت شہزادہ	۲۸۶۸
کہ شد تازہ عالم ز تاثیر آل	مگر بود نور شید دیمہ را قراں	۲۸۶۹
دراں دور و داوند داد طرب	چہل روز خلعت چہ روز دچہ شب	۲۸۷۰
بہر کوہ و جز کامرانی نبود	دراں خانہ جز میہاںی نبود	۲۸۷۱
بروز و شبش عیش و اندوہ نہاں	ہم آخر بر انساں کہ رسم نہاں	۲۸۷۲
بے بستی دہدے خمار	دراں دور یک فتنہ گرداں شکار	۲۸۷۳

برگشتن بلبن از سلطان ناصر الدین آگاہی

یافتن سلطان لشکر فرستادن براو

شہر در عالم بے غمی	شنیدم کہ در عین آن خورنی	۲۸۷۴
خزانے تو گوئی بہ بستان رسید	یکے قاصد از حد ملتان رسید	۲۸۷۵

۲۸۶۶	بر دندان پیک پیش شاہ	چو شکر در دروئے قاصد نگاہ
۲۸۶۷	عجب کرد از آن مرد آشفته ای	کہ دیدش نژدی ز سرتا بیا
۲۸۶۸	دو ابرو دش با ہم بر آورده سر	غم دل ہی گفت با یکدگر
۲۸۶۹	جنیش سراسر گرہ در گرہ	چو فرسوده دسا خوردہ ز رہ
۲۸۷۰	پیر سید از شاہ فیروز فن	کہ اسے راہ پیائے ملک محن
۲۸۷۱	بدین ناخوشی از کب آمدی	مگر از دیار عمت آمدی
۲۸۷۲	چو شنید پیک از شہ بستیں	حدیثے گوارا ترازا نگہیں
۲۸۷۳	دعا گفت بعد از زین بوس شاہ	وز این پس گفت ای شہ دیں پناہ
۲۸۷۴	ہمی آیم از آسیبہ و مولتاں	کز این بوم دکنشور برآمد فغان
۲۸۷۵	در اں باغ با دخت زانی و زید	دیار شش پیر اندر خرابی کشید
۲۸۷۶	ہماں بلبین زر کہ در سولتاں	ہم از دست شہ گشتہ بد مرزاں
۲۸۷۷	ز فرمان خسرو بچسپد سر	بر آورد شورے در اں بوم دہر
۲۸۷۸	شنیدم چو شنید شاہ کریم	طلب کرد کند آوران قدم
۲۸۷۹	از ایشان پیر سید تدبیر کار	کزین فتنہ چو شد توان شکار
۲۸۸۰	سراں رچو شہ گفت این ماجرا	بگفتند در یک زبان شس دعا
۲۸۸۱	پس آنگہ کشادند در ج و ہن	در اں باب می گفت ہر یک سخن
۲۸۸۲	یکے گفت کال بلبین بے دفا	چو سرتافت از حضرت بادشا
۲۸۸۳	اگر شہ بر اند بقصد شش سپاہ	ہتی ماند از ذات شہ سخت گاہ
۲۸۸۴	مباد کہ بے خسرو و نامور	بخیژ و ازین سوئے شورے دگر
۲۸۸۵	وراید نک بر دفرستد سپاہ	سر آہنگ ساز دیے نیک خواہ

بسوئے کہ میز ان کشد سر بنگ	چہ دانیم تا چوں رود کار جنگ	۲۸۹۶ F. ۹۵
گذارد بدنبال او اس دیار	ہاں بہ کہ صفدار والای تبار	۲۸۹۷
گر کشن گذاریم نادر خورست	دگر گفت کاں سرحد کشورست	۲۸۹۸
سراسر بہتستی کند کار با	چو گیریم سہل این چہیں فتنہ را	۲۸۹۹
سخن چوں بسے شد وراں انجمن	دریں باب نمی گفت ہر گس سخن	۲۹۰۰
بہر مجبوری نطق مہرے نہاد	انجمن صفدر زباں برگشاد	۲۹۰۱
سخن رفت بسیار بالا و زید	بگفتا کہ اسے سرکشان دلیر	۲۹۰۲
گویم اگر شہ بدیں دل نہند	مرا ہم کیے رائے رومی دہد	۲۹۰۳
سپارد بہمن لشکرے کامگار	بشہر زندوں خود بود شہر بار	۲۹۰۴
کہیم بے سیر فرق آں کینہ خواہ	برم لشکر آہنجا بقبال شاہ	۲۹۰۵
کہیم شکستہ ازان دیار	ضامن می شوم از در شہر بار	۲۹۰۶
کہیم کہ حشر دامن شاہ	بر یزدخویم برای اوان شاہ	۲۹۰۷
ہمہ قیل و قال سراں برگدشت	انجمن دریں کار چوں عہدہ گشت	۲۹۰۸
چہ فرماں ہاں و چہ فرماں روا	دریں رائے دادند ہر یک رضا	۲۹۰۹

عزیمت کردن انجمن جانب ملتان

دفتری یافتن اوپر بدخواہ

فتانہ ندہر سوزے بے قیاس	دگر روز کز کاخ ارزق لباس	۲۹۱۰
سپاہی چو در یاد آمد بجوش	ز کوس انجمن بر آمد خروش	۲۹۱۱
کیے سپاہیاں سوئی ملتان زدند	تبیرہ بفرمان سلطان زدند	۲۹۱۲
رواں کرد در سمت ملتان سپاہ	دگر روز انجمن بفرمان شاہ	۲۹۱۳

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیم ملاحظہ ہو۔

۲۹۱۴	ہی رفت تا مرز ملتان رسید	۲۹۱۴	بہ ہر روز یک منہ می برید
۲۹۱۵	گذشت آب راوی انعمان راد	۲۹۱۵	بہ پیرامن حصن آمد چو باد
۲۹۱۶	بزد کوس بر حصن روئے نمود	۲۹۱۶	مگر بلبن گزر بہ بلستان نبود
۲۹۱۷	بہ پنجاب رفتہ بدان مرد کار	۲۹۱۷	بدان تا شود ضبط ادال دیار
۲۹۱۸	محمد کہ بودے مرا ورا پس	۲۹۱۸	بہ ملتان رہا کردہ بودش مگر
۲۹۱۹	چو لشکر بزد خیمہ گرد حصار	۲۹۱۹	محمد ہی جست راہ فرار
۲۹۲۰	ز برگشتن خلق ز درش شکفت	۲۹۲۰	ہی رفت ہر لحظہ کارش ز دست
۲۹۲۱	از ان پیش کش خلق گیر دزون	۲۹۲۱	اماں خواست و از حصن آمد برون
۲۹۲۲	بد و خلعتے داد انعمان راد	۲۹۲۲	در نطف بر اہل ملتان کشاد
۲۹۲۳	در دن حصار آمد آن سرفراز	۲۹۲۳	بگردند درواز ہا جملہ باز
۲۹۲۴	دل اہل ملتان شکفت از طرب	۲۹۲۴	ہی کرد ہر یک خوشی روز و شب
۲۹۲۵	شنیدم چو گذشت روزی سیار	۲۹۲۵	بدلہائے آشفتمہ آمد قرار
۲۹۲۶	محمد کہ جست آن چنان رستخیز	۲۹۲۶	شب در روز می دید راہ گیر
۲۹۲۷	بیک شب محلے چنان بر بیافت	۲۹۲۷	گریزاں سوئے والد خود شافت
۲۹۲۸	بہ پنجاب روز سیوم سر کشید	۲۹۲۸	پدر شاد شد چونکہ رویش بدید
۲۹۲۹	پرسید ازو حال خلق حصار	۲۹۲۹	دگر قصہ لشکر شہر یار
۲۹۳۰	محمد بہ پیشش تہائے گفت	۲۹۳۰	وزاں قصہ ہایک سخن کم ہفت
۲۹۳۱	شنیدم چو از جنگلی سر گذشت	۲۹۳۱	ہماں بلبن نذر چو آگاہ گشت
۲۹۳۲ F. ۹۶	بدل گفت کہ جانب تحت گاہ	۲۹۳۲ F. ۹۶	بیا ورد انعمان فراداسیہ
۲۹۳۳	کینوں خلق ملتان برد یار شد	۲۹۳۳	سپاہش ہمہ حال بسیار شد
۲۹۳۴	مرا با چنین لشکرے مختصر	۲۹۳۴	نبا شد بدو تا ختن از مہنہ

ہاں بہ کز اینجا تھاشی کتم	۲۹۳۵
ہم آخر سہ کارزار شش نمائد	۲۹۳۶
ہمی رفت تا سہ بہ بنیان کشید	۲۹۳۷
وزاں پس شنیدم مغل ادوبار	۲۹۳۸
کہ نوے بدست آید شش آن مقام	۲۹۳۹
چو بدین شش بد دران کار دوبار	۲۹۴۰
ہم آخر الغاں پس از چند گاہ	۲۹۴۱
بروں زیں برد بوم خیمہ زخم	
پس از چند روزے ز پنجاب آند	
ہما بجای مقام سکونت گزید	
ہماتوں در آورد آں نامدار	
کز اصحاب ملتان کشد انتقام	
شنیدم کہ شد منہزم ہر دوبار	
رخ آورد و در حضرت بادشاہ	

رسیدن النخ خان در حضرت بعد چنگ گاہ و از جہتی

ساختن بدان نہ التماس حیرت پیدا کردن

شنیدم النخ خان اختر سعید	۲۹۴۲
ہمی بود در خدمت شہر یار	۲۹۴۳
شہنشاہ نشستہ بد اندر میال	۲۹۴۴
شنیدم کہ آں شاہ فرخندہ رای	۲۹۴۵
بد و عاریت بود تاج و سریر	۲۹۴۶
شب دروزاں خوشتر از جان پاک	۲۹۴۷
شہش خواندہ ملک جہاں سرسبز	۲۹۴۸
چو محمود غزنویں بکار خند	۲۹۴۹
شنیدم کتابت بکر دے مدام	۲۹۵۰
یکے جبہ از دخیل ہندوستان	۲۹۵۱
نکر دہ تصرف دران بہیت سال	۲۹۵۲
ز ملتان چو در شہر دہلی رسید	
ہمی بود ضابطہ بہر کار دوبار	
النخ خان ہمی راند ملک کیاں	
یکے بود از خاصگان خدای	
کہ بودے بکار پلاس و حصار	
بدے مست از ذکر زندان پاک	
ولے ملک ادد در جہانے ذکر	
کمر بستہ ہم در کلاہ و قبا	
انراں وجہ ہوا رہ خوردے طعام	
پئے نفس خود آں شہ کامراں	
بدے محتر زدیم از بیت مال	

۲۹۵۳	ہمہ بیت مال آن شہ مختشم	سپر دے باصحاب علم و علم
۲۹۵۴	بیاسودہ از دے فقیتہ و فقیر	دراوصاف خلقتش گداو امیر
۲۹۵۵	شنیدم ہاں نیک فرخندہ فر	کہ خور دآپ حیواں بظلمات در
۲۹۵۶	گر و ہیش گویند از اولیاست	گر دے ست خواند از انبیاست
۲۹۵۷	پیام آدر ملک اقبال جاہ	بشارت وہ خاصگان آلہ
۲۹۵۸	تماشا کن بانغ و لبستان عشق	عیادت کن دردندان عشق
۲۹۵۹	دلیل سعادت بہ کلاں رواں	بہ منزل بر جملہ بس ماندگان
۲۹۶۰	پناہندہ خاتم انبیا	انیس ہمہ اُمت مصطفیٰ
۲۹۶۱	نصرت نام آن مرغ باغ بہشت	ہوا شد بہر دواز گل سرت
۲۹۶۲	بداں ناصر الدین شہ نیک نام	کہ از کُشدے ہدم و ہم کلام
۲۹۶۳	بخواندے برا چند افنون زار	ہمہ بیروں از قیل و قال مجاز
۲۹۶۴	چو فانی شدی زان ہمہ گفت و گو	پس آنگہ شدی غائب از پیش او
۲۹۶۵	من اوصاف آن خسر و نیک نام	بہ چندان شنیدم کہ گویم تمام
۲۹۶۶	چو شب کو تہ و قصہ دارم دراز	ز اطناب شاید مرا حشر از
۲۹۶۷	الالے ہنر پرور تیز ہوشش	کہ داری برافسانہ بندہ گوشش
۲۹۶۸ F. ۹۷	بود شرط کا فسانہ گوئے مجاز	در اثناء افسانہ باز دراز
۲۹۶۹	کند سامع قصہ را ہوشیار	چو میند لبوشش کند اختصار
۲۹۷۰	من اینک دریں کجاندان غریب	کہ از عالم غیب آمد نصیب
۲۹۷۱	چو فرصت ندیدم بہ صنعت گرگی	ضرورت اقدمی زخم سر سری
۲۹۷۲	بے مرغ زیرک دریں بوستان	ازیں پیش یعنی بہ ہندوستان
۲۹۷۳	نولے ز دورفت ازیں مرغزار	رہا کرد ہر یک بے یادگار
۲۹۷۴	نہ زبشاں یکے قصہ ناگفتہ ماند	نہ زبشاں یکے درنا سفتہ ماند

۲۹۶۵	بخور دزد حلوئے معنی تمام	نہ تھا کہ باجگلی خاص دعام
۲۹۶۶	چو بودند کرم زخوان کرم	پے میہاں پس آئندہ ہم
۲۹۶۷	نقیبے دریں خوانچہ بگذاشتند	کز آئندہ آگاہی داشتند
۲۹۶۸	منم آں پس آئندہ مہان شاں	کہ ناں ریزہ چینم ہم ازخوان شاں
۲۹۶۹	اگر شکر ایشاں بجا ناروم	ز گلزار معنی کجابر خورم
۲۹۷۰	خدایا تو ارواح شانرا مدام	بفرم دوس علی ہی دہ مقام
۲۹۷۱	مرانیز اندر سرانجام کار	طفیل ہمہ جادراں مرغزار
۲۹۷۲	بدہ ساغوم زان شراب طہور	کہ ساقی و نقلش بود عیش و
۲۹۷۳	بیاسا قیامتاً شود وقت آں	کہ گردیم از ان نقل وئے کاہراں
۲۹۷۴	بدہ بادہ بریاد آں بزم گاہ	کہ جز دوست کس را درو نیست آہ

خواستن النخاں از حضرت شاہ حیرت سید

۲۹۸۵	ہماں ناصر الدین فرخندہ روی	بر آئین شاہاں ز فرخندہ خوی
۲۹۸۶	ہمی راند ملکہ دران سخت گاہ	بخی خورد غم جز غم داد خواہ
۲۹۸۷	بریں جملہ چوں چند گاہے گذشت	النخاں طلبکار دیہم گشت
۲۹۸۸	چنانش در افتاد سودا و چتر	کہ بیمار شد در تمنائے چتر
۲۹۸۹	شن خود پے چتر بیمار ساخت	کے بعتے باشند شاہ باخت
۲۹۹۰	دوسہ روز نامہ بدر گاہ شاہ	تہشش یاد می کرد بیگاہ و گاہ
۲۹۹۱	پس ز چند روز آن شہ سر فراز	فرستاد بروی یکے را بہ راز

نوٹ کی تشریح کے لئے مضمین ملاحظہ ہو۔

۲۹۹۲	بد و گفت خانرا سلام بگوئی	دوڑیں پس بگوئیں کہ اسی نامجوی
۲۹۹۳	بہ پر سید خسرو فراداں ترا	کہ دردتو چیست وجه داری دوا
۲۹۹۴	دوسہ روز شد سوئی مانا مدی	جہاں شد غمیں تا حرا مانا مدی
۲۹۹۵	بماندست بے تو ہمہ کار ملک	برفت است رونق ز بازار ملک
۲۹۹۶	اگر می توانی بایدر بسیا	و گرنے ہاں حال خود و انما
۲۹۹۷	الغیاں چو از حاجب شہریار	شنید این ہمہ قصہ بخوشگوار
۲۹۹۸	بگفتا کہ اسے حاجب خاص شاہ	کز ایوان شہ کرمی این سوئی راہ
۲۹۹۹	زاید رہد رگاہ خسرو خستہ ام	رسی چوں براں خسرو نیکنام
۳۰۰۰	زمین پائے شہ بوس و غدری خواہ	وزراں پس بگواز ز بانم بشاہ
۳۰۰۱	کہ شاہ ناز تو در دوغم باد دور	تعنت باشفا باد دل با سرور
۳۰۰۲	سہ روزست کہ دور از شہ کامراں	کہ گشت از حرارت تخم ناخواں
۳۰۰۳	بسوزم ہمہ از درون و بروں	نہ روزم قرار است و نیش سکوں
۳۰۰۴ ۹۸	و نام می رسد یکے مال قتاب	ہمی گردم از سوز بے آب و تاب
۳۰۰۵	ہمی آیدم جان و دل در گداز	ازیں رو بروں نایم ای سر فراز
۳۰۰۶	گرم شاہ از لطف فرماں دہد	پے دفع این درد در ماں دہد
۳۰۰۷	یکے جست چتری بسازم سپید	بجز ریش کنم وصل چو بی زبید
۳۰۰۸	بجائی ہائش نیم طاس زر	بگاہ سوارش دارم پسر
۳۰۰۹	رہنم بازار تا بکش آفتاب	بہ بنیم رخ خسرو کامیاب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

بہر روز آیم بر ایوان شاہ	۳۰۱۰
چو حاجب بدر گاہ خسرو رسید	۳۰۱۱
بہ حاجب ہاندم شہ کامراں	۳۰۱۲
بگویش کہ اسے خان کشور کشا	۳۰۱۳
اگر خاں بگوید ہیں چتر خویش	۳۰۱۴
بکن آنچہ خواہی ز فرماں تراست	۳۰۱۵
چو خاں را اجازت شد از شہ یار	۳۰۱۶
و گر روز آں چتر بس نہاد	۳۰۱۷
دردن خواند شاہ و کنارش گرفت	۳۰۱۸
بہر رسید آنکہ کہ امی کامراں	۳۰۱۹
بنویزش دو اہست صبا بگوئی	۳۰۲۰
چو بشنید خاں گفت شہر مندہ خواہ	۳۰۲۱
کہ شاہ تاہم این زماں شد قوی	۳۰۲۲
شنیدم ملک قطب دین جن	۳۰۲۳
یکے بد ز شیران آن مرغزار	۳۰۲۴
مگر بود حاضر در راں بارگاہ	۳۰۲۵
از دشد یکے چو بلی آشکار	۳۰۲۶
بلے ناید از چربک الاذیاں	۳۰۲۷
نباشد ہمہ حال چربک ردا	۳۰۲۸
کہ از لانغ اغیار گرد در قریں	۳۰۲۹
ہمہ حال چربک خصوصت گریست	۳۰۳۰
بتقصیر ماضی شوم عذر خواہ	
بشہ گفت آنچہ از انخاں شنید	
بگفتا کہ روباہ در پیش خاں	
فدائے تو باد اسر و حیر ما	
فرستیم برخاں فرخندہ کیش	
بیاز و دچوں بے تو غم یار ہست	
ہماں لحظہ شد اندراں کار و بار	
بیامد بر ایوان صفد ابراد	
درون گہر از بنارش گرفت	
چہ گون ست کنوں تن ناتواں	
دریں مملکت ہر جہ جوئی بجوی	
ز بعد دعا گوئی شہ یار	
کہ آسودم از منظر خسروی	
کہ غوری بد آں صفد ریل تن	
یگانہ بہیجا در راں رد و کار	
کہ خاں گردن ز روز یابوس شاہ	
کہ آمد ز یانشں در انجام کار	
ز چربک بر افتاد بس خان ماں	
کہ گہ جاں فزایست گہ جانفزا	
گہے د خصومت شود ہمیش	
خصوصاً بو قے کہ نادر خوراست	

۳۰۳۱	غرض چوں ملک قطب بن حسن	کہ بود دست گر گے کہن در دمن
۳۰۳۲	بیکر یک انغان لیل را شکست	الغنائں گرہ در دل از کینہ بست
۳۰۳۳	شب در دژ می بود اندر کین	کہ کے وقت یا بدیے قصد کین
۳۰۳۴	یکے روز شہ دادہ بود دست بار	یلانش ستادہ نہیں دیسار
۳۰۳۵	الغنائں گروہے بسا ز کین	بیاد ^۱ در دژ قصر بر قصد کین
۳۰۳۶	بگفتا کہ برہر در می زان گرہ	بر آورده جہتاری و خجری
۳۰۳۷	چو آں قطب آید میان دودر	ز پیش و پس ادبر آرد سر
۳۰۳۸	بر ایندازد جوئے خوں ناگہاں	سرش را بر بند با ہماں
۳۰۳۹	چو بشنید آں قطب بن حسن	کہ در بار خاص است شاہ زم
۳۰۴۰	ز خانہ رواں گشت آں شہ سوار	بداں تا کند خدمت شہ یار
۳۰۴۱	شہ تاباں در آمد بر ایوان شاہ	وزاں پیش رواں شد سوئی بارگاہ
۳۰۴۲	چو شنید میان دودر چوں رسید	ز پیش و پس را ہل کیں در دودید
۳۰۴۳	باقاد بردے ز ہر سوئے تیغ	سرش را بریدند پس بے دریغ
۳۰۴۴	شنید چو شد کشتہ آں ہملواں	شعب خاست از ہر طرف یکزناں
۳۰۴۵	چو شنید شہ گفت کیں شوخیت	سر شور و غوغا دریں شور گیت
۳۰۴۶	الغنائں بر پیش شہنشاہ بود	دزاں شور خود کردہ آگاہ بود
۳۰۴۷	بشد بیشتر گفت کای شہ یار	ازیں شور و غوغا تو با کے مدار
۳۰۴۸	یکے خار بود است بگلزار ملک	کہ ہوارہ بودے زیار کا ملک

۳۰۴۹	بگنیم کلاں خاں را برکنند	سرش را با یون شہ بفکنند
۳۰۵۰	چو بشنید آن شاہ فرزند فر	کہ مقتول شد قطب دین حسن
۳۰۵۱	نہانی یکے نالہ بر کشید	درون قبا پیر ہن بردرید
۳۰۵۲	بستہ غم ہی خورد اندر نہفت	بروئے انکھاں نیارست گفت
۳۰۵۳	ہمہ حال قطب حسن شد بباد	نریک چربکے ایں چنین نسنہ زاد

گزوستن سپران سلطان ناصر الدین با سپران الغماں

دفرہ بردن شہزادگاں از سپران الغماں

۳۰۵۴	شنیدم ز پران ثابت سخن	کہ گویند افسانہائے کہن
۳۰۵۵	مگر ناصر الدین شہزادہ را	کہ بود است الحق شہ باصفاء
۳۰۵۶	دو پور نکو خلق و آزاد بود	کہ در ملک شاد شاہ زادہ بود
۳۰۵۷	چو آن ہر دو شہزادہ بانغ شدند	ز آیام طفیلی بردن آمدند
۳۰۵۸	دو پور الغماں خسرو نشان	کہ بودند ہم خال شہزادگاں
۳۰۵۹	بشہزادگاں آمدند ہمہ نام	شدند بیکجاے روز تمام
۳۰۶۰	گئے گوئی بمیدان ہی تاختند	گئے در چین بزم می ساختند
۳۰۶۱	یکے روز ہر چار آزادگاں	دو پور الغماں دو شہزادگاں
۳۰۶۲	برفتند در گشتے صبحدم	بروندند با خود می و نقل ہم
۳۰۶۳	دراں باغ ایک مجلس ساختند	نے عیش در ساغر انداختند

حکایت ہی رفت از ہر دوری	ز مے گشت چوں یکدوسہ سانغری	۳۰۶۴
حدیثے بکار درایت فساد	سخن ناگہاں در کفایت قتاد	۳۰۶۵
دراں حال گفتند در یک زباں	پس آنکہ شنیدم کہ خاں زادگان	۳۰۶۶
نباشد کسے زیرک و ہوشیار	کہ چوں والد مادریں روزگار	۳۰۶۷
شنیدند لاسے فگند ندبن	شنیدم چو شہزادگانیں سخن	۳۰۶۸
اگر ہست در خاں خزاں نیمز	بگفتند کاظمی ہماں عسکری	۳۰۶۹
شود عاجز از زیری ناگہاں	ہم آخرت بینی کہ اندر جہاں	۳۰۷۰
چو خواہم کار در آری کم دام	گر او پیر پختہ و ماہیم خام	۳۰۷۱
بتدبیر تو را پس آید کہ نسیم	بمیدان فراس پیش فرد نکندیم	۳۰۷۲
بجوش آمدہ خون ابناء خاں	چو گفتند اس قصہ شہزادگان	۳۰۷۳
فرد آید از اسب خود یک زباں	بگفتند گر خاں بگفت ششما	۳۰۷۴
بماہیم ہشتاد دینار زر	بگفت شمس در گردنا گزر	۳۰۷۵
رود خام تدبیر شہزادگان	دگر خود فرود آید از اسب خاں	۳۰۷۶
کز ایشاں بہر کار دانا تریم	ز ابناء خسرو گردنا بریم	۳۰۷۷
بریں ماندہ ہر چار آزادگان	پذیرفتہ اس شرط شہزادگان	۳۰۷۸
بمیدان برفتند روز دگر	چو آن روز بگذشت ہر چار سر	۳۰۷۹
بہ پیچید در سمت میداں عناں	الغناں دراں روز جانش کناں	۳۰۸۰
ہمی گردن ہر سوئے جولانگری	چو آمد بہ میداں بخونچے اختر می	۳۰۸۱
ابا خان آزادہ شد ہم عناں	شنیدم کسے زباں دو شہزادگان	۳۰۸۲
وزاں پس پیش جہانیدہ اسپ	دوسہ بار باخاں دو اند اسب	۳۰۸۳
ز خاں خواست پس چاکل ہونند	در اہمال از دست چاکل فگند	۳۰۸۴

۳۰۸۵	فرد آواز اسپ آں خان راو	ستد چاکد دست شہزادہ داد
۳۰۸۶	دزاین پس زمیناں بگشتند باز	خراان و خندان بگشتند باز
۳۰۸۷	گر و چون ہر دند شہزادگان	گرفتند و امان ابن راخان
۳۰۸۸	بجستند شتاودین را ز ر	برفتند خاندان گان بر پیر
۳۰۸۹	نمودند پیشش ہمہ نقصہ باز	بجستند دینار از اس سرخراز
۳۰۹۰	ششیدم چو بشنید خاں سرگزشت	عجب کرد از اس ققصہ و طیر گشت
۳۰۹۱	بدل گفت کا بنا و فرماں روا	بدیں ساں کہ گشتند حیلہ گرا
۳۰۹۲	یکے روز مارا بہ مکر و فنون	بگیرند و بستند ریزند خون
۳۰۹۳	اگر کہتر ایں کار را سر بریم	بغلقت فریب جہاں کم خوریم
۳۰۹۴	دزاین پس ز خازن ہر دو سپر	دہانید ہشتاد و دین را ز ر
۳۰۹۵	برفتند آں ہر دو آزادگان	بدادند دین را شہزادگان
۳۰۹۶	الغنائ چو در باب شہزادگان	شد از بازی کودکاں بدگماں
۳۰۹۷	شب در روز تدبیر ایلمکخت	بر آں رائے کاں زدو بسے بخینے
۳۰۹۸	ہم آخر ششیدم ز نقص خرد	ز بس بخینن زدیکے رائے بد
۳۰۹۹	بشتہ در قفا عہ بدادند ز ہر	بر آبد ہر سوئی شورے بہ شہر
۳۱۰۰	ز تار بج بدششصد و پینج	کہ شہ شد رواں زیں سراپینج
۳۱۰۱	جہاں کہن طرفہ بازی گریست	فریبندہ کودکاں اکثرے ست
۳۱۰۲	بسے تاج شاہان فرخ نژاد	بباز می طفلان سبار دیباو
۳۱۰۳	یکے نوش او نیست خالی زینش	یکے راحتش نیست بیرون زینش
۳۱۰۴	ہمہ آب حیوان اوز ہر دار	ہمہ مردھیاسش مردم شکار
۳۱۰۵	نمہ از زینش گر مقدم شدے	کس آودہ خمر آدم شدے
۳۱۰۶	کہ دجیکہ در روز و شب صلح و شام	خراب ست جہاں ز دورش بدم
۳۱۰۷	ندارد ز مرداں ز دورش خضر	کہ غرق اند اندر شرابے دگر

۳۱۰۸ بیاساقیا جرمہ زان شراب بدہ تا شود عقل خانہ خراب
 ۳۱۰۹ ازاں جرمہ ام آں چنان مست گن کہ میخوار و نوزخستم کہن

جلوس سلطان غیاث الدین بلبن خرد

۳۱۱۰ شنیدم ز ایران ہندی نثراد کہ دارنڈا سرار دیر پہنہ یاد
 ۳۱۱۱ کہ چون ناصر الدین فرخندہ قوی سفر کرد زیں عالم جنگجوی
 ۳۱۱۲ جہاں فرش قبال او در نوشت بساطی و گر نوید یادار گشت
 ۳۱۱۳ بتخت کیا فی القیاس نشست سراندر اس روز دندان شکست
 ۳۱۱۴ سران سر بسر بفرمان او در آرد دے ز رحمت گفت و گو
 ۳۱۱۵ غیاث الدین آں شاہ راشد لقب نشسته فردا ز جلوس شغب
 ۳۱۱۶ بعہدش جہاں ز گراہ بیدار بست بدورش زماں پانچ ظالم شکست
 ۳۱۱۷ ہمیر اندلے جسد فرہی ز رویش ہمہ ملک رار و ہی
 ۳۱۱۸ ز تاریخ بدش شصت و شصت و پنج ز اجلاس او گشت گیتی ز پنج
 ۳۱۱۹ دوم سال در سمت چتوڑ تاخت ششم سال در ملک آباد تاخت
 ۳۱۲۰ ز اطراف دہلی ہماں شیر مرد بہر جا لے جنگلے قلع کرد
 ۳۱۲۱ حصار حیرانی در کی ز سر عمارت بگرد آں شہ نامور
 ۳۱۲۲ نہا شد از و حصن گوپال گیر بدستش بے سرکش آمد گیر
 ۳۱۲۳ ز اجلاس او چونکہ شد ہشت سال یکے فتنہ زاد دوران زال

برگشتن طغرل دکنوتی و فین ترمیتی و طغرل دکنوتی و شکستن او و جنابستن در پاؤ او و تختن در آورده

۳۱۲۴	کے بندہ ترک طغرل بنام	ہم از بندگان شہر نیکام
۳۱۲۵	باقطار دکنوتی از حکم شاہ	رواں کرد از شہر دلی سیاہ
۳۱۲۶	بہ شمشیر آن ملک را ضبط کرد	کہ بودست شیرے بدشت نبرد
۳۱۲۷	چو مقتبوط او شد ہمہ بوم و بر	کمر بستہ پیشش سراں سرسبز
۳۱۲۸	شنیدم کہ برگشت از شہر یار	چو بشنید شہ اندراں روزگار
۳۱۲۹	ترمتی کہ او بندہ شاہ بود	بفرمان خسرو عزیمت نمود
۳۱۳۰	سبک بست بر قصد طغرل کمر	رواں شد بہ دکنوتی آن نامور
۳۱۳۱	بہمی راند شکر بعد گیر و دار	کہ بگذشت از ترہت و از بہار
۳۱۳۲	چو بشنید طغرل کہ لشکر رسید	سبک لشکر از شہر بیرون کشید
۳۱۳۳	ہمیر اندر لشکر بروزے دست	بسرخ خود کرد لشکر کے
۳۱۳۴	وزیں سو ترمیتی پس از چند روز	در آمد بسرخ حد آں کینہ توز
۳۱۳۵	دو لشکر کے روز یکجا شدند	بر آہنگ پیکار و ہجاشدند
۳۱۳۶	زمانے متادند و در دشت کیں	سرخ کرد ہر سر سپاہتے زیں
۳۱۳۷	وزاں پس ہاں طغرل چہرہ دست	غریبید و جنبید چون شیر مست
۳۱۳۸	بیک حملہ قلب عدو بر گرفت	ازاں حملہ ماندہ جہاں در شگفت
۳۱۳۹	ترمتی چو دید آہنچنان رستخیز	عناں را بہ پیچید شد در گرفت
۳۱۴۰	شتاباں بہ سمت او دھڑن نہاد	ہمہ لشکر او پریشان قناد

شکستہ چو اندر اودھ سرکشید	۳۱۴۱
شندیم ہانم الاغے شتاب	۳۱۴۲
بفرماں دہاں اودھ آشکار	۳۱۴۳
کہ باید بگیرند آں سست	۳۱۴۴
ترستی دلاور بود در شکار	۳۱۴۵
خانے پستند بر دست و پایش	۳۱۴۶
پس آنکہ بدروازہ آشن رنگوں	۳۱۴۷
بدان تادگر بارہ سر لشکرے	۳۱۴۸
بفرماں دہاں چونکہ فرمان شاہ	۳۱۴۹
گریزے ندیدند فرمان دہاں	۳۱۵۰
گرقتند آں مرد را آشکار	۳۱۵۱-۲
وزاں پس بگردند برو قصاص	۳۱۵۲
شہ اس قصہ در شہر دہلی شنید	
بسوئے اودھ را انداں کامیاب	
بنشستہ دبیرشہ دول شکار	
کہ نامش ترستی نیامد سدا	
چو شکست آں سست در کارزار	
گنڈایں خبر در ہمہ شہر فاش	
برآزند اورا در یزید خوں	
شکستہ نیامد ز بوم دیرے	
رسانید آں یک ایوان شاہ	
زمضمون فرمان شاہ جہاں	
نمودند آں رقعہ شہر یار	
بلرزید ازاں ماجرا عام و خاص	

رواں کردن سلطان نغیا الدین بلبین بہادر را در لکھنوتی و شکستہ آمدن بہادر از لکھنوتی

شندیم جوڑیں ماجرا چند گاہ	۳۱۵۳
کہ راند بہادر ز دہلی خشم	۳۱۵۴
بقصد بہاں طفل سخت سر	۳۱۵۵
ز اقطاع اوچوں برآرد دمار	۳۱۵۶
برآمد کیے روز فرمود شاہ	
کہ بدشاہ را بندہ محترم	
رود سوئے لکھنوتی آں شیراز	
پس آنکہ گند قصداں بکار	

۳۱۵۷	بہادر درواں شد بہ فرمان شاہ	بر و نامزد شد افراد اس سپاہ
۳۱۵۸	ہمی رفت تاحد تربت گزشت	بالمید بسیار ہامون و دشت
۳۱۵۹	چو در حد لکھنوی آمد سپاہ	شنیدم ہاں طغرل کینہ خواہ
۳۱۶۰	سپاہ خود از شہر بیک کشید	خرد شاں بسرحد خود دہسید
۳۱۶۱	یکے روز ہم ادلی با مداد	در اقصای اقباغ آں خوش بلاد
۳۱۶۲	دو لشکر بیک شہت حاضر شدند	دلیران ہر سوائے قادر شدند
۳۱۶۳	شنیدم ہاں طغرل چیرہ دشت	نخستیں میاں را بہ پیکار بست
۳۱۶۴	نہ در مینہ دید و نے میسرہ	بقلب بہادر نہر و میسرہ
۳۱۶۵	چو بد چیرہ دست اندراں فن درست	بکوشید آں لشکر کشش درست
۳۱۶۶	کہ برگرداں اوج بد خواہ را	بہ بند گزہ تافشکن راہ را
۳۱۶۷	بہادر چو آں رسم طغرل بدید	کلاہ از سرباز خود برگشید
۳۱۶۸	شنیدم سپہر پسر بر بنا گوشن بست	دراں دشت پیچید چوں شیرست
۳۱۶۹	ببارید بر خصم باران تیر	رواں کرد بر خصم تیرگان تیر
۳۱۷۰	دو لشکر بیکدیگر آیینختند	بسے خون دراں حربہ رختند
۳۱۷۱	یکے چیرہ از اولیں تا ختن	نشانہ شدہ بہر جاں با ختن
۳۱۷۲	یکے کردہ دعوی بدر گاہ شاہ	کہ آرم عدد زندہ در تخت گاہ
۳۱۷۳	چو در ترے کشتہ تیغ تیرے نماز	کما ہزارہ از گوشہا بر فشانہ
۳۱۷۴	نرا انگشت ہا گشتہ یکسر کباب	بماندہ فرد سہتا از شتاب
۳۱۷۵	دلیراں بہر دہرے تیر تیغ	بر اندند در یک در بے دریغ
۳۱۷۶	شنیدم کہ ناگہ دراں حرب گاہ	یکے فوج از لشکر سخت گاہ
۳۱۷۷	شکستہ عنان داد اندر فرار	برد از دل لشکر خود قرار

خامد از پس لگاں و دود گاں	ہم آخروں اوج دہلی غزاں	۳۱۷۸
بہر جا کہ نام آورے بود ماند	بر فوج برنائے معدود ماند	۳۱۷۹
شدہ ناقہ کعبہ شاں بے زمام	تنگ شستہ افواج دہلی تمام	۳۱۸۰
سیاہ عدد و دیر و تافتہ	چو ایں طغزل باد کے بافتہ	۳۱۸۱
بیفتاد در لشکر تخت گاہ	بزد بانگ دآند بروں از سیاہ	۳۱۸۲
دو بارہ سیاہ عدد و راست گشت	بہر دے اقبال آں شیر مست	۳۱۸۳
بصد حیلہ زان تہلکہ جاں برد	بہادر عمن در ہر میت سپرد	۳۱۸۴
گر زیاں زمرہ طغزل گذشت	سپاہش سر اسریرا گندہ گشت	۳۱۸۵
گستہ زمام و شکستہ سیاہ	بہادر چو زخمیہ در تخت گاہ	۳۱۸۶
ہمی خواست غولش بر نیر و کاش	شہیدم کہ آں خسرو خشتناک	۳۱۸۷
بگفتند کیں بندہ را بے گناہ	گردے کہ بودند نزدیک شاہ	۳۱۸۸
کہ گردی پیشماں سر انجام کار	ز گرمی کینہ کمش زینہار	۳۱۸۹
کہ بودند بادے در اں جنگ در	شہیدیم از زمرہ معتبر	۳۱۹۰
ہمیں را میسر بود در نبرد	کہ آن روز کار می کہ ایں مرد کرد	۳۱۹۱
چو مرداں بیک تن در انجا استاد	بجائے کہ لشکر ہتی جملہ داد	۳۱۹۲
وزیں حال دارد سیاہ گواہ	بے تیغہ زرد در اں حرب گاہ	۳۱۹۳
ضرورت بریں سوی مرکب بچاند	ہم آخر چو بجائے ستاد نماند	۳۱۹۴
زمانے مزاجش بہ نرمی کشید	چو ایں فقہ خسرو ز خاصاں شنید	۳۱۹۵
یکے پلبیاں سمت طغزل زنند	بلقفا کہ از پیش دور کش کنند	۳۱۹۶
سپہ را مذ بر قصد بدخواہ دود	پس از چند روزی خود آند بروں	۳۱۹۷

غزیتِ سلطانِ غیا الدین بلبن جانب لکھنوتی و فیروز می یافتن بر طغرل

۳۱۹۸	چو بر شش صد افزود و ہشتاد سال	عزیمت نمود آس شہ خوش خصال
۳۱۹۹	با لید بسیار ہامون و دشت	خرد شاہ ز ملک آدھ بر گشت
۳۲۰۰	چو در حد لکھنوتی آں سر فراز	بز و خیمہ بعد از بسے ترک و تاز
۳۲۰۱	بلرزید اقطاع طغرل تمام	ہزار ہزار رفتاد و در خاص و عام
۳۲۰۲	ہاں طغرل بخت برگشتہ مرد	چو بد چیرہ دل التفاتے نکرد
۳۲۰۳	مسپہ راند از شہر در کست شاہ	ابا باز شش صعوہ کینہ خواہ
۳۲۰۴	شہیندم ز نش بود اختر شمار	بدانستہ از حال سیل و نہار
۳۲۰۵	گراں دید چون اختر سوئی خویش	بد گفت کای شاہ فرخند کیش
۳۲۰۶	کہ امر دزد تیغ یابی اماں	بسے عیش رانی دریں بوستان
۳۲۰۷	چو طغرل شمارش بسے بار ہا	بدست امتحاں کردہ در کار ہا
۳۲۰۸	خذر کردہ طغرل بہ حکم شمار	طلب کرد ما خویش چند سوار
۳۲۰۹	بروں آمد از لشکر و خیل خویش	در و نش از گران طالع بریش
۳۲۱۰	بز و خیمہ در کے جو سار	کہ بود است یکسوز جملہ دیار
۳۲۱۱	شہیندم علی نام شیر از غلنے	کہ آہن دلے بود و بین تنے
۳۲۱۲	چو رستم بہ خیمہ چو ارشش بہ تیر	بسے سرکش اندر کندش اسیر
۳۲۱۳	دراں روز کاں طغرل نابکار	بز و خیمہ بر لب جو سار
۳۲۱۴	ز لشکر بروں آمد آں سر فراز	ہمی گشت بر عادت بارہ تاز

نسب نامہ ہر یک ازال اد	سوارے دی بود دنبال اد	۳۲۱۵
نہ تنہا کہ با چند شیر افگناں	ہمی گشت ہر سو مخنیت کناں	۳۲۱۶
بجوسے کہ بد کردہ طفل حذر	قتادش در اں دشت ناگہ گذر	۳۲۱۷
ز دہ بر لب جو بیارے رواں	یکے خرگے لعل دید اں جواں	۳۲۱۸
ہمی گشت اندریمیں دیسار	تنے چند برگرد اں جو سار	۳۲۱۹
شدہ غافل از کای خون و خطر	زاسیاں فرد آمدہ سر سبر	۳۲۲۰
ہم بے غم از عالم فتنہ ز ای	یکے دشت و دیگر کر یوہ گرامی	۳۲۲۱
ہیو ز ابراں خمیہ یکسر کشید	علی چونکہ آن خمیہ لعل دید	۳۲۲۲
بسر موز ہایش نشان کیاں	دروں دیدہ خستہ یکے پہلواں	۳۲۲۳
فرد آمد از اسب و بریدہ سر	مراور ایکے تیز زد در جنگ	۳۲۲۴
بر آمد یکے شورے از ہر طرف	چو شد طفل آنجا بغفلت تلف	۳۲۲۵
ہم از بے سری گشتہ بیل تمام	شاگستند تازان طفل تمام	۳۲۲۶
از انجارہ راست لشکر گرفت	سرس راکھی چوں زن برگرفت	۳۲۲۷
شہنش خلعت داد گوہر نگاہ	جہاں سر بیاورد بر شہریار	۳۲۲۸
بخواند طفل کش سرفراز	شہنم علی رازاں بدوز باز	۳۲۲۹

باز گشتن سلطان غیا الدین بلبن شاہ از لکھنوتی
و سپر خود بغیر آخاں را در لکھنوتی گذاشتن

چو شہ را بریں گونہ فتحی رسید	کہ طفل بدست علی شد شہید	۳۲۳۰
دوسہ مہ در اطراف اں بوم دہر	ہمی تاخت اں شاہ فیروز فر	۳۲۳۱

۳۲۳۲	ہم آخر چو شصت جملہ دیار	اطاعت نمودش ملوک کبار
۳۲۳۳	ہماں پور خود را شہ کامیاب	کہ بدخان لغرام اور اخطاب
۳۲۳۴	دراں سٹنگہ کرد فرما نروا	راہ کرد بروے دو فیروز را
۳۲۳۵	کیے مٹھی آن مرد فرخندہ رائے	دگر کوہ جودی کشور گشا
۳۲۳۶	بفرمود شاہ شہ نیک نام	کہ باشند بر شاہزادہ ندام
۳۲۳۷	شب دروز خاں را اطاعت کنند	با حکام ثابہ مراعت کنند
۳۲۳۸	دگر خاں خطائے کند در دیار	نصیحت کنندش دراں کار دیار
۳۲۳۹	دراں پس شہنشاہ فیروز جنگ	سپہ راند در تخت گاہی وزنگ
۳۲۴۰	پس از چند گاہے بد ملی رسید	دوسہ ہفتہ سہ بعشرت کشید
۳۲۴۱	بہ بستند آذین بشہر و دیار	نشاٹے بگردن لیل و نہار
۳۲۴۲	جدامانگاں باز کیجا شدند	زانند و فرقت میرا شدند
۳۲۴۳	ہمہ کشور و شہر شد شاہ داں	نشستند با یکدگر ہمدماں

کیفیت شہید شدن قان ملک عرف محمد خاں

پسر بزرگ سلطان غیاث الدین بلبن شاہ

۳۲۴۴	شہیدم کہ شہ ہم ز آغاز کار	کہ در دار اسلام شد شہریار
۳۲۴۵	محمد کہ بد پور آن کامیاب	بدو کرد خان محمد خطاب
۳۲۴۶	وزاں پس فرستاد در کوتاہاں	کہ بد سرحد ملک ہندوستان
۳۲۴۷	چو در موتاں رفت آقا ملک	کہ کردش دراں ملک سلطان ملک

دش بود در یاد مینا کفش	۳۲۴۸
ہمی کرد کارے چو آزاد گاہ	۳۲۴۹
چو بگذشت ازین حال عہد یعید	۳۲۵۰
ہمی تاخت اطراف آں مرز و بوم	۳۲۵۱
چو آیں قصہ بشنید خان کریم	۳۲۵۲
سراں سپہ را اشارت نمود	۳۲۵۳
بہر جا کہ فوج مغل بشکنند	۳۲۵۴
بفرمان شہزادہ جملہ سراں	۳۲۵۵
بدہند گندہالی سپاہ مغل	۳۲۵۶
ہماں سو براندند جملہ سپاہ	۳۲۵۷
دو لشکر بکردند کیجا قرآن	۳۲۵۸
زمانے بکردند ساز و نبرد	۳۲۵۹
وزاں پس ز فوج مغل ہوئی غارت	۳۲۶۰
بہر جنبہ ہم آسمان ہم زمین	۳۲۶۱
چناں بخرود مشید فوج مغل	۳۲۶۲
وزاں پس مغل زدو برافواج ہند	۳۲۶۳
زمانے نصف ہند بریائے ماند	۳۲۶۴
زدو یکدگر کشاں تیغ و تیر	۳۲۶۵
مغل گشت غالب چو بسیار بود	۳۲۶۶
سراں سپہ پیش شاں در گریز	۳۲۶۷
گروید و دنبال شیران ہند	۳۲۶۸
کسے گز گز بند گاہ ماند پس	۳۲۶۹
بگرو چہاں کوہ قانی صفش	
ہمی بود بر رسم شہزاد گاہ	
دو فوج مغل اندراں حد رسید	
خرابی کنایاں از قد ہمائے شوم	
کہ رہ یافت آہر من اندر نعیم	
کہ لشکر زلماتاں برانند زدو	
علمہائے شانزہ انجا کمال نکلند	
براندند کیسی سیاتے گراں	
شنیدند ز ایند گاہاں سبل	
بروز دگر بامداداں یگاہ	
بہر سو ستادہ سپاہی گراں	
سراں بخا سپردہ بگردان مرد	
خرو شے ز خرمہرہ ہر سو میخواست	
قتادہ بلرزہ ہم آن دہم آیں	
کہ شد ہندیاں برا فراموش دہل	
بکوشید در قصد تاراج ہند	
دو لشکر در انجا بجے خوش نشانند	
خرو شاں بہر سو بصد دار و گیر	
صفت ہند کیسی نہر میت نمود	
پس شاں یلان مغل در ستریز	
گرفتہ سگاہاں در نوچی سند	
برویافت فوج مغل دسترس	

دُخ آو در در جانب بر دُخویش	وزاں پس مغل خرم از بر دُخویش	۳۲۶۰
بگفتند احوال خود پیش خاں	سراں جلد رفت در بر بوتیاں	۳۲۶۱
کہ می خواست گردن تُوں مر مراں	چنان تند شد خاں بُسر لشکراں	۳۲۶۲
کہ پیوستہ بنود ظفر در نہر د	ہم آخو نہاں باخود اندیشہ گرد	۳۲۶۳
ز بے ہمتی شاں ملاست کنم	ہماں بد کہ شاہ ز غر امت کنم	۳۲۶۴
بجاں سعی در کار ہوجا کنند	کزیں گوینہ بارد گر نشکنند	۳۲۶۵
جدا گانہ خواہند مبلغ زرے	پس آنگہ بگفتا کہ از ہر سرے	۳۲۶۶
بنشتہ براں زمرہ یو گناہ	شنیدم بہر تن پر آب سیاہ	۳۲۶۷
سراں چوں بدیدند این لفظ زشت	در اطلاق وجہ غر امت نبشت	۳۲۶۸
گرفتند پایش سراں اسپر	گزیدے بر دند بہر دہر	۳۲۶۹
بجائے غر امت دگر گن رقم	بگفتند کای فخر اہل قسّم	۳۲۷۰
مکن اہل پیکار را در سیاہ	مہر آب روئے سراں سیاہ	۳۲۷۱
بخندید شہزادہ چوں گل شکفت	دیر این لطیفہ شہزادہ گفت	۳۲۷۲
بہ انعام و خلعت پیر سید شاں	پس آنگہ غر امت بہ بخشید شاں	۳۲۷۳

ز جہتی شدن سلطان غیاث الدین بلبن

شاہ و فرستادن طلب ہر اتان ملک

خزاں ضابط ملک کرا گشت	بسائے چو فصل بہاری گذشت	۳۲۷۴
ہوا گرد پر گرد از ہر رباط	بساط چین شد بھی از نشاط	۳۲۷۵
مباہج ز خبث ہوا شد ملول	در اجسام شوریدہ خون فغول	۳۲۷۶
ریاحیں شد چو بے از برگ یوز	شدہ ز کس مست بیمار خیز	۳۲۷۷

نوٹ کی تشریح کے لئے تنقید ملاحظہ ہو۔

ہمہ شاہناگ شہ بے برگ بار	۳۲۸۸
بہر حاجین بود پیغولہ نگشت	۳۲۸۹
شہی دست ماند از درم زیر شاخ	۳۲۹۰
ہزار ہر گشتن از برگ ریز	۳۲۹۱
ز گشت چمن محبت ز آدمی	۳۲۹۲ E. ۱۰۶
شنیدم دران قہر شد نا تو ال	۳۲۹۳
ہمی کاست ہر روز زور تمنش	۳۲۹۴
چو شہ ز حمت خود فراہم بدید	۳۲۹۵
بدل گفت چوں عمر آمد لب	۳۲۹۶
پس از فکر آن خسرو ہوشیار	۳۲۹۷
سوئے قان ملک کردیکہ رواں	۳۲۹۸
سلام و دعاشا و گیتی پناہ	۳۲۹۹
بدان تابگاہ سفر مرزبان	۳۳۰۰
دہم روز پیکش بلبان رسید	۳۳۰۱
پس از حمد و توصید پروردگار	۳۳۰۲
کہ لے شاہ دوان کشفی دید شاہ	۳۳۰۳
تنت دایم از رحمت آباد باد	۳۳۰۴
رسانید فرمان شاہم نوند	۳۳۰۵
مرا خواند آن شاہ روشن ضمیر	۳۳۰۶
ہمی آیم اینک بر ایوان شاہ	۳۳۰۷
مگر بود خال را مہتے بہ پیش	۳۳۰۸
ہمی خواست بعد از ہم آں چو ال	۳۳۰۹
شنیدم چہ بر خواند شہ ایں جواب	۳۳۱۰
رہیدہ طیور از سر شاخسار	
شدہ صحن ہر باغ با سون و دشت	
ہو خاک را دادہ برگ فرخ	
بہر مرغزار از غزاں خیزر خیزر	
قتادہ بردن از جہاں غور می	
ز با و مخالفت تن مرزبان	
نماند از تنش جز کہ پیرا منش	
موتزد در وایتج مرسم ندید	
پس بر سر مرسم سزاوار تر	
بے کار سازی شہر و دیار	
نبشتہ بدال خان خسرو نشان	
وزاں پس بچاندش سوئی بختگاہ	
سیار در بد و ملک ہندوستان	
چو شہ آرد معنوں فرمان شنید	
جو بے بشت از بے شہر یار	
مہاداہتی از تو ایں بخت گاہ	
دلت تا بد عشرت آباد باد	
حرفش ہمہ دیدہ را سوئند	
ز فرمان خسرو ندیدم گزیر	
رواں کردم آں پیک اثنا براہ	
با قضاے اقطار معمور خویش	
عزیمت کند سوئی شاہ جہاں	
شگفت از در دل شاہ مالک قان	

دش شد قومی بیک را پیش خواست	چو مرجم رساں دید در دش بست	۳۳۱۱
کہ ہاں اے بشیر بشارت رساں	پس از بیک رسید خسرو رواں	۳۳۱۲
بطالب نشانے نہ مطلوب گوی	خبر ہائے یوسف بہ یعقوب گوی	۳۳۱۳
کجا بود آں خان فرخندہ فر	در آن دم کہ ایدر گزیدی سفر	۳۳۱۴
بتعظیم شہ برد سر بر زمین	پس آنگہ دعا گفت بیک گزین	۳۳۱۵
ہم از موتاں کرد ایدر رواں	بگفتا مرا خان خسرو نشان	۳۳۱۶
در اعضا ش نو گشت دروہن	دل شاہ آزر دہ شد زین سخن	۳۳۱۷
کہ برخاں نو یزد نقشے شتاب	پس آنگہ بگفت آں شہ کا بیاب	۳۳۱۸
مرا کرد ہمسا رہجران تو	کہ ای جان من زندہ از جان تو	۳۳۱۹
بدر دم ز مضمونش در ماں رسید	چو دیدم حدیثے کہ از جان رسید	۳۳۲۰
مرا کردہ از عشوہ خوش کیز ماں	ہم آخر چنان گشت روشن کیزاں	۳۳۲۱
بخنبدہ از شہر ملتاں ہنوز	یقین آنکہ آں خان کشور فردوز	۳۳۲۲
بسوخی دگر خود علم بر فراشت	بعشوہ مرادیدہ براہ داشت	۳۳۲۳
بجز راستی کم بر آرد نفس	سے را کہ بر ملک باشد ہوس	۳۳۲۴
نباشد کنول کوہرت را فرغ	چو آزدیم زین حدیثے دروغ	۳۳۲۵
سر اسیمہ شد خان اختر سعید	چو برخاں چنین پاسخ از شہ رسید	۳۳۲۶
بسوئے کدل داشت رحلت نمود	چو دید از خسرو نفیض نبود	۳۳۲۷
کہ آزر دہ گردی ز آہ پدر	نیازدار جان پدرائے پسر	۳۳۲۸
ہماں بہ جہ حکم پدر نگذری	اگر خواہی از عمر خود بر خور می	۳۳۲۹
کزین رہ پیروی رسیدن توان	رضائے دل پیرو اے جواں	۳۳۳۰ ف۱۰۷

عزیمت کردن قآن ملک قصد مرگ و رسیدن سی هزار مغل شهید شد قآن بامر او خویش در هند جا ترا

۳۳۳۱	زخان گشت چوں تو من از سومره	سید راند خان سوئی شان یکسره
۳۳۳۲	چو در حد اقطاع شان در رسید	کیے خنجر کینه را بر کشید
۳۳۳۳	بزد خیمه در حد جا ترا گل	همی کرد اقطاع شان پائمال
۳۳۳۴	کیے روز از نیک خواهان خان	بیاورد مکتوب پیکه دواں
۳۳۳۵	نہشتہ دران نامہ آن مرد کار	کہ آمد سوار مغل سی هزار
۳۳۳۶	سہ فرسنگ ماندست اندر میان	کہ برخاں رسد شکر کافراں
۳۳۳۷	چو آن نامہ بردست خان اوقاد	سبک فہر از ان نامہ خان برگشاو
۳۳۳۸	چو شد آگہ آن خان دالالتبار	کہ آمد سپاہ مغل سی هزار
۳۳۳۹	دوات و قلم خواست آل شیر مرد	شنیدم کہ ز دخامہ و خریو کرد
۳۳۴۰	بداں تا نیفت دل لشکر سن	خرابی نیاید بوم دبر شش
۳۳۴۱	وزاں پس سران سپہ اچواند	ہمیں قعہ در پیش شان باز خواند
۳۳۴۲	چو دیدند آن قوم با پوش و ہنگ	کہ خان با مغل دار دآہنگ جنگ
۳۳۴۳	نصیحت بکردند شہزادہ را	بگفتند آن خان آزادہ را

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

مقابل شدن با سیاہ سگال	کہ عار است تراے سرافرازخان	۳۳۴۴
تو تنہا ز ایدر بہلشتاں خرام	سچہ را ہمیں جا بفرما مقام	۳۳۴۵
کہ خاں با مغل خود رو دو دغا	بجائے کہ ماییم باشد خطا	۳۳۴۶
ہمیں کن تماشاے مردان کار	ہم از دور اے خان و التبار	۳۳۴۷
کہ جنگ است تراز و داقال سنگ	نشاید ترا خود بجائے درنگ	۳۳۴۸
کہ ا میں طرف کئے آید گراں	کہ داند کہ گاہ سبیز سراں	۳۳۴۹
فرستد نزاراں دگر شہ پاد	اگر گشتہ گر دو چو ما صد ہزار	۳۳۵۰
سر موئے خاں کر نشو و دروغا	ولیکن مباد از باد فنا	۳۳۵۱
خصوصاً کہ بر شاہ کیتی پناہ	جہاں روز ر وشن بگرد سیاہ	۳۳۵۲
ز تحسین ہفر و دشاں احترام	پوچش نیند خاں این نصیحت تمام	۳۳۵۳
چہیں آیدائے زمرہ نیک خواہ	بگفتا کہ از نیک خواہان شاہ	۳۳۵۴
حدیث خوشے دریاں افگند	کہ شہزادگان ترا نصیحت کنند	۳۳۵۵
شب دروز در کار شاں سرہند	بکار ولی نعمتاں جاں دہند	۳۳۵۶
بتا بند از پیش دشمن عمان	ولیکن نشاید کہ شہزادگان	۳۳۵۷
ہماں بہ نتاہم سردار کارزار	مغل سی نہ گر خود بولد صد ہزار	۳۳۵۸
قضا دست بر کامگار سی دہد	در اید و نہ اقبال یاری دہد	۳۳۵۹
دریں کشور و بوم نامے بریم	بر افواج دشمن شکست آدریم	۳۳۶۰
چو مرداں بہ پیہیم در کارزار	دگر خود دگر گو نہ بینیم کار	۳۳۶۱
براہ خدا چوں یلان جاں دیم	بکار و دغا چوں سراں سر نہیم	۳۳۶۲
راہم کند شیر شدہ زہریں	ہمہ حال ماییم دیں دشت کین	۳۳۶۳

مصداق خان ملک مغل و غالب شن مغل و
شکستن ایشان شکر اسلام و شہیدان بر دست قزو

دگر روز کر ساغر سرنگوں	۳۳۶۴۴۱۰۸
فلک خنجر خون فشان برکشید	۳۳۶۵
میز کہاؤ گا فہر نمودار گرد	۳۳۶۶
چو شد لشکر ہند یکسو سوار	۳۳۶۷
چو شکر ستادہ بیکدشت کیں	۳۳۶۸
کواکب برایشان نظر داشتہ	۳۳۶۹
خروشید فوج مغل ناگہاں	۳۳۷۰
وزراں پس بجنبید از ہر طرف	۳۳۷۱
چو خاں دید غوغائے فوج مغل	۳۳۷۲
چو شیراں پے افشردہ درکارزار	۳۳۷۳
سیر کشش بر بنا گوش بست	۳۳۷۴
شنیدم کہ شہنشاہ نامور	۳۳۷۵
چو فوج مغل دید آں چیرگی	۳۳۷۶
بہ یک قلب گاہی عنان اُتاشید	۳۳۷۷
پہ پیچید شیراں ہر دو سپاہ	۳۳۷۸
دلیراں زہر سوئے بر کو فتنہ	۳۳۷۹
باریدہ از تیر بارانِ خون	۳۳۸۰
شنیدم زگہ تا نمک از دگر	۳۳۸۱
سپاہِ مغل جہد بسیار کرد	۳۳۸۲
ہم آخر چو قائم شد آں جنگ سخت	۳۳۸۳
شہادت یافتن محمد خاں یعنی خان شہید علیہ الرحمۃ والغفران	
سرک منگلی نام در فوج خاں	۳۳۸۴
فشانند در دامن کوہِ خون	
جگر گاہ ہندوئے شب بردید	
صفت ہند را جملہ بد ار کرد	
سپاہِ مغل جہد شد آشکار	
بار زہ شدہ آسمان وز میں	
ہوا گشتہ از گرد آینا شستہ	
بزد ہوئے بر رسم خود یکزماں	
بزد بر صفت ہندی ایں صفت صفت	
بلغت از دن کوس و نائے دہل	
سپہ را بغض شود ہوشیار	
یماں بردہ بر ناج و تیغ دست	
یکے تاج وائے بشد پیشتر	
زمانے شد آہستہ از خیرگی	
وزیں سو صفت ہندی ایں در سید	
عنان ہیوناں در ایں قلب گاہ	
بناج و سیر یکدگر کو فتنہ	
بہر جانب گشتہ طوفانِ خون	
دراں جنگ کس را بنودست ظفر	
کہ مالک صفت ہند را در نبرد	
کسے را نشد زراں دو صفت یا بخت	
کہ مشہور بود از نثر او غزاں	

نہ از حال او بک از قال او	مغل نیز آگہ بد از حال او	۳۳۸۵
مغل جیت و جوگر د از اسب ستم	چو شد بسته کارے لکا و نبرد	۳۳۸۶
کہا میں طرف ہست درں کہا ہوئے	ہم آخر جو دانست کاں ز دروے	۳۳۸۷
یکے رخ نہ شد و صفت منگی	یکایک نبرد و صفت منگی	۳۳۸۸
خوشاں درں رخ نہ نشانفتند	سگاں چوں یکے رخ نہ یافتند	۳۳۸۹
مغل از صفت شاں بے مروشت	صفت منگی جملہ بنمود پشست	۳۳۹۰
ہزار ہر در افتاد و در ہندیاں	چو لشکست یک فوج ہندوستان	۳۳۹۱
صفت چند دیگر زہر سودرید	مغل چو شد تیغبار کشید	۳۳۹۲
قضا گشت را منی بتالیج ہند	خلل گشت بنیاد افواج ہند	۳۳۹۳
ز خجہ کشدن گزے نما ند	یلاں را بے ترکش چو تیرے نما ند	۳۳۹۴
چو بر خود و تجوشن کشستند	ز دہ یک زماں تنہا بے در پیغ	۳۳۹۵
بے مردانہ فوج کا فر بہ کشت	شنیدم صفت خاں بدندان و شت	۳۳۹۶
زہر سو بیگبارہ زورے نمود	ہم آخر مغل چونکہ بسیار بود	۳۳۹۷
مغل دست بر کشتن شاں نہاد	صفت ہندیاں ترا شکتے قتاد	۳۳۹۸
یکے رستخیزے در انجا گذشت	بہر جا سرے بود یا مال گشت	۳۳۹۹
بے تیغہا ز دوراں جنگ جا	ہاں خاں ملک پور فرماں روا	۳۴۰۰
عناں را سوئی جو بارے کشید	چو پہلوئے خود پیچ کس اندید	۳۴۰۱
بد پیش گر یک قزو نہ سوار	ہمی رفت تنہا درں جو بار	۳۴۰۲
جہانے ازاں تیرے تاب کرد	سوئے خاں یکے تیر پر تاب کرد	۳۴۰۳
تن مرز باں را بے پستی کشید	ہماں تیر بر شہر گجاں رسید	۳۴۰۴
ستد نام حق و انکے جاں بدو	بخلطید از زین و بر گل فتاد	۳۴۰۵
چنانچہ بباہر شمشیر ترا	اکہی شناسا چاں کن مرا	۳۴۰۶
بقصدش سبک بار گرا کشید	قزو نہ چو شہ را دران حال دید	۳۴۰۷
چہ اسب و چہ تیغ و چہ تیر و کماں	بیاد شد جملہ اسباب خاں	۳۴۰۸

۳۴۰۹	مگر قاتل ملک بد بہ خنکے سوار	کہ بدنامور اندراں روزگار
۳۴۱۰	قرونہ بران خنک دولت نشست	گر نشست خود را جنیت بدست
۳۴۱۱	وزاں پس رداں شد ازاں تیرہ	سوار در افواج خود می گذشت
۳۴۱۲	مگر یک دم طربان از بزم خاں	اسیر آمدہ بود بد دست شاں
۳۴۱۳	ازیشاں یکے اسحاق ترا شناخت	ہماں ترکش مرزاں شناخت
۳۴۱۴	بزد لغوہ و خاک بر سر ناکند	سرور می خود را اسیر بر کند
۳۴۱۵	پیر سید از دکان فر تو جہاں	کہ جہیت این نفیر و خوش فہاں
۳۴۱۶	اشارت مکرش سو کی دست راست	کہ این ترکش واسطہ صفا رہاست
۳۴۱۷	جہاں جملہ آگہ ترا کرام اوست	بہندوستان قاتل ملک نام اوست
۳۴۱۸	شنیدم مغل بنام خان شہید	چاند مطرب مجلس خاں شنید
۳۴۱۹	گردہ ہے ازاں قوم ثابت رکاب	براند سوئے قرونہ شتاب
۳۴۲۰	و دیدند از دستند اسحاق	گر گفتند واپس از بہر جاں
۳۴۲۱	کہ این سپ خنک از کجا یافتی	کجا ترکش و تیغ را یکا یافتی
۳۴۲۲	کہ پریشاں این خنک بود نہت شو	ہماں خان صفا را ہندی در لے
۳۴۲۳	قرونہ رداں شد سوئی جو بیار	دواں در پس افراداں سوار
۳۴۲۴	چو در شہد خان کرم رسید	بگفتا ہمیں است خان شہید
۳۴۲۵	مغل ماند از بال غول در شکفت	وزاں جاتین مرزاں برگرفت
۳۴۲۶	رسانید بر حاکم خود رداں	ابا ترکش واسطہ و تیغ و کماں
۳۴۲۷	چو شا و مغل دید بار و برش	عجب کرد ازاں بواہ عجیب کش
۳۴۲۸	وزاں پس بگفتا زاید رکشید	تین خان تباہ کئے اندر کشید
۳۴۲۹	ہمی خواست کاں پیکر خان زاد	ہجوم دیر و بد و زریں بلا د
۳۴۳۰	ہماں رائے کاکو کہ بد قہر خاں	چو آگہ شد از قہر مرزاں
۳۴۳۱	پس ز گریہ دشو راہ و نفسیر	کہ ہر چہاں در را تم است ناگزیر

۳۴۳۲ شنیدم بران زمرہ بدسگال
۳۴۳۳ زمرے داداں راجا اختر سعید

زاقطاعِ خود پس فرستاد مال
تنِ خاں ز دستِ مغل و انخرید

شنیدن سلطان غیا الدین بلبن شاہ واقعہ خان شہید
درینِ حمت زیاد شدنِ رحمت از قناتِ حزن سپر

۳۴۳۴ چو از دار فانی خراسید خاں
۳۴۳۵ گرد ہے ز خاصانِ خانِ شہید
۳۴۳۶ بنشند مکتوب از بہر شاہ
۳۴۳۷ شنیدم جوآن نامہ نا حمید
۳۴۳۸ چو شہ دوستش داشتے چند روز
۳۴۳۹ کر از ہر دو پیش شاہ جہاں
۳۴۴۰ مزاج شہاں ہیچو آتش بود
۳۴۴۱ ہم آخر شنیدم پس ز چند گاہ
۳۴۴۲ سوڈون جو زد نعرہ سوہو
۳۴۴۳ بکفش اندرون پائے خود می کشید
۳۴۴۴ سر نامہ چون دید خسر و سیماہ
۳۴۴۵ بگفتا کہ خانِ مکرم نمک اند
۳۴۴۶ گرد ہے کہ بودند نزدیک شاہ
۳۴۴۷ جہاں سر بسر گوئی غم گرفت
۳۴۴۸ زہر سوہو بسے نالہ جاں گداز

بفر دوس گرفت رجش مکان
ز احوالِ آن راجا اختر سعید
بگردند عنوانِ ادرا سیماہ
پس از چند روز بہ حضرت رسید
نہ ہفتہ از شاہ کشور فرود
بگوید کہ با خاک پیوست خاں
در آتش دم باد ناخوش بود
نہادند آن نامہ در کفش شاہ
شہ از تحتِ برخاست ہر دو
یکے نامہ افتادہ در کفش دید
بزد نعرہ و بر زمین زد کلاہ
ازیں ملک در ملک دیگر براند
دریدند جامہ کشیدند آہ
بساطِ زمین جسدہ ماتم گرفت
بر آمد جہاں گشت بے برگ ساز

۳۲۴۹	زگرید دل مردماں بے سکوں	بہر دم ہی کرد طوفانِ خوں
۳۲۵۰	ز در دتن آتش شاہِ مجروح بود	بر آں در و صد در دیگر فزود
۳۲۵۱	بستی در آمدنِ مرزباں	ہمی کاست بہر دم تنِ مردماں
۳۲۵۲	چو شہ شست دست از جہانِ نینا	بنیاطر نماندست آسید بقا

ذکرِ پشیمان شدنِ سلطانِ غیاث الدین بلبن شاہ از روئے

عورتی کہ سپرد او بسمتِ لبکاری کشتہ بود ملکِ دین را

۳۲۵۳	شنیدم کہ در عہدِ آں شہریار	گرد ہی سیر آمد از قلبِ کار
۳۲۵۴	بہ بہتاں مگر پوریک پیر زن	گرفتار شد اندراں انجن
۳۲۵۵	چو شد حکمِ آں طالیفہ بقصاص	بگرد آمد از ہر طرف عام و خاص
۳۲۵۶	بکشتند شاں را بر ایوانِ شاہ	مگر پورِ آں پیر زن بے گناہ
۳۲۵۷	بوسمت در اں طالیفہ کشتہ گشت	چنین ظلم بر پیر زن چوں گذشت
۳۲۵۸	پوشید نیلی ہماں کندہ پیر	سیہ کرد و دوزماں کندہ پیر
۳۲۵۹	بدین سال بر ایوانِ خسرو ستاد	ہمی خواست از داد و داد داد
۳۲۶۰	بجہ نیم شب برگرفتہ نفیر	گذشتہ نفیرش ز چرخِ ایتیر
۳۲۶۱	بگئے شبِ نمی ریختی بوی گاہ	بجستہ زحق داد از دستِ شاہ
۳۲۶۲	شہش بار با آہنِ دزر نمود	ازیں ہر دو اسید و ہمیش نبود
۳۲۶۳	بے حیلہ کرد ندکاں روسیہ	نشد ہیچ شب غائب از کوئی شاہ
۳۲۶۴	ہم آخر چو شد کشتہ خانِ شہید	بہ عام و بہ خاص ایں خبر بر رسید

بہشت گراؤ کو بخسروشتا نشت	زن بیوہ چوں زخداداد یافت	۳۴۶۵
زافغان فریاد خواری گزشت	بدن بالہ پنبہ دودک گشت	۳۴۶۶
کہ چوں شاہ آگہ شد از مرگ خاں	شنیدم زیران ہندوستان	۳۴۶۷
پنوشید دیگر قبا و کلاہ	چنان شد بہ تا تم کہ دریغ گاہ	۳۴۶۸
کہ سازد حرفش بنرم عبا	بسے جست شہ آں زن بیوہ را	۳۴۶۹
مرا در ادراں شہر کم یافتند	عوانا بہر سوئی بشتا رفتند	۳۴۷۰
بجایش ہماں درد بشتا ندیش	چو صفدار کم دیدیم درد خویش	۳۴۷۱
چو شد مست از خواب چارہ ندید	نشد روز جام عنای کشید	۳۴۷۲
بہ پختہ دلاں یک دودورے سیار	بیاسا قیام ہم جاں بیار	۳۴۷۳ FIII
ز درد و ز درماں نیارند یاد	چنان مست شاں کن کہ ہر باداد	۳۴۷۴

نقل کردن سلطان نعمی الدین بلبن شاہ علیہ رحمہ بعد محضر کردن و ملک کنخسر سپہ محمد خاں دادن

کہ آمد غیاث الدین اور القبا	دگر روز آن شاہ ترکی نسب	۳۴۷۵
یکے محضرے کرد از خاص و عام	طلب کرد نامان حضرت تمام	۳۴۷۶
کہ کنخسر دہند شد نام وے	پور سیا و خوش کا دس کے	۳۴۷۷
خود از عالم بے و فارخت برد	حفور میراں تاج و خاتم سپر	۳۴۷۸
نخارے بر آمد ز خاک کہن	دگر اتم افکند آفاق بن	۳۴۷۹
زمین جائے سبزہ ہو مشید نیل	زہریشتم بکشا و صدر و نیل	۳۴۸۰
کہ آمد غسہم اتم شہ فتاد	جہاں بود در ماتم خان راد	۳۴۸۱
پے شاہ و شہزادہ خوش می گریست	یکے ہفتہ خلقے فرزوں می گریست	۳۴۸۲

برآوردہ شورے بہر سوراں	نگندہ بسر خاکِ بسر شکر اں	۳۴۸۳
برایوانِ خسرو بہر صبح و شام	نبالید ارکانِ دولت تمام	۳۴۸۴
پئے شہ کے مقبرہ ساختند	چو از تشیونِ شاہ برداختند	۳۴۸۵
ہماں مقبرہ گشت دارالاماں	شنیدم کہ بہر ہر زندگان	۳۴۸۶
گرفتے دریاں روضہ یکسر پناہ	وزاں پس بہر جا کہ اہل گناہ	۳۴۸۷
چہ موقوف ماہ و چہ مجوس سال	چہ بدخواہ ملک و چہ بدیون مال	۳۴۸۸
کسے را بنودی برد دست رس	چو عکستے دریاں مقبرہ ہم نفس	۳۴۸۹
برایوانِ شہ محضرے ساختند	سراں چوں ازاں روضہ برداختند	۳۴۹۰

جلوسِ سلطانِ مغل الدین کی قباد پسر بغرا خاں

بکر وند در کاخِ شہ انجن	پئے خیر ملک و صلاحِ دمن	۳۴۹۱
دراں عہد ہر یک شدہ نامداد	چو گر تھی جو اکی کہ در کار نزار	۳۴۹۲
نظام الدین آں باخود میرداد	چو آں جو رجبی ترک ثابت کشاد	۳۴۹۳
ہمہ اژدہا بند و قلعه کشائے	دگر سرفرازانِ فرخندہ راستے	۳۴۹۴
بگفتند فرمانِ شاہ جہاں	ہم دیگر آں جملہ کار آگہاں	۳۴۹۵
یلانِ سپاہ و سرائِ دیار	چنین است بعد از شہِ کامگار	۳۴۹۶
کہ از صلتِ خانِ محمد حکید	سپاہِ ندیکہ خبرے را کلید	۳۴۹۷
سراخجامِ بیشک پشماںِ ثنویم	گر اید و نیکہ برگفت خسرو ویم	۳۴۹۸
بر اند بریں سو سپاہی شتاب	ز لکھنوی آں خانِ بغرا خطاب	۳۴۹۹
رود تیغِ قہر اندریں بوم و بر	کند قصدِ تاج و دودانِ پدر	۳۵۰۰
کہ خنداں بکر دو کہ غونا بہ ریز	کہ داند کہ چوں بگذر درستیخیز	۳۵۰۱
بفرق کہ وہیم زیریں کنت	کر انجنت از خاکِ بالیں کنت	۳۵۰۲

۳۵۰۳	بہ میں ہر جہ آخجامد انی نام کار	چہ بازو دریں تعبیر روزگار
۳۵۰۴	ہماں بہ یکے راتے خوشتر ز نیم	دریں ملکات مہر دیکر ز نیم
۳۵۰۵	کلاہ فرید دن سترخ نژاد	نہیم از خرد بر سر کیقباد
۳۵۰۶	چو اس ققہ برغان بغر خطاب	بگویند ایدر بیاید شتاب
۳۵۰۷	بداند کہ گر ملک رفت از پدر	جہاں گشت قائم بذات پسر
۳۵۰۸	اگر باریں رائے کارے کنیم	نعبار از ہوائے طرب انگینم
۳۵۰۹	خردشے سخنزد ازیں مرز و بوم	نزدید بجائے ریاحین ز قوم
۳۵۱۰	سراں چوں شنیدند اس قصہ را	بریں لائے دادند ہر یک رضا
۳۵۱۱	دگر روز چوں شکر شمشکست	شتر شرق بر تخت زرین نشست
۳۵۱۲	بہ شش صبر از فردشتاد و شش	جہاں گشت خورم ہو گشت خوش
۳۵۱۳	ہماں کار سازاں سبک خاستند	یکے تخت فیروزہ آراستند
۳۵۱۴	ہماں کیقباد جہاں نگیر را	ہراں تخت فیروزہ دادند جا
۳۵۱۵	سیر و شد از ملک کینہ دی	جہاں را بدادند دور نوی
۳۵۱۶	میز آلدیں آں شاہ را شد لقب	کہ عالی حسب بود و الانب
۳۵۱۷	سراں جملہ بوسیدہ پیش زمین	ستادند پس دربار دیکیں
۳۵۱۸	دور وہ بہ بستند پیش کمر	بصد تخت آں سرکشان سرسبر
۳۵۱۹	چو دیکم کینہ دی کیقباد	بہ نیروئے اقبال بر سر نہاد
۳۵۲۰	ہمی بداند کائے دران تخت گاہ	بکارش کمر بستہ ہرگز کلاہ
۳۵۲۱	شب دروزہ بزم طرب ساختے	با شغال دیکہ پیرداختے

۳۵۲۲	بہ بز شرواں قیاں صبح و شام	ہمہ شکرین لعل شیریں کلام
۳۵۲۳	ہمہ عنبرین لعل و صندل بدن	ہمہ سر و قد و ہمہ سیم مرتن
۳۵۲۴	شہ شیر گہ اندراں آہواں	شب و روز بوئے شکار افکنان

متفکر شدن سلطان مغزل دین از استیلاء نو مسلمان

۳۵۲۵	دوسہ نو مسلمان ملک کہن	کہ شد کند شاہ عاقبت ز یغ و بن
۳۵۲۶	چو شہ را بدیدند مشغول مے	بگشتند متوئی ملک مے
۳۵۲۷	چنان گشت مضابط دران در کار	کہ بے علم شاہ روز و شب شہر یار
۳۵۲۸	نبودست ممکن کہ آہے خورد	نہ مقدور کہ حکم شاہ بگذرد
۳۵۲۹	چو کرتی چو آں ایکی نابکار	چو آں جو جی مرد ز نہک رخوار
۳۵۳۰	یکے بود خود شہ اسیر زناں	و گر گشت یا بند آہر مناں
۳۵۳۱	ہمی کرد تدبیر کہ ملک جسم	کند چید آہر من خیرہ کم
۳۵۳۲	دریں فکر بودے بلیل و نہار	کہ چون خیزد از باغ دل خانہ یار
۳۵۳۳	چہ ساں دفع کردند بواں ز باغ	چگونہ رسد ببلبلان افراغ

کشتہ شدن نو مسلماناں کہ مستولی ملک

سلطان بودند با نگیخت نظام الدیناں میرداد

۳۵۳۴	نظام الدین آں میرداد دیار	کہ بود است ہم مجلس شہر یار
۳۵۳۵	یکے مرے از اہل تدبیر بود	کہ ازے کہن شتر زہ پیر بود

ہاں چند غدار کا فرزند	۳۵۳۶
نچہ آید ز دست تو در کار زار	۳۵۳۷
کہ گزگست و گزگنی کا سیاب	۳۵۳۸
کہ بس شہزہ را بر کفم بیخ و بن	۳۵۳۹
تو انم بے چوں شکم در را	۳۵۴۰
سیارم بدست بلاؤ گزند	۳۵۴۱
گہ از گہ بر فتنی در راں روزگار	۳۵۴۲
زبوں گیر گشتند بر شاہ خویش	۳۵۴۳
یکے حیلہ بر شاہ ارشاد کرد	۳۵۴۴
جہاں باد بر نام تو پایدار	۳۵۴۵
روان خسیاں پسند تو باد	۳۵۴۶
بتدبیر دارند اختر پیائے	۳۵۴۷
دور دیہ شندند از شہ دین ناہ	۳۵۴۸
کن آراستہ ہم ز بگ فراخ	۳۵۴۹
کہ بر ظالماں عذر باشد روا	۳۵۵۰
بفرمائے شاہ ساغرے خوشگوار	۳۵۵۱
در اں بزم باشند اندر کیں	۳۵۵۲
صفت ہوش شاہ باشد اندر شکست	۳۵۵۳
یکایک ز کج کیں سرکشند	۳۵۵۴
فرستند شاہ را بہ ملک فنا	۳۵۵۵
رہا نیہ گنجے ز تشویش مار	۳۵۵۶
بشد بر سر پند آں نیک خواہ	۳۵۵۷
کہ آموختش آں کہن سالہ مرد	۳۵۵۸
ہمہ خار ہا از رہ ملک خاست	۳۵۵۹
شنیدم بچہ بک براں میرداد	۳۵۶۰
بگفتند کاسے پیر ماندہ ز کار	۳۵۶۱
ہماں پیر دادے بدیشاں جواب	۳۵۶۲
منم اندرین بیشہ گزگ کہن	۳۵۶۳
اگر ایچ ناید ز من دروغا	۳۵۶۴
بتدبیر آرم بہ قید کمند	۳۵۶۵
بدیں گو نہ لائے دریں سہر چہار	۳۵۶۶
ہم آخر چو آں زمرہ سست گیش	۳۵۶۷
ہماں تمیر داد کہن سالہ مرد	۳۵۶۸
بگفتا کہ لے شاہ و الاتبار	۳۵۶۹
سر خاسداں در کمند تو باد	۳۵۷۰
تو دانی کہ شاہان فرخندہ لے	۳۵۷۱
اگر با تو قوے دریں تختنگاہ	۳۵۷۲
بیار ای بزمے دریں سادہ کاخ	۳۵۷۳
طلب کن ہماں قوم غدار را	۳۵۷۴
بہر کینت بدہ خلعتے زر نگار	۳۵۷۵
بگو قوے از مفروان گزرس	۳۵۷۶
در اں حال کاں قوم گردیدست	۳۵۷۷
باہل کیں گوئی خجر کشند	۳۵۷۸
کنند از تن ہر یکے سر جدا	۳۵۷۹
بر انداز گشتن ملک خار	۳۵۸۰
شنیدم کہ شہ از پس چند گاہ	۳۵۸۱
بروزے ہماں تعبیر ساز کرد	۳۵۸۲
بتائید اقبال شہ روز راست	۳۵۸۳

رسید خبر وفا سلطان غیاث الدین بغراخان مقطع لکھنؤ

چو آن خان بغزایل کامراں	۳۵۶۰
تبا کر دپیرا ہن خویش را	۳۵۶۱
یکے باز دزدست من رفته بود	۳۵۶۲
فلک داد بر ہم مراد ویر غم	۳۵۶۳
ز در و برادر دم بود ریش	۳۵۶۴
بماتم بدم بہر خان شہید	۳۵۶۵
بسے کرد ازیں گونه شور و شغب	۳۵۶۶
یکے ہفتہ در کینج ماتم نشست	۳۵۶۷
چو یکیند بگذشت آب خان راد	۳۵۶۸
طلب کرد خاصان خود را تمام	۳۵۶۹
رخ آور در بر روی کار آگہاں	۳۵۷۰
پس از شہ بہ فرقم بزید کلاہ	۳۵۷۱
اگر من نباشم سزاوار ملک	۳۵۷۲
یکے آنکہ ہمستہ کیانی نژاد	۳۵۷۳
چو امر دزد جملہ اہل غم	۳۵۷۴
ز ہمت نباشد کہ ملک بیدر	۳۵۷۵
دگر آنکہ آن کودک خام نکار	۳۵۷۶
اجازت دریں کار از ما بخوارست	۳۵۷۷
کنون گشت واجب کہ لشکر کشیم	۳۵۷۸
خبر یافت از نقل شاہ جہاں	
بگریہ ہی گفت داحسرتا	
سر من کنوں آسماں در رلود	
رسا نید دہرم پیلے الم	
فراق پد ر نیز آمد بہ پیش	
کہ شد شوقن شاہ بروی مزید	
جہا نرادر آور در روز و شب	
بشتر می ز دزد جور ایام دست	
کلاہ کیاں برسے خود نہاد	
یکے محضرے ساخت از خاص عام	
بگفتا اگر رفت شاہ جہاں	
کہ شایستہ فرزند از صلب شاہ	
بابائے من سرکش کار ملک	
دگر حق ہمہ ساز ملکم بداد	
فزون مال دارم فرداں چشم	
زستی گذارم بہ دست پسر	
یکے رقتہ نبشت فرزند وار	
گل دولت از باغیاں و انجم است	
سوے ستمنگا و پد رسر کشیم	

ہماں بے ادب را ہمالیم گوش	بر آریم از ملک دہلی خوش	۳۵۰۹
بر آرز بد خوشی خود شغب	دگر خود ہماں کو دک بے ادب	۳۵۸۰ Ellm
سپاہ یم دست دبستانیاں	بگیریم آن طفل را در زماں	۳۵۸۱

جلوس سلطان ناصر الدین بغراخان در لکھنؤتی

دعا گفت اورا ملوک کبار	چو خاں گفت ازین گونه نصیب چار	۳۵۸۲
در دنت بر آسودہ از گنج راز	دزماں پس بگفتند کای سرفراز	۳۵۸۳
چو گوید کسے وصف دُرخوش آب	نگفتی کیے لفظ ہم نامو اب	۳۵۸۴
شجودش بہر دند رسم شہاں	ہماں دم شنیدم کہ کارا گہاں	۳۵۸۵
بر آہنگ و آئین اصحاب بار	ستادند پیشش یمن و یسار	۳۵۸۶
کہ بد دال پور و فرماں روا	لقب ناصر الدین شد آں شاہ را	۳۵۸۷
کہ بودند محرم بہ کشور کشای	بہ پیشش دو فیروز فرخندہ رای	۳۵۸۸
بکار جہاں ہر یکے ہوشیار	شب دروز بودند در کار و بار	۳۵۸۹
دل ہر یکے گنج تدبیر بود	کیے غلجی و دیگر از کوہ بود	۳۵۹۰

جسبیدن سلطان ناصر الدین از لکھنؤتی بجانب حضرت دہلی حرسہما اللہ تعالیٰ

از لکھنؤتی آورد بیرون سپاہ	نہ جلا اس او چونکہ شد چند گاہ	۳۵۹۱
ادا کرد مہبود اہل شہر	سپہ را در افتقائی خود عرض کرد	۳۵۹۲
رخ آورد در جانب شہنشاہ	دگر روز انداز حوالی سپاہ	۳۵۹۳

ابا خاشر شاہ و خورم دے	ہمی راند ہر روز یک منزے	۳۵۹۴
بسمت اودھ شاعر بکیت پند	ازیں سو متعزین آں شاہ ہند	۳۵۹۵
زجنبیدین والد آگاہ گشت	ہمی رفت چوں از اودھ برگزشت	۳۵۹۶
زہر سوئے دلہا چو درنگ ماند	میان دولشکر سے فرسنگ ماند	۳۵۹۷
بماندہ دو فرسنگ یک کشتوے	ہماں آب سے وزیر لشکرے	۳۵۹۸
برآوردہ دلہیزے دختر ہے	نہاں کردہ ہر سوئے لشکر ہے	۳۵۹۹
یزک رافضی تادہ ہر بکیت پیش	دراں روز ماند بر جاتی خویش	۳۶۰۰
جہاں از رخ افگند کالی نقاب	دگر در زک ز جنبش آفتاب	۳۶۰۱
دوشہ راند چالش کنایں روبرو	دولشکر زجنبید از ہر دوسو	۳۶۰۲
گلے نوشگفتہ دیریں بوستان	یکے خسرو ملک ہندوستان	۳۶۰۳
ہمیشہ میں دہم کشور دہم سپاہ	یکے شاہ لکھنوی دیویر شاہ	۳۶۰۴
مکرچیت بستہ بخون پسر	بکزدہ یکے قصہ ملک پدر	۳۶۰۵
طلب کردہ تاج پدر باددواج	دگر کردہ قصہ پدر بہر تاج	۳۶۰۶
بیک آہوئے کردہ عزم شکار	دوشیر زریاں دریکے مرغزار	۳۶۰۷
برفتمہاں بیت خمسہ رواں	دراں تجربہ چرخ ابر زباں	۳۶۰۸
کباب آنکسے راست کو راست زور	دوشیر گزشتہ است دیک راں گاہ	۳۶۰۹
رواں بر سر رود بار آمدند	زہر سوئے کارزار آمدند	۳۶۱۰
دو خورشید خیمہ بصحر از دند	دو جانب دو تخت معلی از دند	۳۶۱۱
ستادند ارکان دولبت تمام	بدادند ہر جانبے بارعام	۳۶۱۲
بیفتاد از دور ناگہ شطہ	پدر را درال داوری بر پسر	۳۶۱۳
شدا از شوق فرزند مضطربش	رنگ مہر جنبید اندر دلش	۳۶۱۴
نظر کرد جنبید خوش ز سر	وزاں سو پسر نیز چوں بر پدر	۳۶۱۵ F. 115

دل ہر دو کیجا شدہ از دروں	۳۶۱۶
وزاں پس پدر گفت با خود نہاں	۳۶۱۷
مرا برودہ بودست شیطان زراہ	۳۶۱۸
بسکرم چہ رونق دہد روی پیش	۳۶۱۹
زینے کہ اس سرور عنا گرفت	۳۶۲۰
ہم آخریکے روز باید گذشت	۳۶۲۱
دراں دم گزین کو چنگہ بگذریم	۳۶۲۲
بگویند کاندہ رنکلاں روزگار	۳۶۲۳
ابا پور خودست خصوصت گزین	۳۶۲۴
ہماں بہ گزین کا زتاب شوم	۳۶۲۵
بلا حول با ششم کہ بار دیگر	۳۶۲۶
وزاں پس یکے مردم ہوشیار	۳۶۲۷
بگفتش کہ برزور تھے بر نشین	۳۶۲۸
بدو گوئی کائے نور چشم پدر	۳۶۲۹
نظر از جمالت بیفروختم	۳۶۳۰
رخت گرچہ تعویض ملک بجااست	۳۶۳۱
بیانا ز ششم آدرسی بگذریم	۳۶۳۲
بہ خیزیم کیسہ ز ملک جہاں	۳۶۳۳
ز رخ یک دیگر آتاشا گینم	۳۶۳۴
فرستادہ چون عجرہ کرد آب را	۳۶۳۵
ہماں مرد بجز وزین ہوسہ داد	۳۶۳۶
وزاں پس ہماں مرد اختر سعید	۳۶۳۷
چوشہ زارک مہر جنبیدہ بود	۳۶۳۸
شدہ آب رہن میان دودخل	
کہ جان پس بہ ز ملک جہاں	
گشتیم بقصد پشیمین خواہ	
کہ خود شکنم گوہر کان غویش	
گر فتم بدست آیدم نا گرفت	
کرادایم اس خاک بر تخت داشت	
ز گیتی چہ جز نام ناغوش بریم	
پے ملک فانی فلان شہر بار	
بخون خود آلودہ شمشیر کین	
زراہ مرقت بردوں کم روم	
مرا بنود آہر سنے را ہر سہ	
طلب کرد آں شاہ والا تبار	
بروراست بر خسرور استیں	
چو اقتادار ابرودیت نظر	
دراں یک نظر ملک بفروختم	
بہ زردم ہنوز اس گہرا یگانہ ست	
پنہ بر پے اہل ہمت بر ہم	
نشینیم کیجا چو کارا گہراں	
بہ چشم آسہ خاک غار فلکیم	
دوانش ہر دندبر مادشا	
زباں درد دغاے شہنشاہ کشاد	
بستہ گفت آنخیز از شہ خود شنید	
بگفتار اور بختے می نمود	

بفرمود خلعت مرائیندہ را	سشنیدم چو آن خسر دینک رائے	۳۶۳۹
فرستاد باو محو دوسہ اہل راز	سوچو شہ رواں گرد آنگاہ باز	۳۶۴۰
کہ تا غایت آں راز ماندست نہفت	بدیشاں نہانی کیے راز گفت	۳۶۴۱
رسیدند بر شاہ آزادگان	غرض چوں ازیں سو فرشتادگان	۳۶۴۲
بگرداقتباس از رخ شاہ نور	زمین را بسوید ہر یک ز دور	۳۶۴۳
بشہ ہر یک آنگہ شائے بگفت	جداگانہ ہر یک دعاے بگفت	۳۶۴۴
شدہ پیش بر رسم کار آگاہاں	ہاں رازداران شاہ جہاں	۳۶۴۵
کہ آں راز بر کس نہ آتشکار	کیے راز گفتند بر شہریار	۳۶۴۶
چہ راز نہاں باشند اندر میاں	چہ داند کسے تاسیاں کیاں	۳۶۴۷
نشان نہانی رسید از پیر	غرض چوں برآں شاہ فرخندہ فر	۳۶۴۸
کہ بادا جہاں زیر حکمت مدام	ہماندم فرستاد بروے پیام	۳۶۴۹
بقالیش بخواہم بسالہ ہزار	منم داعی دولت شہریار	۳۶۵۰
بہیں دم کس نم عمر آہاں	مرا کہ بودر خصیت مرزاں	۳۶۵۱
مطیعانہ گردم برو عذر خواہ	پناہندہ آیم براہواں شاہ	۳۶۵۲
بدست خود کش بر سر افسر نہم	وزیں پس بفرمان شہ سر نہم	۳۶۵۳ E114
نہندیشم از ہیج سودوزیاں	بصد جہد بندم بکارش میاں	۳۶۵۴
ز بارہی اقبال شد شاہ کام	چو بر شاہ دہلی رسیداں پیام	۳۶۵۵
گر ایدر بخوانم نہاں شد ادب	بدل گفت کال شاہ والا نسب	۳۶۵۶
ادب بر سر آدمی افسر است	شہی دیگر دمر دمی دیگر است	۳۶۵۷
بتقصیر ماضی شوم عذر خواہ	ہاں بہ کہ من خود براہواں شاہ	۳۶۵۸
مراتب طلب کردوشی خواست	بگفت این از تحت فیروز خواست	۳۶۵۹
بخواندش شہ بگرد بر دزدکار	چو بر کشتی خسر داں شد سوار	۳۶۶۰

چو باد گدازد کہ جولاں کند روئے آب	ہمیں راند تار کشتی شتاب	۳۶۶۱
چو از قرب خورشید در غرہ ماہ	شدہ جرم کشتی ز عوان شاہ	۳۶۶۲
چو خورشید بنمودہ در آسماں	یکے چتر لعل در آب رواں	۳۶۶۳
دل زن رواں شادمانہ گرفت	چو کشتی خسرو کرانہ گرفت	۳۶۶۴
رواں شد سوئی خسرو شرق بست	ہماں شاہ لکھنوی از تخت خاست	۳۶۶۵
سوئے یک دگر راندہ ہر ناجو	شہ دہلی از زورق آمد فرو	۳۶۶۶
گرفتند آں ہر دو سرکش کناہ	شنیدم کہ ہم در لب جو بہار	۳۶۶۷
زدہ سر بہ پانچوس شاہ سیل	وزاں پس سوئی تخت کرد نیل	۳۶۶۸
خواماں رسیدند نزدیک تخت	جو آں ہر دو شاہ خداوند بخت	۳۶۶۹
گرفت و بگفتش کہ اسے نامور	پیدا زوئے آں حجتہ پسر	۳۶۷۰
کہ بندت من پئے بستگی	تو بر تخت بنشین بفر خدگی	۳۶۷۱
توئی بر سر تخت شاہستہ تو	پسر گفت کاہ شاہ فرخندہ فر	۳۶۷۲
کہ پیش تو بندم اسے شہریار	تو بر تخت بنشین و من بندہ دار	۳۶۷۳
گرفتیش بیک دست و بر تخت شاہ	وزاں پس پدرایت فتح خواند	۳۶۷۴
بگردش زمین بوسی آں سرفراز	خود از پیش ادیان بوس گشت باز	۳۶۷۵
برابرت مستند بر تخت زر	کنارے گرفتند بار دگر	۳۶۷۶
ستادہ گریزاں بکین دیار	بر آوردہ بانگے نقیبات بار	۳۶۷۷
قراں گشتہ سعدین آفاق را	بیک تخت شستہ و دوزما نردا	۳۶۷۸
شنیدند و گفتند باہمدگر	گذشتہ ہمہ حال خود مختصر	۳۶۷۹
بسالار خواں گفت کار و طعام	پس آں ناصر الدین شہ نیک نام	۳۶۸۰
کشیدند نعمت جہاں در چہاں	دویدہ آشپک زود سالار خواں	۳۶۸۱
دو پاسے ازال روز فرخ گذشت	چو شد مایہ چرخ قبول گشت	۳۶۸۲
در و ہر دو صفہ از فیروز بخت	بر آمد سراپردہ بر گرد تخت	۳۶۸۳

گر فتنہ غلوت دو کشور فروز	شہنیدم دران بارگہ تاسہ روز	۳۶۸۴
شدہ حاضر ارکان لبت تمام	بد اندروز دگر بار عام	۳۶۸۵
بسے خدمتی داد مر کیتباد	ہماں ناصر الدین فرخ نژاد	۳۶۸۶
طلب کرد اطلاق قطار غویش	بسے پیل و پس مال آور ویش	۳۶۸۷
عجب کردہ زان حال سر لشکران	اطاعت نموبش چو فرماں بران	۳۶۸۸
کہ بد پور فرخندہ کیتباد	پس آں کیو مرث کیا فی نژاد	۳۶۸۹
دران بار عام آمد آن خرومال	بیابوس جذبہ ہما یوں خصال	۳۶۹۰
کہ شد پیل تاز می مراد رخطاب	یکے پیل بدر شہ کامیاب	۳۶۹۱
نذا دست کس بیج عہد و نشان	چنان پیل در ملک ہند وستان	۳۶۹۲
بہ بخشید آن خسرو داریشتیں	ہماں پیل مر کیو مرث گزیں	۳۶۹۳
ودا بے بکر دند مر یک دگر	پس آں ہر دو صفدار میمول سیر	۳۶۹۴
یکے از خج دوم از کویہ بود	شہنیدم بران شدہ دو فیروز بود	۳۶۹۵
کہ دایم کند خدمت کیتباد	خج رابفر مود آن شاہ راد	۳۶۹۶
بہر کار بیز و صواب و خطا	شب در روز پیشش بود پیشوا	۳۶۹۷
کہ شد بے نغبار از دو جانب ہوا	چنان یکٹ گردادشاں حق صفوا	۳۶۹۸
دل دوستان گشتہ از عیش و نشاط	دم حاسداں گشتہ زہرہ شگاف	۳۶۹۹
چو در عین بارہاں دوشاخ ہواں	کنارے گرفتند گریہ کنان	۳۷۰۰
کنارے گرفتند شاں درہ بجار	اگر خلق گیر دوزر یا کنار	۳۷۰۱
دران بحر غم گشت کشتی نشین	دراں پس ہماں کیتباد گزیں	۳۷۰۲
گرفتہ کنارے از ان جو سبار	بصد گریہ آن شاہ والا تبار	۳۷۰۳
شہنیدم کہ بعد دوا بے پسر	ہماں ناصر الدین فرخندہ فر	۳۷۰۴
بیک خوش بنشت گریہ کنان	بر آوردہ بس ناہمائے نہاں	۳۷۰۵

رسیدند در ملک و مالے خویش	پس از چند گہ ہر دو آں سادہ کیش	۳۶۰۶
پدر راند در کشتور خود سیاہ	پس کوس زور اند در تحت گاہ	۳۶۰۷
قضا ہر دور کار بالاکرنت	باقطار خود ہر یکے جاگرنت	۳۶۰۸
نبودند بے شاہد وئے مدام	نہی راند ہر یک دران دور کام	۳۶۰۹
بجائے دگر مجلس راستند	ہم آخرا زیں بزم گہ خاستند	۳۶۱۰
کہ آخر شد است مجلس روزگار	بیاسا قیادور ما ہوشش دار	۳۶۱۱
بگرداں قرآن سہ و آفتاب	فرزایں دل ماز روشن شراب	۳۶۱۲

کشتہ شدن کچھ سر و سپر خان شہید و پشیمان شدن سلطان معزالدین

حدیثے دل آدیز و خاطر پسند	شنیدم ز افسانہ گویان ہند	۳۶۱۳
کہ بردادہ بدش جہانرا کلید	کہ کچھ سر و دل پور خان شہید	۳۶۱۴
بہامون اندیشہ پائے زدند	سراں چوں دگر گونہ رائے زدند	۳۶۱۵
باقطار ملتا نش داوند جائے	دراں پس ہاں زمرہ بختہ سائے	۳۶۱۶
کہ بودست اقطار خان شہید	چو کچھ سر و دل بہ ملتیں رسید	۳۶۱۷
ہمی بود انجاس کونت پذیر	ہمے چند آں پور خان کبیر	۳۶۱۸
بدے باطنش از جراحت فگار	بنظامہ عمارت بگردے دار	۳۶۱۹
تماشا گہش کشتہ فخرائے فکر	دش خوق بودے بد ریاضی فکر	۳۶۲۰
کہ دیدمی چہ کردند باماسراں	بگفتے شب دروز با خود نہاں	۳۶۲۱
ربو دند داوند مر کیقتباد	کلاسے کہ خود شہ بہ فرقم نہاد	۳۶۲۲
بستی دریں کارتن در جہم	گر اید و نکہ دل برز بونی ہسم	۳۶۲۳

زبون جہانم بخواند جہاں	درودم نیاید ز کار آگہاں	۳۷۲۴
چو بود دست خود رائے و ناچختہ مرد	دریں کار بسیار اندیشہ کرد	۳۷۲۵
ز لقاں بروں آمد آں شیر مست	کیے روز بر بار گے بر شست	۳۷۲۶
و ز ناخا بہ غزین خرامید گفت	شکار افکناں چند فرسنگ رفت	۳۷۲۷
بہر دود و گر جبکہ لشکر گذشت	کے را کہ در باب اولطف و دشت	۳۷۲۸
بہ ملک مغسل رفت آں خام گاہ	پس از چند گہ با گر ہے سوار	۳۷۲۹
کنند اہل دل را اسیر سرگاہ	بہاں تاپے ملک ہندوستان	۳۷۳۰
دراں کارش قبال یاری نداد	چو بدینیت اصل او بر فساد	۳۷۳۱
مگر بود دیگر جہے بہ پیشش	مغل را در اں وقت باہل غلیظ	۳۷۳۲
دوسہ مہ در اہاں انداختند	بکارش ز اں رو نہر داختند	۳۷۳۳
بدست آئینہ پوشش ہمہ رفت کرد	ہم آخر چو شد مغسل آں خام مرد	۳۷۳۴
راہ کرد ہم اختر و ہم دھسل	بتدہیر جست از میانِ مغل	۳۷۳۵
ز ملک مغل شد مرا حل پسند	پیشماں شد و باز در سمت ہند	۳۷۳۶
شہ این قصہ را نہ ہر کس شنید	شنیدم چو اندر مندلی رسید	۳۷۳۷
کہ بادشہ رسانید بچہ پدر	دلش گشت خورم ازین خوش خبر	۳۷۳۸
فرستد گر دہے مراں پیش او	ہمی خواست آں خسر و نام جو	۳۷۳۹
بشہر مشن در آزند کار آگہاں	بہاں تابوہ زمین و رسم شہاں	۳۷۴۰
چو شنید از ہر کسے ایں سخن	نظام الدین آب میر داؤد بہن	۳۷۴۱
دگر رائے زد ایں کہن سال مرد	بستہ آمد و ایں سخن محو کرد	۳۷۴۲
کیے قصہ بشنود ز گراں پیر	بگفتا کہ لے شاہ صافی ضمیر	۳۷۴۳
کہ در کار ملکے تلخہ پدر	برادر میا در دریں بوم و بر	۳۷۴۴
مغل را پذیرفت بان و خراج	خصوص آں برادر کہ از بہر تاج	۳۷۴۵
نہاں در تہ مردمی کار ہاست	چہ دانی دریں رہے خار ہاست	۳۷۴۶

۳۷۴۷	سرے راسبکتر بروکن رداں	کہ دغش ہماں کاند ناگہاں
۳۷۴۸	وگرے تو دانی دریں کار و بار	اگر فتنہ زاید بہاں خباہم کار
۳۷۴۹	اگر قایلی و نصیحت پذیر	سخنہائے پیرانہ آساں ملیر
۳۷۵۰	شنیدم ہم از زمرہ پاستاں	کہ شہ را غلط شد دراں دستاں
۳۷۵۱	چو شہ گشت راضی ہاں میرداد	کہ از رایش این فتنہ بیرون فتاد
۳۷۵۲	فرستاد قوسے براں بیگناہ	کہ ہم در مندوبی بفرمان شاہ
۳۷۵۳	بریدند سر مردنا پختہ را	شنیدم چو شنید فرماں روا
۳۷۵۴	پیشیاں شد از کشتن خون خویش	فسوسے ہمی بروز راند ازہ میش
۳۷۵۵	دش بدگماں گشت بر میرداد	کہ این فتنہ زان پیر مسکاں زاد

زہر تعبیه کردن نظام الدین امیرداد بر اسلطان

معزالدین و دریافتن سلطان در شراب

۳۷۵۶	شنیدم ہماں میرداد تباہ	چو شد آگہ از بدگمانی شاہ
۳۷۵۷	بہ تر سیدش خسرو بدگماں	ز غصہ سیاست کند ناگہاں
۳۷۵۸	دش گفت تا شام ساز و در لیت	بکن چاشت کن زیرکی و ظریف
۳۷۵۹	دزاں پس پے خسرو ہوشیار	شرابے عجیب ساخت آں نابکار
۳۷۶۰	مروق بے ساخت از بہر شاہ	سرشتش بہ عطارد رو چند گاہ
۳۷۶۱	بقرباہ آنگہ ز خرم رختش	اباز بہر قاتل بر آ میختش
۳۷۶۲	یکے روز ہم اول با مداد	برایان شاہ جہاں سر نہاد
۳۷۶۳	نہاں برد با خویش قراہ ہم	چو بد محرم بزم شاہ عجبم

شہنشاہ راست دوشینہ یافت	۳۷۶۴۱۱۹
تراباد تا صبح محشر صبح	۳۷۶۵
عدویت مسلسل دریں کہنہ دیر	۳۷۶۶
کہ بدخواہ نہیاد سر در خمار	۳۷۶۷
دعائیش دران صبح شد مستجاب	۳۷۶۸
بگفتا کہ این بادہ سال خورد	۳۷۶۹
صبحی بخورم جام مر حبا	۳۷۷۰
بگفت اے سرخسروان خریف	۳۷۷۱
کز ان چند نے صبحی دم خورده ام	۳۷۷۲
دروں آرم آں بادہ خوشگوار	۳۷۷۳
بیار آنچه داری بقرا بہ در	۳۷۷۴
دواں رفت آورد قرا بہ را	۳۷۷۵
بہ خسرو یکے جام پر کرد داد	۳۷۷۶
بر رسم حرفاں بدوداد باز	۳۷۷۷
ازاں دوست مکانی گزیری ندید	۳۷۷۸
دعائے بگفت در میں بوسه داد	۳۷۷۹
نہ نصف نہ شلے سرا سر کشید	۳۷۸۰
بیاور پیش شہ نیک نام	۳۷۸۱
بدوداد آں سیاغوجاں شکار	۳۷۸۲
وگر کرد پر دست خسرو بداد	۳۷۸۳
چنین ست اے مرد فرخندہ پیے	۳۷۸۴
بہ عشرت پیایے سے ساغر دہند	۳۷۸۵
یکایک بہ خلوت گزشتہ شتافت	
بگفتا کہ شاہ از جام فتوح	
بہر باد اداں صاحب بہ خیر	
تومی نوش خوش ساغر خوشگوار	
شنیدم کہ برخسرو کامیاب	
غرض چو شہش دید تعظیم کرد	
رخت کرد خورم صبح مرا	
چو شہ را بریں گو نہ دید آں حریف	
یکے شربتے تجھے آوردہ ام	
مرا اگر اجازت دہد ہر یار	
شہش گفت ماست و وقت سحر	
چو رخصت بدوداد فرماں روا	
پس آنگہ شہش را بر کشاد	
ستد جام از دست او سر فراز	
ہماں دہمن شاہ اختر سعید	
ستد ساغر از دست آں شاہ راد	
بر آوردہ سر بادہ را در کشید	
دگر بارہ پر کرد از بادہ جام	
وگر بارہم خسرو و ہوشیار	
بخور د آں قدح ہم ہماں میر داد	
شہش گفت رسم حرفاں نے	
کہ آیندگاں را چو سے درد ہند	

کشتیوں نے جاں گزانا گزیر	سیورم بارہم آں حرلیف مریہ	۳۷۸۶
گرنے کے مضمون فرماں ندید	ضرورت زخود کردہ درماں ندید	۳۷۸۷
در تیش شد از زہر یکسر خراب	ہماں دم اثر کرد و سے شراب	۳۷۸۸
چو حالش چنین دید فرماں روائی	شد از دست زورش در آمد بیائی	۳۷۸۹
یش ہم بہ خدام او بسیرند	بگفتا کہ ز دوش بخسانہ برند	۳۷۹۰
کہ بر چہ کینت رہ ہماں چاہنیں	نہفتہ کن زہر در جام کس	۳۷۹۱
چو زہر افگنی خیز از خان دماں	خصوصاً بہ جام ولی نعمتاں	۳۷۹۲
بہ برے کہ سحر کشیدی مدام	بخولے کہ خوردی نمک صبح و شام	۳۷۹۳
دراں بزم ز نہار خوار می کن	دراں خواں چو سگنا بکاری مکن	۳۷۹۴
کئی گر بر صبا ب نعمت جفا	سگ از تو شرف دارد ای دی دفا	۳۷۹۵
کز بود خربند شہر و دیار	معز الدین آں شاہ والا تبار	۳۷۹۶
دلے کم ز بارے کہ دریشش	کسے را نیا زرد در عہد خویش	۳۷۹۷
بہ رود و بہے رنجتے می نمود	شب روز در عیش مشغول بود	۳۷۹۸
مگر ماہ روئے و میگوں بے	حرلیفیش بنوئے بہ روز و شب	۳۷۹۹
کہ بود از جوانی شب در زمست	شنیدم ہماں شاہ شہوت پرست	۳۸۰۰ Flp.
بدہ میل بردی دراں یک شمش	بٹے سست رفتے اگر مکنش	۳۸۰۱
دگر بابتاں انس و ہم خانگی	جوانی دشاہی و دیوانگی	۳۸۰۲
کہ نزد خرد قرب شاننا خوش است	ہماں قصۂ پینہ و آتش است	۳۸۰۳
بگرمی شہوت در آن روزگار	ہم آخر شنیدم کہ آں شہ سوار	۳۸۰۴
کہ نیسے تن شاہ از کار ماند	ز مستی چنان رخش بے صوفہ راند	۳۸۰۵
برآمد و رہ بود اندراں روزگار	بکیلو کہری قصرے آں شہ سوار	۳۸۰۶
چو بگذشت ازیں باہر اچند گاہ	ہمی بود بروے شہ دیں پناہ	۳۸۰۷

قصہ آوردن فیروز خلجی بند کردہ از بابل عماد الملک گردانید بوبک

۳۸۰۸	شنیدم چو فیروز خلجی نژاد	اباشاہ سرسوتے دہلی نہاد
۳۸۰۹	ہمی کرد خدمت صبا و مسا	ہمی بود در پیش فرماں روا
۳۸۱۰	شدہ خلق از دشا کردش اہم	برو جمع گشتہ گرفتہ چشم
۳۸۱۱	مرادر اہم آخر پس از چند گاہ	باقطار بابل رواں کردشاہ
۳۸۱۲	برادر یکے داشت آن کامیاب	کہ از صلب پاش یکید آفتاب
۳۸۱۳	شہاب الدیناں مرد فرخ لقب	کہ بود است باہوش و ہنگ و لب
۳۸۱۴	شہنش گفت تا با برادر بود	بہر کار یاری دہ او شود
۳۸۱۵	چو از حضرت شاہ گہیاں خدیو	ببابل رسیدند آن ہر دو نیو
۳۸۱۶	نہاوند سہ در عمارت گرمی	گزیدند پس معدت گستری
۳۸۱۷	چنان گشت معمور آن مرد و بوم	کہ شد ماکیاں ساکن جائے بوم
۳۸۱۸	شنیدم ز اہل غرض چند کس	کہ بودند مرشاہ راہم نفس
۳۸۱۹	نمودند نوعی دگر پیش شاہ	ز احوال آن زمرہ بے گناہ
۳۸۲۰	وزاں پس شہنشاہ بے امتحان	رواں کرد الاغے دوسہ سگشاں
۳۸۲۱	بگفتا یکا یک بہ بابل روند	پذیرندہ حکم فرماں شوند
۳۸۲۲	نمائند فرماں بداں ہر دوس	کہ دارند در سر دگر گویاں ہوس
۳۸۲۳	نہند آہنگے بند بر پائے شاں	وزاںجا بدارند ایدر رواں
۳۸۲۴	الاغال چو بر حکم فرمان شاہ	رسیدند در بابل از تحت گاہ
۳۸۲۵	نمودند فرمان گہیاں خدیو	بداں ہر دو مرد و خرد مند نیو

رداں راضی خصبت شہ شدند	زمضمون فرماں چو آگہ شدند	۳۸۲۶
کہ بودند شہ را بجای نیک خواہ	نہادند گردن بہ فرمان شاہ	۳۸۲۷
نہادند بستہ می برآزادگان	وزاں پس شنیدم فرستادگان	۳۸۲۸
بگردند در حضرت شہ رداں	ہماں لحظہ بایستہ ہائے گراں	۳۸۲۹
رسیدند بایستہ مرکب نشیں	چو در کتھیل آن ہر دو مرد گزین	۳۸۳۰
شنیدند نیک مژدہ بی خطر	مگر می گندستند بازار در	۳۸۳۱
کہ مٹونی از آن پیش خواندش دیار	ہماں مرد صاحب دل و نامدار	۳۸۳۲
ہمی کرد با خوشیستن قیل و قال	نشستہ بازار چون اہل حال	۳۸۳۳
بگفتا زہے مرد فیروز بخت	چو فیروز را دید بایستہ سخت	۳۸۳۴
برد بخت بایستہ ہائے گراں	کہ خاقشیر بے ملک بیکدستان	۳۸۳۵
سیان دل و جاں گرہ بست زدود	چو فیروز ایں خال فرسخ مشغول	۳۸۳۶
بہ حضرت دوم روز دساز گشت	وزاں پس از آن جاگاہ برگزشت	۳۸۳۷
برایشان دل شاہ شد مہربان	چو بردن شایعیش شاہ و جہاں	۳۸۳۸
کہ گشتند در خون ایشان گواہ	بران قوم نفرین بے کرد شاہ	۳۸۳۹
کہ آں ہر دو یل را بترند بستہ	پس آنگہ بگفتا شہ ہوشمند	۳۸۴۰
برافواج خود کردہ فرمان دا	ہماں لحظہ فیروز آزادہ را	۳۸۴۱
عقاد ممالک بگردش خطاب	ہماں مرداں شاہ مالک رقاب	۳۸۴۲

خصوصیت افتادن فیروز جلی را با تہمین
و تہمین سرخہ گوید

۳۸۴۳ شنیدم ہماں مرد جلی نژاد کہ شہ را پیر در دوا عیش بداد
نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

عمادِ ممالک بکروہ خطاب	بلطفش ہماں خسرو کا میاب	۳۸۴۴
گر وہی سرگشتہ خدمت گرامی	ہمہ اقر بایش برالِ کچتہ لے	۳۸۴۵
تہ حکم او جملہ لشکر کشاں	ہمی بود بر چاروہ سرکشاں	۳۸۴۶
کہ بے رائے ادم شد می بیج کار	چناں بود ضابطہ دریاں روزگار	۳۸۴۷
دو ترک گزین ز سران سپاہ	ہم آخر شنیدم ز خامان شاہ	۳۸۴۸
کہ بد میر حاجب شہنشاہ را	یکے ایتیم کچن آں در کشا	۳۸۴۹
کہ بود است در جنگ کہنہ کران	دگر ایتیم سرخ آں سرفراز	۳۸۵۰
بہ صحرے اقبال پائے زدند	نہاں ہر دو با خویش لے زدند	۳۸۵۱
یکے تذکرہ طرفہ پرداخت شد	شعبے ہر دو کس خلوتے ساختند	۳۸۵۲
نشتند بر عزم سازِ فساد	سپر تذکرہ نام فیروز را د	۳۸۵۳
نشتند از زمرہ نامور	پس از نام او چند نام دگر	۳۸۵۴
کہ در اصل بود است حلیٰ نژاد	ہماں احمد چیت سہ افزا را د	۳۸۵۵
ہمہ خلجیاں را نکو خواہ بود	مگر حاجب خاصہ شاہ بود	۳۸۵۶
بنا گاہ بردست احمد فتاد	شنیدم ہماں کاغذ پر فساد	۳۸۵۷
پس آنگہ نہانی بدستش سپرد	رواں تذکرہ پیش فیروز برد	۳۸۵۸
یکے بوئی خون دردماغش رسید	سہ تذکرہ چہ تکہ فیروز دید	۳۸۵۹
چو یک ہفتہ زین حکایت گذشت	دلش اندراں کار ہشیار گشت	۳۸۶۰
بر آورد فیروز تہ پیر داں	بہ ہتھوکل ہمارے یکے سائیاں	۳۸۶۱
نہانی یکے تعبیر ساز کرد	سپہ را ز سر عرصہ آغاز کرد	۳۸۶۲

نوٹ کی نشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

فرستادہ آواز شہر یار	یکے روز بود دران کل روباہ	۳۸۶۳
رسانیدہ فرمان فرماں روا	بہ حضرت طلب کرد فیروز را	۳۸۶۴
کہ ہر یک بخونیزاوساز کرد	شنیدم ہماں مرد غدار مرد	۳۸۶۵
فرستادہ آں زمرؤ نابک	بسویش یکے راز حجاب بار	۳۸۶۶
بریند خوش دریاں بارگاہ	بدان تاچو آید بر ایوان شاہ	۳۸۶۷
برفتن زمانے تامل نمود	چو فیروز ازیں غدر آگاہ بود	۳۸۶۸
رسانید فرمان شاہ جہاں	دگر حاجے بروے آمد دواں	۳۸۶۹
رواں شور ہاکن ہمہ کار و بار	بگفتا ہی خواندت شہر یار	۳۸۷۰
نکرد التفاتے دران قیل و قال	دگر بار ہم آں یل شرزہ مال	۳۸۷۱
کہ بودند بر قصد او کردہ ساز	ہماں ہر دو ترکان گردن فراز	۳۸۷۲
خود آں ایتم کجہن آمد برو	چو دید ندی ناید آں نامجو	۳۸۷۳
نمی خواندت شاہ عالم شتاب	بگفتا کہ اے سرور کامیاب	۳۸۷۴
ہپائے خود آمد بدایم بلا	چو فیروز دید آں رفیق ریا	۳۸۷۵
دے در حکایت در انداختش	بتعظیم و تزیین و خستش	۳۸۷۶
کہ داماد فرزند فیروز بود	دراں پس علی را اشارت نمود	۳۸۷۷
علی زدیکے خنجرے بے دریغ	بدان تہا سرش را بر دہ تیغ	۳۸۷۸
خروشے بر آمد دران انجمن	سر ایتم چوں جلاشد ز تن	۳۸۷۹
ہمورا قضا اندراں چہ فکند	بلے ہر کہ چاہے پے کس بکند	۳۸۸۰

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ملک دکن فیروز خلجی بہ شمس الدین کیو مر پسر سلطان مغز الدین
کیقباد حیات پد خود نایب کیو مر شدن بخطا شاستی بلوس کردن

ز تبدیل و تحویل کار جہاں	۳۸۸۱
جہاں چسیت این جملہ تقدیر است	۳۸۸۲
شنیدم ز افسانہ سنجان پاک	۳۸۸۳
ہماں لحظہ فیروز فرخندہ رائے	۳۸۸۴
بہ قصر آمد و محضرے ساز کرد	۳۸۸۵
پس آنگہ بگفت اندراں بجن	۳۸۸۶
چونہ گشت در زحمۂ مبتلا	۳۸۸۷
و ما غش ز آشفتگی شد خلل	۳۸۸۸
گذاریم اگر ہم بدو کار ملک	۳۸۸۹
ہماں بہ یکے سکے نوز نیم	۳۸۹۰
پیشش یکے نابے ہوشیار	۳۸۹۱
بکشت ہمہ انجن سہ نہاد	۳۸۹۲
طلب کرد شہزادہ را از حرم	۳۸۹۳
مرآن شاہ را شمس دین شد لقب	۳۸۹۴
بہ فیروز شد شاستی خاں خطاب	۳۸۹۵
جہاں فرش اقبال ترکاں نوشت	۳۸۹۶
چنین ست بلے دولت تیز کام	۳۸۹۷
بود الحی اسے مرد بخیر و رواں	
کہ در کار ہائش جہاں ہم فروست	
چو شد آیتیم پہن آسجا ہلاک	
سوئے قصر شد عزیمت گراہی	
بر دیار شد ہر کجا بود مرد	
کہ اسے سرکش دیار و دمن	
کہ شب بے تہ بروے طریق دوا	
ہمہ ہوش او شد بغفلت بدل	
کسادے در آمد ببازار ملک	
ہماں پورا در آشنہ منشتہ کنیم	
مقرب کنیم از پے کار و بار	
وزاں پس ہمہ مرد فرخ نژاد	
ہما ندیم نہادش بسرتاج جم	
کہ بود دست طفلے کیانی نسب	
شد و نائب اس شہ کامیاب	
بہر جا کہ خسلجی بود برگزشت	
کہ با پیچ قوسے ساز و مدام	

گشتہ شدن سلطان معزالدين کيتباد از دست پسرانِ ترکی گوید

سہ روزش کہے آیت مانے ندا	ز شاہی چو مغزول شد کیتباد	۳۸۹۸
دش گشتہ از ملک عالم بری	ہمی بود در قصر کیلوکھری	۳۸۹۹
کہ در عہد خود خسروش گشتہ بود	مگر بود ترکے ز جنس خسود	۳۹۰۰
چو شکستہ آں ترک از اہتام	بہ ترکی زبان ترکیش بود نام	۳۹۰۱
بکار و غاہری کے نامور	بگیتی رہا کرد چیت سے پسر	۳۹۰۲
ز غولت شدست بلوک و سپاہ	چو دیدند بنا و ترکے کہ شاہ	۳۹۰۳
مکر بستہ ہر یک بہ کین پدر	نشدیم کراں قوم پر خاشاک	۳۹۰۴
بخون پدر کیستہ خواہ آمدند	بنا گاہ در قصر شاہ آمدند	۳۹۰۵
بہ پیچیدہ آں قوم و حشت گرا	بیک جامخانہ تن شاہ را	۳۹۰۶
فلک طرفہ بازی بہ خسرو نمود	بگردن دشش انگہ لگد مال زدود	۳۹۰۷
نماید دریں دیرشش در فزول	چنین بازی ایں گنبد نیلگوں	۳۹۰۸
سرانرا کنند عاجز ناکسپاں	کشاند شہاں را بدست خساں	۳۹۰۹
تن سر کشاں در مغاک افگند	سر تا جدراں بخاک افگند	۳۹۱۰
نہ بستند دل اہل ملک دلا	ازیں رود دریں عالم بے وفا	۳۹۱۱
کشیدند با صدر ضا و خوشی	سرا ز تلج شاہی دگردن کشتی	۳۹۱۲
نہ بیستہ زدو دران افلاک شاں	نہ اسید سے از عالم خاک شاں	۳۹۱۳
دل از ہر دو عالم بہ پڑا خستہ	نہانی بدل مجلسے کا خستہ	۳۹۱۴

حریف و ندیم و شراب و کباب	۳۹۱۵ F.۱۲۲
ہم از عالم غیب ہر روز و شب	۳۹۱۶
بسر بردہ عمرے دریں یک سخن	۳۹۱۷
بیاساقی بادہ در دہ بدوق	۳۹۱۸
بریں قالب خستہ تریاک ریز	۳۹۱۹
مغنی و ساقی و چنگ و رباب	
مہتا داراں مجلس بے شغب	
کہ تا یک رمق باشد از جان من	
کہ ہستی حبیب مریمان شوق	
دگر خاک گردیم بر خاک ریز	

محترمزادون تیمر خہر باکیو مرد کو شک کیلو گہری آوڑن محمود پشاشی خاں کیو مرد کو شک کیلو گہری آوڑن

چو شہ بود از عالم خاک رخت	۳۹۲۰
کے بچے طفل را کردہ ناموس کار	۳۹۲۱
تہ شکش آمد باد و سپاہ	۳۹۲۲
ہماں اتیم سر خہر گردن فراز	۳۹۲۳
چو فیروز را دید اقبال یار	۳۹۲۴
شہیدم شب روز با فوج خویش	۳۹۲۵
وطن کردہ در کو شک کیلو گہری	۳۹۲۶
یکے روز محمود فیروز فر	۳۹۲۷
ز بہر کل بہار سبک شد سوار	۳۹۲۸
در آمد یکایک بشکوئے شاہ	۳۹۲۹
مگر کیو مرث کیسانی نژاد	۳۹۳۰
ہماں شاستی خان فیروز تخت	
ہمیرا ند ملکہ در اں روزگار	
وزیں با چراچوں برآمد سہ ماہ	
کہ بودے ز فیروز در احتر از	
بفرمان او گشتہ شہر و دیار	
ہماں خسر و طفل را کردہ پیش	
ہمی بود در دعوی سروری	
کہ فیروز را بودے آن یک پسر	
بکیلو گہری رفت رسم شکار	
شکارے عجب کرد از اں صیغہ	
کہ بد نورے از دودہ کیقتباد	

بہو محمود آمد خسرواں بکاخ	بہی کرد بازی پو طفلان بکاخ	۳۹۳۱
ہماں طفل رانا گہاں در ربود	سبک دستی طرفہ آنجا نمود	۳۹۳۲
ذرا بجا سوئے ماں خود براند	پس آنکہ پیش جنازش نشاند	۳۹۳۳
شنیدم چو اورار رسیدیں خبر	مگر ایتیم سر خدہ فی شست	۳۹۳۴
بیک سب پر شست و نہال کرد	در اثنا و سر شستن آن شیر مرد	۳۹۳۵
خرد شان بہو کل بہاری شافت	پو در راہ محمود در دنیا فنت	۳۹۳۶
سراپردہ شاکستی خاں بدید	شنیدم چو در خیمہا در رسید	۳۹۳۷
یکے حملہ بے دست آرد پو شیر	نئی خواست آن سر فراز دلیر	۳۹۳۸
رواں بگذرد پو بجا دزدے	سوار انہد در سراچہ سکر	۳۹۳۹
طفیل یکے طفل گیسو ہماں	رباید ہماں طفل رانا گہاں	۳۹۴۰
بزد جا بک و برد در تیغ دست	شنیدم بر آن نیت آن شیرست	۳۹۴۱
بہ چپہ در پامی پیش طناب	پو نزدیک دہیز آمد شتاب	۳۹۴۲
تن ہر دو گشتہ سرا سرفکار	فتادند بر خاک سپ و سوار	۳۹۴۳ E. ۱۳۲
درون دبر دل خاست شور و فیر	بر آمد زہر جالہ بنے گیسو گیر	۳۹۴۴
بزیہ سراچہ مگر بشتہ بود	یہے خوابکا ہی ز جنس ہنود	۳۹۴۵
دوید و سرش را بہ خنجر بدید	چو بدخواہ در خاک افتادہ دید	۳۹۴۶
دعا گفت خاںزا و نہاد پیش	ہماں دم کشش بردہ بر خان خویش	۳۹۴۷
چو از یار می بخت بہریدہ دید	سر اتیم خان اخستہ سعید	۳۹۴۸
کہ بے خار شد بوستان مراد	بہ خندید ہجوں گل با مراد	۳۹۴۹
کہ بود دست خوش بستہ باشکوہ	شد آن روزاں کوہ فیر دز کوہ	۳۹۵۰

جلوس سلطان جلال الدین فیروز شاہ غوری اللہ برہانہ

شد از خندہ صبح دارا الفراع	دگر روز چوں ہر کجا باغ در راغ	۳۹۵۱
یکے جن گاہے بیاراستند	نقیبان اقبال برخاستند	۳۹۵۲
زوند از پئے خسرو دیں پناہ	یکے تخت زریں درں جنگاہ	۳۹۵۳
خراماں برآمد براں تخت زر	ہماں شہنشاہی خان فیروز فر	۳۹۵۴
فلک بختے دیگر افگست بن	دگر سکے زوہماں کہن	۳۹۵۵
کہ عالی حسب بود والا نسب	جلال الدین آل شاہ راشد لقب	۳۹۵۶
ہوا خواہ او گشتہ حلقہ جاں	بہ پیشش کمر بستہ کار آگہاں	۳۹۵۷
یسار و یمنش چہلے ستاد	سپہروزمیں سر بہ عکس بناد	۳۹۵۸
رساند شاں دہر برگ و نوا	ہمہ خلجیاں گشتہ فرماں روا	۳۹۵۹
شدہ ملک شاں ملک ہندوستان	در راں دور با کامہ دوستاں	۳۹۶۰
ہمی راند ملکے در راں تخت گاہ	زیر دژئی تخت فیروز شاہ	۳۹۶۱

رسیدنِ مغل در برآم و عزیمتِ ملک خا مش خلجی بقصد ایشانِ قائم شدنِ جنگ با گشتنِ مغل زانجا

شدہ حاضر ارکان دولت تمام	یکے روز شہ بود در بارِ عام	۳۹۶۲
ہمی داد مر داد خواہندہ داد	ہمی کرد ترتیب ملک و بلاد	۳۹۶۳
سرانِ چشمِ مقطعان و یار	چپ و راست خود دید مردان کار	۳۹۶۴
خیائے ذکرش بخاطر گذشت	مگر شہ از اں حال مغرور گشت	۳۹۶۵
یکے اندھے آندش آشکار	ہماں لحظہ از غیرت روزگار	۳۹۶۶
پیشش شہ آمد فغاں بر کشید	الانخے از قصائے مبتاں رسید	۳۹۶۷
فراواں رسید از دیارِ مغل	بگفتا کہ شاہ سپاہِ مغل	۳۹۶۸
خوابی در آمد دریں بوستان	بے تاخت انقصائے ہندوستان	۳۹۶۹
برآرند گردے ازیں بوم و بر	زاند اگر شاہ و شاں زود تر	۳۹۷۰

فرود آندش بوی کبر از دماغ	چو شنیدش این خبر از الایغ	۳۹۷۱
بزد چند گامے بہ صحرائے فکر	زمانے فروشد بدریائے فکر	۳۹۷۲
بدو گفت کاسے مفدر رسادے کش	طلب کرد خاشاک را بہ پیش	۳۹۷۳
دلش کے زانڈیشہ مضطر بود	کسے را کہ چوں تو برادر بود	۳۹۷۴
کہ باغ دلم ماند در خار خار	مراد ادانڈیشہ رود گار	۳۹۷۵
ہمی تازد اکنوں در افتنا می سند	سیاہ مغل عبرہ کرد آب سند	۳۹۷۶
چو مرداں یکے تعبیہ ساز کن	کنون وقت تست ای کر از کہن	۳۹۷۷ F. ۱۲۵
ابا خود فرداں بس برانخن	بسر شکر خیمہ بیرون بزن	۳۹۷۸
براں شیر بیگانہ زیں مرغزار	بر آور دافواج کانسر دمار	۳۹۷۹
بگفتن در آمد ابا مر زباں	خش چو شنید از شنہ این دستان	۳۹۸۰
جہاں باد در ضبط تو پھر بسر	بگفتا کہ اسے خسرو نامور	۳۹۸۱
تو بادی بہ ملک جہاں شہر یار	اساس جہاں تا بود پایدار	۳۹۸۲
بکارے کہ گوید بہ بندم میاں	منم بندہ خاص شاہ جہاں	۳۹۸۳
پذیرندہ حکم فرماں شوم	گرم مشہ بگوید در آتش ردم	۳۹۸۴
نشوم آب اگر ز آسماں خوانیم	شوم باد اگر در ہوار انیم	۳۹۸۵
بدریا فرستد پے روزگار	نہنگے شوم گر مرا شہر یار	۳۹۸۶
نتابم سدا ز حکم فرماں روا	مرا تا بکنند رگے از بقا	۳۹۸۷
شگفت از طرب خسرو نام جوی	چو خاشاک ملک کرد این گفت و گوی	۳۹۸۸
طلب کرد جملہ سداں سیاہ	وزاں پس ہاندم شہ دیں پناہ	۳۹۸۹
بہسم شہاں برگ ہر یک خست	ز را و کم ہر یکے را نواخت	۳۹۹۰

۳۹۹۱	تہ سلیم خاش ملک کردشاں	بہ فرمان او سرور آوردشاں
۳۹۹۲	وگر روزگار کردش روزگار	بسیاہ شب افتاد اندر فرار
۳۹۹۳	خودشے برآمد ز کوس و دہل	خمش راندشکر بقصد مغل
۳۹۹۴	ہمی راند چوں چند منزل برید	بیرام افواج کافر شنید
۳۹۹۵	سپہ راہاں سو کشید آں کراز	کہ فوج مغل بود در ترک دناز
۳۹۹۶	چونزدیک برام آمد سپاہ	عیان شد نیز کہاے کافر پراہ
۳۹۹۷	گروہے ز گردان ہندوستان	بہ فرمان خاشش ملک یکاں
۳۹۹۸	شکستند افواج بیگانہ را	سوار مغل شد ہر میت گرا
۳۹۹۹	بسے زندہ کافر دراں دار و گیر	بدست صفت ہند آمد اسیر
۴۰۰۰	ازیشاں یکے راسوئی شاہشاں	رواں کرد صفدار ہندوستان
۴۰۰۱	بدو گفت آں سرکش نامجوی	کہ ازین سپہدار خود را بگوی
۴۰۰۲	مگر غول عفتل بروت زراہ	کہ اید کشیدی یکا یک سپاہ
۴۰۰۳	وگر نے چو خاں غافل چرا	بیایے خود افتادی اندر ملا
۴۰۰۴	نکردی یکے فکر اندر نہاں	ز غوغائے افواج ہندوستان
۴۰۰۵	بریں سوز دی غیمہ از آب سند	فلندی شغب در نواحی سند
۴۰۰۶	ز بلونی چہ دیدی دریں بوم دہر	کہ یکسر نہادی دریں ملک سر
۴۰۰۷	مگر نام کردان این مرغسزار	نیفتاد در گوشت لے نامدار
۴۰۰۸	کنوں جاں کم از دست مرداں بری	مگر سرور آری بہ فرماں بری
۴۰۰۹	مغل چوں ز صفدار ہندوستان	سراسر نیوشید این داستان
۴۰۱۰	سوئے لشکر خود ہمیت گزید	ہاں روز در لشکر خود رسید
۴۰۱۱	بگفت این حکایت بصفدار خویش	کہ بشنید از صفدار سادہ کیش
۴۰۱۲	مگر بود عبد اللہ آں روزگار	بسر لشکر بافراواں سوار

تو گوی کہ بادے بہ آتش رسید	پیامش چو زل گونہ ناخوش شنید	۴۰۱۳
ہم آخروئے خشم خود را شکست	سرایمہ شد زل پیام درست	۴۰۱۴
وزل پس رُخ آرد و برانجن	طلب کرد جملہ سران تمن	۴۰۱۵ F. ۱۲۶
بتا راج ایں بوستان آدیم	بلغت بہ ہند بوستان آدیم	۴۰۱۶
کہ از کشور خود رفت آدیم دور	چنان در سرفتا باد غرور	۴۰۱۷
چو فردا کند ہر دوشکر قرآن	کنوں ایدر آمد سیاہ گراں	۴۰۱۸
عناں در فراہ ہر یکست دہیم	در اں حال اگر سرپرستی نہیم	۴۰۱۹
بہر قلب گاہے بگم نہ راہ	در آیند مردان ہندی سیاہ	۴۰۲۰
تلفت جملہ در ہر یکمین گم شویم	سلامت با وطن خود کم رویم	۴۰۲۱
قرارے شد افواج بیتاب را	چو داد عبد اللہ اصحاب را	۴۰۲۲
سوی خیمہ خویش گشت باز	ز پیشش سرا زگاہ ہر سرفراز	۴۰۲۳
رباط جہاں باز آمد بتاب	دگر روز کہ چہ نہ آفتاب	۴۰۲۴
بگشت از شکوہش سر آسمان	سپہ راند صفدار ہندوستان	۴۰۲۵
ہمہ ز قبیل انداز و نیزہ گزار	ز ہندی سواران یل سی ہزار	۴۰۲۶
خروشان و جوشان ترا پیل مست	بدشمن شرکائے ہمہ چہرہ دست	۴۰۲۷
چو آتش ز بانہ زماں روز باد	نشستہ بر اسپان ہندی نژاد	۴۰۲۸
گم رہستہ گرگاں بقصد رنمہ	ز آہن قبا و کلا و تہمہ	۴۰۲۹
بہر سو گرفتند راہ مغل	ستادند پیش سپاہ مغل	۴۰۳۰
جہاں دیدار کرد گشتہ سیاہ	مغل بیشتر ز انکہ راند سیاہ	۴۰۳۱
شدہ ہر یکے یل براسے سوار	سپاہ مغل گشتہ بد ہوشیار	۴۰۳۲
ز ہر سوئے نامہ در اول فتاد	در آنجا دوشکر مقابل ستاد	۴۰۳۳
مقاعے بہ یک قلبکہ کردہ بود	مغل پیش از اں دہشتے خوردہ بود	۴۰۳۴

کس از لشکر خویش پیروں نہ راند	۴۰۳۵	درا نجائے ہر یک بہ پید ماند
ابا سر فرزان ہندی سپاہ	۴۰۳۶	بہ میدانِ دگشتہ کسے کینہ خواہ
ہمہ ضبط کردہ رکاب و عنان	۴۰۳۷	وزیں سوئی افواج ہند و تان
ندیدہ گئے کارزارِ مغل	۴۰۳۸	رخ آورد سوئے سوارِ مغل
ہمہ بر بنا گوش بہتہ سیر	۴۰۳۹	دو لشکر تماشا کنان یکدگر
چہ لعبت ز پر دہ کند آتشکار	۴۰۴۰	بہ حیرت کہ بازی گر روزگار
نہ جنبید از جا درانِ حرب گاہ	۴۰۴۱	دراں روز تاشبِ سمرانِ سپاہ
کہ آگہ نبودند از ہمدگر	۴۰۴۲	شتابی نکردند شیرانِ زر
شدہ با مغل واقع کارزار	۴۰۴۳	نہ از پیشتر تیج ہندی سوار
ازان پیش کردہ خصوصت پسند	۴۰۴۴	نہ تیج از مغل در نواحی ہند
بگردند و بیش دستی درنگ	۴۰۴۵	ضرورتِ دو لشکر درانِ جامی تنگ
فردشت از ہر دو جانبِ دوش	۴۰۴۶	چو شب شد بروی جہاں پر دہ دوش
زیاں گیر از ہر دو سو رفتہ پیش	۴۰۴۷	یتانی کمر بستہ در کارِ خویش
ہمی کرد ہشیار ہر پاسباں	۴۰۴۸	ہمی گشت میخزنِ ہزہ زناں
سپاہ کو اکب ہر کیمت گزید	۴۰۴۹	ہم آخر چو آن شب باختر رسید
بخون ریز سپاہِ یمنی بدست	۴۰۵۰	شہِ شرق بہ جنگِ گرد و دشت
ز ہر سوئے صفہا بار استند	۴۰۵۱	خردشاں دو لشکر بیاخاستند
ستادہ بر آئینِ روزِ نخست	۴۰۵۲	کمر بستہ ہر یک بہ پرکار چست
دو سو شمر تب درانِ دشت کیں	۴۰۵۳	چو قلب و جناح و نیار و ویس
بزد کو سے و سوئے بدخواہ راند	۴۰۵۴	صفتِ ہند را پیشِ صبرے نہاند
بکو ہے دگر گشت حملہ گراے	۴۰۵۵	تو گوئی بجنبید گو ہے زجائے
نہنگان بسے آمدہ زوبروں	۴۰۵۶	نہ کہ بلکہ ز کسبیل دریا میخوں

۴۰۵۷	بدریاے دیگر شدہ ہم نبرد	۴۰۵۷	ہداں تاز قعرش برآرند گرد
۴۰۵۸	غرض چوں صف ہند از ہر طرف	۴۰۵۸	نزد بر سپاہ مغل صف بصف
۴۰۵۹	بجینید از حاسب او مغل	۴۰۵۹	سپر بر بنا گوشش بستند کل
۴۰۶۰	پہ پیچید ہر یک در او قلب گاہ	۴۰۶۰	چو حال این چنین دید ہندی پیا
۴۰۶۱	شنیدم از آنجا بک باز گشت	۴۰۶۱	سوئے بنگہ خویش دسار گشت
۴۰۶۲	دراں روز ہم جنگ قائم بماند	۴۰۶۲	کسے مر کسے رال بقوت نراند
۴۰۶۳	چو شب شد دوشکر برائین دوش	۴۰۶۳	بگشت از اں شور و غوغا خموش
۴۰۶۴	شنیدم چو پاسی ز شب برگشت	۴۰۶۴	صف کافر آہستہ در کوچ گشت
۴۰۶۵	چو شد روز افواج ہند و ستاں	۴۰۶۵	ہتی دید لشکر گہ دشمنان
۴۰۶۶	یکے ہفتہ گردند آنجا مقام	۴۰۶۶	طلایہ ہی گشت ہر صبح و شام
۴۰۶۷	چو تحقیق شد بر صف آراے ہند	۴۰۶۷	کہ بگذشت کافر از اقصائے ہند
۴۰۶۸	بہمنی مغل را از ہند و ستاں	۴۰۶۸	برد کردہ چوں بوم از بوستان
۴۰۶۹	دگر روز از آنجا سوئے جنگ گاہ	۴۰۶۹	بصد خورمی راند کیسر سپاہ
۴۰۷۰	چو حضرت شاہ خود سر نہاد	۴۰۷۰	شہش با تمامی سراں جامہ داد
۴۰۷۱	فرز اوں برد گفت شہ آفرین	۴۰۷۱	چنین آید از خسرواں گزین

عنایت سلطان جلال الدین جانب مندو

۴۰۷۲	شنیدم چو شاہ سلیم و کریم	۴۰۷۲	شد این ز تشویش فوج عزیزیم
۴۰۷۳	یکے روز گفت از سردار دہلی	۴۰۷۳	کہ ارکان دولت خوب اختر می
۴۰۷۴	باشکر اولے سواجب گشتند	۴۰۷۴	سراپردہ سوئی مند و درزند
۴۰۷۵	بفرمان خسرو سراں خاستند	۴۰۷۵	سپر را برزدادن آراستند
۴۰۷۶	وزاں پس سراپردہ شہریار	۴۰۷۶	بگردند بر پا بردن حصار
۴۰۷۷	چو ز خیمہ بیرون سراں سپاہ	۴۰۷۷	تیرہ برآند ز درگاہ شاہ
۴۰۷۸	سپہ راند داراے ہند کوتاہ	۴۰۷۸	ہمی رفت با کامر دستاں

۴۰۷۹	چو اندر حصار مند و دور رسید	بگر و شش یکے دائرہ بر کشید
۴۰۸۰	پس از چهارمہ فتح شد آن حصار	سپہ کروغارت ز روی کامگار
۴۰۸۱	زن و بچہ تہمند و آن شد اسیر	وزاں پس شہنشاہ روشن ضمیر
۴۰۸۲	سپہ را ند و بجانب تخت گاہ	در آمد بشہر از پس چند ماہ

ذکر کشتہ شدن سیدی مولہ علیہ الرحمہ و النفران

۴۰۸۳	شنیدم در آن وقت پرے گزید	در آن شہر بود دست خلوتہ نشین
۴۰۸۴	شب در روز در کج پودے میقم	باوقات حالات خود مستقیم
۴۰۸۵	در آن وقت آن مرد را حاصل عام	بخواندند سیدی مولہ بنام
۴۰۸۶	رسید اگر مقلے برورش	نگندے بدماں فراوان برش
۴۰۸۷	ہمیشہ زرافشا ندی از کج غیب	نکر دے ازاں یک قراضہ بکب
۴۰۸۸	بدادے ہمہ زبر برائے خداے	یکے راز حق یافتے دہ جزائے
۴۰۸۹	شنیدم کہ چون بدیش از حد گذشت	باقصائے ہند ایں خبر فاش گشت
۴۰۹۰	مگر قوتے از خوف پوشان خام	کہ بودند از زمرہ نامت مام
۴۰۹۱	چو دیدند گرمی بازار را و	ببرہ حد ہر یک از کار را و
۴۰۹۲	یکے گفت کیں صاحب کیماست	دگر نے جنس زبر را و از کماست
۴۰۹۳	دگر گفت دیوش مستخر شدہ است	ازاں خانما تشبیہ بر از شدہ است
۴۰۹۴	چو بیند و ستش تہی شد ز زر	سپاہ اند آہر مناسش مگر
۴۰۹۵	بریں گوئے آن زمرہ نامت مام	حد بر دگر دہر صبح و شام
۴۰۹۶	چو دیدند آخر شہ از شہ رفت	بسوئے مند و و خراسید گفت
۴۰۹۷	شنیدم کہ در غیبت شہریار	بہ ہمت ہماں زمرہ نابکار
۴۰۹۸	گرفتند آن مرد و ویس را	بر دند در حضرت بادشا
۴۰۹۹	بگفتند کیں کیماست دار مرد	نہانی گردے چشم جمع کرد
۴۱۰۰	دبد ز شب در روز مرد ماں	بدان تما شود شاہ ہند و ستاں

کند ناگہاں خسروی آشکار	کشد چتر در غیبت شہر یار	۲۱۰۱
شنید این حکایت ز قوم تباہ	چو خال از گلک او کہ بد پر شاہ	۲۱۰۲
چو صید ز یوں در کندیش کنند	بفرمود در حال بندش کنند	۲۱۰۳
بزدان نگاہش ہی داشتند	عوانا بدر ویش بگماشتند	۲۱۰۴
بہ بروند پیشش چو اہل گناہ	شنیدم ز مند و ور آید چو شاہ	۲۱۰۵
جو شہ گشت آگہ از آن اتہام	بگفتند بر شاہ حاشش تمام	۲۱۰۶
کہ بروے بود این سخن ناروا	بگفتا گذارند در ویش را	۲۱۰۷
شنیدم کہ در خون او سعی کرد	ہماں ار کلک خال خود کامہ کرد	۲۱۰۸
گناہے قومی کرد بے اذن شاہ	کشاید آن مرد را بیگناہ	۲۱۰۹
نگذندش آنگہ تہ پائی پیل	بر اندند از زرق اور و دنیل	۲۱۱۰
بہ تہمت چنین خون ناحق گزشت	فقیرے ہمہ حال پامال گشت	۲۱۱۱
یکے سیل زد خون اس بگناہ	ہم آخر شنیدم پس از جید گاہ	۲۱۱۲
در و غرق شد ملک ہندوستان	وز اس سیل طوفان خون شد عیا	۲۱۱۳
بناحق بریزند خولے چنین	بلے شک نہا شد کہ در ہر زمین	۲۱۱۴
نزدید در وایتج برگ گیا	در و قطرہ آبے نریزد ہوا	۲۱۱۵
ز بیداد گیتی مسترا شویم	بیاتا چو مرداں دیں رہ رویم	۲۱۱۶
بناحق بریزد کسے خون ما	دگر خود دریں دہر تہمت گرا	۲۱۱۷
ز دامن او دست کوتہ کشیم	بفروداکہ در محکمہ رہ کنیم	۲۱۱۸

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

چہ امر دوزخ و فر داجہ دی دیر پر	۴۱۱۹
نہ کر دیم از سانغ شوق سیر	۴۱۲۰
ز امر دوزخ و فر داجہ دیم دست	۴۱۲۱
بگویم ہمیں حریفان مست	۴۱۲۲
بیاسا قیامت دے باقی است	
دریں بزم مار چنان مست کن	
کہ شستہ شود داغ ہائے کہن	

ذکر افتادن قحط در شہر دہلی و بلاد اودر عہد

سلطان جلال الدین

چنین گفت دہقان ہندوستان	۴۱۲۳
کہ گفتند مرغان این بوستان	۴۱۲۴
بہجد جلالی چو از حد گذشت	۴۱۲۵
یکے قحط مہلک پدیدار گشت	۴۱۲۶
دگر گو نہ پیران ہندی نژاد	۴۱۲۷
بدینساں ازیں قصہ دادند یاد	۴۱۲۸
کہ تا گشت پیسہ مولہ ہلاک	۴۱۲۹
بہ ہتیاں فشانند خونشن خاک	۴۱۳۰
نیفتاد یک فقرہ آئے دو سال	۴۱۳۱
جہاں گشت عاجز ز تنگی حال	۴۱۳۲
ہو ارادہ بے آبی از سر گرفت	۴۱۳۳
بجاک تش از باد صحر گرفت	۴۱۳۴
ز خشم خدا خنجر بے آفتاب	۴۱۳۵
بر آوردومی کرد عالم خراب	۴۱۳۶
بجائے گیا گردست از زمین	۴۱۳۷
جہاں گشت غور شبید تاباں بروز	۴۱۳۸
ز زمین را ہوا شعلہ زد چنان	۴۱۳۹
کہ شد خشک ہر ہفت دریائے شور	۴۱۴۰
ہم از سوختن تیرہ شد روزگار	۴۱۴۱
کہ دو دے رسانید بر آسمان	۴۱۴۲
قضا آتشی زد بلیں و نہار	۴۱۴۳
سیہ گشت رو شب از سوختن	۴۱۴۴
شدہ رسم روز آتش افروختن	۴۱۴۵

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۱۳۵	چو بزم نبی آدم از حد گذشت	برایشان جہاں جملہ دوزخ بگشت
۴۱۳۶	بروئے زمیں دانہ ناپا شد	جہاں جملہ از فاقہ سیراب شد
۴۱۳۷	فراموش شد خلق را نقش ناں	بگردند محو از جہاں نام خواں
۴۱۳۸	کہ از گریہ کردند طوفاں پدید	یکے قطرہ از آسمان کم چکید
۴۱۳۹	شنیدم کہ خلق در آن شکستال	چنان گشت عاجز ز تنگی حال
۴۱۴۰	کہ بیچارگان مردم معتبر	گرفتہ ہمہ دست مریدگر
۴۱۴۱	ہمی غرق گشتند در آبِ غول	فسائے چنین گشت پیدائگول
۴۱۴۲	بماندہ دریں آرزو مرد ماں	کہ ابرے شود در ہوانا نہاں
۴۱۴۳	بہ بینند از آن سایہ بر زمین	بود قوت دلہائے صابر ہمیں
۴۱۴۴	بے خلق مسکین در آن روزگار	بگردند در کوچہا زار زار
۴۱۴۵	بسائے کہ آن روز شد پائمال	قیامت ہی کرد خشکی سال
۴۱۴۶	نشمنشہ بے حیلہ و چارہ کرد	کہ فردا نماں زحق رفتے زرد
۴۱۴۷	تہی گرد ہر جا کہ انبار بود	بہ مقدور خود کو شبستہ می نمود
۴۱۴۸	اگر شہ نکر دے بد نیساں کرم	نبی ماندے از آدمی خسم ہم
۴۱۴۹	ہم آخر چو مقدور خسرو نماںد	بانبار ہا دانیہ جو نمناںد
۴۱۵۰	بصد عاجز ہی گفت زہرہ کرا	کہ وادار داز خلق تہر خدا
۴۱۵۱	کند گر چہ کوشش بہر جا کہ مرد	یکے مور را کم تو اں صید کرد

برو آمدن علماء و فقہاء دہلی از شہر باستقواء نماز گاہ دہلی بآمدن
قاضی عالمیو ابراہیم بنبر دعاء استقواء خواندن بارید بار ارمیت آمدن دہلی و خانہا
چو شد عاجز از فاقہ اصحاب شہر زامساک باران برفت آب شہر

ہمہ خلق را آمدہ جاں بہ لب	۴۱۵۳
ہمہ دست سوئے ہوا داشتہ	۴۱۵۴
کہ باشد ز دریاے رحمت گہے	۴۱۵۵
شنیدم دوسالے نشد مستجاب	۴۱۵۶
ہم آخریکے روز یکجا شدند	۴۱۵۷
بجائے کہ ہر عید بودے نماز	۴۱۵۸
برآمد ز ہر جانبے ہوئے دہائے	۴۱۵۹
گرچہ فیقہان احکام دیں	۴۱۶۰
بزآوردہ دستے بہ سوئے ہوا	۴۱۶۱
ہماں عالم مست لیل و نہار	۴۱۶۲
بدیوانگی کردہ خود را سمسر	۴۱۶۳
برآمد بہ منبر خودش افگناں	۴۱۶۴
پس از حمد و نعت رسول امیں	۴۱۶۵
وزاں پس نصیحت گرتی ساز کرد	۴۱۶۶
بگفتا کہ اے خاکبان خراب	۴۱۶۷
بدانید کیں فتنہ از تجرم ماست	۴۱۶۸
گرازا مانگر دو گنہ آشکار	۴۱۶۹
چو مار اہم از ما خطر نی رسد	۴۱۷۰
ہماں بہ کہ تو بہ کنیم از گناہ	۴۱۷۱
چو گردیم از تو بہ صدق پاک	۴۱۷۲
مگر از ہزارال درونہ خسراب	۴۱۷۳
ہماندہ چکاں دیدہ باروز و شب	
نظر با ہماں سوئے گماشتہ	
کنہ قطرہ سوئے دہلی رہے	
دُعائے پریشان دلان خراب	
بصد خستگی سوئے صحر شدند	
شدہ در صیام ضروری نماز	
شدہ ہر کس از گریہ طوفاں گرلے	
گرچہ فقیہان گوشتہ نشین	
بزار می ہمی کرد ہر یک دعا	
کہ بود است قاضی آں روزگار	
بہ ہشیاری از ہر دو کونش خبر	
ز ہر دیدہ از گریہ طوفاں کناں	
سلامے بگفتاں روئیں	
ز ہر گوشہ گوشہ باز کرد	
شب دروز گریہ کناں بہر آب	
گمان غلط بردر حق خطاست	
نیاید عتاب از دیر کردگار	
شکایت بدامان ترمی رسد	
نبالیم بر آستان اللہ	
نہیم از سر عجز سر ہانجاک	
بگرد و دعائے یکے مستجاب	

دل ہر یک از صدق معنی شگفت	چو قاضی زد دل این حکایت گفت	۴۱۷۴
یکے ہائے ہائے درائشاں فتاد	گناہان خود ہر یکے کرد یاد	۴۱۷۵
ز زشتی اعمال بگریستند	دے از سر حال بگریستند	۴۱۷۶
ز جرے کہ کردند باز آمدند	وزاں پس ہمہ در نیا آمدند	۴۱۷۷
بسودند بر خاک ہر شو جہیں	بیایکی نہا دند سر بر زمین	۴۱۷۸
کہ شد تازہ از سر باط جہاں	ششیم ہماں خطہ ابرے زواں	۴۱۷۹
سوئے شہر برگشتہ بشتافتند	چو مطلوب خود طالباں یافتند	۴۱۸۰
برآمودہ دامن بدر داناہا	بحیلہ رسیدند در خانہا	۴۱۸۱
دیر کوئے نو میدان ازاں در گرد	بکن توبہ صدق لے گنہ گار مرد	۴۱۸۲
کہ بارت ندادند بگاہ و گاہ	تو کے آمدی اندریں بار گاہ	۴۱۸۳
بکن لعبتہم گریباں رہے	بہ صدق دروں توبہ کن گہے	۴۱۸۴
کہ توبہ دہد از دگر باد ہا	بیاسا قیادہ دہ مرا	۴۱۸۵
کہ چون تر بگردم شوم مست تر	بہر بار جرعہ بریزم بسہ	۴۱۸۶

شکار رفتن سلطان جلال الدین جاب بلک تارہ

ببارید شد تازہ شہر و دیار	چو باران رحمت دریاں روزگار	۴۱۸۷
جہاں گشت سر سبز غورم بہا	بر آورد از خاک سر سبز ہا	۴۱۸۸
ز ناریں براہیم گلہاں دمیہ	ریا حیں سر از خاک سوزاں کشید	۴۱۸۹
کشیدند خلقے محبوب نہفت	ز عیش ہوا جملہ گلہاں شگفت	۴۱۹۰
ہمہ خلق خوش گشت جز مختکر	در آیام شد خوردنی مسمر	۴۱۹۱
گرانی گذشت از فردغ ہوا	بار زانی آمد ہمہ ز خفا	۴۱۹۲

۴۱۹۳	بہر دز آفاق را عید گشت	کہ ما وصیام ضروری گذشت
۴۱۹۴	از آواز مرغان جولان باد	جہاں از مے ورد و آرد یاد
۴۱۹۵	رسیدش زہر سو جنوب قماش	فراخی در آرد اندر معاش
۴۱۹۶	زمین ہر قدم فرشتہ دیا فگند	خروش گل آمد بروں اربند
۴۱۹۷	ز رونق ارم گشتہ گلزار ہا	گل افشاں شدہ شاخ گل بار ہا
۴۱۹۸	گر میان صحرا و باران کوہ	گرفتہ ریاحیں گرد ہا گردہ
۴۱۹۹	بچو شاخ ستردن شدہ بار دہر	بہر صبح در سجدہ بہنہا دہر
۴۲۰۰	بہ شکر آمدہ سوکن از ہر زبان	زہر سو شدہ مرغ تسبیح خواں
۴۲۰۱	جلال لدیں آں شاہ روی زمین	شنیدم کہ اندر ہوائے چین
۴۲۰۲	بہ گماشت صحرا بروں آمدہ	بر رسم تماشا بروں آمدہ
۴۲۰۳	ہمی را ندایست بہ ہر مرغزار	ہمی کرد ہر سید گاہے شکار
۴۲۰۴	شکار افگناں از خواں گذشت	سوئے بلکتارہ عمان تیج گشت
۴۲۰۵	کے جنگلہ انوہ آسجا بید	کہ بس مفسد اندر نیاہش خربید
۴۲۰۶	درختاں رسانیدہ بر چرخ سر	ہمہ شاخ پیچیدہ باکیدگر
۴۲۰۷	یکے جنگلے کشن پراہل کیں	در و گم شدہ چند فرسخ زمین
۴۲۰۸	درختاں او سرسبز خار دار	ہمہ خوش اندر خواں و بہار
۴۲۰۹	ز تار کی آں دشت ظلمات گشت	کہ حیواں در و گم تواند گشت
۴۲۱۰	بتاریکی یکساں در و در شب	بہر سویش آہر سناں در شغب
۴۲۱۱	چو آں جنگل کشن را دید شاہ	بفرمود تا جملہ اہل سپاہ
۴۲۱۲	شب در و در قلع جنگل شدند	برا حکام مضمون فرماں زدند
۴۲۱۳	تبر ہا و پولاد سوکن کنند	ہمہ جنگل از تیغ و بن بر کنند
۴۲۱۴	کھتا ہندواں را نماند پناہ	بتازد در اں دشت کیس سپاہ

۴۲۱۵	شنیدم کہ لشکر سن از چند روز	بفرمان آل شاہ گیتی فروز
۴۲۱۶	بریدہ بہر جادو تختہ چمن	بر انداخت ہر خابن راز بن
۴۲۱۷	ہمہ دشت را چوں کف دست کرد	زا وطن ہندو بر آورد گرد
۴۲۱۸	چنان جنگے چوں بالید شاہ	بصد خور می رانند در تخت گاہ
۴۲۱۹	چو در شہر خود آمد آں شہر یار	بہ گلشن گذر کرد گوئی بہار
۴۲۲۰	ہمہ شہر بشگفت از خور می	بہر خانہ شد سورح از بے غمی

عزیمت کردن سلطان جلال الدین جابجہا میں

و آوردن بتان و فرو بردن در دروازہ بد اوں

۴۲۲۱	چو بگذشت ازین ماجرا شش مہ	دگر بارہ ششہ زد بروں خرگہ
۴۲۲۲	سوئے بجہا میں آں شاہ والا تبار	زد بلی رواں شد برسم شکار
۴۲۲۳	ہمی رفت اطراف تادہ کردہ	تہی میشد از صید صحرا و کوہ
۴۲۲۴	شکار افغاناں سر بہ جہا میں کشید	زہر جانے خدمتی نمی رسید
۴۲۲۵	شنیدم چو در جہا میں آمد سپاہ	سران سپہ را بہ فرمود شاہ
۴۲۲۶	کہ دل بر خرابی جہا میں نہند	بہ ہندو دے فرصتہ کم دہند
۴۲۲۷	چنان سپرہ بد لشکر آں روزگار	کہ گرفت بر پشت اسب آں حصار
۴۲۲۸	بگردند آں حصن را خشت خشت	گرفتند آں مرز را کشت کشت
۴۲۲۹	مشگستند ہر جا کہ بت خانہ بود	شدہ بے سپر خان و آن ہنود
۴۲۳۰	بہر جا کہ ہندو تلف کردہ شد	زن و بچہ شال ہمہ بردہ شد

بادیان نامعتر معتبر	بے چیند بود اندر آن بوم و بر	۴۲۳۱
شہنشاہ چوڑاں تا ختن گشت باز	گر گفتند ترکاں در آن ترک گشت از	۴۲۳۲
کہ بد معبد اہل ہند و ستاں	ش نیدم بغیر بود تازاں بتاں	۴۲۳۳
پیش در مسجد جمعہ زود	فرد بردن چند لالت ہنود	۴۲۳۴
کہ خدام آں شاہ کشتور گشتا	و گر جملہ فرمودن سراں رود	۴۲۳۵
بہ شہر بد اوں بخوانند نام	بر دروازہ کشت ہمہ خاص و عام	۴۲۳۶ F. ۱۳۲
بدان تا برایشاں ہمہ برگرد	فرد و جملہ اصنام ہند و برند	۴۲۳۷
بود پایمال ہمہ خاص و عام	در آن راہ اصنام ہند و برام	۴۲۳۸
شدند آں بتاں پچاساں بے پیر	ہم آخر پریدند در آن بگند	۴۲۳۹
شدہ گرد ہر یک پیر از چند سال	کہ ملطوس گشتند از یایمال	۴۲۴۰
بنام ہاں خسرو دین فرزند	توایش و لے بہت باقی ہنوز	۴۲۴۱
بر انداخت بنیاد کا فر دین	کہ بشکست بتخانہاے کہن	۴۲۴۲
گر امر دزد مقدر داری ہوش	تو نیز لے خود من فرزند ہوش	۴۲۴۳
کہ فردا شود دستگیری ہاں	کہ امر دزد کاے کہنی در جہاں	۴۲۴۴
کہ وقت درو حاصلش بر داشت	دین سز عہ تخم نیکی کہ کاشت	۴۲۴۵
ہم آخراں کار بر نمی خورد	مزارع کہ خون جگر می خورد	۴۲۴۶
کہ بے ہوش داد و دریں دہ مرا	بیاسا قیادادہ وہ مرا	۴۲۴۷
جو گندمش را در آب افکنم	بدان تادین خرمن آتش زنم	۴۲۴۸
شکار رفتن سلطان لکھن جانی بر سی و کتھوں نقش دادن		
قاضی عالم مرگ شاسلیک برادر زادہ داماد سلطان را		

شہنیدم کہ سالے برسم شکار	۴۲۴۹
ہتی کرد آں بوم دہر از صید	۴۲۵۰
ہے یک دوسہ کرد آںجا مقام	۴۲۵۱
بہر سو ہی راند فوجے گراں	۴۲۵۲
ہمی بستند از اہل اصلاح مال	۴۲۵۳
بسے جنگل و قلعہ را قلع کرد	۴۲۵۴
وزاں پس یکے روز بعد از دواہ	۴۲۵۵
چو در تختگاہ با سعادت رسید	۴۲۵۶
نہاں عالم مست صہبا عشق	۴۲۵۷
شہنیدم عجب مرد دیوانہ بود	۴۲۵۸
یکے خانہ بر روی بازار داشت	۴۲۵۹
کسے گوگشتے پیش درش	۴۲۶۰
شہنیدم غلامے پیش مدام	۴۲۶۱
بدے چند چابک بہر دوش او	۴۲۶۲
پستش یکے رشتہ تاز میں	۴۲۶۳
بوسے قے کہ گشتی زخانہ سوار	۴۲۶۴
بہر جانے کو شدے در خرام	۴۲۶۵
بازار ہانی گشتی شتاب	۴۲۶۶
بدے کہ می دیدی انگشتیں	۴۲۶۷
ہتی کرے از خاتم انگشت او	۴۲۶۸
کشید می دران رشتہ انگشتیں	۴۲۶۹
با برسی و کہوں شدہ شہر یار	
در آورد بس سرکش از بہ فید	
ہمی کرے عیش بہ ہر صبح و شام	
بد بنال او جملہ سر لشکراں	
ہمی داد مر مفسداں کو شہال	
بسے مال از اں تا ختن جمع کرد	
نبرد کو سے در اند درخت گاہ	
تو گوئی صبا در رہا طے کشید	
کہ بدگو ہر ادب سنگ دشت	
کہ باز مرہ نیک ہم خانہ بود	
دروغہ رُحبت ہموار داشت	
کلونے ز عرفہ زدے بر سرش	
ز اہل حبش بود با قوت نام	
فرد ہشتہ ہر یکے بہر کوش او	
کشیدہ در و چند انگشتیں	
زدے دہشتش در صغار و کبار	
زدے طر تو پیش او آں غلام	
برائیں شاہان مالک رقاب	
زدے بانگ بروی بگری گیس	
زدے چابک چند برشت او	
کہ بودے بدست غلامے گزیں	

بہ پیش ز دے تازیانہ بے	شدے تند در رہ اگر بر کسے	۴۲۶۰
کہ بادے در آید بگفت و شنود	کسے را در اس عہد قدرت نبود	۴۲۶۱
ازیں قاعدہ را بیج و قتی نہ گشت	بکرے ہر پیش بدل می گذشت	۴۲۶۲ F. ۱۳۳
تماش تو اس کرد عمرے دراز	مناقب بے دار و اس مرد و راد	۴۲۶۳
کہ شد در خور نامہائے شہاں	یکے زان رسا نم بکار آگہاں	۴۲۶۴
کہ ماونش آن غریفیہ بستہ بود	دران غریفہ روزے مگر شستہ بود	۴۲۶۵
تن ادب سنگے ہی خستہ گشت	کسے کو بہ پیش درش می گذشت	۴۲۶۶
کہ پور برادر بدے شاہ را	دران حال گر شاسپ کشور کشا	۴۲۶۷
سوئی غریفہ چوں دید طیرہ گشت	سوار ابر الوان ادنی گذشت	۴۲۶۸
زند سنگ بر تارکش ناگہاں	بہ تر سید کاں مرد مجنوں نشان	۴۲۶۹
گزیند از اس سنگ بازی عذر	ہمی خواست تا باز گردد ز در	۴۲۷۰
فرد آمد از غریفہ و در دوید	دران حال قاضی مراد را بدید	۴۲۷۱
مکن عطف از ملک ہندوستان	بتعظیم گفتش کہ لے مرز باں	۴۲۷۲
بر آورد بانگے بصد گیر و دار	گفت ایں پیش چو اصحاب	۴۲۷۳
بانگشت اودست خود در کشید	پس از رشتہ یک خانے کشید	۴۲۷۴
علی شاد از اس جافرس را بہ لفت	پس اس قاضی مست بر غریفہ رفت	۴۲۷۵
کز اس فال شہر بچہاں فرہ	یہاں فال را بست درجاں گرہ	۴۲۷۶

در مناقب سلطان جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ
و رواں کردن علی گر شاسپے ادر کرہ

۴۲۸۷	جلال الدین آں خسرو دین پناہ	کہ ہمش بخوانند فیروز شاہ
۴۲۸۸	شہبہ بودا یحییٰ سلیم ذکر نیم	مزا جش بداد و دہش مستقیم
۴۲۸۹	دراں ہفت سالے کہ اول ملک ماند	کیے خاطر آزرده از دے نماند
۴۲۹۰	سہ پور گزیدہ بد آں شاہ پناہ	شدہ ہر کیے خان کشور کشا
۴۲۹۱	کیے خان خانان سہرا فرزند	کہ آواز ملک پد رس نہاد
۴۲۹۲	دوم از ملک خان کشور کشا	کہ دیر مولتاں بود فرماں روا
۴۲۹۳	سیدم رکن الدین آں قدر خان نو	کہ دایم بدے پیش گہاں خدو
۴۲۹۴	برادر و دوست مران شہ پناہ	پیش کشی ہر کیے نامدار
۴۲۹۵	کیے خامش ددومی آں شہاب	کہ از صلب پاکش جیک آفتاب
۴۲۹۶	شنیدم اسپر بود اورا چہار	کہ بدہر کیے فر کن روزگار
۴۲۹۷	چو آں شیر صفدر علی گزین	چو الماس بیگ و چو قتلغ تمکین
۴۲۹۸	چہارم محمد شہ آں مرد راہ	کہ از دے سلیمان شہ چہرہ زاد
۴۲۹۹	دگر سہرازاں دراں روزگار	فروں بودہ انداز قیاس و شمار
۴۳۰۰	چو احمدی آں حاجب خاص شاہ	کہ دایم بدے شاہ رانیک خواہ
۴۳۰۱	ملک فخر دین کوئی آں شہ سوار	کہ دردشت کین بود شہر زہنکار
۴۳۰۲	نصیر الدین آں سرکش پاکباز	کہ بودے برادر براں سہرا فر از
۴۳۰۳	دگر نصرت آں پور صباں کرد	گزین کاہاں نام نیکو بسر د
۴۳۰۴	کمال الدین آں مرد فرخندہ رائے	بتد بیر ہموارہ کشور کشائے

۴۳۰۵ کہ اور آذر تو نش نسبت کنند بمریدی مثل ہم بناشن نہ

عزیمت گر شایب ملک در اقطاع کرطہ

۴۳۰۶	یکے روز آن خسرو کامیاب	کہ بود است فلک تدر دیکو اجاب
۴۳۰۷	فرستاد گر شایب را در کرطہ	کہ دیدش بہر کار و بار سے سر
۴۳۰۸	بدو دخت خود و آذرہ فرماں روا	کہ پور برادر بے شاد را
۴۳۰۹	چو گر شایب شیر افکن و دیو گیر	باقتضای خود شد سکونت پذیر
۴۳۱۰	نہی راند کالے چو مردان کار	برہ ہر زیاں می شد اخروں سوار
۴۳۱۱	بہ پیشش دوسہ باخو پیشوا	بفرمان او شستہ فرماں روا
۴۳۱۲	اگر بندہ کے اندراں بوم و بو	بفرمان او دینا دود
۴۳۱۳	سراسر شد بے سیر کشودش	گشتے بنگلہ فرار سے ہر شش
۴۳۱۴	چو بگشت ازین قلعہ ساد سے چار	درق گشت از دفتر روزگار
۴۳۱۵	شنیدم جہاں دخت شاہ جہاں	کہ بود است در حکم آں پہلوں
۴۳۱۶	بر اندے بریں فخر آزدگان	جفا سے بر آئین کشہزادگان
۴۳۱۷	باند ز خوش گفت آں مرد راہ	کہ پور گدا بہ نہ داماد شاہ
۴۳۱۸	غرض چوں جفایش ز حد برگشت	علی در پے چارہ کار گشت
۴۳۱۹	نہانی بگفت آں خداوند زور	کہ ست راز زن بدر خانہ گور
۴۳۲۰	گراید نہ فونش بر زم بخاک	بجشم بدافتم بعین پاک
۴۳۲۱	وگر خود سپاہ بد تہی برم	کجا مال کو پیش دگو شکر م

۴۳۲۲	و راید ریکایک بر آرم شنب	بخامی دہد خار نخل رطب
۴۳۲۳	یکے حیلہ می باید انگیختن	بعد باری باید شش بیختن
۴۳۲۴	مگر خیزد از بارغ دل خار خار	ہولے طرب را نماند غبار

عزیمت کردن گر شاسپ از کڑہ در دیو گیر

۴۳۲۵	پس از فکر بسیار و غرض فزون	یکے لئے خوش زد بخاطر درون
۴۳۲۶	کز ایدر بر انم یکایک سپاہ	کنم رنج همراه خود یک دو ماہ
۴۳۲۷	کشم ناگہاں سر سوئے دیو گیر	کنم رائے آں بوم و مہر اسیر
۴۳۲۸	بہ دیرانہ ہر روز منزل کشم	دگر پیر ششم آید کے می زخم
۴۳۲۹	ازاں ملک گیرم بجئے گنجہا	کہ شد گنجہا کیف بر گنجہا
۴۳۳۰	دزاں پس اگر قصد دہلی کشم	بہ خامی نہ گیرد خورد اسلیم
۴۳۳۱	چو بروستم افتد زر کا سنگار	ز تیغ منتد ز زہ در ہر دیار
۴۳۳۲	چو با خود نہا کنی ندیں لئے نغز	دگر روز آں مرد بیدار مغز
۴۳۳۳	بفرمود تا خیمہ میردن زنند	سپہ را اور خیمہ عرقے کنند
۴۳۳۴	شندیم ازاں عرض جنگی سوار	ہزارے سپہ چار آمد اندر شمار
۴۳۳۵	پس از عرض مردان ناورد را	ہمی داد معہود مسرور را
۴۳۳۶	طلب کرد پس ہر یکے را نواخت	بقدر بہتر برگ ہر یک بساخت
۴۳۳۷	چو روزی خوراں روزے یافتند	پے سازیکار بشتاقتاقتند
۴۳۳۸	خریدند اسباب لشکر تمام	شد از نعل تا ترک کیسر تمام
۴۳۳۹	دگر روز کز خیمہ نیلگوں	بر آرد دشا و فلک سر برون
۴۳۴۰	بگفت کہ طبل عزیمت زنند	سپہ جملہ زیں برہیوں گنند

نشستہ بیک رخس گیتی نورد	بوقت سحر کہ چو آن شیر مرد	۴۳۴۱
کے مرد آسنا نمودار گشت	بازار جاش کنان میگدشت	۴۳۴۲
کہ گرگ دگر خواندش روزگار	ہماں بندہ خاص پروردگار	۴۳۴۳ F. ۱۳۵
عنان نگاہ بسویش کشید	بہ پیش دوکانیش بنشستہ دید	۴۳۴۴
ہمی خواست کاید فردا ز فرس	چو آمد بہ نزدیک آن خوش نفس	۴۳۴۵
بگفتا کہ اسے شہ سوار سرہ	بر آورد فریاد گرگ کرتہ	۴۳۴۶
بگرداست براسب دولت سوار	بیادہ مشکوت خداوندگار	۴۳۴۷
باشکر کہ خویش خندان شتافت	چو آن گرگ گرشاسپیں مزدنیات	۴۳۴۸
مگر خواند اوتاد ابدال را	بخاطر گرہ بست این فال	۴۳۴۹
ہمی راند ہر روز بادار و گیر	سپہ راند در جانب دیو گیر	۴۳۵۰
ہمی کرد منزل بہ ہامون دشت	چپ و راست ہر ناحیہ می گذشت	۴۳۵۱
منصا کردن گرشاسپ ملک کانہا قطع لاجورہ ویرانیان		
خبر شد بہ کانہا کہ لشکر رسید	کہتی لاجورہ چوں در رسید	۴۳۵۲
کہ بود است بلا جورہ مقطع ہدم	ہماں ہندوئے جیرہ کانہا بنام	۴۳۵۳
غینمت ہی کرد بے گفت و گو	در آمد چو لشکر با قطار اد	۴۳۵۴
گردوں یکے کد نہ زونا گیاں	مگر تر کے از فوج آیند گاں	۴۳۵۵
ز پیکان و بر تاز میں دوز گشت	چو آن گوہر از چرخ گردوں گشت	۴۳۵۶
ہماں تیروں چرخ گردوں بدید	انہاں پس یکے ہند آسجا رسید	۴۳۵۷
عجب کرد زان پیک ملک ہلاک	بکند و بر آورد کد نہ ز خاک	۴۳۵۸
بدیدش دد سہ بار بالا فرو	بد سسے دد سہ بود پیکان اد	۴۳۵۹

۴۳۶۰	گفتا ہے شست و پیکان تیر	کہ خفتاں بہ پیش بود چوں حیر
۴۳۶۱	پس آنگاہ آں ہندو مخی سال خورد	ہکا نہا ہاں کد نہ را تحفہ برد
۴۳۶۲	چو کا نہا چنان تحفہ تیرے بدید	کہ گوشتش جہاں تحفہ کمتر شنید
۴۳۶۳	ہماں کد نہ را برد بر رام دیو	کہ بود است در ملک قریبہ خدیو
۴۳۶۴	گفتا کہ رے رے فرخندہ رے	ضمیرت بہر باب مشکل کشائے
۴۳۶۵	یکے فوج تر کاں پدیدار گشت	ز کہتی لاجورہ یکسر گذشت
۴۳۶۶	پس آں کد نہ افگند در پیش رے	نمودش دوسہ بار سر تاباے
۴۳۶۷	گفتا کہ ترکے با قطار عین	بگر دوں ہوا میں تیر گر دوں شکن
۴۳۶۸	چنان زد کہ از چرخ گردوں گذشت	ز پیکان تا بر زمیں دوز گشت
۴۳۶۹	چو شنید ایں نقشہ شاہ ہنود	ز کا نہا سراسر محاش نمود
۴۳۷۰	گفتا مگر گشت عقلت ہب	کز نہا بگوئی بہ در گاہ ما
۴۳۷۱	چو کا نہا از اں رے مغرور را	شنید اندر اں گفت گونا سزا
۴۳۷۲	گفتا ہب باد عقلم اگر	بریں کستماں زندہ ایم دگر
۴۳۷۳	گفت ایں دو بہست لاجورہ را زند	حریفان ہمدست خود را بخواند
۴۳۷۴	شنیدم دو عورت در اں روزگار	قوی ہست بودند در کارزار
۴۳۷۵	شنیدم چوں ترک بگذاشت حد	بہ کا نہا رسیدند ہر دو مرد
۴۳۷۶	بدیناں ہر یک فرداں سپاہ	بر دزدوغا ہر یکے کیسہ خواہ
۴۳۷۷	بلکہ گریبے شیر با شد دلیر	بود سخت ترکینہ مادہ شیر
۴۳۷۸	چو نزدیک لاجورہ شکر کشید	ز لاجورہ کا نہا سپاہ کشید
۴۳۷۹	مقابل بہ پیکار تر کاں ستاد	یکے جنگ بر روئے صحر اباد
۴۳۸۰	چو از کوس تر کاں بر آمد فروش	در آمد بسر مغز کا نہا بہ جوشش

کہ بودند دیکینہ چوں مادہ شیر	ہاں ہر دو ہندو زنانِ دلیر	۴۳۸۱
بے ذہل و بوقِ میکانِ نرند	یکایک بر افواجِ ترکانِ نرند	۴۳۸۲
کہ ناید ز ہند و چینیں چیرگی	عجب کردش کار زیں چیرگی	۴۳۸۳
ہاں ہندواں چہرہ دل ترشدند	دوسہ گام از اں جملہ سترشدند	۴۳۸۴
بر آہنگ آں قومِ عمرشدند باز	ہاں لحظہ ترکانِ گردنِ فراز	۴۳۸۵
بر افواجِ ہندو کیے ہوز دند	دلہا سے جنگی زہر سوز دند	۴۳۸۶
شکستند افواجِ ہند و تمام	بیک حملہ ترکانِ ہاموںِ خرام	۴۳۸۷
مراشاں گرفتند ترکانِ زبوں	سر راہیتِ ہندواں شدنگوں	۴۳۸۸
گرفتند دہناشاں سرکشوں	بر آورد و خنجر بہ خونِ زینشاں	۴۳۸۹
مراد را یکے ترکِ سر می فلند	بہر جا کہ نایک سپہری فلند	۴۳۹۰
ز میں پرشد از دست و بازو دوسر	بے ہندواں روز شد بے سپر	۴۳۹۱
مگر بادو ہندو زن نامدار	مشغولم کہ کانہا در اں کارزار	۴۳۹۲
بے خوں در اں جو گہر کینتند	ستادند بر ترکِ آد کینتند	۴۳۹۳
در اں دشتِ بردستِ ترکانِ سیر	ہم آفرشدند از پسِ دار و گیر	۴۳۹۴
کہ بودند چالاک و کشمیر زن	بجو بردستِ ترکانِ قتادانِ نرن	۴۳۹۵
عجب کرد از اں حالِ کشورِ خدیو	بزدند نزدیکِ گر شاسپِ نیو	۴۳۹۶
نتابند از پیشِ شیر افغاناں	با گفتاں بلکہ کہ ہند و زناں	۴۳۹۷
چہ بازند بر ما گہ کارزار	ند ائم کہ مردانِ ایں خوشنِ دیار	۴۳۹۸
ہمیں ققتہ در پیشِ شاں بازارند	پس آنکہ سرانِ سپہ را بخواند	۴۳۹۹
رسیدیم در کشورِ دیکینہ خواہ	با گفتا کہ اسے سرکشوں سپاہ	۴۴۰۰
باید ملک و دمنائے گنج	بے راہ بردیم و دیدیم رنج	۴۴۰۱

چو عورتیں اس ملک مرد افگنند	۴۴۰۲
ببایند تجدید بیعت کینم	۴۴۰۳
اگر جاں بر آید نتا بیسم سر	۴۴۰۴
بر آریم پوست از سر ہندواں	۴۴۰۵
چو افواج ہندو شکست آدریم	۴۴۰۶
بگیریم اسواں داملاک شاں	۴۴۰۷
دراں تاختن ہر چہ گیرد کسے	۴۴۰۸
چو دل دادشاں مرد فرخندے	۴۴۰۹
بریں شرط بستند عہد میسراں	۴۴۱۰
دراں پس چو ترکان دراں جو بگاہ	۴۴۱۱
بسے ہندواں را دراں دارو گیر	۴۴۱۲
گر فتنہ اسپان تازی نژاد	۴۴۱۳
ندانم کہ مرداں چہ آہر مند	
کہ چوں تیغ بر روئے دشمن زنیم	
کشیم اندراں حال بر رو سپر	
بتا زنیم اقلیم مرہستہ رواں	
ہمہ ملک مرہستہ بدست آدریم	
زنیم از سر کیند درخاکشاں	
ہمورا بود ہر چہ گیرد کسے	
بگفتش رضا داد ہر کہ خداے	
بخوردند سو گندہائے گراں	
شکستند کیسے صلیف کیند خواہ	
بکشتند و خستند کردند اسیر	
بہنگام چالش ہمہ بچو باد	

ذکر فتح کہنگہ و محاصر شدن رام دیو و فرود

آدن او بامال از دیو گیسر

پیاپیہ بنیال اہل فرار	۴۴۱۴
بہ گشتک رسیدند با کرد و فر	۴۴۱۵
شندیم دراں وقت افواج بے	۴۴۱۶
بدنبا لہ بہیسم نامور	۴۴۱۷
ہماں روز ترکان ہندو شکار	
ہمہ شہر کردند زیر و زبر	
بفرمان آں بے کشور کشائے	
کہ مرارے را بودے آں یکی سر	

۴۴۱۸	چرا خور ہی کر دگر دیار	ابا اشترو پیل اسپ دسوار
۴۴۱۹	چو بشتید این قصہ بآرام دیو	کہ در شہر ہر سو بر آمد دیو
۴۴۲۰	بہ نزدیک خود لشکر خود ندید	ضرورت بعد حیلہ درد ز خزید
۴۴۲۱	سپہ بر پیش رفت در دیو گیر	یکے ہفتہ بدر لے در دز اسیر
۴۴۲۲	چو در دز بنو دست کیجو علف	شد آں رے تیر خطر راہن
۴۴۲۳	ضرورت اماں خواست را می گزین	بدادشش اماں سرور پاک یں
۴۴۲۴	فرد آداز عجب سزی رام دیو	ز سہ بخت بیدار گر شاسپ نو
۴۴۲۵	چو شد فتح ہم کشتکہ ہم دیو گیر	دو شہر آداز دست ترکاں شیر
۴۴۲۶	بے نازکان ملائک فریب	ہمہ انس گیر نندہ دغوش کرب
۴۴۲۷	نمودہ بیک چشمہ ہر نازنین	وجود و عدم از میاں و شیریں
۴۴۲۸	بے سیم ساقان تعظیم دوست	شدہ مردم از ساق شام سیم دوست
۴۴۲۹	ہمہ غرق ز پور ز سرتاب	ہفتہ بہر چشم مردم ریا
۴۴۳۰	براں آہواں گشتہ شیراں اسیر	ندیدم گئے آہوئے شیر گیر
۴۴۳۱	چو شید پیرایہ ہر نازنین	سدا سر مرصع ز دیر عین
۴۴۳۲	بہر خانہ تو دہائے گہر	بر آوردہ ہر خانہ از سیم دزر
۴۴۳۳	بہر سوز تر مینہ خود ارا	بہر جانب از عطیہ انبار ہا
۴۴۳۴	بہر کو چہائش زربے شمار	بے گنج فارغ ز تشویش مار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

بے جا مہائے طبیعت پذیر	۴۴۳۵
نہ چنداں گرفتہ مردان کار	۴۴۳۶
بیا سود ترک از چنان تا ختن	۴۴۳۷
مکمل کیے چتر گوہر نگار	۴۴۳۸
جواہر نہ چنداں کہ اہل قلم	۴۴۳۹
بے پیل و لبس اشتر در اہوار	۴۴۴۰
بیاد در پیش گرشاسب نو	۴۴۴۱
سپہ کرد غارت دوشہر تمام	۴۴۴۲
چہ کم آید آں جامہ در دیو گیر	
کہ آید کہمہ عسرا ند شمار	
تو گوئی کہ شد در جہاں با ختن	
مرصع ہمہ از دُر شاہوار	
بعد سال کردن تواند قسم	
ازیں ہشت زنجیراں صد قطار	
اباد خیر جاں فسر از آرم دیو	
غنی گشت از اں تا ختن خالص عام	

شنیدن بہیلم پسر را دیو اسیر شدن پدر و لشکر کے کشیدن او با ترکاں

چو بہیلم شنید ایں حکایت کہ رفت	۴۴۴۳
نیکیے فوج ہندو براں پورے	۴۴۴۴
گروہے پیادہ گروہے سوار	۴۴۴۵
ز پیل دماں ہشت زنجیر بود	۴۴۴۶
دوم روز آں کز حصار بلند	۴۴۴۷
ہماں بہیلم اندر عالی رسید	۴۴۴۸
طلب کرد در خلوتے رلے را	۴۴۴۹
کہ انے فخر شاہان ہندوستان	۴۴۵۰
چو بامابہ اخلاص پیش آمدی	۴۴۵۱
ابا لشکر خود خرامید تفت	
ہمہ تیغ زن بود نیزہ گرے	
ازیں تیغ لک بودواں دہ ہزار	
کہ ہر یک بہ شمشیر اژدہا گیر بود	
فرو آمد آں رلے ز بہیم گزید	
چو گر شاسب یل میں حکایت شنید	
نہاں گفت آں کشور آ رلے را	
ز نام تو رونق دیریں بوستان	
ابا جملہ اتباع و خویش را دی	

کنوں بنود از روئے جنت روا	۴۴۵۲
گرت ہست باماسیر راستی	۴۴۵۳ F138
باید رنجواب پور خود در زماں	۴۴۵۴
وگر خود ازیں گفتہا بگذری	۴۴۵۵
نخستیں برہم سرت بے دریغ	۴۴۵۶
سر بھیلٹ را بجاک افکنم	۴۴۵۷
نہ بھلیم گذارم نہ افواج او	۴۴۵۸
کہ پورت کنت قصد پیکار نا	
بکن یاد روزے کا ماں خواستی	
کہ دادیم پور ترا ہسم اماں	
زند پور تو لاف سہ لشکری	
وزاں پس کنم عزم پیکار تیغ	
ہمہ کشورت را چو شہرت کنم	
مراہست بازیچہ تلہ را بج ادا	

پوزش نیکختن را مدیو پیش گر شاسپ ملک

صلح کردن سپر را مدیو ہا سلم

ہماں را مدیو پسندیدہ رائے	۴۴۵۹
زباں بےست چوں ہیں ابروش دید	۴۴۶۰
نخستیں زباں در دعائیش کشاد	۴۴۶۱
مراہست جاں از عطا ہائے تو	۴۴۶۲
اگر بھلیم آن کو دک تن خوبی	۴۴۶۳
سچ گوارد او تاب پیکار تو	۴۴۶۴
تو از نوک پیکان بے غین شنب	۴۴۶۵
بنوا نم من آل کو دک خام را	۴۴۶۶
چو بشنید این قصد زباں کد خدا	
چو نختے فرا جش بزمی کشید	
وزاں پس بگفت ای سر فرا زاد	
سرم تا بود باد بر پایے تو	
ز نادانی خود کند ہائے ہوے	
کہ آفاق حیراں شد از کار تو	
شگافی سر موئے در تار شب	
ریاضت و ہم اسپ نارام را	

۴۴۶۶	بیابوس توجوں بر پیش کنم	وزاں پس بیایت سرشن نلکم
۴۴۶۸	پیش آنگاہ بر بھلم آں سرفراز	یکے رافز ستاد از اہل راز
۴۴۶۹	بگفتا بگویش کہ آئے خوش پسر	ککش تیغ بر قصد جان پدر
۴۴۷۰	گر آید دنگ آہنگ ہیسا کنی	یکایک بر افواج ترکان زنی
۴۴۷۱	در افواج ترکان شکست آوری	ہمہ ملک رفتہ بدست آوری
۴۴۷۲	چو من رفتہ باشم بہ ملک م	چہ سودم کند تخت و دیہم جسم
۴۴۷۳	باید مراد دست در زیر سنگ	تو زان سوپے افشردہ بر تاج جنگ
۴۴۷۴	اگر بخردی سر بطاعت در آں	دو گرنے ز جان پدر دست دار
۴۴۷۵	چو بھلم ازین کار کا گاہ گشت	زد عولے جنگ و خصومت گذشت
۴۴۷۶	چو مردان یہ حکم پدر سر نہاد	چنین آید از پور سرخ نژاد
۴۴۷۷	دگر روز از آنجا ابابیل مال	نگندہ بر سر دعوئی قتل قاتل
۴۴۷۸	بنا ہندہ آمد سوئے دیو گیر	بیابوس آں رستم دیو گیر

تازہ روی نمودن گر شاسپ ملک بارائے
 رام دیو ملک مرہتہ ہم بد و مقوض شستن باز شستن

۴۴۷۹	چو مقصود گر شاسپ فرخندہ رائے	تمامی بر آمد بفضل خدا ئے
۴۴۸۰	ہماں رام دیو گزین را بخواند	بہ فرقتش بسے دُرد گوہر فشانہ
۴۴۸۱	ہماں چتر اور ابد و واسپر	ہماں ملک او بانہ اور اسپر
۴۴۸۲	دو پیل دماں داد شش نان عوی	کہ باشند اندر چپ و راست او
۴۴۸۳	یکے عہد بستند با یکدگر	یکے شد پدر دیگرے شد پسر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

دگر روز گز گنبد دود رنگ	۴۴۸۴
دگر خود شہ آید بہ پیکار ما	۴۴۸۵
ز بر باد نمی خویشتن چوں حباب	۴۴۸۶
چو گر شایب گردنکش کامراں	۴۴۸۷
دوید و از آن جائے برخاستند	۴۴۸۸
بدادند داد طرب چہند روز	۴۴۸۹
بر آمد کیے مشغلبے درنگ	
کند جہد بر قصد آزار ما	
ہم از جنبش خود نہد سر بآب	
بیایاں رسانید این داستان	
کیے مجلس عیش آراستند	
بر آئین شاہان کشور فردز	

رسیدن الانغ در کژہ و خبر جنبش سلطان جلال الدین گفتن

دگر روز آمد الانغے شتاب	۴۴۹۰
گفتا کہ آں شاہ فیروز بخت	۴۴۹۱
کہ برگشت گر شایب گردن فراز	۴۴۹۲
گفتا کہ آں مرد فرخندہ فن	۴۴۹۳
نیکی آنکہ پور برادر بود	۴۴۹۴
بہ طفلی تہ پیر و دشمن در کنار	۴۴۹۵
روم خود مرا در ابدست آورم	۴۴۹۶
خبر داد از خسرو کامیاب	
چو شنید این مرد فیروز بخت	
ز سوز غم آمد دلش در گداز	
شدار دہجہت خون دیو بند من	
دوم آنکہ داماد ہست بود	
کجا بیشم آید پے کارزار	
کہ او ہست فرزند خوبا خرام	

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

دگر زر بخوابد دسہم بے شمار	اگر خشم کرد است گیرم کنار	۴۴۹۶
سیدہ رابریں سوز حضرت براند	یکے روز سرش گرانہ بخواند	۴۴۹۸
فرستاد خسر و زرشائے راہ	مراسویت اسے سہ در کینہ خواہ	۴۴۹۹
کہ لے مرد شیر افکن و نابجوی	بگفتا کہ فرزند مار را بگوئے	۴۵۰۰
بسوی تو عنے مصمم بگشت	چو مار از فراق تو از حد گذشت	۴۵۰۱
نخجینی ز بجائے و نیائی بہ پیش	بباید کہ باشی تو بر بجائے خویش	۴۵۰۲
بدان سوئے خیمہ بزدلی و رنگ	چو ریایات ماسر بر آرد بہ گنگ	۴۵۰۳
بود بر پئے ماد و دگان مرد کار	شوقم از دو جانب بہ کشتی سوار	۴۵۰۴
تو رویم بہ مہنی دمن روئے تو	ازیں سوسن آیم و زان سوئے تو	۴۵۰۵
مہمات دیگر فراموشش کرد	چو گر شاسب این قصہ در گوش کرد	۴۵۰۶
بجز بادل خود و گفت این سخن	دشش بود پرورد از جو رزن	۴۵۰۷
چو خود مرغ پایش در آید بدم	ہمی جست فرصت پئے انتقام	۴۵۰۸
بساطے بگستر و در بوستان	یکے انجمن کرد از دوستان	۴۵۰۹
ہر آں راز کش بود و دل نہفت	ابا بریکے عہد بست و بگفت	۴۵۱۰
ہم آخر شد آن کار ہا آشکار	نہانی بہ ہر یک نقیص کرد کار	۴۵۱۱

شہادت یافتن سلطان جلال الدین در میان گنگ
بر کشتی بغداد گر شاسب ملک نو قبرہ

۲۵۱۲	دگر دزیکے در آمد شتاب	بگفتا کہ اے سرور کامیاب
۲۵۱۳	سپہ دہی ازینجا دوز فرسنگ بود	ہم امر دزبر کو حج آہنگ بود
۲۵۱۴	من از شکر شاہ والانسب	بروں آدم سرور انسیم شب
۲۵۱۵	بیک ساعت دیگر آں کامیاب	بگویند زخمیہ زانسوئے آب
۲۵۱۶	چو بشنید گر شاسپ شد ساخته	نہانی یکے کار برداختہ
۲۵۱۷	یکے یکے دگر شتاباں رسید	بگفتا کہ رایات نشہ شد پدید
۲۵۱۸	یکے یکے دگر در آمد شتاب	بگفتا کہ شہمی کند عبرہ آب
۲۵۱۹	۱۲۰ بہ کشتی شاہانہ بنشستہ شاہ	سر آوردہ در زیر چتر سیاہ
۲۵۲۰	بریں سو ہی آید آں نامور	رسید است اینک قریب گذر
۲۵۲۱	چو بشنید گر شاسپ مالک قباب	کہ شاہ جہاں می کند عبرہ آب
۲۵۲۲	از انجا سوئے شاہ کیسر براند	دوسہ معتمد را برابر براند
۲۵۲۳	کے راز لیشاں نہانی بگفت	حدیثے کہ از جملہ عالم نہفت
۲۵۲۴	کہ کشتی کشد زو دسوئے کراں	غلط نیزافتد بہ کار آگہاں
۲۵۲۵	چو کشتی بہ نزدیک خشکی رسید	بپا بوس خسرو علی دردوید
۲۵۲۶	فرد آمد از اسب دوراں نورد	پیادہ ابایک دوسہ جندہ مرد
۲۵۲۷	بر آہنگ پا بوس خسرو شتافت	بدل انجہی جست از غیب نیت
۲۵۲۸	در آمد دوراں نزدیک کشتی شاہ	چو شد دید کا بد ہی عذر خواہ
۲۵۲۹	بجائی کہ بدستہ ز انجا تو خاست	بہ تعظیم گر شاسپ بریائی خاست
۲۵۳۰	در آمد علی کرد پا بوس شاہ	شہش در آوردند عذر خواہ
۲۵۳۱	گرفتہ سو کوششیش می کشید	ہمی گفت کا بے پورا ختر سعید
۲۵۳۲	کے ایشے باشش مہمان ما	بکن شاد و نورم دل دجان ما
۲۵۳۳	علی نیز می گفت شرمندہ وار	کہ اے شاہ شاکستہ و کامرگار

۴۵۳۴	گر امشب نوازی تو فرزند را	دی آبرو خون دیو بند را
۴۵۳۵	یک امشب مرا خانہ روشن کنی	بخلق خودم خانہ گلشن کنی
۴۵۳۶	نہ گرد ز شاہی تو هیچ کم	نہ یک مرد کم گردوت از چشم
۴۵۳۷	در آن حال آن مرد خنجر گزار	کہ می دید فرصت پے کارزار
۴۵۳۸	چو فرصت چنان دید خنجر کشید	سیر خسرو عہد یکسر برید
۴۵۳۹	ہر کشتی غاندہ تن مرزبان	رواں سرفقادیہ در آب رواں
۴۵۴۰	سروش را کشیدند از جوئے آب	نہادند بر نیزہ آن سرشتاب
۴۵۴۱	بیک دم زدن گشت تلکے دگر	چنین است کار ہماں پر خطر
۴۵۴۲	شہانے کہ صد سال را نند کام	بگیرند اقتضائے عالم تمام
۴۵۴۳	ہم آخر بہ بند یک روز رخت	سیارند مرد یکے تاج و تخت
۴۵۴۴	برہنہ سرو پا سافر شوند	بہ ملک عدم بے مرآت شوند
۴۵۴۵	گداہی چو رخاگ شاں بگذرد	بیسے آرزو شاں بجاں بگذرد
۴۵۴۶	کہ باشد کند لطف ایں راہ رو	بہشتے اسیران تار یک گو
۴۵۴۷	یکے فاتحہ خواند آن مرد پاک	فرستد بہ روح اسیران خاک
۴۵۴۸	بیایا اگر تیسم بر جان خویش	کہ بایے عجب است مارا بہ پیش
۴۵۴۹	گر از بہر با خسلق گردید بے	چو باہرہ کم بگرید کہسے
۴۵۵۰	در آن دم کہ می خندی او دوست شاد	بہر گردے امی از مرگ یاد
۴۵۵۱	اگر عاقلی، ہیچو کار آگہاں	نخندی دگر بارہ جز بر جہاں
۴۵۵۲	نہ خند دے مرد عبرت پذیر	اگر خاندہ باشد نیکیوا کیش
۴۵۵۳	جہاں ہست زندان ہر عاقلے	نخندد بہ زندان مگر غافلے

چو ہنگام دور طرب جام جسم	ہمی ریزا شکے بہر صبح دم	۲۵۵۴
ہمی گیتا صبح عوصات ذوق	اگر جو عیانی از جام شوق	۲۵۵۵
کہ ماست عشق بے گاہ دگاہ	چو ستاں ہی گونی در صبح گاہ	۲۵۵۶
شرابے بدہ ہونے از ما بہر	بیاساقیا بادہ گرداں ز سر	۲۵۵۷
بہار و تموز و صبح و مسا	چناں کن کہ باشد یکے نزد ما	۲۵۵۸

زر ریزی کردن گر شاسپ یار شدن خلق با او

جد شد سر صاحب تاج و تخت	چو دید آن سرافراز بیدار بخت	۲۵۵۹
کہ یکسر در آئند بر فے سراں	لبوئے او دھ کر دآں سر رواں	۲۵۶۰
گرفے بہ پیوست زان سوئی آب	زافواج دہلی براں کامیاب	۲۵۶۱
نہا دند سر سوئے حضرت رواں	دگر جگہ شیراں و سب لشکر اں	۲۵۶۲
بے بدرہ سیم دزر بر درید	سیم روز گر شاسپ لشکر کشید	۲۵۶۳
بزر بختہ شد کار او سر بسر	بہ عزا دہی ریخت اہجوی زر	۲۵۶۴
بزر رخنہائے خطر بستہ اند	ہمہ کار دنیا بزر بستہ اند	۲۵۶۵
فروشت زدن دو میں نفس	غرض روز دیگر کہ بانگ عس	۲۵۶۶
ہمی شد بر د خسلق ہر روز یار	سپہ اند و حضرت اں کامگار	۲۵۶۷

گر بختہ رفتن سران سپاہ در دہلی و بادشاہی
دادن بقدر خاں کہ سپہر جلال الدین بود

۲۵۶۸	چو آحم چپ و آلفوئے نامدار	۲۵۶۸	ابا لشکر سرکشان دیار
۲۵۶۹	بدلتی رسیدند ماتم زده	۲۵۶۹	پے مرگِ شمشہ ہر یکے غم زده
۲۵۷۰	برفتند پیش قدر خان راد	۲۵۷۰	بگفتند کاسے خانِ خسرو نژاد
۲۵۷۱	شہ اندر جہان عدم سر نہاد	۲۵۷۱	بعد سال شہزادہ را عمر داد
۲۵۷۲	قدر خاں کہ او پور شہزادہ بود	۲۵۷۲	چو ایں قصہ زار کان دولت شکود
۲۵۷۳	بیفگند از سر کلمہ را بجناک	۲۵۷۳	قتبا کرد پیراہن خود بجاک
۲۵۷۴	ہمی گفت ہر لحظہ از سوز و لے	۲۵۷۴	فوزِ نیت از دیدہ غول ہانچو ہائے
۲۵۷۵	پس از گریہ و سوز و آہ و نفیر	۲۵۷۵	پے ماتم شاہ روشن ضمیر
۲۵۷۶	بیک خلوتے گشت عہد گزین	۲۵۷۶	سہ روز و سہ شب بود ماتم نشین
۲۵۷۷	سیوم روز بر تخت زر بار داد	۲۵۷۷	در لطف بر اہل لشکر شاد
۲۵۷۸	سراں جملہ باو بستند عہد	۲۵۷۸	ہم آخر گردے شکستند عہد
۲۵۷۹	قدر خاں شدہ شاہ ہندوستان	۲۵۷۹	کہ بود است فرزند شاہ جہاں
۲۵۸۰	برور کن دیں در جہان نژند	۲۵۸۰	لقب آمازا آسمان بلند
۲۵۸۱	شنیدم کہ اسمد چپ نامدار	۲۵۸۱	دگر آلفوآن صف در روزگار
۲۵۸۲	نعمیر الدین آں را نمہ سیلاباں	۲۵۸۲	دگر خند خاصان شاہ جہاں
۲۵۸۳	باخلاص شہ ہر یکے با وفا	۲۵۸۳	ہمی کرد تعظیم شہزادہ را
۲۵۸۴	ببستند ہر یک بہ پیش کمر	۲۵۸۴	موافق شدہ در عہد خیر و شر
۲۵۸۵	سہر سرد و دل گشتہ دگر سراں	۲۵۸۵	کہ بر ہر یکے بود فوجے گراں
۲۵۸۶	غرض چوں سہ سہ ازیں سر گذشت	۲۵۸۶	دورق ناگہ از جلد ایام گشت
۲۵۸۷	باقصائے دہلی رساں شد سپاہ	۲۵۸۷	خروشاں ہی آمد آں کینہ خواہ

۴۵۸۸ چو بروند بر کن دین این خبر کہ نزدیک شہر آمد آں نامور

رسیدن گر شاسپ در دہلی و مافتہ رفتن

رکن الدین و مولتاں

نہانی کیے راز با خویش گفت	۴۵۸۹
کہ افواج با جملہ چوں شد دودل	۴۵۹۰
گروہے کہ یغیا بر و می روند	۴۵۹۱
ہماں بہ کہ یغیا ستا شتی کشیم	۴۵۹۲
شنیدم شبے آں نژاد کیاں	۴۵۹۳
ہمہ اقترب بار ابرابر براند	۴۵۹۴
ہما دیرہ اسد پشیر مرد	۴۵۹۵
وفائے نمودند با شہر بار	۴۵۹۶
ہمیں است آئین آزادگان	۴۵۹۷
بہنگام پیکار روز شکست	۴۵۹۸
بسے با دینفیریں براں بے وفا	۴۵۹۹
غرض چوں از شہر آمد بروں	۴۶۰۰
ہمی گرد خلق زہر سوخمریو	۴۶۰۱
چو شہزادہ بیرون دروازہ شد	۴۶۰۲
بر آمد زہر سوئیے ہائے ہائے	۴۶۰۳
کہ آں راز از جملہ کس نہفت	
باید کند روز جنگم نخل	
چو نزدیک آید برد بگر وند	
سوئے ارکینیاں شہر بر ز نیم	
عناں داد در جانب مولتاں	
ابا خیل و تاباغ و مادر براند	
دگر الفواں ترک پختہ نبرد	
برفتند با جملہ خیل و تبار	
کہ سہر بر تائبند ز افتادگان	
دلی نعمتاں را بگیند دست	
کہ تا بد سر از دوستان در بلا	
ہمہ شہر شد بے قرار و سکون	
زمرگ شہر و حجر پور و خدو	
بشہر اندروں مرگ شہ تازہ شد	
کہ کشور را کرد کشور کشائے	

۴۶۰۴	ہمہ شہر از دیدہ شد خون نشان	۴۶۰۴	سہ روز و سہ شب کس نخورد آب نا
۴۶۰۵	سیوم روز گشت آسپ فیروز جنگ	۴۶۰۵	در آمد بہ شہر اندروں بے کس
۴۶۰۶	بہ تعظیم او ہر کجا سہر سیاہ	۴۶۰۶	بہ پیوست بروے ہم آتش راہ
۴۶۰۷	سہرا سہر گشدرہ کشور و شہر یار	۴۶۰۷	چنین است بلے عادت روزگار
۴۶۰۸	یکے آرد و دیگرے را برد	۴۶۰۸	گئے نمی کشد گاہ نمی پرورد
۴۶۰۹	کے روز ازین ناخوش آرد و بر	۴۶۰۹	بفرق و گرمی نہد چتر زر
۴۶۱۰	عجب ترکہ مستان مہبائی پاک	۴۶۱۰	ز آرد و بردش نذر ندباک
۴۶۱۱	بشائے ہمہ ہوش بگماشتہ	۴۶۱۱	بر آرد و بردش نظر داشتہ
۴۶۱۲	بخونید ملک و دیار و دامن	۴۶۱۲	نگویند ہرگز مگر ایں سخن
۴۶۱۳	بیاساقیا عیش ماتازہ کن	۴۶۱۳	برخار عشرت دے غازہ کن
۴۶۱۴	بیار آن قدر تا توانی بدہ	۴۶۱۴	یک امروز داد و جوانی بدہ

ذکر مملکت کردن سلطان علاء الدین محمد شاہ

۴۶۱۵	کسے را کہ ایزد کند یاوری	۴۶۱۵	جہانش کند جملہ فرماں بری
۴۶۱۶	برایوان او باد بھر سحر	۴۶۱۶	بہر جا کلمہ دار بند و کمر
۴۶۱۷	گر اور ابو دروے خوب اختر می	۴۶۱۷	بر آرد علم در جہاں پروری
۴۶۱۸	چہ داند کسے قدر ایں داستان	۴۶۱۸	مگر آنکہ دارد دروہ راستاں
۴۶۱۹	چو مردم نباشد نصیحت پذیر	۴۶۱۹	مرا در کم از چار پایاں گیر

۴۶۲۰	نہ بینی کہ کار ریاضت گرے	بکو بدز تعلیم بر طاق پاسے
۴۶۲۱	توے مرد زریک دریں رہ گذر	چناں رو کہ برہ کندر اہسر
۴۶۲۲	وگرنے ز خود راجی د خود روی	نہیر سہم کہ ہمراہ غولاں شوی
۴۶۲۳	خصوصاً بوقتے کہ پروردگار	شہ پار د ترا مملکت روزگار
۴۶۲۴	چناں زی برائین کار آگہاں	کہ چون خیمہ بیرون فی زیرں جہاں
۴۶۲۵	ز داود دہش تا بروز پسین	بود نام تو در دوا صحاب دیں
۴۶۲۶	ہمیں است مرفع زین گفتگو	ہمیں است مرہرہ زین جست و جو
۴۶۲۷	کہ آغاز د انجام ہر داستان	کنم و عطر بر سنتت یا ستاں
۴۶۲۸	مگر یک سخن زین ہمہ قیل و قال	بیفتد بر آئین اہل کمال
۴۶۲۹	سماعش کند ناگہاں قابے	بگرد و ازاں حال صاحب دے
۴۶۳۰	بلے قطرہ کز ابر نیسان چکید	دور می گشت چوں در صدف جاگزید
۴۶۳۱	الائے ہنرمند افسانہ گوئی	خبر دہ کہ گر شایب فرزند ہنوی
۴۶۳۲	چو در حضرت دہلی آمد چہ کرد	چہ ساں شد جہاں گیر آں شیر مرد

جلوس سلطان علاؤ الدین محمد شاہ

۴۶۳۳	شنیدم من از بلبلان چین	کہ چون گل نشان گشت شاخ سمن
۴۶۳۴	بہ جنبید باد بہاری بیارغ	جہاں سر بسیر گشت دار الفرائغ
۴۶۳۵	بشوقے نو آفرین عاشق کشید	کز اں شوق گل جام ہا بردید
۴۶۳۶	پس ز مدتے در چین شاخسار	گر فتنہ مرید گرد آں کسار

جہاں گشتِ نرہیت گہ از بہار	نرہیت شد نو بود افروں چہار	۴۴۳۷
کہ نگل بود با بلبلان ہم نشین	دراں وقت سعد و ہوا کی چنین	۴۴۳۸
درو تخی از عالج پیرا بستند	یکے بزم در گلشن آرا بستند	۴۴۳۹
علاؤ الدین آل شاہ والا تبار	برآمد برآں تخت گوہر نگار	۴۴۴۰
چہ بازار خاص و چہ بازار عام	بر رونق شدہ اندراں بار عام	۴۴۴۱
تعیں کرد اقطاع و صد در ہمہ	شہنشاہ بہ مقدار قدر ہمہ	۴۴۴۲
بفرمود ہر سرورک را خطاب	محمد شاہ آل خسرو کامیاب	۴۴۴۳
کہ شہر برابر بدے بالیقین	الف خاں شد الماس بیگ گوین	۴۴۴۴
کہ بدرستم ملک ہندوستان	ظفر خاں شد آل یوسف کامراں	۴۴۴۵
جہاں نامش از عرب بگرفتہ کل	ز خوش خور دآب اسپ مغل	۴۴۴۶
کہ شد خانِ نصرت خطابش تعین	دگر نصرت آل سرفراز گوین	۴۴۴۷
ہمہ ملک را و خرید از گزند	وزیر مالک شد آل ہوشمند	۴۴۴۸
کہ اصلش شد از لطفہ شہر یار	آلب خان شدہ آل یل نامدار	۴۴۴۹
کہ گشتند در حضرتش مستقیم	دگر جملہ ارکان ملک قدیم	۴۴۵۰
ہنرمند از ایں پرورش خوشگفت	بقدر ہنر ہر یکے بہرہ یافت	۴۴۵۱
ز احسان ادگشتہ مخط فقیر	ز عدلش بیا سود و ہقان پیر	۴۴۵۲
بر و ختم شد ملک ہندوستان	بہبدش ہمہ ہند شد بوستان	۴۴۵۳

عربیت القان و ظفر خاں جانبِ بلتان و اچہ
واسیر شدن سپہان سلطان جلال الدین

چو گلکش بتابید پروردگار	۴۶۵۴
بقومود آنکه یکے روز شاه	۴۶۵۵
ظفر خان صفدر بصد فزهی	۴۶۵۶
بدست آورد هر دو شهرزاده را	۴۶۵۷
چو الماس میگاہن تل کامیاب	۴۶۵۸
سراسر بنفشید فرمان شاه	۴۶۵۹
ز فرمان خسرو گریه نندید	۴۶۶۰
چو آن ارغلی خان آن رکن دین	۴۶۶۱
شنیدم دل آن دو فرزند فر	۴۶۶۲ F. ۱۴۴
که از نام پیکار مضطر شدند	۴۶۶۳
همه یک دود بودند در در نهان	۴۶۶۴
اما خواه گشتند آن هر دو یو	۴۶۶۵
بر آمد زوزا لاماب الاما	۴۶۶۶
وزا پس لغخان دشمن شکار	۴۶۶۷
دو شهرزاده را چشم یکسر کشید	۴۶۶۸
گرفت از دم عدل احسان قرار	
که راند آفت خاں بگلان سپاه	
رود بآفت خاں بیاری دمی	
بود خود در آن ملک فرماں روا	
که شته کرد او را لغخان خطاب	
هماں روز آورد بر ویں سپاه	
همی رفت تا سر به ملتان کشید	
شنیدند بهر سپاه گزین	
شکست آن چنان ز دفات پدر	
نداده مصافحه محض شدند	
ز دین چون خلق آمد به جاں	
که بد هر یک گشته کشور خدایو	
اما یافته طفل فیر و جواں	
چو در ضبط خود دید شتر و دیار	
درا بنجا خود شان به حضرت رسید	

عزیمت کردن ظفر خان و سیستان فیروز شدن

ظفر خان پس زماش موتان	۴۶۶۹
گرو به شنیدم در آن بوم ویر	۴۶۷۰
یکے سگدختان ترک گردن فراز	۴۶۷۱
دگر سر فرازان پر خاشاک	۴۶۷۲
بزدخمید در جانب سیستان	
نبودند بایشم در آورده سر	
دوم آن بلوچ کهن سسر گراز	
که بودند نامی در آن بوم ویر	

چو لشکر شنیدند کاجار رسید	۲۶۷۳
همین قوم از شهرش کر کشید	۲۶۷۴
بگردند روزی دوسه ساز جنگ	۲۶۷۵
چو دیدند لشکر در آمد به تنگ	۲۶۷۶
سپه راه بر کار پیش آمدند	۲۶۷۷
بدام ملایانے خویش آمدند	۲۶۷۸
شنیدم در آمد قلف خان یل	۲۶۷۹
بنیگند یک دم در ایشان خلل	۲۶۸۰
بیک هوئی افواج شاہ در گرفت	۲۶۸۱
فلک مانند ازاں چیرگی در شگفت	۲۶۸۲
چو بگرفت آن شهر و کشور تمام	۲۶۸۳
بگهر آم ز دخیلے و السلام	۲۶۸۴

لشکر کشیدن انخان نصرت خاں در دسترا و فیروزی یافتن

انخان صفدر بہ فرمان شاه	۲۶۷۹
رداں کرد در سمت سور تھ سیاه	۲۶۸۰
ہماں خان نصرت برو ہم عنان	۲۶۸۱
ہمی رفت لشکر عنینت کنان	۲۶۸۲
چونزدیک آں بوم دبرد رسید	۲۶۸۳
خبر بر سپہدار کشور رسید	۲۶۸۴
ہماں کرن کورائے گجرات بود	۲۶۸۵
شنیدم جو اخبار شک شنود	۲۶۸۶
بے ملک بگرفت و لشکر شکست	۲۶۸۷
بدل گفت کیں لشکر جبرہ دست	۲۶۸۸
من اپد رکم اسباب ناساختہ	۲۶۸۹
یکایک چنین لشکر تے تاختہ	۲۶۹۰
گراید و نک جنگے دہم بے درنگ	۲۶۹۱
و گرد حصائے حصاری شوم	۲۶۹۲
دزاں پس زیران خود را بخواند	۲۶۹۳
معت ترک رکے بس ایم جنگ	۲۶۹۴
وزیران کہ اصحاب انکیختند	۲۶۹۵
اسیر مخالف ہزار می شوم	۲۶۹۶
ہمیں ققتہ بر سمع ایشان براند	۲۶۹۷
دقایق بے زیر سخن بیختند	۲۶۹۸
ہم آخر بگفتند کاسے نامور	۲۶۹۹
گریزے نہ بیسنم الا حذر	۲۷۰۰
تو در خواب و بدخواہ تلخ آختہ	۲۷۰۱
عدو بر سر آمد تو ناساختہ	۲۷۰۲

۴۶۹۱	تو گریں بلجاں سلامت بری	۴۶۹۱	زاقصائے اس بوم دہر بگندی
۴۶۹۲	چو افواج ترکاں پس از ترکاں	۴۶۹۲	بگرد سوسے کشور خویش باز
۴۶۹۳	تو یکسر در آ می دریں بوم دہر	۴۶۹۳	کنی ضبط این ملک بار و گر
۴۶۹۴	مہیا کنی جملہ اسباب جنگ	۴۶۹۴	سپاہی فراہم کنی بے درنگ
۴۶۹۵	دگر بارہ ترک ایدر رسید	۴۶۹۵	ہپائے خود اندر بلادر رسید
۴۶۹۶	دیزیراں چو زیں گوئیے زدن	۴۶۹۶	دریں درطہ گہ دست و پائے زدند
۴۶۹۷	ہماں شب ز آتش فکلی کرن لے	۴۶۹۷	ز بے قوتی شد ہر میت گر لے
۴۶۹۸	ہم اسباب کش بود از لے خام	۴۶۹۸	رہا کر دوزہرہ پین تمام
۴۶۹۹	چہ چیز و چہ پیل و چہ اسپ و چہ مال	۴۶۹۹	بسانا ز نیان صاحب جمال
۴۷۰۰	یکے شہر پر فتنہ دہر فریب	۴۷۰۰	ہمہ دشمن دین و حضر شکیب
۴۷۰۱	سیوم روز شکر بہ پین رسید	۴۷۰۱	یکے شہریوں بارغ شداد دید
۴۷۰۲	ہمہ از متاع گر انسا یہ پڑ	۴۷۰۲	چہ زرد و چہ سیم و چہ لعل و چہ در
۴۷۰۳	بے گنج کا نجا گر انسا یہ بود	۴۷۰۳	بہر خانہ صد درج پیرایہ بود
۴۷۰۴	غنیت گراں چسیت بے تکر	۴۷۰۴	دواں گرد ہر کو دینار و در
۴۷۰۵	ہمہ خانہ سارا ہی کا فتد	۴۷۰۵	بہر گنج بنجے ہی یافتد
۴۷۰۶	شد از زرشیدن سپاہ ستودہ	۴۷۰۶	غنی شد ازاں تا ختن ہر گدود
۴۷۰۷	چناں تا ختن پنج شہر دویار	۴۷۰۷	ندارد کسے یاد در روزگار
۴۷۰۸	بدست آمدہ ہفت پیل آں چوکوہ	۴۷۰۸	ہمہ بامہابت ہمہ باشکوہ
۴۷۰۹	سہ روز اندراں شہر و کشور سپاہ	۴۷۰۹	غنیت نہی کرد بیگاد و گاہ
۴۷۱۰	گدایان لشکر چو قاروں شدند	۴۷۱۰	سمران سپہ نیمہ بیروں زدند

سوکے کشور و شہر خود گشت باز	سیدم روز لشکر پس از ترک تار	۴۶۱۱
طلب کرد روزے سران سپاہ	الفغان صفدر در آستانہ راہ	۴۶۱۲
گرفتہ است اسباب ہندو بے	بگفتا کریں تا ختن ہر کسے	۴۶۱۳
ندادہ کسے حصہ بادشاہ	ز اسباب تر شد تمامی سپاہ	۴۶۱۴
زہر خیل رخت غنیمت گراں	بفرمود آنکہ کہ سر لشکر ان	۴۶۱۵
وزاں حصہ ششم مہیا کنند	بہ پیش سر آیدہ یکجا کنند	۴۶۱۶
بہ شکر منادی کناں صفت بیعت	نقبیاں بہ گشتند در ہر طرف	۴۶۱۷
بیارد بہ دہلیز خاں نا گرفت	کہ اہل سیم ہر چہ کالا گرفت	۴۶۱۸
چو عشاق واصل خوردش رقیب	شنیدند خطے ندائے لقیب	۴۶۱۹
گرفتہ ہو ادا امن ہر دے	شدہ حرص یا بند ہر بد خلعے	۴۶۲۰
گہر بانہاں کرد ہر یک گہر	پس آورد سنش آنکہ بگرفت نذر	۴۶۲۱
زہر خمیہ رختے تروں قی کشید	ایف خاں چو قلبی لشکر بدید	۴۶۲۲
کہ گیرد بروں حصہ بادشاہ	تفحص بھی کرد اندہ سپاہ	۴۶۲۳
کہ بودند غارت گردو بوالفضل	ازاں ماجرا چہاں مرد عجول	۴۶۲۴

بلغاک کردن نو مسلماناں با التغان

دگر تخی دہر ق پر خاش چو	فتیزی محمد شہ و کا بہرہ	۴۶۲۵
بغا رت گری ہچو افتاں شدہ	مغل بودہ نو مسلمان شدہ	۴۶۲۶
دہ باد بج از سر افراختن	گرفتہ بسے گنج ازاں تا ختن	۴۶۲۷
ازیشاں ستانند سر لشکر ان	چو دیدند کاں گنجہائے گراں	۴۶۲۸

بر اسپان چالاک دہانوں نور	شبے بشتند ہر چہار مرد	۴۶۲۹
شدہ مستعد از پے کارزار	بدنباں ہر یک گردنے سوار	۴۶۳۰
در آورده اندر سراپردہ سر	بہ قصد الف خاں بستہ کمر	۴۶۳۱
بدا از خوابکہ رفتہ در سترج	الف خاں شنیدم کہ پیش از صبح	۴۶۳۲
کہ بردے اہل لشکر آورده بود	کیے شستہ پیش سراپردہ بود	۴۶۳۳
کہ بودند در قصد خونریز خاں	سرخس را بریدند آں مدبراں	۴۶۳۴
نہادند بر نیزہ اہل شیطط	ہاں سرکہ ببردہ اش از غلط	۴۶۳۵
بشورید ازین ماجرا خاص و عام	گرفتند فوج افغان تمام	۴۶۳۶
شنید این قنقب را بوقت صبح	شنیدم افغان چو در سترج	۴۶۳۷
سر اندر صف خان نصرت نہاد	سبک از سراپردہ بیرون قتاد	۴۶۳۸
بسے مرکبش داد و برگش نہایت	ہاں خان نصرت مرا و ناوخت	۴۶۳۹
عصفش جملہ یکبارگی شد سوار	بزد کوس دہر بار گے شد سوار	۴۶۴۰
شکوہش بدہانہی شاں کا کرد	سوئے نابکاراں نمودار کرد	۴۶۴۱
سوئے خان نصرت خراہد گفت	افغان شنیدند سالم برفت	۴۶۴۲
کنون شعلہ سرکش را زمیاں	باغفتند چون گشت کیجا و دغاں	۴۶۴۳
بروز چہارم بریشاں شدند	انراں خام کارے پشیاں شدند	۴۶۴۴
برقندہ باکرہی شست رے	ہاں یحیی و برق بر گرن رے	۴۶۴۵
بجھن رختنہ آورده رے	میتزخی محمد شہ و کاہرہ	۴۶۴۶
رسیدند بر شاہ گیتی پناہ	افغان دآں خان نصرت سپاہ	۴۶۴۷

رواں کردن ظفر خاں قاصد را با سرمہ و دامنی
بر شاہ مغل بدعوے و جنبیدن مغل

۴۶۴۸	نظر خاں چو فارغ شد از سیتال	۴۶۴۸	بلک مغل کر دپیکے رواں
۴۶۴۹	فرستاد بدست او معجزے	۴۶۴۹	دگر سرمہ غازہ و جادو سے
۴۶۵۰	حدیثے بنشتمہ چو زور آدراں	۴۶۵۰	بنشتمہ درو کا سے شہ کا رواں
۴۶۵۱	یکے شاہ بنشست در ملک ہند	۴۶۵۱	کہ بگرفت از تیغ تا آب سہند
۴۶۵۲	گرت ہست زوری دریاں مرز بوم	۴۶۵۲	بروں آد شکر از ان ملک فہوم
۴۶۵۳	بیاتا چو مرداں خرویشاں دریم	۴۶۵۳	بمیدان ہجادو چارے خوریم
۴۶۵۴	دگر خود دریں کار کردی درہنگ	۴۶۵۴	نہ گیر دے کسے بیش نامت بنگ
۴۶۵۵	ہاں سرمہ و غازہ در کار کن	۴۶۵۵	بے توبہ از کار پیکار کن
۴۶۵۶	یہ معجز سرخوشین راہ پوش	۴۶۵۶	دگر بارہ در کار ہجا کوشش
۴۶۵۷	چو آن پیک بر خواجہ متلع رسید	۴۶۵۷	ز پیک این حکایت سر اسرینید
۴۶۵۸	ہاں بخط فرمودہ مہرہ زنت	۴۶۵۸	خبر مرا میران لشکر کنند
۴۶۵۹	یہ صحرائشینان اں بوم دہ	۴۶۵۹	رسانید پیکان حضرت خبر
۴۶۶۰	کہ بر عزم پیکار ہندوستان	۴۶۶۰	شود ساختہ ہر یکے پہلوں
۴۶۶۱	سوار مغل جملہ کیجا شوند	۴۶۶۱	ہمہ ساختہ بہر ہیجا شوند
۴۶۶۲	شنیدم کہ در دفتر شوم شاں	۴۶۶۲	رہن شد دولک مرد از بوم شاں
۴۶۶۳	یکے روز فرمود شاہ مغل	۴۶۶۳	کہ جنبہ سر اسر سپاہ مغل
۴۶۶۴	بجنبید شکر جہاں در جہاں	۴۶۶۴	تو گوئی خلل شد سر اسر جہاں
۴۶۶۵	بروں زرد سپاہ مغل بے شمار	۴۶۶۵	زن و مرد دروے براسیاں سوار
۴۶۶۶	نہادہ ہمہ بر کلمہ پڑ بوم	۴۶۶۶	قد مہائے شاں چوں بی بوم شوم
۴۶۶۷	ہمہ زشت گفتار و گندہ دہاں	۴۶۶۷	اسا کیلبا کیجا آؤنتاں
۴۶۶۸	بزشتی ہمہ خیر شاں دادہ روے	۴۶۶۸	چہ روی و چہ بوی و چہ بوی و چہ نوک
۴۶۶۹	اگر صورت چرک کم دیدہ	۴۶۶۹	در آواز اندوہ شنیدہ
۴۶۷۰	زمانے بروے مغل کن نظر	۴۶۷۰	چو اندر سخن آید از دے گذر
۴۶۷۱	ہمہ دین پوشان چرکیں قبا	۴۶۷۱	ہمہ شوم دست و ہمہ سبز پا
۴۶۷۲	بہر جا کہ اقدام شاں در رسید	۴۶۷۲	تقصا خط ہیرانی آسجا کشید

۴۷۷۳	ہمہ پست بینی دے رُخ بلند	ہمہ صورت خشم و نقش گزند
۴۷۷۴	خرد کو رگشتہ ز دیدارِ شاں	شدہ چشم شاں گم بر خارِ شاں
۴۷۷۵	تن شاں ز بارِ شبنم گشتہ لیش	پیر و زوہ اشاں ہر یک ز خون جیش
۴۷۷۶	خصوصاً ز پئے آنگ ہنگامِ خواب	بر آرنڈاز پہلوئے شاں کباب
۴۷۷۷	بہر شب بدارند بیدار شاں	ولیکن بہ بیدار می بید براں
۴۷۷۸	چنین قوم بے راحت و بامشکوہ	سوئے ہندرانندہ گرد ہاگردہ
۴۷۷۹	چو فوجِ مغل برگزشت آبِ ہند	بلرزید ہر جا حصارے بہ ہند
۴۷۸۰	ہمہ شکر کشورِ مولتاں	بہروزِ حصار سی شدہ باسراں
۴۷۸۱	گردھے کہ در سر خداں دیا	بہ پیکار بودند چایک سوار
۴۷۸۲	بروں آمدندے زہر یک حصار	ز دندے برایشاں بہ شہا ہتار
۴۷۸۳	یکے ہوز دندے برا فواجِ شاں	کمر بستہ ہر یک بتا راج شاں
۴۷۸۴	بے اسپ ترکی در آن ترک تاز	گرفتے بہ ہر سوئے ہر سہ فراز
۴۷۸۵	بکشتندی آنرا کہ آمد بہ پیش	گرفتندے آنگہ رہ شہرِ خویش
۴۷۸۶	ازاں تاختن اسپ چنداں رسید	کہ یک شاد باشی تو اں صد خزید
۴۷۸۷	شعیدم ظفرِ خاں بہ کھرام بود	چو تشویش فوجِ ملا عین شہود
۴۷۸۸	بہ بیرون دزد کردہ شکر لکے	مغل را بدعوئے گرفتہ رہے
۴۷۸۹	چونزدیک کھرام کا فر رسید	ظفرِ خاں سپہ ہر رخ شاں کشید
۴۷۹۰	بر آہنگ پیکار بر زود ہل	فرستاد پیکے بہ شاہِ مغل
۴۷۹۱	بگفتا بدارِ پیک گیتی نورد	کہ بہ شاہ کا فر توئے شیر مرد
۴۷۹۲	بدو گمرِ خاں فیروز مسند	ظفرِ خاں شیر افکن و دیو بند
۴۷۹۳	بسویت فرستاد ای سرفراز	چنین گفت اں سرکش پاکباز

۴۶۹۴	من آن شیر دل مرد آزاده ام	۴۶۹۴	که معجز بسویت فرستاده ام
۴۶۹۵	چو آن معجز اندر دولت کردگار	۴۶۹۵	باید رسیدی پے کارزار
۴۶۹۶	نخستین مراد باید بر جواب	۴۶۹۶	وزاں پس بر و بر شمع کامیاب
۴۶۹۷	بکن وعده تاکے بہ کیجا شویم	۴۶۹۷	بمیدان کہ از بہر تیرجا شویم
۴۶۹۸	بیایا چہ داری ز تر زرد زور	۴۶۹۸	بتاز انجہ داری ز میدان و پور
۴۶۹۹	منم بندہ شاہ ہندوستان	۴۶۹۹	ولے کمتر از جملہ بندہ گان
۴۷۰۰	توی بادشاہے دیار مغل	۴۷۰۰	بہ ہند آبدہ با سوار مغل
۴۷۰۱	بیاتادو شکر بہ کیجا گسیم	۴۷۰۱	بمیدان پیکار یعنی ز نسیم
۴۷۰۲	بیکد گیر آنکہ نامسم دست	۴۷۰۲	بکوشتم تا قوت دست ہست
۴۷۰۳	بہ پیشیم تیا رہی کردگار	۴۷۰۳	بسوئے کہ باشد دواں کارزار
۴۷۰۴	وگر خود نیائی بہ پیکار من	۴۷۰۴	ترا خلق گوید بہرہ را بچمن
۴۷۰۵	کے کوڑیک بستہ عطف کرد	۴۷۰۵	نہ زید اباششہ یارش نہرود
۴۷۰۶	چو آن پیک برخواجہ قلی رسید	۴۷۰۶	بدو گفت انجہ از طغر خاں شنید
۴۷۰۷	شہد افسرہ زان قصہ شاہ مغل	۴۷۰۷	بہ چچہ رانہ غصہ شاہ مغل
۴۷۰۸ F. ۱۲۸	بہ تندہی بر آوردہ آنکہ زبان	۴۷۰۸	بگفتش کہ ای پیک ہندوستان
۴۷۰۹	زاید بر وزود برخان غمیش	۴۷۰۹	بدو گوئی کامی دشمن جان خویش
۴۷۱۰	مساد کہ من قصد جانت کنم	۴۷۱۰	بیک ہوتے ناموس تو بشکنم
۴۷۱۱	ولیکن نہ میرم ابا تو جنگ	۴۷۱۱	ازیں رود ریں کار کردم درنگ
۴۷۱۲	شے آن کہ تباشہ مقابل شود	۴۷۱۲	بہ پیکار باہر کسے کم رود
۴۷۱۳	من این بار در ملک ہندوستان	۴۷۱۳	کنم انجہ در باغ باد و خزاں
۴۷۱۴	ہمہ خاک این کشور ناسرا	۴۷۱۴	رسانم برا فلک روز و غا

سرور الفضولان این بوم دبو	۴۸۱۵۴۱۲۸
ترا در سر افتادگر این پوس	۴۸۱۶
زاید سپہ را سبک تر براں	۴۸۱۶
تو امر و ز چیزے کہ گفتی بلا ف	۴۸۱۸
بشوز و د باتشاہ خود ہم نفس	۴۸۱۹
ز پامال اسپاں کنم بے سپر	
کہ با ما بہ پیکار تمازی فرس	
بشومدد شاہ ہند و ستاں	
جوابت دہم جملہ روز مصاف	
من اینک رسیدم بیاد ز بس	

شنیدن سلطان علاؤ الدین خبر رسیدن ملا عین و در کیلی لشکر گاہ کردن

علاؤ الدین آں شاہ اختر رسید	۴۸۲۰
سمران سپہ راز اطراف خواند	۴۸۲۱
سپہ راز زر ریختن چہرہ کرد	۴۸۲۲
بفرمود تا لشکر اسباب جنگ	۴۸۲۳
سر یک دو ہفتہ سیاہ گراں	۴۸۲۴
دگر روز لشکر زد ہشت کیلی براند	۴۸۲۵
بہ نزد یک کیلی میان دو آب	۴۸۲۶
بیک سوئے آب و دگر سوئے خار	۴۸۲۷
گرفتہ کیے قلب گاہے سرہ	۴۸۲۸
نظر کردہ افواج خود را تمام	۴۸۲۹
چو شنید کافواج کافر رسید	
دل شاہ نمی داد و ز نمی فشاند	
خودش آمد و ز در میاں بر نبرد	
مہتا کند یک یک بے درنگ	
مہتا شد از حکم شاہ جہاں	
بزدگوس در سمت کیلی براند	
مقامے گزیدہ شبہ کامیاب	
میاں لشکر خسرو کامگار	
پس از نیمہ شستہ تا میسرہ	
تعیس کردہ ہر صفدے را مقام	

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۸۳۰	بقلب پہ خود شہ کارگار	چو شیریں بہ بیٹہ گرفتہ قرار
۲۸۳۱	خضر خان یل را بہ فرمود شاہ	کہ باشد سوئی دست راست سپاہ
۲۸۳۲	بر دنا مزدگر دو آراے ہند	گر وہے کر از ان ابنائے ہند
۲۸۳۳	سوئے دست چپ خان نصیر لقب	چہ فرسنگ کردہ زمین ادب
۲۸۳۴	افغان پستی آن کینہ خواہ	خردشاں شادہ بہ فرمان شاہ
۲۸۳۵	اگر خاں مقدم شدہ باشکوہ	زیر عیش بلزید ہر جا کہ کوہ
۲۸۳۶	بہ پستی ہر صف کر ازے دلیر	کیں کردہ چوں در رہے مسکین
۲۸۳۷	پس آنکہ علیہا فرمان شاہ	زمین دوز کردہ سران سپاہ
۲۸۳۸	ہمہ کو سہا کردہ زنجیر پیچ	سیکشتہ آنجا سکونت بسیج
۲۸۳۹	بہر فوج دو سبتگان تیل مست	تغیں کردہ آن فخر کوچرہ دست
۲۸۴۰	از ان زندہ پیلان شتر زہ شکار	کہ کس بر نکو بد دریں کارزار
۲۸۴۱	بفرمود پس شاہ دالالتبار	شدہ پیش ہر صف کے کوہسار
۲۸۴۲	کس از سر فرمان بخت بند زجائے	مگر ہم بہ فرمان فرمان ردلے
۲۸۴۳	دگر خود کسے بگنزد زین سخن	سر خود نہ بیند بہ پہلوئے تن
۲۸۴۴	وز ان سویاہ منغل صف بہ صف	بیار آستہ فوجا ہر طرف
۲۸۴۵	ہماں خواجہ قتلغ بقلب اندر وں	پے افشردہ با صد قرار و سکوں
۲۸۴۶	ہماں بجلگ ادر اشدہ میسرہ	اباچند سر شکر ان سرہ
۲۸۴۷	تحریر غنہ کو دادر شاہ بود	سوئے میمنہ ایستادی نمود
۲۸۴۸	بیک پر غرار ایستادہ دوشیر	زہر سو بشوریدہ مرد دلیر
۲۸۴۹	کے قطع کردہ پیشش راہ راہ	کشیدہ بہ تلکے ز تلکے سپاہ
۲۸۵۰	دوم فخر شاہان ہمت پرست	جو شیریں بہ پیچیدہ باہل مست

۲۸۵۱	بکس خواہی لشکر و بوم خویش	عدو را دو فرسنگ آمد بہ پیش
۲۸۵۲	نظر داشتہ آسمان و زمیں	بغرم تماشا در آن دشت گئیں
۲۸۵۳	کہ باز یگر دہر بار دیگر	چہ بازی نماید در آن بوم و بر
۲۸۵۴	چو آن ہر دو موکب ز قلب جناب	شد آراستہ چوں چین در صبح
۲۸۵۵	دراں پس چہار انجی تیز ہوش	ہمہ آنہیں جنگ و پولاد پوش
۲۸۵۶	فرستاد شاہ مغل سوئے شاہ	گفتا کہ اے شاہ دریا سپاہ
۲۸۵۷	عجب لشکر ایدر بسیار استی	عجب ترکہ با ما دغا خواستی
۲۸۵۸	ندار دے یاد اندر جہاں	چنین شاہ و لشکر بہ ہند و ستاں
۲۸۵۹	گماں می برم بے شہ نامور	کز آل کیانی بدیں کرد فر
۲۸۶۰	چنین آید از خسروان دلیر	کہ باشند در ہشتہ خود جو شیر
۲۸۶۱	اگر شمر نہ آید در آن مرغزار	نتابند ہرگز سراز کارزار
۲۸۶۲	کیے حکمہ بر قصد او آؤ گزند	بہ مقدار مقدور نامے برند
۲۸۶۳	کنوں از تو مارا کیے آرزو ست	دل ما زیں باب در جست و جست
۲۸۶۴	کہ چند است دریں ملک جہدہ سلا	کیا نند سوئے یمن دیار
۲۸۶۵	ہماں چہار انجی مارا لکھوے	کہ باشند یک لحظہ در جست و جوئے
۲۸۶۶	بگردند و بینند لشکر تمام	ہمہ سرکش از اہر پسند نام
۲۸۶۷	وزاں پس بریں سوئی گردند باز	ہمیں است عزم شہ سرفراز
۲۸۶۸	چو شاہ و جوان بخت و ستم نبرد	شنیدایں حکایت از اں چہا مرد
۲۸۶۹	بفرمود تا الجبیاں مغل	شمارند از نیزہ و تمانہ دہلی
۲۸۷۰	بگردند اطراف لشکر تمام	سراسر سراز اہر پسند نام
۲۸۷۱	کے کو بدیشاں رساند گزند	بگردد جہاں جملہ بندش ز بند
۲۸۷۲	ستادہ سرائ سپہ از دو	سراسر شہیدہ سراز و برد

نجنبدیدہ از جا بہ فرمانِ شاہ	یکے سرفرازی و چنداں سپاہ	۲۸۶۳
بدیدند چوں میسنہ میسرہ	ہاں الجمان مغفل کیسیرہ	۲۸۶۴
کہ از اں جو ہنگام سستی گرا از	سوئے لشکر خویش گشتند باز	۲۸۶۵
سر اسر بہر دند بر شاہ خویش	در اں تجربہ بہر صیہ آید بہ پیش	۲۸۶۶
در آمد از اں شور و غوغا بہ جوش	و ز اں سو بر آمد زہر سوخ و دوش	۲۸۶۷
دریں سوی شہ باد و کوس دہل	زودہ مہرہ و طاسن و چنگ مغل	۲۸۶۸
کہ بود است پور ظفر خان شیر	یکے حملہ آور دغاں و لیسہ	۲۸۶۹
کہ مقدور پیکار کم ماند شاں	از اں جملہ کیسیر چیاں راند شاں	۲۸۷۰
گذر کرد در چشم او تیرگی	تمر چوں نظر کرد آں چیرگی	۲۸۷۱
گذارد زمین و تباہد اعناں	شنیدم ہی خواست کہ بیم خاں	۲۸۷۲

در ذکر مصاف کیلی گوید

ہی کرد و طوفاں ز باران تیر	بدنباں او خان آفاق گیر	۲۸۸۳
بر آمد کہ شد محبوبانگ دہل	در اں حال ہوئے ز فوج مغل	۲۸۸۴
بفوج ظفر خاں بزد کیسیرہ	ہاں جہلک از جانب میسرہ	۲۸۸۵
ابا چند جنگ آور چہرہ دست	ظفر خاں سپہ در بنا گوش بست	۲۸۸۶
مغل را بجا داشت از زخم تیر	بہ پیچید آں خان را تسلیم گیر	۲۸۸۷
بدل گفت آں خان فیروز و زفر	مغل چوں شہ از چیرگی پیشتر	۲۸۸۸
در آمد بہ پیکار از ہر طرف	کہ فوج مغل چہرہ شہ صفت بہت	۲۸۸۹
ہنوز دم نیامد ز شہر حصہ	نماند اندرین حرب کو فر حصہ	۲۸۹۰
کہ با شہنشاہ گرفتہ شہر یار	کنون نیست مقدور مردان کار	۲۸۹۱
برا نیکیخت یکران گیتی خرام	بگفت اپن بخت کشید از نیام	۲۸۹۲
کہ شد دشمن چہرہ از جنگ سیر	یکے حملہ آور دغاں و لیسہ	۲۸۹۳
عناں را سوئے لشکر خود کشید	چو جہلک چنین چہرہ سستی بدید	۲۸۹۴

۴۸۹۵	بدنبال او خان حملہ کر ا	ہی رفت و یکشت پس ماندہ را
۴۸۹۶	مغل را بہ تخصیص شد میسر	چو بر قلب کافر زوشش کیسر
۴۸۹۷	شنیدم کز ان حملہ ہائے درشت	سپاہِ مغل حملہ نمود پشت
۴۸۹۸	ز بند مغل ہم بہ اقبال خاں	برستہ اسیران ہند و ستاں
۴۸۹۹	دو انید چون چند فرنگ شاں	بہ پیچید در قلب گاہی عیاں
۴۹۰۰	چپے راست خود کردہ آنکھ نگاہ	تنگ دید باریت خود سپاہ
۴۹۰۱	نہا تہی بدل گفت آن خان داد	نباید کند خویش را خصم باد
۴۹۰۲	بگرد ز ہر سوی کے فوج باز	بیار دہ افواج مائے ترک ساز
۴۹۰۳	مباد از تاثیر چشم حسد	فرہ کردہ جنگے گزندے رسد
۴۹۰۴	بگفت اس و بند قبا تیلک کرد	سوئے لشکر خویش آہنگ کرد
۴۹۰۵	نہی آمد آن شاہ خان گردن فراد	فرہ کردہ جنگے ہی گشت باز
۴۹۰۶	یکے فوجے از کافران کہن	کشیں گج کردہ بدور کے غار بن
۴۹۰۷	کہ چون لشکر مندواں بشکنیم	علیہائے شاں را بہ خاک افکنیم
۴۹۰۸	گر نراں سوئی شہر خود شہر نہند	سراسیمہ چون سر باید رہند
۴۹۰۹	بر آریم ما زیں کہیں گاہ سر	بگیریم و بندیم شاں بے خطر
۴۹۱۰	شنیدم سوادِ مغل دہ ہزار	سرشاں شدہ ترغی خاکسار

نوٹ کی شرح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

کھیں کردہ اندر رہے تخت گاہ	۴۹۱۱
چو بشتکست فوج مغل صف پہن	۴۹۱۲
گروہ ہے کہ اندر کھیں بودہ اند	۴۹۱۳
شنیدند چوں حال فوج خویش	۴۹۱۴
نہادند سر سوار دشت	۴۹۱۵
دراں دشت خونخوار افتادہ بود	۴۹۱۶
ہماں کا فران غریب غرور	۴۹۱۷
پس آنکہ یکے فوج ازاں تیرہ گرو	۴۹۱۸
خراستہ پیشش یکے فوج پیل	۴۹۱۹
شنیدم کہ برخاں پس ز کارزار	۴۹۲۰
گر نیندگان را گرفتند راہ	
گر نیناں نہادند سر بہ طرف	
کمر بستہ بر ساز گیں بودہ اند	
رمیدند از بیم تاراج خویش	
ظفر خاں شنیدم کہ چوں باز گشت	
کہ بہر غور مادر کش زادہ بود	
بدیدند گردے بر آمد ز دور	
پدید آمدہ مستعد نبرد	
زمین را سرے کو فتنہ تادو میل	
نہد ماندہ کس جز سوارے ہزار	

شہادت یافتن ظفر خاں علیہ الرحمۃ والغفران^۱

ظفر خاں چو فوج ملا عین بدید	۴۹۲۱ (۱۵۱)
طلب کرد مردان چالاک را	۴۹۲۲
چو عثمان آخر بک سر فراز	۴۹۲۳
علی شاہ را نا کہ پر پشت پیل	۴۹۲۴
دگر سر فرازان چائیک سوار	۴۹۲۵
بدیشاں بگفت ای سران سپاہ	۴۹۲۶
ازیں فوج کا فر اگر بگذریم	۴۹۲۷
وراید و نکت پیچیم در کارزار	۴۹۲۸
عجب کار مارا بہ پیش آمدہ است	۴۹۲۹
بگفت آبدار و عثمان بر کشید	
دے داد کردان بے باک را	
چو عثمان یغان سا بخورده کراز	
بر اندے ز خون مغل رود نیل	
کہ بودند باخان شہزادہ شکار	
چہ تدبیر باید دریں حرب گاہ	
چہ رو پیش صفدار عالم بریم	
کجا یک ہزار دو کجا دہ ہزار	
دو گرگ ز پس پیش میش آمدہ است	

کنیم انچہ گویند مردان کار	در عطف خیرے نہ در کار زار	۲۹۳۰
بگفتند کاسے خان فرخندہ فن	گردے ز اصحاب آں انجن	۲۹۳۱
زماہی رسید این خبر تا بہ ماہ	شکستی سر اسر مغل را سپاہ	۲۹۳۲
کہ شد را بہت دود خیم است چار	کنون عطف شایاں تراز کار زار	۲۹۳۳
خروشید و جوشید چوں اسر من	چو زان قوم بشنید خال میں سخن	۲۹۳۴
ندائید فرقی ز سر تا بیاسے	بگفتا کہ اسے قوم آشفته راے	۲۹۳۵
بباید نمودن یکے دست برد	ہمہ حال چوں جاں بباید سپرد	۲۹۳۶
کنم ختم در ملک ہندوستان	من امر و زاید چو نام آوراں	۲۹۳۷
بماند بکشہنا مہسا یادگار	دہم جنگے ایدر کہ در روزگار	۲۹۳۸
وفائے نماید بہنگام جنگ	کر ازے کہ با مادرین دقت تنگ	۲۹۳۹
بود نقش نامش بہ مہر و وفار	ہو بہت ہمراہ اہل غزا	۲۹۴۰
نہ بستہ است شانرا کسے سبت و پا	گردے کہ دارند بر عطف رائے	۲۹۴۱
سلامت ہمیں دم بگردند باز	سپہ تا نگرد است بر جنگ سیار	۲۹۴۲
شنیدند گفتند در یک زباں	سران چونکہ اس قصہ از لفظ خاں	۲۹۴۳
بہ پیشت سر خود بجاگ افکنیم	کہ تا جاں بود جاں سپاری کنیم	۲۹۴۴
اگر خاں فرستد راتش رویم	بفرمان خاں جملہ راضی شویم	۲۹۴۵
بستند عہد ہی دران غول گاہ	چو خاں دید با و سران سپاہ	۲۹۴۶
نشانہ زمین و فوہر یکسر کنند	بفرمود تا طیل جنگی زنند	۲۹۴۷
بقلب سپہ خود چو مردان ستاد	ہماں مرد شیر افکن خان داد	۲۹۴۸
یکے در میں شد یکے در یار	دو عثمان کو بدہر یکے اختیار	۲۹۴۹
مقدم شدہ اندراں قال و قیل	علی شاہ رانہ ابا فوج پیل	۲۹۵۰
ابا سر فرازان ثابت رکاب	وزراں سوئے ترخی در آفتاب	۲۹۵۱
یکے دائرہ گرد شاں بر کشید	سواران ہندی چونک بدید	۲۹۵۲
بگردش مغل ہجو پر چین خار	سپاہ و خضر خاں چو یک نالہ زار	۲۹۵۳
چو پیرامن گردے زور غسل	چو خاں دید ہر حیار جانب مغل	۲۹۵۴

ہمی رنجیت از دشمنان جو خوش	بر انگیت آنکہ طغریاں ہوں	۲۹۵۵
کیے رخنہ انداخت و قلب شاں	ز باران تیراں سر سرکش	۲۹۵۶
سوئی سپہ شاں سب بازگشت	چو زراں قلب آماج دار و گذشت	۲۹۵۷
و د فوج مغل را فکندہ خلل	ازاں رفتن و آمدن خان یل	۲۹۵۸
دگر بارہ در فوج ایشان قتاد	و زراں پس کیے لحظہ فرصت نداد	۲۹۵۹
فلک ماندہ زراں چیرگی بر شکفت	مغل را نصف میمنہ برگزشت	۲۹۶۰
بر آوردہ ہر دم زمستی خردش	ہماں زندہ پیلان پولا دپکش	۲۹۶۱
سیاہ مغل شد بے بے پیر	ز ہر حملہ کا در و اں شیر ز	۲۹۶۲
ہمی گشت فوجی خست و بیست شاں	بہر سو کہ برگزشت شاں	۲۹۶۳
ز شمشیر خان ملا عین شکار	مغل گشتہ شد نیے از دہ ہزار	۲۹۶۴
دگر جملہ بر حملہ سر نہاد	سوار دوست ماندہ بر خان راد	۲۹۶۵
زبان ملامت بہ یاراں گیشید	چو ترخی چناں چیرہ دستی بدید	۲۹۶۶
بہ تندہی حدیثی کہ کس کم نسبت	سیراں سیاہ مغل را بگفت	۲۹۶۷
بجز در غنیمت ندادید راسے	ہمی گفت کای زمرہ ہست پاک	۲۹۶۸
ہمہ عاجز آیت ہنگام کار	نیاید ز غار تلکراں کارزار	۲۹۶۹
قتادہ میان سپاہی گراں	سوار سے صد از ملک ہندوں	۲۹۷۰
ز افواج آیتشہ بر آورد دگر	بہر سو کہ رخ کرد تاراج کرد	۲۹۷۱
ندیدہ ز افواج ماجز کہ پشت	بسے را گرفت و بسے را بگشت	۲۹۷۲
مگر گشتہ گردید ایدر منہام	بریں نوع اچھست پایان خام	۲۹۷۳
شنیدند گشتہ حملہ گرا	چو شکر ز ترخی بسے ناسزا	۲۹۷۴

۴۹۷۵	تمامی بیکبار گی ہو زدند	بے مہر و طاس ہر سوز دند
۴۹۷۶	زہر سوئے خود را بگردن دیاد	ہمہ خاکساراں شستہ بباد
۴۹۷۷	یکے حلقہ کردند بر گرد خاں	چو برگ در مٹے فوج سیارگان
۴۹۷۸	وزاں پس زہر سو بر آتشو فشتند	بیکبار کی جملہ بر کو فشتند
۴۹۷۹	در آمد سوار مغل ہر طر	صف ہند شد چوں بہید اں ہ
۴۹۸۰	زمینے سپر ہاشیدہ برد	ہر اسے بخوردند ازاں ہائے ہو
۴۹۸۱	بہ ترکش یکے تیر تاداشتند	مغل را چو بازیچہ پنداشتند
۴۹۸۲	دو سہ بار فوج مغل را بہ تیر	ہر دند لیستہ در اں دار و گیر
۴۹۸۳	ہم آخر چو تیرے بہ ترکش نہاند	گر تیرے بہ شیران سرکش نہاند
۴۹۸۴	گردن زد مرید گراں کسار	دو آئے بگردند بر روزگار
۴۹۸۵	با گفتہ تکبیر و بر کو فشتند	مغل را بہ بشیر سر کو فشتند
۴۹۸۶	ظفر خاں ہماں سرکش نامدار	بے تیغہ از د در اں کارزار
۴۹۸۷	ہم آخر یکے تیر جو بخش شنگان	کہ بہ جنت از شست تقدیر صاف
۴۹۸۸	ہماں تیر در سینہ گر خاں رسید	ز رہ د وخت سر سوئی دیگر کشید
۴۹۸۹	چو شد دست زخم آں سرافراز مرد	بہ غلطید از رخس گیتی نور د
۴۹۹۰	بنفتاد بر خاک ازاں باد پایے	بر آمدن گیتی یکے ہائے ہائے
۴۹۹۱	زمرگش زمین خاک بر سر فلکند	فلک قرطہ نیل در سر فلکند
۴۹۹۲	چو در فوج ہندوستان سر نہاند	زہر سو مغل سوئی شاں رخس راند
۴۹۹۳	دو صد شست بر ہر نہایت کشاد	دو صد تیغ بر ہر شہر بر می قتاد

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

نیاید برون زنده زان کارزار	شنیدم کیے زان فراوان سوار	۴۹۹۴۱۵۳
بمقتاد سی پسیل حمله گرا	از فیالان صف دران جنگ جا	۴۹۹۵
طلب کرد سر با نوحی اهل سیاه	شنیدم مغل چون دران ترک گاه	۴۹۹۶
بریدند سر سینه بشکافتند	تن خان صفدار در یافتند	۴۹۹۷
برو بود موسی بر آورده سر	کشیدند از سینه خان جلر	۴۹۹۸
کشید ز خرطوم تادم دواں	دوسه پسیل را ترغی بد سرگال	۴۹۹۹
بتحفه بیر دآں سگ فتنه کیش	همیں دهاں بر دو بر شاه خویش	۵۰۰۰
که رستم سفر کرد ازین مفتخوآن	چو شنید صفدار بند و ستاں	۵۰۰۱
دگر روزی هنگام بانگ خروس	زمرکش بسے کرد خسر و فوس	۵۰۰۲
چو سیارہ برگرد ماه آمدند	سراں سپه پیش شاه آمدند	۵۰۰۳
که لے شاه سیموں فن کاراں	بگفتند بعد از دعا یک زباں	۵۰۰۴
ضمیرت بهر باب مشکل کشای	تراد و حق ملک و تدبیر رائے	۵۰۰۵
سیاه تر از سر بسر دل قتاد	زمرگ ظفر خان رستم تراد	۵۰۰۶
بر آهنگ پیکار دمساز گشت	سیاه مغل چهره شد باز گشت	۵۰۰۷
زاید رود در پناه و حصار	به بیند اگر مصیبت شہر یار	۵۰۰۸
که لشکر قوی دل بود در پناه	و بد بعد ازین جنگ در تنگ گاه	۵۰۰۹
بگفتا کہ اسے خام سرش کرداں	چو این قصه شنید شاه از سراں	۵۰۱۰
زینت گرفتہ گذارند باز	شہاں را شاید کہ در ترک و تار	۵۰۱۱
ز فرمان ما گشت و محبت نمود	اگر دی گروہے کہ خود بلے بود	۵۰۱۲
ازین نقه بگذر مضی ما مضی	یک غیر سانید شاں را قضا	۵۰۱۳
دگر بانگ کوس و خودش دہل	کنون باو آینجا و فوج مغل	۵۰۱۴
مرا یاری اندر و غم کم دہد	سیاہم اگر سر بستستی نہد	۵۰۱۵

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

مراسمتے دیاں تو دور خر بگاہ	بیک تن منم صد منراں سپاہ	۵۰۱۶
ازینچانہ جنبم بجز پیشتر	گر آرد بن زور ہر سو خطہ	۵۰۱۷
شناخو اندیس گفت ای کامیاب	ہماں لحظہ یکے بیاید شتاب	۵۰۱۸
ہمی آید نیک ز اطراف دشت	سپاہ مغل تیر بسر باز گشت	۵۰۱۹
چہ از جانب چپ چہ از سوی راست	در اثنا دایں قصہ گرفت نجاست	۵۰۲۰
صف ہند شد ساختہ بر بزد	چو صف ملا عین خود ابر گرد	۵۰۲۱
بگردند بار دیگر شد درست	جہاں تعبہ کال بروز نخست	۵۰۲۲
ستادند گردنکشاں رو برے	شد افواج آراستہ ہر دوی	۵۰۲۳
فرستاد اگر خان کشور خدیو	شہ ہند مائے ظفر خان نیو	۵۰۲۴
د فوجش افراداں مغل کم شدہ	دراں سوئی ترخی مقدم شدہ	۵۰۲۵
چو شش آمدہ خون ہر شیر مرد	دو لشکر ستادہ بدشت نبرد	۵۰۲۶
بسوئے حریفان نہادہ نظر	زہر سوئے مردان پر خاشاک گرد	۵۰۲۷
کہ کے در رسد ساعت کارزار	ہمہ سرکشاں ماندہ در انتظار	۵۰۲۸
نظر بر رخ یکد گردا شستہ	سوئی یکد گر چشم بگماشتہ	۵۰۲۹
ستادند تا شام ہر دوسپاہ	دراں روز از اول صبح گاہ	۵۰۳۰
گرے دوازدہ کیلی گذشت	چو شب شد سپاہ مغل باز گشت	۵۰۳۱
فرور سخت زرشاہ سپارگاں	دگر روز کرد امن آسماں	۵۰۳۲ Fl ۵۴
شہ ہند ہم کرد شکر سوار	سپاہ مغل باز شد آشکار	۵۰۳۳

نہت کی تشریح کیلئے مضمیمہ ملاحظہ ہو۔

کسے کم در آدینخت از مرد سوئے	ستادند بار دیگر درودی	۵۰۳۴
گرفتند در پیش رتبه دراز	چو شب شد مایعین بگشتند باز	۵۰۳۵
شب شب بر فتنه ده میل پیش	بگرداند آهنگ اقلیم خویش	۵۰۳۶
که باد خزاں رفت ازین بوستان	چو شنید صفدر سهند و شان	۵۰۳۷
سگاستد هنگام پیکار کین	بدل گفت کال قوم ناپاک دین	۵۰۳۸
بدنبال سگ خاصه وقت فرار	ز رفتند شیران شرزه شکار	۵۰۳۹
نه بیند فرد سندر خسار شان	دگر آنکه شوم است دیدار شان	۵۰۴۰
که هرگز ز رخ شان نه بینم دگر	فتوحه نه بینم ازین پیشتر	۵۰۴۱
سوی شهر خود شد غریبیت گزاف	دزاں پس سے گفت شکر خدای	۵۰۴۲
ز عشرت شگفته دل هر کسے	به شهر آمد و کرد عشقادی سے	۵۰۴۳
کسے مرد گانرا نمی کرد یاد	همه شهر زان خرمی گشت شاد	۵۰۴۴
بود هر کس از عیب خود شادان	چنین ست آئین اهل زماں	۵۰۴۵
چنان کس نگرید که از درد خویش	اگر صد برادر به میرد به پیش	۵۰۴۶
دل خسته را خرمی کم بود	اگر خود جہاں جملہ خرم بود	۵۰۴۷
براں گونه گر یک شبہ در دسر	دلے کم بسوزد ز مرگ پدر	۵۰۴۸
نیارد کسش یاد تا نفع صورت	عزیزے که از دیدہ افتاد دور	۵۰۴۹
سخن اندر آب قصه افتد سے	مگر آنکه گوید حکایت کسے	۵۰۵۰
طفیل حکایت نفیرے زنند	دران قصه ناگاہ یادش کنند	۵۰۵۱
سر قصه را باز یاد آورند	ہماں محضہ از یاد او بگذرند	۵۰۵۲

۵۰۵۳	دریں قصہ عالم تمامے درست	ولے مذہب عاشقان دیگر است
۵۰۵۴	حکایت نگویند بے نام دوست	زباں کم گشایند بے کام دوست
۵۰۵۵	چنان سست باشند صبح و شام	کہ فارق نباشند در صبح و شام
۵۰۵۶	وگر بکیم آییند ناگہ بخوش	بگویند ہر لحظہ با صد خوش
۵۰۵۷	بیاسا قیاققل ماکن خراب	یہے جرعه در جام کن زان شراب
۵۰۵۸	کہ بروی بود دست مے گر حرام	ازاں جرعه جانہا بیرزد مدام

عزیمت کردن النخاں در تھبوروں فیروزی یافتن او

۵۰۵۹	ز تشویش کافر شہ روزگار	چو شد فارغ از فضل پروردگار
۵۰۶۰	بگفتا کہ ہر کس با قطن غولیش	برانداز باخیل و اتباع غولیش
۵۰۶۱	النخاں بہ تھکین پوش کر کشید	کہ شہر نوش گشت نامش جدید
۵۰۶۲	ہمی تاخت اطراف آں مزدوم	ہمی داد مر ماکیاں جائے بوم
۵۰۶۳	چو بشنید کاں ہر دو غدار مرد	کہ با او بہ گجرات غدرے بکرد
۵۰۶۴	بہ پیوست ہر دو برائے ہمیر	ہمی باشند آنجا سبکوت پذیر
۵۰۶۵	النخاں دریں در کا بہت بہت	کہ زد و آید اں ہر دو دشمن بہت
۵۰۶۶	فرستاد پیگے بہ رائے ہمیر	بہستش یکے قصہ دلپذیر

نامہ فرستادن النخاں بر رائے ہمیر و مشورت
کردن ہمیر با وزیران غولیش

۵۰۶۶۱۵۵	نہشتہ پس از نام پروردگار	کیے خط براں ہندوئے نامدار
۵۰۶۸	کہ لے سدرایان ہندوستان	تو مارا کیے ہستی از دوستان
۵۰۶۹	چرا باشد از دوستی بگذری	چرا دشمن دوست را پروری
۵۰۶۰	نشیدم کہ آں بہر دو بدخواہ من	کہ چاہے بکنند در راہ من
۵۰۶۱	قیمت می محمد شہ و کا بہر د	کہ ہستند خدای بلغاک جو
۵۰۶۲	خزیدند بر لے کشور فروز	مقیم اند در خدمت او ہنوز
۵۰۶۳	ز نام گرفتند نشو و نما	ہم آفرینہ کردند با من و نسا
۵۰۶۴	ترکے لچنیں قوم یاری کنند	کہ ہوارہ ز بہار خوار می کنند
۵۰۶۵	بکش دشمن نا اگر دوستی	کہ شد مہر و کین ضد ہم بستی
۵۰۶۶	و گر خود ریں کار کردی درنگ	بباید شوی ساختہ ہر جنگ
۵۰۶۷	چو ایں قصہ خوانند پیش ہمیر	طلب کرد ہر جا کہ دانا مشیر
۵۰۶۸	نہیں راز بر لے شان آشکار	بکرد و طلب کرد تدبیر کار
۵۰۶۹	شیران اولیہ مدح و دعائے	بگفتند کاسے راجی فرخندہ لے
۵۰۷۰	تو دانی کہ با ترک کینہ زیانست	کہ امروز گیتی بہر زان شانست
۵۰۷۱	گرت ہست مطلوب از خانہاں	بترکان محالفت مستوتاواں
۵۰۷۲	بدہ آں دوم در دستم کارہ را	کہ کردند با اہل نعمت جفا
۵۰۷۳	جز ایں لے ایو لے فرخندہ لے	بود فتنہ انگیز و آفت نماہے
۵۰۷۴	ہمیرا ایں حکایت چو در گوش کرد	بگفتا کہ نیستند دایں لے مرد
۵۰۷۵	گروہ کہ در سایہ نون نشست	نیاید بر انشاں فلک نیز دست

نوٹ کی نشر یہ کیلئے تحریرہ ملاحظہ ہو۔

۵۰۸۶	اگر ہر کجا ترک پیدا شود	بقصد دم دریں حصن یکجا شود
۵۰۸۷	یقین تا بجنبید رنگے در تنم	پناہندگانرا معونیت لستم
۵۰۸۸	وگر خود دل خود بہستی ختم	پناہندہ را دست دشمن دہم
۵۰۸۹	برستی بزم نام ازین روزگار	کہ خواند مرا بعد ازین ہر دیار

جواب نامہ بنشستن رائے ہمیر بر انخاں

۵۰۹۰	وزاں پس بگفتا کہ ہندی دہر	یکے نقش دیبا ز ند بر حریر
۵۰۹۱	نویس پس از نام نردان پاک	حدیثے بران سرور خشتناک
۵۰۹۲	کہ خانامرا نیست گئیں باکے	گرم مال فزوں ست دلشکرے
۵۰۹۳	ولیکن دوسہ ترک از ہم جاں	پناہندہ آمد بدار الا ماں
۵۰۹۴	چہ گوید دریں باب خان کریم	تواں دادشاں را بہ دست عزیزم
۵۰۹۵	چینیستی از خط ہمت بردست	گذر زیں حکایت کہ ناخوش فزوست
۵۰۹۶	دگر خود خصومت کنی زیں جواب	بہندی کشی لشکر ایدر شتاب
۵۰۹۷	مرا ہم سپاہ دست بردول ز شمار	دگر بر تراز چرخ دارم حصار
۵۰۹۸	بیاز دواگر لے داری بہ جنگ	نشاید دریں باب کردن درنگ
۵۰۹۹	چو پیشل انخاں دبیران ہند	بخوانند آں نامہ نا پسند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ذکر محضر کردن النخاس رتھنبور را

بفرمود خاں تا بتیره زنند	۵۱۰۰
یکایک بروں آمد از شهر نو	۵۱۰۱
برایند در جانب رتھنبور	۵۱۰۲
شش تا بان ہی را انداں سر فزاد	۵۱۰۳ ۵۱۰۴ ۵۱۰۵
چو لشکر درآمد به نزد حصار	۵۱۰۶
یکے کوہ دیدند عالی نشان	۵۱۰۷
پرندہ چو بالائے او بگذرد	۵۱۰۸
چو مرغے با وحش دمی برزند	۵۱۰۹
سپہ ماند در زیر آں خارہ سنگ	۵۱۱۰
چو بگذشت ازین ماجرا چند گاہ	۵۱۱۱
بشدہ داد آگاہی از حال خویش	۵۱۱۲
و گر باز گردم ز نزد حصار	۵۱۱۳
دگر مانم ایدر دگر یک دو ماہ	۵۱۱۴
بباید بچفتل شبے خون زنند	
نہ بنیم گریزے دریں کاروبار	
سیران سپہ سازشگر کنند	
بہ فرمود بار طہر پیش برود	
رسانید گردان فرمائی تا بہ نور	
چو در بیشہ ششیر کہنہ گردان	
بزدخمیہ درد امن کو ہزار	
کہ تیغش شدہ ہمہ سراسر	
رواں نسیر طایر و در لبش گرد	
برو چنگ نسیرین یکسر زند	
نہ در راہ آدیزنی روی جنگ	
نوندے دو انید خاں سوئی شاہ	
کہ گرگ از پس و جام آمد بہ پیش	
بدر گاہ خسرو شوم شتر مسار	
ہمی جمع گردوز ہند و سیاہ	
چنین لشکر چیرہ را بشکنند	
لگرا نچہ فرماں دہد شہر یار	

عزیمت سلطان علاؤ الدین بہ قصد

رتھنبور و فیروزی یافتن

۵۱۱۵	الانغ النعناں چو پوشہ رسید	شہ احوال از دی سر اسر شنید
۵۱۱۶	بلغتاکہ طبل عزیمت زنند	یکے بار گاسے بتلیپت زنند
۵۱۱۷	شنیدم خود آں شاہ روشن ضمیر	بزد و خیمہ بیرون بقصد ہمیر
۵۱۱۸	تزلزلت دگر روز شک برآند	جہاں در رکابش سر اسر برآند
۵۱۱۹	ہمی رفت تا سبز بچاں کشید	النعناں بیا بوسی شہ در رسید
۵۱۲۰	یکے مرحلہ کردیا بوس شاہ	خبر داد شہ راز حال سپاہ
۵۱۲۱	ہاں خان نصرت یل چہرہ مرد	رواں شد ز عالم بروی خبر د
۵۱۲۲	اگر ہمدراں وقت در روز جنگ	نما دند چندے سراں بی درنگ
۵۱۲۳	دگر روز خسرو بصد دار و گیر	سپہ راند بقصد حصن ہمیر
۵۱۲۴	سپہ خیمہ زد گرد گرد و حصار	ہمی کرد ہر روز و شب کار زار
۵۱۲۵	نہا دند سر سوئے غضیاں بے	آنکے تعین گشتہ بر سر کسے
۵۱۲۶	بیستہ بہر سوئے گرج بلند	رسانیدہ ہر کنگرے را گزند
۵۱۲۷	ہاں راسے ہمند و ہمیر دلیر	بہ چمیدہ در بیشہ خود چو شیر
۵۱۲۸	چراں حیلہ کر ترک شد آشکار	بتدیر نفسش بے ہوشیار
۵۱۲۹	اگر دست برخند قے داشتند	بہ چوب و نجاشا کش اپنا شنید
۵۱۳۰	ہمی ہندواں آتش افروختند	جہاں شب بہ لفظش ہی سوختند
۵۱۳۱	ز غضیاں اگر رفت سنگ دروں	گراں تر ازاں سنگے آید بروں
۵۱۳۲	شنیدم سرافراز عالم فرزوں	فرستاد بروی فریب و فنوں
۵۱۳۳	کہ نوئے سراند را طاعت نہند	بہ شہ جزئیہ باغ نیاں دہند
۵۱۳۴	بیک لحظہ آں ہندوی سخت سر	بفرمان خسرو بہر بستہ کمر

نوٹ کی تشریح کیلئے قلمیہ ملاحظہ ہو۔

نہیفتا و نقصانے اندر حصار	۵۱۳۵
رہے یا نت بر فتح حصن بلند	۵۱۳۶
کہ عاجز شدہ رائے از دفع آں	۵۱۳۷
زدلق کہن جامہ و حرم خام	۵۱۳۸
بیک خند تے روز و شب فلکند	۵۱۳۹
ہمی جنگ کردند بیگاہ و گاہ	۵۱۴۰
بہر جانبے جوئی خون می گذشت	۵۱۴۱
بہ بستند رہہ بندواں از شرار	۵۱۴۲
تکامی بہ یکجائیے کردند و پس	۵۱۴۳
دوسہ ہفتہ زان حیلہ بے غم شدند	۵۱۴۴
بحصن اندروں جو مشقت نماند	۵۱۴۵
سپہ چہرہ شد جان بند و فتاد	۵۱۴۶
بر آمد ز ہر کنگرہ و ز نقیہ	۵۱۴۷
ہمہ محرمان حرم را بسوخت	۵۱۴۸
ہمہ خانماں کردہ بر خود سپند	۵۱۴۹
بداں تاسریش چوں بر دہل	۵۱۵۰
نیاید کسے بر سرش دست رس	۵۱۵۱
وداعے سہی کرد ہر مرد را	۵۱۵۲
نبالید دیوار و در نہ از زار	۵۱۵۳
بہ یک سال کال دران روزگارا	
وزان پس سرفراز فیروز مند	
یکے حیلہ انگینت شاہ جہاں	
بفرمود تا اہل لشکر تمام	
خریطہ بدوزند و رگل کنند	
چو پرگشت خندق یلان سپاہ	
نبے سردارن حصن پامال گشت	
چو رہ شد کہ لشکر و در حصار	
بہر جا کہ بود است خاشاک و خس	
دران رہہ فلکندند آتش زدند	
ہم آخر چو جائے مرست نہاند	
معاش و غلظت مرنقصان نہاد	
یکے جو بہرے کرد رائے ہمیر	
یکے آتشی در حرم بر فروخت	
نقایس تکامی در آتش فلکند	
پس آنکہ سر خویش را کرد گل	
نگر و دستش دست آویز کس	
طلب کرد اصحاب نادر و را	
غریبے بر آمد و درون حصار	

بیکبارگی از جہاں رخت بست	پیش آنکہ بیکبار گے بر شست	۵۱۵۴
کمر بستہ در پیش آں ناچو	قیمت ہی محمد شہ و کا سجدو	۵۱۵۵
ز لشکر برآمد ز ہر سو نفیر	بروں آمد از حصن بجائے ہمیر	۵۱۵۶
ہمہ تاج و درخ و خنجر کشاں	دویدند از ہر طرف سر کشاں	۵۱۵۷
بسے خون شاہراہی رنجستند	یگانہ بگاہ ہند در آویختند	۵۱۵۸
پئے مرگ خود را بسیار اسستند	گر وہے ز جان و جہاں غاستند	۵۱۵۹
بسائے فزوں غور دہ خون جگر	گر وہے دگر بستہ در کیں کمر	۵۱۶۰
بسے خون کید گیرا بجختند	بسے خون در آں جگر بگہ رنجستند	۵۱۶۱
بدنداں ہی پوست بد خواہ کند	یکے را جد گشتہ بندہ یزید	۵۱۶۲
یکے را زندہ بے پای تیغے رواں	یکے در پئے خصم پیرو داں	۵۱۶۳
ز آشفتگی کردہ در جنگ رستے	یکے گشتہ در نزاع تھلے گرے	۵۱۶۴
ز دہ برعد و تاو کے مویشگان	یکے غور دہ شمشیر پہلو شکان	۵۱۶۵
خصوصیت کناں ہی سپردند جاں	نبردند کم تادمے بود شاں	۵۱۶۶
ز خیلش کسے زندہ نامد اسیر	ہم آخر بیفتاد رائے ہمیر	۵۱۶۷
وزراں پس براندند زانجا سپاہ	ہمہ جاں سپردند در جہاں گاہ	۵۱۶۸
علیہائے اسلام بالا گرفت	گرفتند آں قلعہ را اگر گرفت	۵۱۶۹
دل ہندواں در غم جاں قتاد	چو آں حصن بر دست ترکاں قتاد	۵۱۷۰
دژم گشتہ کشور کشایان ہند	نہا تم نشستند رایان ہند	۵۱۷۱
چو مفتوح شد آں حصار بلند	شدیم شہنشاہ فیروز مند	۵۱۷۲
کہ پائش ہوا خواہ آں شہر بود	سوئی شہر دمی عزیمت نمود	۵۱۷۳

دگر بلغاک حاجی مولادر غنیمت سلطان

علاؤالدین دردہ کے

کند فتح آں بارہ استوار	شنیدم کراں پیش کال شہر یار	۵۱۷۴
در کینہہ یوشاہ بکشاد بود	بہ دہلی یکے فتنہ زراد بود	۵۱۷۵
بہ دہلی یکے حرکت آورد خام	جہاں چہرہ مولائے حاجی بنام	۵۱۷۶ F. ۱۵۸
یکے روز از انخاب عزیمت نمود	مگر شمنہ کو بہ رتو گک تود	۵۱۷۷
گروہے ز آشفنگان جمع کرد	در آمد بہ شہر آں ستمکارہ مرد	۵۱۷۸
بریدہ سر تر تہمی کو تو ال	بصد غدر و غفلت بوقت زوال	۵۱۷۹
بر آوردہ شور بہ شہر آشکار	ہمہ کو تو الے برد گشتہ یار	۵۱۸۰
بر دیار شد چند کم مایہ مرد	سیوم حصہ شہر را ضبط کرد	۵۱۸۱
بگردند موجود فوج سپاہ	شنیدم گروہے ہوا خواہ شاہ	۵۱۸۲
شکستند آں مرد بے مایہ را	بگشتند با او خصوصت گرا	۵۱۸۳
ہمی رفت خون دل از دیدہ رحمت	شکستہ چو از پیش لشکر گریخت	۵۱۸۴
چہاں رفت کش باز کم یافتند	گروہے کہ دنبال تہشتا فتنہ	۵۱۸۵
بہ گفتند حالش بدر گاہ شاہ	ازاں پیش کو بشکند از سپاہ	۵۱۸۶
ابا لشکر شد بہ قصدش رداں	الغیاں بہ فرمان شاہ جہاں	۵۱۸۷
شکست و فرارش زہر کس شنید	خروشاں چو نزدیک دہلی رسید	۵۱۸۸
دل آورد از داؤن دل بحب	بہ شہر آمد و خلق شوریدہ را	۵۱۸۹
ہمہ شہر شوریدہ آرام یافت	ہمہ خلق سوئی الغیاں شتافت	۵۱۹۰
سوئی حضرت شاہ مرکب جہانند	وزاں پس لغیاں زد دہلی براند	۵۱۹۱
الغیاں بہ حکم شہر کامگار	پس آنکہ چو کردند فتح حصار	۵۱۹۲
شہنشاہ سوئے شہر مرکب جہانند	وراں کشور لغز نو گیر ماند	۵۱۹۳

زبلغاک حاجی دشن می کفید	شنیدم چو شہ سر بہ حضرت کشید	۵۱۹۴
بزد خیمہ ہم بہ بیرون شہر	چو بودش درویش پر از ختم و تہر	۵۱۹۵
وزاں جادو گر روز شد عزم ساز	ہمی بود روز کے دہ با گداز	۵۱۹۶
ہمی کرد در حد اندری شکار	شنیدم کہ ما ہے یکے شہر یار	۵۱۹۷
ازاں روحو آں خسرو کو کامراں	دش بود پر غصہ بر شہر یار	۵۱۹۸
چو بے صید شد سر بسر صید گاہ	ہمی رانداں غصہ در صید گاہ	۵۱۹۹
رہ عرض براہل شکر کشاد	وزاں بجائے سر در تہالہ نہاد	۵۲۰۰
ہمی کرد اورا مواجب نقیص	ہمی چید ہر جا کہ مرد گزین	۵۲۰۱
ابا ترکش وزین و برگ ستواں	ہمی داد ایسے بہ میزان ناں	۵۲۰۲
پس ننگہ بریں ساں کہ لغتیم شاہ	شد اں روز آغاز عرض سپاہ	۵۲۰۳
پس از چند کہ شاہ صاحب قرآن	سوئے شہر شد از تہالہ رواں	۵۲۰۴
کشیدہ پئے ہندواں تیغ تہر	یکے روز ز د خیمہ بیرون شہر	۵۲۰۵
بقرمان آں شاہ اختر سعید	بر آہنگ چو تر شکر کشید	۵۲۰۶
بروں خیمہ ہر جا سپاہ زدند	بہ تلبت یکے بار گاہ زدند	۵۲۰۷

عزیمت کردن سلطان علاؤ الدین بہ قصد

چتور و فتنہ انکیختن سلیمان شہ در تلبت

بر آورد سرفتنہ لیک خام	بہ تلبت چو شد چند روزی مقام	۵۲۰۸
کہ بدزدادہ داور شہر یار	سلیمان شہ آں نسیک خام کار	۵۲۰۹
یکے رائے ناخوش زو ادا صاحب	شہ از لطف کردش لک خان خطا	۵۲۱۰

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

که هم داورش بود هم غمگسار	همان خان قلع بر گشت یار	۵۲۱۱۴۱۵۹
رسید ندیک روز با ساز خویش	ابا چنه به دست و هم از خویش	۵۲۱۲
بر آورده آذانه شیر شیر	لکدخان همان مرد خام دلیر	۵۲۱۳
که به شسته در دی شیه بو شمنه	در آمد دران بارگاه بلسنه	۵۲۱۴
شده از تحت برجا مخانه فتاد	روان تیر در جانب شنه کشاد	۵۲۱۵
وزان زخم خونه بهر سو دوید	بیک دستش اندک جزا رسید	۵۲۱۶
کشادند بر خسر و کامراں	دوسه تیر دیگر پس آید گان	۵۲۱۷
نیامد یک تیر شاں کارگر	چوشه داشت باقی حیات دگر	۵۲۱۸
که شد کشته آن خسر و ناجوی	چو دیدند آن قوم نداشت خوی	۵۲۱۹
شنیدیم که مردی ز خاصان شاه	نهی باز گشتند از ان بارگاه	۵۲۲۰
بگردش هه نشاه بوسه مدام	محمدران مرد را بود نام	۵۲۲۱
بسه خورده در خوان خسر و طعام	یکه ترک بودست ابا جی بنام	۵۲۲۲
تو گوی که از شست تقدیر زد	محمد به پشتش یک تیر زد	۵۲۲۳
سلیکماں شنه دایل اوسر بسر	ابا جی جوانی در پیش در	۵۲۲۴
به قصد سر شنه بگشتند باز	ز بهر نشانی آن ترک دتاز	۵۲۲۵
بر شنه ز تر خاک آمد دواں	شنیدیم دوسه مرد هندوستان	۵۲۲۶
بگفتند آن قوم بدخواه را	به سر پوشش کرده سر شاه را	۵۲۲۷
بضبط مالک در آر بد دست	که شنه خفت از سر بداید دست	۵۲۲۸
خصوص آنکه سر با بیه بر کشید	چه باید سر شسته را برید	۵۲۲۹

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

چو دیدند رفت از جہاں کہ خدای	جہاں قوم غدار وحشت گرا سی	۵۲۳۰
چو رفتند شاں سر بر آرد و شاه	بہ غفلت گذشتند از آن جایگاه	۵۲۳۱
نہ بستند بستان زخم تیش	گرے کہ بودند پیر منشی	۵۲۳۲
برویار شد جملہ نفت آری	نشانند شہ را بہ یکبارگی	۵۲۳۳
خروشاں سو و دشمنان تا خند	پس آنگاہ در پیش انداختند	۵۲۳۴
کہ ہر یک مراد را ہوا خواہ بود	بہر گام خلقے بردمی فرود	۵۲۳۵
سراسر صف پیل را پیش کرد	ضرورت کمر بست بہر جہرود	۵۲۳۶
چو شنید می آید آن کہ خدای	سیلماں شہ اس مرد نا پختہ رائے	۵۲۳۷
نہمہ خلق رخ سوئی سلطان نہاد	مقابل سوئے شاہ عالم ستاد	۵۲۳۸
کز اہل وفا بود آب نیک خواہ	علی شہ جہاں ششم پیل لشاہ	۵۲۳۹
بہ پیش شہ آمد شائے بخواند	برائین پیکار سیلماں براند	۵۲۴۰
بدست یکے زندہ آمد اسیر	جہاں خان قتلغ دریاں دار و گیر	۵۲۴۱
بہ پیچید در جان خانہ تمام	چوشہ دید فرمود کال شخص عام	۵۲۴۲
لکد مال گردن مراں فتنہ را	پس آنگاہ بفرمود فرماں رودا	۵۲۴۳
عناز را بہ عزم نہر میت کشید	اگر خاں چو رشتن بخت دید	۵۲۴۴
بیک آہیکہ پیش دریا فتنہ	بقصد کش گردی کہ بشتافتند	۵۲۴۵
تیش را بریدند بے گفت و گو	گرفتند اورا ہماں خبا فرد	۵۲۴۶
چوشہ دید آن سر بر آرد و آہ	پس اس کشیدند در پیش شاہ	۵۲۴۷
کہ اس سر بے داشتیم در کنار	بصد گردی گفت آہی سہیلار	۵۲۴۸
کہ بد گرد با کس کہ گرفت یافت	ہم آخر بہ قصد تیش بشتافت	۵۲۴۹
و گر روز چوں خاست با ملک خروبا	بے کرد خسرو ز مرکش فسوس	۵۲۵۰

شہنشاہ سیمہ راہ چتور راند	۵۲۵۱۴.۱۰
بچتور چوں خیمہ زد شہر یار	۵۲۵۲
درویشوز سیمہ گزین بودے	۵۲۵۳
بہ سجدہ ماندہ فرداد از حصار	۵۲۵۴
پس از ہشت روز خواست از شہر	۵۲۵۵
فرداد آمد از حصن بوسید یا	۵۲۵۶
پس آنگاہ شاہین شتر زہر کار	۵۲۵۷
ملک نامیش کردہ خسرو خطاب	۵۲۵۸
بفرمان خسرو بہ چتور ماند	۵۲۵۹
زہر سو بسے خون ہند و فشانہ	
کہ دار دیگے سخت محکم حصار	
مہے ہشت با شاہ قلعہ کشائے	
ہمی کرد ہر روز و شب کارزار	
بدادش اماں خسرو کاواں	
بد و خلعت داد فرماں ردا	
کہ بودے پسرخواندہ شہر یار	
غلامے گزین بود آں کامیاب	
ز چتور پس شہ سوئے شہر راند	

بدگماں شدن سلطان علاؤ الدین در باب

الغیاں وز ہر سپردن

شنیدم سلیمان شہ کارگار	۵۲۶۰
غلامے از اسخار خا صان شاہ	۵۲۶۱
سیوم روز سر برالغیاں کشید	۵۲۶۲
بگفتا سلیمان شہ نابکار	۵۲۶۳
حداکرد از تن سر شاہ راد	۵۲۶۴
الغیاں چو ایں حال ناخوش شنید	۵۲۶۵
چو افتاد در خرگہ شہر یار	
بروں شد از ایں شور بگرفت راہ	
بگوشش یکے نالہ نہاں کشید	
یکے عذر آورد بر شہر یار	
کلاہ کیاں بر سر خود نہاد	
بزیق قبا پیرہن بر درید	

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

نہانی بہ فرمود باطل راز	پس آنکھ آں خان گردن فراز	۵۲۶۶
دہند آب و نانش بلخ خدا	نہفتہ بداند آیت را	۵۲۶۷
برایشان نہانی ہمیں قصہ خواند	دراں پس سمران سپہ را بخواند	۵۲۶۸
کہ من حاضر مگر شہنشاہ خفت	شنیدم کہ ہم در گنایت بگفت	۵۲۶۹
کسے نیست جز من منرا دار ملک	منم سرو پیرائے بستاں ملک	۵۲۷۰
نگر دو خلل تا بود شہر یار	اگر کوئی لے رود از حصار	۵۲۷۱
کہ خاں گفت با حاضران یں سخن	شنیدم مگر اندراں انجمن	۵۲۷۲
جو شنید جست از خطر جان شاہ	یکے بود حاضر ز خاصان شاہ	۵۲۷۳
کہ شنید از خان گردن فراز	بشہ رفت و گفت اس حکایت براز	۵۲۷۴
چہاں بدگماں گشت در باخاں	چو اس قصہ شنید شاہ و جہاں	۵۲۷۵
نہانی یکے شہر شس در دہند	بقرمود ز ہر شس بہ ساغ نہند	۵۲۷۶
ز چہ شور شاہیں خراسید لغت	ہمہ حال چوں خاں ز عالم رفت	۵۲۷۷
بگم آت بر کرت یکے شہر تافت	سرا طاعت شاہ عالم بتافت	۵۲۷۸
دہاند یکے شہر بت جاں ستاں	بہ تر سید کش خسرو بدگماں	۵۲۷۹

بر آوردن سلطان ملک یار و دیو گیم فرستادن

کہ بد مخرم شاہ کشور گشا	یکے خادے بود مر شاہ را	۵۲۸۰
کہ پیرامن شاہ بود سے مدام	یکے عنبریں زلف کا فور نام	۵۲۸۱
ز سیر می گزید آشیانے دگر	چو شہ دید شاہیں ز تافت سر	۵۲۸۲

نوٹ کی تشریح کے لئے مفیمہ ملاحظہ ہو۔

کے صفدرے خاست آنی مجھ	برآورد کا فوراً جائے او	۵۲۸۳
کہ رایش بہر کار آمد صواب	ملک نامیش کردہ خسر خطاب	۵۲۸۴
کے یکے آمد بہ گہیاں خدیو	ہم آخر شنیدم کہ از رام دیو	۵۲۸۵
جہاں باد بر نام تو پایدار	نہانی بہ شہ گفت کائے شہریار	۵۲۸۶ F. ۱۶۱
چنیں گفت اں سر فراز ہنود	مرایے بر شہ فرستاد زود	۵۲۸۷
سرمی تافت از طاعت شہریار	کہ بھیکم ابا جملہ اہل دیار	۵۲۸۸
عنائم بدست عواماں سپرد	مرا ہم بتکلیف از راہ برد	۵۲۸۹
ہمہ حال گشت از دیر بادشا	من از ہم جاں و ادم اور ارضا	۵۲۹۰
نتایم سراز حکم شہ تیج گاہ	نہم بندہ خاص در گاہ شاہ	۵۲۹۱
بہ صد عجز سو گندہ باخوردہ ام	جہاں عہد کاؤل بہ شہ کردہ ام	۵۲۹۲
رداں مرا باشداں عہدیاد	چو خاکم و بد دور گیتی بباد	۵۲۹۳
فرستد کے بندہ ایں طرف	گراں مفخر خسر و ان سلف	۵۲۹۴
بر بستمہ شاں پیش شاہ جہاں	برآرد دیار سے زبر گشتگان	۵۲۹۵
شنید از فرستادہ رام دیو	چو ایں قصہ را جملہ گہیاں خدیو	۵۲۹۶
بتلیت بند و خیمہ و بار گاہ	ملک نامیب آنکہ بہ فرمان شاہ	۵۲۹۷
ہمی رفت ہر روز بادار و گیر	سہ را ندور جانب دیو گیر	۵۲۹۸
بیفتاد اندر کہ دو کوسہ	خروشاں چو بگذشت از حد دھار	۵۲۹۹
فرو آمد آنجا ابا خیل خویش	یکے کوہ قلبش در آمد یہ پیش	۵۳۰۰
لکاوند اں کوہ فر باد و بار	بفرمود تا سنگ ہائے ہزار	۵۳۰۱
کہ خوش بگذر د شکر آبے ستوں	بیارند از اں کوہ لہے بردوں	۵۳۰۲

۵۳۰۳	شہید مہر چندر دزد آں گروہ	رہے کرشیدند از آں قلب کویہ
۵۳۰۴	از آں کویہ چوں راہ شد آشکار	بنامش بخوار بند اہل دیار
۵۳۰۵	دگر روز از انجاسہ برگزشت	چو از یک دو کوہ دگر برگزشت
۵۳۰۶	تراشید کہتی ساگون ہم	خروشاں جو بگذشت از انجاسم
۵۳۰۷	خبر شد بہ بھیم کہ لشکر رسید	سپہ جملہ از شہر بیرون کشید
۵۳۰۸	مہادی بری کرد لشکر گہے	پے آشردہ ہر کوہ ہر چو کہے
۵۳۰۹	دگر روز چوں شاہ نیلی حصار	زرافشاں در دامن کوہنساہ
۵۳۱۰	نہ میت گزین گشت ہندوی شب	برآمد از افواج ترکاں شغب
۵۳۱۱	جہاں بھیم دراکھو ورا بدیو	چو دیدند افواج گہہاں خدیو
۵۳۱۲	ہم از گردش کردل قتاوشاں	شدہ جملہ بے دست باہنداں
۵۳۱۳	ضرورت دم اندر دغامی زدند	دراں تہنگہ دست و پامی زدند
۵۳۱۴	ہم آخر چو ترکاں چابک سوار	بدیدند صید زبوں در شکار
۵۳۱۵	بگردند یک حملہ بے درنگ	چو شیر گر سنہ پے صید لنگ
۵۳۱۶	درایشاں قتاوند بے باک وار	ہمیراند شمشیر ہر شمشیر سوار
۵۳۱۷	سپاہے کہ فوج مغل بشکند	کجا ہم پیکار ہند و گند
۵۳۱۸	چو ہند و بدید ایں چنین ست برد	عناں را بدست نہ میت سپرد
۵۳۱۹	اسیر آمدہ رائے در کارزار	نہ تنہا کہ با جملہ خیل و شمار
۵۳۲۰	بہ شہر اندر آمد صفت دوست کام	دگر بارہ شد شہر غارت تمام
۵۳۲۱	زہر شفا نہ برگشت اہل حشم	متاعے کہ ناید گہے در قلم
۵۳۲۲	غرض چوں ملک تائب سرفراز	بسے کرد از ہر طرف ترکت از

ہاں رے ربا تھامی تبار	۵۳۲۳
پس از چند گاہے بحضرت رسید	۵۳۲۴ F. ۳۱۲
شنیدم کہ آن خسرو نیک نام	۵۳۲۵
ہاں را دیو گز میں را بخواند	۵۳۲۶
وژولک تنگہ زر ہاں شاہ داد	۵۳۲۷
بگرد آغوش راجہ ریاں خطاب	۵۳۲۸
دگر بارہ آن خسرو کا مرگ	۵۳۲۹
پس از چند گشتہ آفاق گیر	۵۳۳۰
چو زیں مابرا چند گاہے گزشت	۵۳۳۱
رداں کرد در حضرت شہر بار	
ابامزودہ و فتح نصرت رسید	
بدا داند رآں روز خوش بارعام	
بفرقش بسے دزد و گویہر فشانند	
بداں آہر ہر ہمتہ انعام داد	
کہ اہل وفایا فتنش کامیاب	
یکے چتر دادش در اں روز گلار	
بگردشش رداں جانب دیو گیر	
یکے فتنہ دیگر پدیدار گشت	

رسیدن در ہندوستان بسر لشکرے ترغے

رسیدن روزے بر اوان شاہ	۵۳۳۲
سپاہ منغل را ندولیت ہزار	۵۳۳۳
بر آورد گردے ازیں بوستان	۵۳۳۴
کہ یکبار فوج خطر خاں شکست	۵۳۳۵
بہ ہندوستان زدند ہما کی شوم	۵۳۳۶
کہ در جنگ کیلی ہمیں سگ چم کرد	۵۳۳۷
ہمیں جابجا بدستہ داشتین	۵۳۳۸
کہ لشکر زندہ نیمہ گرد قہصار	۵۳۳۹
گردے ستم دیدہ دوداد خواہ	
بگفتند کاں ترغے نا بکار	
در آمد باقصائے ہندوستان	
چو شنید شہ کاں سگ چم دوست	
دگر بارہ آمد دریں مرز و بوم	
بدل گفت آن سرکش شیر مرد	
نباید مرا شہر بکند داشتن	
دزاں پس بگفت آن شہ ہوشیار	

الانے بہر جانے می دو اند	دگر فوج ہزار اطراف خواند	۵۳۴۰
نہاں شد در دوزخ بسم گزند	یکے روز گردے پر آمد بلند	۵۳۴۱
جہاں بر قیامت نظر داشتہ	ہوا سر بسر کشتہ اپنا کشتہ	۵۳۴۲
بے تاختن کردہ از ہر طرف	در آمد سپاہ مغل صفت بہ صفت	۵۳۴۳
بے چنگ و مہرہ بہر سوز دند	خشتیں بر آئین خود ہوز دند	۵۳۴۴
جہاں در جہاں خیمہ گرد حصار	نظر کرد چون ترغی خاکسار	۵۳۴۵
بہر سو کہ منیم در آمد کم است	بدل گفت کیس تعبیه محکم است	۵۳۴۶
بتدبیر باید شدن کامیاب	نباید دریں جائے کردن کتاب	۵۳۴۷
بگیرد در اطراف دہلی مقام	پس آنگہ بگفت کہ لشکر تمام	۵۳۴۸
چو پیر اسن با نغ پر چین خار	گرفتہ منسل گرد دہلی قرار	۵۳۴۹
کزین پیش شد گفتہ اوصاف شاہ	شنیدم چہل روز آں ناکساں	۵۳۵۰
دگر روز راندند از انجا سپاہ	بماند پیر اسن سخت گاہ	۵۳۵۱
زبتاں ہوائی خزانے بہ گشت	زدیکی جو فوج مغل دنگشت	۵۳۵۲
کہ حق حفظ شاہ کرد از تیغ قہر	یکے جتن کردند اصحاب شہر	۵۳۵۳

رواں شن ملک حمد بتم در گجرات و گریختن رائے

کرآن بار دوم واستقامت اسلام دراں دیار
ز تشویش فوج ملا عین چو شاہ

۵۳۵۴

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۵۳۵۵	وزاں پس سران سپہ را بخواند	باقطاع شاں ہر کیے را براند
۵۳۵۶	الب خاں بہ ملتان عربیت نمود	کہ او پور خسر و شہنشاہ بود
۵۳۵۷	ملک احمد جہتیم آل دوست روی	کہ کردش قریب یک شہ نامجوی
۵۳۵۸	ابا پنج سنی سوائے گجرات تاخت	بہر جا کہ کوہ از شکویش گذشت
۵۳۵۹ F. ۱۶۳	منازل بہ دیما ہنای گزید	بہ گجرات ناگاہ سر بر کشید
۵۳۶۰	چو پین از دہار فرسنگ ماند	شب شب سپہ باشتابی براند
۵۳۶۱	چو شد روز شکر بہ پین رسید	ہماں کرن چوں این حکایت شنید
۵۳۶۲	سر اسر را کہ دخیل و تبار	ابا چند ہم دست شد در فرار
۵۳۶۳	ہمی رفت تا سر بہ مرتہ کشید	چو آنجا مقام سکونت ندید
۵۳۶۴	و ز آنجا عنان داد سوئی تلنگ	ہمی رفت با سر خیالات تنگ
۵۳۶۵	چو اندر تلنگ آمد آن دست سائے	بدادش ہماں لدر بر خویش جائے
۵۳۶۶	غرض چوں ملک احمد سر فراز	در آمد بہ پین آبا ترک تاز
۵۳۶۷	بدست آمدش جملہ اتباع کرن	شدہ مضابطہ جملہ اقطاع کرن
۵۳۶۸	کیے دختر بکر و صاحب جمال	دول نام خوش منظر و خرد سال
۵۳۶۹	اسیر آمدہ با تمامی خشم	بہ یک دو چوں ماند آنجا خشم
۵۳۷۰	الاسی ز در گاہ خسر و رسید	زدہلی بہ گجرات سر بر کشید

نوٹ کی تشریح کے لئے غنیمت ملاحظہ ہو۔

برائ احمد فخر کار آگہاں	۵۳۶۱
بنشتم دریاں شاہ فرزانہ فر	۵۳۶۲
گزار دیکے را باقطاع کرن	۵۳۶۳
چو شد احمد آگہ ز فرمان شاہ	۵۳۶۴
چو در حضرت شاہ عالم رسید	۵۳۶۵
بد و خلعت خاص فرمود شاہ	۵۳۶۶
رسانید فرمان شاہ جہاں	
کہ باید ملک احمد نامور	
خود آورد دریں جانب اتباع کرن	
سوئی تھمگہ راند یکسر سپاہ	
بسے شاہش از چیرہ دستی گزید	
بہ خیلش بہ افزود و افزوں سپاہ	

ذکر فرستادن لب خاں از ملتان در گجرات ورسیدن ملا عین در گجرات و منہم شدن

یکے روز ختم شاہان عجم	۵۳۶۷
بگفتا کہ ایدر شتاباں خرام	۵۳۶۸
بگویش کہ شد کشور گجرات	۵۳۶۹
بگفتا کہ ایدر شتاباں خرام	۵۳۸۰
سپہ را از ملتان بروکش شتاب	۵۳۸۱
چنین است فرمان شاہ جہاں	۵۳۸۲
چو از حضرت شہ رواں شد اللغ	۵۳۸۳
الانے رواں کرد خلعت بہم	
برو بر آکب خان فرخندہ نام	
تر ادا دے خان خسرو صفات	
برو بر النجاں فرخندہ نام	
بہ گجرات زن خیمہ لے کامیاب	
کہ بر تو رسانیدم لے کامراں	
بہ ملتان در آورد و سر با فراغ	

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۸۴	رسانید آلب خان آزادہ را	۵۳۸۴	اباجامہ فرمان فرماں رودا
۵۳۸۵	پوشید خلعت آستان را دو	۵۳۸۵	نیغیم مشہ بر زمیں سر نهاد
۵۳۸۶	چو مضمون فرمان خسرو شنید	۵۳۸۶	بزد کو کس لشکر ز ملتان کشید
۵۳۸۷	ہمی راند لشکر بعب فرہی	۵۳۸۷	بہر منزلے بود صدر روپی
۵۳۸۸	کسے کو مطیعانہ آمد بہ پیش	۵۳۸۸	پانوازشش ہمیکہ وز اندازہ پیش
۵۳۸۹	سرحد کو ہی کرد از دوا حتر از	۵۳۸۹	ہمی کرد در کشورش ترکت از
۵۳۹۰	سرچند کہ تجلہ آں مرزد بوم	۵۳۹۰	بدست آہنجاں چناں شد کہ بوم
۵۳۹۱	چناں کرد اسلام را آشکار	۵۳۹۱	کہ در باغ رونق بوقت بہار
۵۳۹۲	ہمی بود آسنا بفرہوش کوہ	۵۳۹۲	بہ پیوستہ خلقش گردا گردہ
۵۳۹۳	در اں ملک از حکم او گشت	۵۳۹۳	چو زین ماجرا چند گاہے گذشت
۵۳۹۴	یکے فوج کافر ز راہ تخرمی	۵۳۹۴	در آمد بر آہنگ غار تلکرمی
۵۳۹۵ F. ۱۶۴	النجان بہ فرمان شاہ جہاں	۵۳۹۵	بہ قصد مغل راندہ فوج گراں
۵۳۹۶	ملک تغلق آں میر دینیا پور	۵۳۹۶	کہ از کوس ادعاستہ بانگ صور
۵۳۹۷	بہ پیوست برغان بفرمان شاہ	۵۳۹۷	تہ تہا کہ با چند فوجے سپاہ
۵۳۹۸	شنیدم کہ ہم در جوار تخرمی	۵۳۹۸	بیک قلبکہ در دیار تخرمی
۵۳۹۹	صفت ہند بگرفت راہ مغل	۵۳۹۹	چو آسنا در آمد سپاہ مغل
۵۴۰۰	ہمی کرد غارت قریات ہند	۵۴۰۰	گرفتہ بسے بردہ دل پسند

ہیونان بحیلہ رواں زیر بار	سپاہی ہی رنت ہر جا سوار	۵۴۰۱۶۱۲
زمہر سو بالیشاں بزد ناگہاں	چو شاں دیدہ افواج ہند و ستاں	۵۴۰۲
بے گردناں را سر انداختند	یلاں از چپ و راست در تاختند	۵۴۰۳
بے کافراں را کشیدند خام	بکشند افواج کافر تمام	۵۴۰۴
بہ رفتند با کامہ دوستان	بہ رستند اسیران ہند و ستاں	۵۴۰۵
زن و بچہ آئینہ بودند کل	سپہنیم دریاں باز فوج منغل	۵۴۰۶
زن و بچہ بردست لشکر فتاد	چو لشکرت شزا البجان راد	۵۴۰۷
ہزار سہ خانوں چابک سوار	منغل شد گرفتار ہر دو ہزار	۵۴۰۸
بگردند بر شہ رواں بالتمام	گرفتند شزا کشیدند خام	۵۴۰۹

عزیمت کردن ملک نایب بجانب تلنگ

ملک نایب دوست را در بخواند	چو نزدیک شہ را مہجے نامد	۵۴۱۰
بزن بارگاہ ہے بہ سمت تلنگ	ملکفت لے سرا فراز غیر در جنگ	۵۴۱۱
بہر روز یک منزلی می براں	سبک برازیجا سیاہے گراں	۵۴۱۲
ہمی تاز اطرافت را بے درنگ	چو خیمہ زنی در حدیو در تلنگ	۵۴۱۳
شو و عام تا خاص با برگ و ساز	چو لشکر بیا سایہ از ترک و تاز	۵۴۱۴
ز بنیاد آں حصن گروے برآر	وزاں پس بزن خیمہ گرد حصار	۵۴۱۵
بہ پیل و بہال ہم مراعت کند	چو لشکر تلنگت اطاعت کند	۵۴۱۶

نوٹ کی تشریح کے لئے خیمہ ملاحظہ ہو۔

بفرمان ماکشور شش را گذار	ہاں ملک اوباز اور اسپار	۵۴۱۶
بجہت شش بدہ وعدہ با احترام	کیے خلعتش دہ مرقع تمام	۵۴۱۸
سوتے تختہ زدود مساز گرد	دزا نجا البصد خور می باز گرد	۵۴۱۹
کند در اطاعت مدار و درنگ	وگر خود بہ بینی کہ رائے تلنگ	۵۴۲۱
بکن حصن اور اسرار خراب	بر آور یکے خنجرے از قراب	۵۴۲۱
روانش بدوزخ سر نجا فرست	ہمہ پیل و باش سوی ما فرست	۵۴۲۲
رواں شد چو از حضرت شہر یار	سشنیدم ملک نایب نامدار	۵۴۲۳
ہمی راند سوتے از نکل سپاہ	نزدیک قدم جز بفرمان شاہ	۵۴۲۴
ہمی تاخت اطراف آں بزدنگ	خود شاں بر آور دسر در تلنگ	۵۴۲۵
کمر بست ہر یک بجای باضن	چو آسود لشکر دراں تاخن	۵۴۲۶
نبا شد بسر لشکر شش ز وہی	کیے گرشکم شد سپہ راہی	۵۴۲۶
زند بر سر خویش تیغ ستم	ز آشفگی خواہد اہل حشم	۵۴۲۸
کہ ہنگام ہیجا شوی کارگار	سہری گزنی لشکر آسودہ دار	۵۴۲۹
بکار تو کے جاں دہد بے دریغ	چو ناں داری از اہل شکر دریغ	۵۴۳۰ ۴۱۶۵
سپہ دید کا سودہ شد سر بسر	غرض چوں ملک نایب نامور	۵۴۳۱
بزد خیمہ گرد حصار تلنگ	پس از ترک تاز دیار تلنگ	۵۴۳۲
زند ناو کے در دل کینہ خواہ	بفرمود ہر روز کاہل سپاہ	۵۴۳۳
چہ از اہل شہر و چہ اہل دیار	چو بود از آدمی آں حصار	۵۴۳۴
گر بر سر و بر تن آدیں	کیے ناو کے کم فتادے زیں	۵۴۳۵
شب دروزخوں عددی نشانہ	سشنیدم سپہ یک مہ نجا بماند	۵۴۳۶

ہمہ قاتل دزیرک دہوشیار	فرستاد آنگہ رسوے سے چار	۵۴۳۷
قوی آمد از ناوک ترک دتنگ	چو بگذشت یک ماہ سے تلنگ	۵۴۳۸
بہ خدمت کمر بست بے قیل و قال	پذیرفت از عاجزی پیل و مال	۵۴۳۹
چو رائے ارنگل شدہ عذر خواہ	ملک تائب یل بفرمان شاہ	۵۴۴۰
خوشاں و جوشاں تر از رنیل	ستد مال باہیت و سہ زندہ پیل	۵۴۴۱
فرستادہ برے درون حصار	یکے خلعت آنگاہ گوہر نگار	۵۴۴۲
در لطف و اکرام برے کشاد	بفرمان شدہ وعدہ چتر داد	۵۴۴۳
بہ سمت سراپردہ شہر یار	سجودش کنایہ ہم در حصار	۵۴۴۴
بہ حضرت بہ پیوستہ بارگ ساز	وزا بنجا برویہ دگر گشت باز	۵۴۴۵
سہ بارہ بیک روز خلعت ہداد	چوشہ دید رویش تو گشت شاہ	۵۴۴۶
کشیدند ز حمت براہ دراز	سر لے کہ باد دریاں ترک نماز	۵۴۴۷
زراہ کرم برگ ہر یک بہ سخت	شہر نامور ہر یکے را نواخت	۵۴۴۸

رسیدن ترخی بار دوم در ہندوستان

یکے فتنہ زاد از روزگار	چونیں ماجرا گشت روز سے چار	۵۴۴۹
دگر بارہ آمد بہ ہندوستان	ہماں ترخی شوم پے باسگان	۵۴۵۰
رسیدہ ہراویان دارائے ہند	بے دادخواہان افصا می ہند	۵۴۵۱
ز دلہی دگر بارہ لشکر کشید	شہنشاہ چو بشند ترخی رسید	۵۴۵۲
ہماں اذلیں تعبہ ساز کرد	تہ حصن لشکر نگہ آغاز کرد	۵۴۵۳
بہ پیرامن حصن شاں داد جا	طلب کرد افواج اطراف را	۵۴۵۴

۵۴۵۵	بر آدر کوہے بہ گرد حصار	چو تلافی بہ پیرامن روزگار
۵۴۵۶	دراں قاف از فوج خود شد بہت	کہ بر دے نیابد صف نکتہ دست
۵۴۵۷	دگر روز کیں چرخ فتنہ نواز	یکے شعلہ از قاف برگرد باز
۵۴۵۸	بر آمد غبارے ز فرقد گدشت	جہاں قاف تا قاف تاریک گشت
۵۴۵۹	ہم آخرین رساے زان غبار	یکے لشکر فتنہ شد آشکار
۵۴۶۰	فر داشت گرد و بر آمد خردش	مغل ہوئے زد عالم آمد بہ جوش
۵۴۶۱	ہماں فتنہ ترغی علم بر فراشت	زمانے نظر سوئے دہلی گیاشت
۵۴۶۲	ہماں تعبہ دید ہر سو درست	کہ بود است آنجا بسیار سخت
۵۴۶۳	چو موئے سپہ را در آمد ندید	یکے دائرہ گرد دہلی کشید
۵۴۶۴	بے حیلہ انگینت آں نابکار	کہ لشکر گذارد بہت و حصار
۵۴۶۵	شہ ہند را دید در جائے خویش	نہی جنبہ از گرد بارائے خویش
۵۴۶۶	بکر وہ یک ماہ آنجا مقام	ہم آخر چو کم دید تدبیر کام
۵۴۶۷	پس از یک مہ آں سنگ خام خوار	از آنجا سپہ را ندنو میدوار
۵۴۶۸	نہی را نہ شرمندہ زین بوم دہ	سرت بر کف دست ہا بر کمر
۵۴۶۹	شنیدم کہ آں فتنہ در ہر دو بار	یہ پیش شہ خود دریاں روزگار
۵۴۷۰	ز وہ بود لاف کہ بایں سپاہ	بگیر دہمہ ہند با تخت گاہ
۵۴۷۱	چو ضبطش شود ملک ہند وستان	کند موضع بوم در بوستان
۵۴۷۲	کشہ ہند را زیر حکم مغل	بیاشد خود آں خار در جلے گل

نوٹ کی تشریح کے لئے نصیبیہ ملاحظہ ہو۔

۵۴۶۳ چو نمیدرشد زین غرض هر دو بار دگر باره نامد و درین مرغزار

رواں شدن ملک نایب بقصد معبر و شکستن

بتخانه زر مہری بلال را دہور سست

۵۴۶۴	دگر باره چون شاه ہندوستان	بشد فارغ از زحمت کافراں
۵۴۶۵	بفرمود تا ہر سرے با سپاہ	بگیرد سوائے کشور خویش راہ
۵۴۶۶	دراں پس ملک نایب را در را	بفرمود صفدار فرماں روا
۵۴۶۷	کہ را ند سپہ را بہ قصد بلال	کند کشورش را ہمہ پایمال
۵۴۶۸	اذا انجا سرے سوائے معبر کشد	یکے تیغ کشور کشا بر کشد
۵۴۶۹	چو اقلیم معبر بگیرد تمام	با صلاح کارش پذیرد تمام
۵۴۷۰	شنیدم دراں ملک بتخانہ ایست	کہ وصفش بہر کشورافانہ ایست
۵۴۷۱	بر آوردہ ہندواں تسدیم	کہ بودند در دین خود مستقیم
۵۴۷۲	زر رہائے خالص ز سر تا بسر	عمارت درو کردہ دیوار و در
۵۴۷۳	مرصع در بنش ز درخوشاب	مکمل بر و نش ز لعل مذاب
۵۴۷۴	نمونہ ز گلزار شد ادعساد	شدہ ملجا و معبد آں بلاد
۵۴۷۵	تا شش تہی از گل و چوب خش	بدینا شدہ ہندواں را بہشت
۵۴۷۶	غرض چون دراں کشور آسمر فراز	نخستین نبی دست در ترک و تار
۵۴۷۷	کئی اول آں خانہ بت خراب	کہ بتخانہ را شد شکستن ثواب

پس آنکہ نہی دست اندر دیار	بگیری از انجبار ز کارگار	۵۴۸۸
کنی جملہ را بار ازاں سیم دند	بے پیل یابی در اں بوم دبر	۵۴۸۹
عزیمت کنی جانب تخت گاہ	پس آنکہ برانی از انجاسپاہ	۵۴۹۰
چو بشنید فرمائش شہر یار	شنیدم ملک نایب نامدار	۵۴۹۱
بہ یک لحظہ بگذشت از دیو گیر	سپہ را ند از سخت گہ ناگزیر	۵۴۹۲
ہمی کرد سر حسد او پائمال	دزاں جاوہر آمد بہ حد بلال	۵۴۹۳
کہ ترکان رسیدند باکر و فر	بروند نزد بلال این خبر	۵۴۹۴
ہمہ شتر زہ گیران و شیر افکنان	سپاہے در آمد آہر منان	۵۴۹۵
بلاد تو شد جملہ در اراکمن	بر آرد گردان دیار و دمن	۵۴۹۶
بدل گفت کین لشکر در کشائے	شنیدم چو این قصہ بشنید را	۵۴۹۷
بیاز می صفت ہندواں لشکد	بہر سو کہ تازد خرابی کیند	۵۴۹۸
بریں قوم را پیش نامد بہ جنگ	لدر دیو آں را کج ملک تلنگ	۵۴۹۹
جو بر گشت ازیں قوم کم برد جاں	ہمیری کیے رائے ہندوستان	۵۵۰۰
کہ بود ست در ملک مرتبہ خدیو	ہاں رائے خورشید فرزند یو	۵۵۰۱
بخدست در آرد وہ سر بے درنگ	بریں خالی فہ پس نیامد بہ جنگ	۵۵۰۲
تتا بدیکے برگ کہ بار کوہ	گراید و نکہ تا ہم سر میزیں گرد	۵۵۰۳ F. ۱۶۷
بہ ملے کہ گردند راضی دہم	جہاں بہ کہ تہ در اطاعت ہم	۵۵۰۴
کنم دفع این قوم فرہیش را	بہ زروا خرم کشور خوبس را	۵۵۰۵

۵۵۰۶	دگر روز کیں گنبد فتنہ زارے	شد از چہرہ روز پر دہ ک شامی
۵۵۰۷	بسے خدمتی پیش کردہ بلال	چہ اسپ و چہ گوہر چہ پیل و چہ مال
۵۵۰۸	رواں شد سوئی نایب خاص شاہ	بیوسید پایش در اثنا سے راہ
۵۵۰۹	چو دیدش ملک نایب سرفراز	کہ دشمن شکن بود و مہماں نواز
۵۵۱۰	بہ صدر پرشن عذر بنواختش	لچھو صبا کلاماں سرفراشتش
۵۵۱۱	پذیرفت از خدمت بہا تمام	بگردش ز بس وعدہا شاد کام
۵۵۱۲	یکے خلعت اور اگر انما یہ داد	در لطف و اکرام بروے کشاد

پیوستن بلال رائے دہو ر سمند بر ملک نایب در ہبری معبر کردن

۵۵۱۳	بس ز ہفتہ گفتش آں کامراں	کہ لے فخر رایان ہند و ستاں
۵۵۱۴	توچوں از دل و جاں شدی یار ما	دل و جان تو باد عشرت گرا
۵۵۱۵	کنوں بشنولے فخر ہند و ستاں	چنین است فرمان شاہ جہاں
۵۵۱۶	کہ ایں بار ہمراہ لشکر شوی	زنی کو س در سمت معبر شوی
۵۵۱۷	کہ آگہ نگر د کس از اہل راہ	کشنا گہاں سر بہ معبر سپاہ
۵۵۱۸	بہ سبب بلال ایں سخن چوں سید	گر نیزے دگر جز اطاعت ندید
۵۵۱۹	پذیرفت فرمان شاہ جہاں	پئے رہبری بست محکم میاں
۵۵۲۰	بروز دگر نایب بادشاہ	رواں کرد در سمت معبر سپاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے فیملہ ملاحظہ ہو۔

عذر کردن آباچی مغل بال ملک نایب

در حدود معبر و اسیر شدن او

رواں شد بفرمان شاه جہاں	شنیدم چو آن نایب کامراں	۵۵۲۱
ز در گاہ آن خسرو کارگار	بر دنا مزد گشتہ مردان کار	۵۵۲۲
پوچھو دستہ تہیہ باہوش و سنگ	چو ہر ام کرہ چو قتلہ نہنگ	۵۵۲۳
بفرمان شہ بود فرماں برکش	آباچی مغل نیز در لشکرش	۵۵۲۴
کہ شہ کرد با نایب خود تہیں	بہر روز ازین پنج مرد گزین	۵۵۲۵
بیاد دے اخبار ہر خیر و شر	یکے پیش رفتے برائے خبر	۵۵۲۶
کہ واقف بدے در تمامی زبان	بیردے ابا خود یکے ترجمان	۵۵۲۷
چو شد نویشش اندراں روزگار	آباچی ہاں مرد نہا خواہار	۵۵۲۸
یکے عذری انکیخت اپ بے دفا	ز لشکر با فوج خود شد جدا	۵۵۲۹
بر وازل و جاں موافق شوم	بدل گفت برائے معبر روم	۵۵۳۰
بخوام سیاست از اں لوم دبر	ز افواج ترکانش گویم خبر	۵۵۳۱
سر نایب شہ ہجاں انگستم	شبے خور در افواج ترکاں زخم	۵۵۳۲
کہ از لشکر او برابر برابر اند	وزراں پس ہماں ترجمان	۵۵۳۳
ز بانہا ترا جملہ تحت اللسان	بدو گفت کائے باخود ترجمان	۵۵۳۴
پوچھیدا شود لشکر معبری	یک امر و زبا ما کن رہبری	

کہ این ترک شد با شما مہر جوی	بدیشاں بہ ترکیب متعبر بگویی	۵۵۳۵۴۱۸
مزا جش بگوئید بارے غولیش	بریدش سوی کشور آئے غولیش	۵۵۳۶
گذشت از پہ چند فرسخ زبیں	اباجی پو الیغت عذری چنین	۵۵۳۷
گرد ہے ہنود از کیں گاہ ساخت	یکے شور و غوغا بنا گاہ خاست	۵۵۳۸
یکے تیرے آمد ز ہندی کہاں	دراں حال بر سینہ تر جہاں	۵۵۳۹
بہ فوج اباجی شکستے فتاد	ہماں لحظہ آں تر جہاں جاں بداد	۵۵۴۰
بہ پیوست در شک آں نابکار	سیوم رذر آنجا سر اسیمہ دار	۵۵۴۱
گرفت چو دزدان ہسلکش شنید	ملک نایب آں با چرا چوں شنید	۵۵۴۲
اباجی خدا را کرد بند	غرض چوں ملک نایب ہوشمند	۵۵۴۳
علیہائے اسلام را بر فراخت	از آنجا با قطع معبر بناخت	۵۵۴۴
بلاکش کر بستہ در رہبری	ہمی رفت شاداں بچو با خرمی	۵۵۴۵
براہے کہ ہرگز کس آن رہ نہ دید	دگر دزدو ملک متعبر رسید	۵۵۴۶
بدان تابو د حکم خسرو درست	بہ تیخانہ زر در آمد سخت	۵۵۴۷
زربے کراں آمد اورا بدست	شنیدم کہ تیخانہ زر شکست	۵۵۴۸
ز بنیاد دیوار ہا بر کنست	وزاں پس بگفت آتشی در زند	۵۵۴۹
در اطراف آں ملک دستے نہاد	چو زان کار فارغ شد آں مرداد	۵۵۵۰
پہنہ جت در کوہن دبیر دہول	ہمہ خلق اطراف از ہم دہول	۵۵۵۱
نبودست در ضبط یک شہر بار	شنیدم کہ متعبر دراں روزگار	۵۵۵۲
کہ خوانند ہنچ پند یہ آں قوم را	در دینچ کس بود فرماں روا	۵۵۵۳
رہنا جوئے ہر پنج مرید گر	بزا دہ ز یک مادر و یک پدر	۵۵۵۴
ہمہ کشور و ملک دتیخانہ سوخت	چو دیدند ترک آتشے بر فروخت	۵۵۵۵

نوٹ کی تشریح کیلئے تمہیمہ ملاحظہ ہو۔

همه خلق آسوده آزرده شد	زن و بچه رهندوان برداشت	۵۵۵۶
نهادند هر پنج سر در فراز	ندیدند خود را سر کارزار	۵۵۵۷
همه ملک شان دست ترکان افتاد	سپه ناخست اندر تمامی بلاد	۵۵۵۸
در آید سنا گاه در کشور بی	خرومند و اندک چون لشکر	۵۵۵۹
خصوصاً کشیده به رنج راه	بیایید دران ملک اهل سپاه	۵۵۶۰
گر گفتد مقصد دران روزگار	مشنیم ز پیلان چون کوهسار	۵۵۶۱
به گشتند از انجا عزیمت گرا	بزر بار کردند آن جسد را	۵۵۶۲
بهر روز نقصان می گشت راه	همی راند لشکر سوختن گاه	۵۵۶۳
پس از شش می سر بدی کشید	چو بسیار کسار دها موں برید	۵۵۶۴
به حضرت در آمد به عدد عز و ناز	غرض چون ملک نایب سر فراز	۵۵۶۵
بیا پوشش شد بر در لے بلال	رسانید بر شش به پیل و مال	۵۵۶۶
نایب ملک خلعت خاص داد	به خندید شش چون گل با عدل	۵۵۶۷
که رهبر نمی بود پیش سپاه	بلال سرافراز را گفت شاه	۵۵۶۸
کلاه کیانی به فرقتش نهند	ابا خلعت خاص چیرش دهند	۵۵۶۹
بسیه وعد هایش به اکرام داد	برو تنیده ده ملک الغام داد	۵۵۷۰
وزرا پس رواں کرد در کشورش		۵۵۷۱
بدو داد الغام بوم دیرشش		

بدگمان شدن سلطان علاؤ الدین بعد گشتن
ابا جی در باب مغلان و کشتن ایشان

۵۱۶۹

سہرا زن بفرمود کردن جدا	پس آنکہ آبا جی غدا را	۵۵۷۲
بحضرت فزوں بودہ از دہ ہزار	شنیدم مغل اندراں روزگار	۵۵۷۳
مغل غدر با شاہ انگلیختند	چو خون آبا جی بہ گل ریختند	۵۵۷۴
بہ غفلت در آید چو در سیر گاہ	بہ گفتند شاہ بادیاد و پگاہ	۵۵۷۵
شود ملک مامک ہندوستان	بہ خاک انگلیتم انفرشن گہاں	۵۵۷۶
یکے چتر بر تارک او نہسم	یکے مرد را بادشاہی دہیم	۵۵۷۷
رسانید یک نیک غولے خبر	ازیں حال بخرسرو نامور	۵۵۷۸
نہانی بہ تدبیر آں کار شد	دگر روز چوں شاہ ہشیار شد	۵۵۷۹
نویسند فرمانے از شہر یار	بفرمود بر مفتح بہر دیار	۵۵۸۰
بگیرند بہر بند سہ ہائے گل	کہ اندر فلاں روز ہر جا مغل	۵۵۸۱
کشیدند خنجر عوانان راز	چو آں روز میعاد آمد فراز	۵۵۸۲
یکایک مراد ما بر میدند سر	بہر جا مغل بد دریں بوم دہر	۵۵۸۳
بہر شہر بس خون ناحق گذشت	بیک روز جلد مغل شہ گشت	۵۵۸۴
کند راہ بر ہائے خشم آوری	بلے چوں ز سوراں یکے لشکری	۵۵۸۵
ہمہ لشکر خویش را رہ زند	ازیشاں یکے نیش ناگہ زند	۵۵۸۶
رہد دروازاں نیش بے انگیں	چو بر خشم آورد گرم و کیں	۵۵۸۷
چنین است آئین اصحاب زور	زند دست بیجاں کند جلمہ مور	۵۵۸۸
چو مارے بہ عید بہ لیل و نہار	دلے مرد رہ گرچہ از نیش مار	۵۵۸۹
بروشش مورے نادر دروا	خنو اہد کہ در دے رسد مار را	۵۵۹۰
دریں تارہ را کن رہ مور و مار	توگر ہستی اے راہر دہوشیار	۵۵۹۱
پے توسفہ بہر روز بستہ میاں	چو موران برد اندریں کارواں	۵۵۹۲

نوٹ کی تشریح کیلئے تمبیہ ملاحظہ ہو۔

کزیں ہر دو خصلت پشیاں شوی	چو ماراں مکن عادت کز روی	۵۵۹۳
شب در دست خیالات باش	بدست انچہ داری درین پیاںش	۵۵۹۴
ہمی گو بہر محفلہ باہد خودش	ازاں سستی ار یکدم آئی بہ بخش	۵۵۹۵
ز حرب چپ و راستم دار ہاں	بیاسا قیاتازہ کن باغ جاں	۵۵۹۶
نماندہ مرا فرق لیل و نہار	چنان مست کن کز یس دیاں	۵۵۹۷

مناقب سلطان علاؤ الدین طاب قدہ

بود در ہمہ کار ہا کا مگار	کسے را کہ نصرت کند کردگار	۵۵۹۸
ہمہ سرکش از کشد پائے بند	در آرد سر گردناں در کند	۵۵۹۹
سر آسمان آید اندر زمین	ہر دو گر کشد آسمان تیغ کین	۵۶۰۰
بچاکب زنی ضبط عالم کند	بچاکب سر چاکباں بشکند	۵۶۰۱
بانسون اسیر آید آہر منش	بتابند شاہاں ز چاکب منش	۵۶۰۲
بود قات تافات دہش غلام	چو عنقا بخواد در آرد بدام	۵۶۰۳
خیزد و گرد در جہان عبوس	چنین شہزادہ شگندہ فیلقوس	۵۶۰۴
یکے بود آں شاہ را ہم عنال	ولیکن در اقلیم ہند و ستال	۵۶۰۵
کہ اسکندر ثانیش بد خطاب	علاؤ الدین آں خسرو کامیال	۵۶۰۶

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۶۰۶۴۱۰	محمد شہش خواندہ گیتی بنام	شہ عادی ش گفہ عالم تمام
۵۶۰۸	بنامش رواں سکہ ز خسروی	بر د ختم گشتہ جہاں پہلوی
۵۶۰۹	عجب سکہ بر مہر شاہی زده	جہانش دم نیک خواہی زده
۵۶۱۰	گراموز در سکہا سنگری	ندارد بجز مہر اد برتری
۵۶۱۱	دراں بیت سالے کہ ابو دشاہ	سپاہش بالید بس کدہ و کاہ
۵۶۱۲	بر ہندوستان چوں بینی سخت	در آب دریا بمغلاں بہ بست
۵۶۱۳	بہ عہدش مغل ہفت بار آب بند	گذشت از پے قصہ اقلیم ہند
۵۶۱۴	شنیدم ز پیراں کہ ہر ہفت بار	ز اقبال آں خسرو کا مرگوار
۵۶۱۵	مغل زین بر دہوم کا مے نیافت	گئے سر بقائم زدو کہ بتافت
۵۶۱۶	بر آرد بر گرد دہلی حصار	حصارے کہ نامحشرش پایدار
۵۶۱۶	بر اندازہ بر فرق الموتیاں	کہ فرق از زین و دخت کم بود شاں
۵۶۱۸	مرال قوم راہل ہندوستان	بخوانند بودہ بہندی زباں
۵۶۱۹	بہ عہد خود آں شاہ اہل بہشت	تہی کرد عالم از اں قوم زشت
۵۶۲۰	کسے کو بدوشش بخورد و شراب	شدے خانانش سرا سر خراب
۵۶۲۱	بہ عہدش جہاں جملہ آسودہ بود	کسے کم بجز فستہ فرسودہ بود
۵۶۲۲	زار زانی در عہد آں کامیاب	گلاب و غسل بود ہم نریخ آب
۵۶۲۳	بہ عہدش کسے جز غم دیں نخورد	بدوشش کس از غم شکایت نہ کرد

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

غم خلق می خورد تا زنده بود	۵۶۲۴
غرض چوں ہمیں شاہ فیروز فن	۵۶۲۵
بشد فارغ از کشتن کافران	۵۶۲۶
حصارے بنا کر در سیر گاہ	۵۶۲۷
خویش مرزاں قصر ابود نام	۵۶۲۸
چو در عہد اکس گرسنه مانند	۵۶۲۹
ز شاہاں ہو گئے عصمت برود	
کہ بود است دیں پر پلوہوں شکن	
حریفے مانند شش بہ ہندوستان	
کہ بود اول آسجائیکے قصر شاہ	
بہ پیرانشش کردہ حصے تمام	
جہاں حصن را نام سیری بخواند	

خبر رسیدن علی بیگ و ترمک بر سلطان علاء الدین و نامزد کردن ملک ناک را بدفع ایشاں

در اٹھ بہر شہر و کشور شاد	۵۶۳۰
بہ پیشش کمر بستہ اہل کلاہ	۵۶۳۱
دشش زیور و خاطر شش شاد کام	۵۶۳۲
بر آسناں کہ ہموار د آیین دوست	۵۶۳۳
بدار الاماں بانگ قمری فلکند	۵۶۳۴
بنالید پیشش شبہ کامیاب	۵۶۳۵
زار و دوش کشیدند ایدر چشم	۵۶۳۶
ز دند آتشی در نواحی ہند	۵۶۳۷
کہ منصور خوسے ست خرم نفس	۵۶۳۸
و ترم شد کہ در ملکش افتد خضر	۵۶۳۹
گل عیش شکفت از اں خار غار	۵۶۴۰
کہ آسودہ و نگاہ شیدار بود	۵۶۴۱
ز امید و ہمیش بود ناگزیر	۵۶۴۲
در اں قصر یک روز بار ببار	
ہمی کرد عیشے در اں بار گاہ	
ز جان و دلش گشتہ عالم غلام	
در اں خرمی عالم فتنہ دوست	
بہ پیانیہ نوشش زہرے فلکند	
سفیندیم کیے پیکے آمد شتاب	
بگفتا علی بیگ و تارک ہم	
خودشاں گذشتند از آب سند	
بجز شاہ کس نیست فریاد رس	
اگر زیں خبر خسر و با خبر	
ہم آخر شنیدم بیایان کار	
بلے مردم اندر جہاں تابود	
بود تا دریں گل سکونت پذیر	

نوٹ کی نشر کے لیے تحریر ملاحظہ ہو۔

لیکن نداند سر انجام کار	۵۶۴۳
زند آدمی لات دانش بے	۵۶۴۴
بسایم که شادی بی پایان است	۵۶۴۵
بیاساقیا جام صافے بسیار	۵۶۴۶
چنانم کن که بهشت و جسم	۵۶۴۷
اگر چه بود زیرک و هوشیار	
خدا آنچه داند نداند کسے	
بسایم صافی که در خوش فردست	
که در دوش نباشد در انجام کار	
نماند مرا جائے امید و بیم	

مصارف در ملک نانک باعلی گوتے تاک و فیروزی یافتن او

چو بشنید آن خسرو کامگار	۵۶۴۸
بفرمود تا نانک نامور	۵۶۴۹
زند کوست و نیمه بیدر برد	۵۶۵۰
چو بہر سہرام کردیل سرفراز	۵۶۵۱
چو تنگی و چوں تعلق و فرستی	۵۶۵۲
ہو بند در اں ہمت خویش را	۵۶۵۳
چو مرداں کند قصد فوج مغل	۵۶۵۴
دش گشت بدو ہائے رود	۵۶۵۵
ز رہ را کند جامہ و خود جام	۵۶۵۶
شب دروز باشد چو مردان کار	۵۶۵۷
غرض چوں فراداں دش دادشاہ	۵۶۵۸
ملک نانک آخر یک میسرہ	۵۶۵۹
کہ فوج مغل آمد اندر دیار	
کہ بود است سرشکے سخت سر	
سہراں سپہ با خود افزوں برد	
چو محمود سہر تہیہ کہنہ کرد	
چو نو لک چو قستکہ بعد دل خوشی	
کہ راند صفت خصم بہمش را	
خورد خون دشمن بتوینیل	
کشاید زر گہائے بدخواہ رود	
کند خواب و آرام بر خود حرام	
قوی خاطر و خوشدل دہوشیار	
بدو نامزد کرد افزوں سپاہ	
کہ بود ست در صفدری استرہ	

ہمیر اند شکر پے کارزار	سیہ اند از حضرت شہید	۵۶۶۰
سپاہ مغل گشت ناگہ پدید	برہانسی ساروہ جوں در سید	۵۶۶۱
چوبازے کہ یابد دل شیر نز	شنیدم ملک نانک نامور	۵۶۶۲
صفت قلب را جملہ پامال ساخت	یکایک بر افواج کا فریاد ساخت	۵۶۶۳
نہادہ بدلاں از دوسو سر بجنگ	زمانے مغل کرد آنجا درنگ	۵۶۶۴
اجل دادہ ہر سوندے ہلاک	بر اندر شمشیر جا کاک پلاک	۵۶۶۵
چور خشیدن برق شہائے تار	در نشیدن تیغ اندر غبار	۵۶۶۶
صد اخاست از گنبد آسمان	ز آواز کوس و ترنگ کمان	۵۶۶۷
چشمہائے ہندوستان خیر گشت	یکے تیرہ جنگ در آنجا گذشت	۵۶۶۸
بگفتا کہ یکبارہ جنبد سپاہ	ملک نانک بندہ خاص شاہ	۵۶۶۹
تبازند یکبارہ ویران و پور	بیارند بر فوج بند خواہ زور	۵۶۷۰
بقلب مغل داد یکسر عنان	شنیدم چو افواج ہندوستان	۵۶۷۱
کہ بودست با عزم و فر و شکوہ	علیگ شہزادہ آل گردہ	۵۶۷۲
کہ در عکس تیغش نمودے اجل	دگر گرش چیرہ تر تاگ میل	۵۶۷۳
سراسر شد افواج شاں در فرار	ستادند آنجا چو مردان کار	۵۶۷۴
صفت ہند شمشیر ہندی کشید	چو فتحے چین ہندیا نرا دوید	۵۶۷۵
براں جوی ہم از گشتگان گشت پل	بر اندند جوئے ز خون مغل	۵۶۷۶
کہ بودند ہر دوسپہ را اسیر	علیگ دتر تاگ آمد اسیر	۵۶۷۷
گر وہے سرائے بر میدند سر	سپاہ مغل جملہ شد بے سیر	۵۶۷۸
دگر جملہ شد کشتہ از تیغ و تیر	ہزارے دہے زندہ شد دستگیر	۵۶۷۹

فقادہ بدست سپہ سی ہزار	شنیدم ذاسپان ملک تار	۵۶۸۰
مہ را پیش عالم افزود شد	چو ناک در آن جنگ فیر شد	۵۶۸۱
دوم روز از آن لغز و فرخندہ جا	بہستہ علی بیگ و تاترک را	۵۶۸۲
نہ تنها کہ با لشکرے کامگار	رواں گرد در حضرت شہر یار	۵۶۸۳
کہ فوجش نظر یافت بردشمنان	چو بشنید آن خسرو کامراں	۵۶۸۴
بہ نزدیک در گاہ شہر با ظفر	در آمد ہماں ناکت نامور	۵۶۸۵
ز شادی بد او آن شہ شاد کام	شنیدم کہ بر تخت زر بارعام	۵۶۸۶
شد آراستہ از بیں دیار	ستادند در بار اصحاب بار	۵۶۸۷
ابا سر فر از آن پختہ نبرد	در آمد ہماں ناکت شیر مرد	۵۶۸۸
چو شد دید رویش شد اندر نشاط	بوسید از دور شہر البساط	۵۶۸۹
پہ پیش شہ آورد و با بند غل	ہماں ہر دوسر لشکران مغل	۵۶۹۰
کہ بگرفت در وقت تاراج شاں	ہزارے دوسر مرد افواج شاں	۵۶۹۱
بیاد و با بند در بار بجای	ہمہ غرق آہن ز سر تا بجای	۵۶۹۲
کہ تنہائے شاں ریخت در کار زار	دگر چند گردن ز سر کردہ بار	۵۶۹۳
فرزد بے از کنیز و غلام	بسے خرگہ واسپ و زین و لگام	۵۶۹۴
بیاد یلان سپہ را بدست	کہ از بنگہ خصم گاہ شکست	۵۶۹۵
بسے شکر ایزد ہی گفت شاہ	کشیدہ یکایک در آن بارگاہ	۵۶۹۶
کہ افزود تیرہ تن از جان پاک	چو فارغ شد از لشکر یزدان پاک	۵۶۹۷
برا شہر نشاط بند بر بند غل	بفرمود پس بندیان مغل	۵۶۹۸
منادی کنان از در شہر یار	سپاند دست خوانان مہار	۵۶۹۹
چو شہر شد جملہ را سر برد	بہ شہر در شہر شانرا برد	۵۷۰۰
کہ آورد ناکت جہاں در جہاں	بگفت از سر تاسے این مدبراں	۵۷۰۱

زور و ازہ یک تیر پرتاب دار	۵۷۰۲
پس انگہ علیگ و تر تاک را	۵۷۰۳
کہ بندے بہرند و خلعت دہند	۵۷۰۴
شنیدم از ان پس کہ آپ شاہ را	۵۷۰۵
بگفتا بدر گاہ خدمت کنند	۵۷۰۶
بہر یک کینزان ہندی نژاد	۵۷۰۷
چہ نان و چہ جامہ پہ نقل و شراب	۵۷۰۸
یکے روز تر تاک بعد از دو ماہ	۵۷۰۹
چو شد دست گفتا سچا ہم کجا	۵۷۱۰
چو شنید شہ شد برو بد گماں	۵۷۱۱
علیگ را ہم پس انیکہ و سال	۵۷۱۲
بر آرنڈ بڑے برون حصار	
ہاندم بفرمود سہ ماہ نروا	
کلا و شرف بر سر شاں نہند	
رہا کرد شاں را و خلعت بداد	
دل از دعویٰ سرکشی بشکستند	
معاشے بفرمود شاں بر مراد	
ہمی داد شاں خسر و کامیاب	
شرابے ہی خورد در بزم گاہ	
چو شد اسب و ترکش کلا ہم کجا	
بگفتش کہ ریزند خون در زماں	
ز خنجر درون ہی گشت حال	

قصہ طیب برن و متبہ شدن سلطان علاء الدین و در راستی کوشش کردن

شنیدم طیبے ز ابنار ہند	۵۷۱۳
بکار طب آں ہند و ہی ہوشیار	۵۷۱۴
مگر ساکن موضع برن بود	۵۷۱۵
علا بچے بکر دے برائے خداے	۵۷۱۶
معاش از زراعت بہر دانستے	۵۷۱۷
بشے خفہ بود آں طیب گزین	۵۷۱۸
ز لنگا مگر قوسے آہر سناں	۵۷۱۹
بدان تاکند جمع ادا ز گیا	۵۷۲۰
کہ در بنف و قارورہ بدول پسند	
یگانہ شدہ اندراں روزگار	
بکار مر بیضاں مدومی نمود	
گشتے بہ ہر کس متنا نمائے	
پے در منداں دوا ساختے	
کہ بگرفت مہدش ہوا از زمین	
پے بردنش بستہ آں سب میان	
ز بہر بہر ہیکین باز و دوا	

گر بود از عسلے ناتواں	بہبہکین ہاں شاو آہرناں	۵۷۲۱
بہ لنگا بر دند مہد طبیب	غرض چونکہ آہرناں مہیب	۵۷۲۲
بر دند پیش بہبہکین شتاب	بگردند بیدار شش آنکہ خواب	۵۷۲۳
عجب کرداں خلق و شہر عجیب	شنیدم چو بیدار شد آن طبیب	۵۷۲۴
دروساکن آہرناں بی قیاس	حصارے عجب دیدنیاں اس	۵۷۲۵
دش آمد از روئے شاں در ستوہ	بہ حیرت شد از پیکر اں گردوہ	۵۷۲۶
کسے گا و دیدار و عفریت فن	کسے آدمی صورت و پیلتن	۵۷۲۷
کسے از دہا پیکر و غول سار	کسے شیر ہیئت دے شانخدار	۵۷۲۸
چپ دراست اں قوم بستہ مکر	بہبہکین نشستہ بیک تخت زر	۵۷۲۹
چو بیمارے آہے نہاکی کشید	طبیب اینینیں مجھے چوں بدید	۵۷۳۰
کہ و سواسل ازیں خواب اندرین ست	بدل گفت کیں خواب آہرین ست	۵۷۳۱
چہ خواب ست کہ گرفت از دہا	چہ روز است پیش آمد مشہرا	۵۷۳۲
مراد را بگفت دلایہ کنناں	طبیب اندر دود کاہرناں	۵۷۳۳
مگر داز تماشاے دیواں دژم	کہ ہاں لے طبیب مبارک قدم	۵۷۳۴
بہبہکین دریں شہر شد شہر یار	یقین داں کہ لنگاست این خوش حصار	۵۷۳۵
یکے در پیدار شد شش بے دوا	چو بیسار شد کار فرمائے ما	۵۷۳۶
بشورید خوشش بہر صبح و شام	قتادے پدید آمد اندر مشام	۵۷۳۷
نشد یک جوی ہم از اں در دم	بے حیلہ کردیم و تدبیر ہم	۵۷۳۸
ز بہر علاجش دریں بوم دہر	ترا خاص لے مرد صاحب ہنر	۵۷۳۹
ز آرد دنت زحمتے بردہ ایم	شباشب ترا بہر شش آرد دہ ایم	۵۷۴۰
بد آنساں کہ دانی غلابے بساز	کنوں بہر ایں لے گردن فراز	۵۷۴۱
شد آشفہ و دل پریشاں طبیب	چو ایں قصہ بشنید از ایشان طبیب	۵۷۴۲

گدشتہ بردگرم دوسرے جہاں	۵۷۴۳	چوبیس دیدہ بود است سووزیاں
کہ خوانند سالانہ خواں را شتاب	۵۷۴۴	فرہم شد و گفت شانزہ جواب
بیار و خوش پائے مہود را	۵۷۴۵	بگوئید کہ بہر نفسہاں روا
کندیش من خوج آنرا تمام	۵۷۴۶	بدان تا غذائے کہ دار و دام
توانم کہ گردم طبیعت ششاس	۵۷۴۷	چو از اکل و شرابش بگیرم قیاس
چپے دفع ایں درد و درماں کنم	۵۷۴۸	وزاں پس توانم کہ فرماں کنم
بہر سود و بدیدند شور افگشاں	۵۷۴۹	شنیدم ہماں لحظہ آہر سناں
پیش بھجیکن کشیدند زرد	۵۷۵۰	طوائے کہ مہود پر ہنیز بود
چھ چند آچار اخلاط پر	۵۷۵۱	ز پختہ برنج آخورے چند پز
زمیش دشر بیش از وہ ہزار	۵۷۵۲	زماہی دریا ہزارے سہ چار
بے برہ از سیلی کوہ دشت	۵۷۵۳	بے آدمی کردہ بریاں درست
بجائے دواہائے حیفہ شکن	۵۷۵۴ F. ۱۶۴	ز کوہاں پیلاں بے باب زن
ز وہ تو وہ ہر سوچہ گویم کہ چند	۵۷۵۵	ز گاؤں گاؤں زمیش داؤگو سپند
بیکدم بخوروش بھجیکن تمام	۵۷۵۶	ہناوندیش آہر من آنرا تمام
در آمدنش زان تماشا بدرد	۵۷۵۷	چو ہند و تماشائے پر ہنیز کرد
کہ گردم ز دست شیاطین رہا	۵۷۵۸	بدل گفت کاہدیر چہ سازم دوا
سلامت ز آہر سناں کم روم	۵۷۵۹	گراید نہ کہ زیں کارنسکہ شوم
کہ یا بدرہائی بستہ ہر مرد	۵۷۶۰	کیے حیلہ باید دریں کار کرد
بگویم مگر راست آرد خدا	۵۷۶۱	قیاس سے بہر ہنیزیں دیو را
بگفتا کہ اے مرد مجروح تن	۵۷۶۲	وزاں پس رخ آورد ہر امن
شدم آگہ از درد و درماں تو	۵۷۶۳	مگر فتم قیاسے ہم از خون تو
سہ پر ہنیز ہوا رہ پر پائے دار	۵۷۶۴	اگر بایت صحت پایدار

یکے آنکہ تنہا مخور مینچ چسیر	۵۷۶۵
سیوم خوردن آدمی کن رہا	۵۷۶۶
دو اسے کہ گفتسم ترا آشکار	۵۷۶۷
دگر خود ازین ہم نیسا بی شفا	۵۷۶۸
چو آہرمن این ہر سہ پر ہیز نغز	۵۷۶۹
سہ روز سے برا لگو نہ پر ہیز کرد	۵۷۷۰
طیب گزیں را طلب کرد پیش	۵۷۷۱
وزاں پس بعد لطف گفت ای حکیم	۵۷۷۲
کنون ہر چہ مطلوب داری زین	۵۷۷۳
کہ ریزم بدامان تو بے خطر	۵۷۷۴
چو بشنید از دی طیب این سخن	۵۷۷۵
مگر آنکہ در خانہ من مرا	۵۷۷۶
چو آہرمن این قصہ از وی شنود	۵۷۷۷
بگفتا کہ البتہ چیز سے بخو اہ	۵۷۷۸
دگر بارہ گفتش طیب گزیں	۵۷۷۹
بدست ست ملک قناعت مرا	۵۷۸۰
بداں جفت دایم زراعت کنم	۵۷۸۱
چو مصر فزون ست و حرم اندک ست	۵۷۸۲
چو این کمتر است از تو مطلوب من	۵۷۸۳
ز بسیار خوردن بہر ہیز نیز	
کہ ہست گوشتش جملہ علت فرا	
شب در دوزا جان و دل ہوشدار	
ز بہر تو از خانہ آرام دورا	
نیوشید از این مردیدہ مغز	
شنیدم تنش گشت فارغ ز درد	
بتعظیم بنشاندر تخت غویش	
مرا شد صحیح از تو شخص سقیم	
بخو اہ اسے خود مند فر خند و نین	
چہ دروچہ گوہر چہ ستیم چہ زر	
بگفتا بخو اہم ز تو ماسیج من	
رسانی بہ خوبی ازین زشت جا	
شنیدم دگر بارہ بدش نمود	
وزاں پس رواں شو ازین جایگاہ	
کہ لے شاہ دیوان روئے زین	
بنخانہ است دو جفت زراعت مرا	
ہم از حاصل آں قناعت کنم	
ہنرم زد و خاک ہر دو یکے ست	
کز اید ز رسانی مرا در وطن	

چو بشنید آہر من این داستان	شنیدم من از زمرہ پاستان	۵۶۸۴
کہ یکبارہ دل از تننا شکست	عجب کرداں مردہمت پرست	۵۶۸۵
باسباب فانی کم آلودہ کرد	چو ہمت ہاں ہمت آلودہ فرد	۵۶۸۶
چو در رفت ہمتی مستقیم	بلغت آنکہ آہر من کائے حکیم	۵۶۸۷
کنوں دل ز نامزد پردا خستی	دو اے تن سوختہ ساختی	۵۶۸۸
ہماں پندرا کم فراموش کن	یکے پند آہر مناں گوش کن	۵۶۸۹
بلن سہی روز و شب و صبح و شام	بکار زراعت چو ہستی مدام	۵۶۹۰
نیفتد خیانت در دنیسم جو	کہ از کاستن تا بوقت درو	۵۶۹۱
نیاید گئے دست آہر منے	یقین دانکہ در اینچنین خرمنے	۵۶۹۲ F160
ز بے برکتی سر بنقصاں کشد	بہ گنجے کہ دست خیانت رسد	۵۶۹۳
شیاطین در دگشت در ترک و تاز	برو دست آہر مناں شد دراز	۵۶۹۴
یکے میوہ دست خود مسند داد	شنیدم چو آہر من این پند داد	۵۶۹۵
منافع بسے دارد اے ہوشیار	بگفتا کہ این میوہ خوشگوار	۵۶۹۶
ایانیک خواہان خویشت بجز	از نیجاہ بوم در خویش بر	۵۶۹۷
ز ہر تخم گردد درخت آشکار	دو سہ شمش آنکہ باغے بکار	۵۶۹۸
تہی بنود از بار سال تمام	درختش برو مسند باشد مدام	۵۶۹۹
گل دبارش آید منافع کرے	بود رنگ و بولش دل و جان فرے	۵۷۰۰
کہ مشد نادر این تحفہ در ہر دیار	ز بار بلک خود ایں یاد گار	۵۷۰۱
در اں بوم و بر عزت افزایدت	چو مردے طبعی بکار آیدت	۵۷۰۲
عجب کرداں میوہ مرد و غریب	چو از دست او میوہ بستد طبیب	۵۷۰۳

بسوئے دفاق خود آمد فراز	ز پیش بعد نرجمی گشت باز	۵۸۰۴
زیارگان چادرے زرنگار	چو شب بست بر چهره روزگار	۵۸۰۵
شنیدم چو پاست ز شب رفت بیش	طیب گزین خفت بر مهد خویش	۵۸۰۶
درا سجا اگر گشتد یکسر هوا	رپودند آهر سناشش ز جا	۵۸۰۷
چو دریافتندش مقام از نشان	بر بکشتن سپردند در یکا ناں	۵۸۰۸
کز آنجا رپودند بار سنگست	نهادند مہدش در آنجا جیت	۵۸۰۹
سوئے ملک خود هر یک سر نهاد	پس آنکه از آنجا بر آئین باد	۵۸۱۰
کہ بودش زہر علی اور انسیب	چو شد روزید اگر گشت آن طیب	۵۸۱۱
کہ بود است در آن خانہ یک قرن پیش	نظر کرد اندر شہستان خویش	۵۸۱۲
بلے عاشق مسکن است آدمی	چو بخت بخت از خرمی	۵۸۱۳
ہمہ حال خود پیش ایشان براند	پس تباع و اطفال خود را بچاند	۵۸۱۴
بر دلش شد ہر یکے جاں فشاں	چو بعد از نہ روزش بدیدند شاں	۵۸۱۵
وزاں پس ہمہ شہر و کشور شنید	بہمسارگان ایں حکایت رسید	۵۸۱۶
کہ تخم ریزی دگل پروردی	مگر بود وقت زراعت گرمی	۵۸۱۷
دل اندر شروع امانت نهاد	ہماں پسند آہرمن آورد یاد	۵۸۱۸
تفادت نہ شد تا بوقت درود	چناں کرد کوشش کہ یکدانہ جو	۵۸۱۹
کہ بود است بعنایاں روزگار	شنیدم ہماں قایمی ہوشیار	۵۸۲۰
وفاے در اں گشت کامل بدید	بکشتش مساحت کماں در رسید	۵۸۲۱
ز ہر دانہ گشت مقصد فزوں	زہر شاخ صد خوشہ زدہر بروں	۵۸۲۲
بخواند آنکہ صاحب کشت را	عجب کرد اناں کشت کامل وفا	۵۸۲۳
بکشت چہ اقبال سایہ فلند	بر رسید از دی کہ بے بخت مند	۵۸۲۴
دریں خاک تخم سعادت کہ بخت	بگوار است تا خاک گشت کہ بخت	۵۸۲۵
ندید است مردے دفائی چہیں	کہ در ایچ دستے بردی زہیں	۵۸۲۶
کہ کشتش برآموزہ براستی	ہماں بکشت کار از سر راستی	۵۸۲۷
ہی گفت و ایں قاتی می شنید	بجز راست گفتن گریز نہ دید	۵۸۲۸

دراں پس دعا گفت خاموش گشت	چو پیش گفت آن همه برگشت	۵۸۲۹ F. ۱۶۶
عجب کرد این طرفه روزگار	چو بشنید از مردم پوشیار	۵۸۳۰
طیب گزین رفت در تنگنا	فرستاد آن تحفه را پیش شاه	۵۸۳۱
دوسه تخم بر مرد آزاده بود	از آن میوه کا هر منش داده بود	۵۸۳۲
ز بعد زین بوس پیشش نهاد	همان تخم را بر دیر شاه راد	۵۸۳۳
همان سرگذشت خود آنکه بگفت	ستاد و حاکم شهنش بگفت	۵۸۳۴
هم آخر چو قصه بیایان رسید	همی گفت دشا و جہاں می شنید	۵۸۳۵
دراں پس بگفتا چو کار آگہاں	عجب کرد این قصه شاه و جہاں	۵۸۳۶
از آن پس بستش مثلے دهند	کلاه شرف بر سر او نهند	۵۸۳۷
نخواهد که حصه باد شاه	کز اولاد او هم در آن تنگنا	۵۸۳۸
که او صافش از مرد بخود شنود	همان تخم گفتا که کار نندود	۵۸۳۹
بر می داد بر دند در پیش شاه	چو شد کاشته از پس چند گاه	۵۸۴۰
دلش گشت شاد به صدق طیب	چو شد دید آن میوه پس غریب	۵۸۴۱
بدفع خیانت شر دے نمود	دراں پس شنیدم که تا زنده بود	۵۸۴۲
بهمدش همه سنگها گشت رست	یکے حبه هم تفاوت نخواست	۵۸۴۳
همه چیز را شد بعشرے بها	اثر کرد آن صدق در زرخشا	۵۸۴۴
دعا گوئے او گشته هر صبح و شام	بهمدش بیا سود هر خاقان عام	۵۸۴۵
مرا و را همان صدق همراه گشت	هم آخر جوزین کو پیکه برگزشت	۵۸۴۶
کز و نجا کرد از یک پیشیز	عجب کیمیا می است صدق از نوز	۵۸۴۷
ابا کو بها طرح کردن توان	از حبه در گره امتحان	۵۸۴۸
که دارم بدعوائے دیں راستی	خدا یا مرا هم بدیں راستی	۵۸۴۹
ز صدقم کرداں چو شت طیب	ازین بخش مارا چو کامل نصیب	۵۸۵۰
مدام از خود هر یکے بار دار	زیک شاخ من گشت زراں هزار	۵۸۵۱
ز شاخ مرادم بکن بارور	خصوصاً درین گشت زار هنر	۵۸۵۲

۵۸۵۳	بداں تاجو دہقان زحمت گزین	کہ بے شرکت دیوکارم زمیں
۵۸۵۴	خوم برازیں باغ بقیل و قال	کہ زحمت بہر دم دین خشک سال

ذکر مجلس کردن سلطان علاؤ الدین دہر

انداختن شراب و شراب خانہا

۵۸۵۵	شنیدم کیے روز شاہ کریم	بیار است بزمے چو باغ نعیم
۵۸۵۶	حریفان طلب کرد بس یک بیک	چو غزوینا سخاں و چوں قیر بیک
۵۸۵۷	چو اس چاشنی گیر شیریں جواب	کش آمد خداوند زاده خطاب
۵۸۵۸	چو قیران شیر افکن و دیو بند	کہ بود دست گردن کشتے ہو شمند
۵۸۵۹	دگر سر فرزادان تسلیم دار	کہ بدہر کیے محرم شہر یار
۵۸۶۰	حریفان محرم در راں بزم گاہ	بفرمان آں شاہ گیتی پناہ
۵۸۶۱	نشستند در پیش شہ با ادب	خود شے بر آمدند اہل طرب
۵۸۶۲	ہمی گشت خوش جام کنیسی دی	ہمی داد دور کہن را نو می
۵۸۶۳	نوائے مغنی بلابل نظر	ہمی داد از عالم جاں خبر
۵۸۶۴	فونے دل انگیز آمد سرود	دے عشق آئین آمد سرود
۵۸۶۵	ہمہ ساز او آلت سوز جاں	ز سوزش رسد دود بر آسمان
۵۸۶۶	نوائے کہ مطرب بر آرد بندوق	چہ نقطہ خوش است آپ بے مہمانی شوق
۵۸۶۷	غرض اند راں بر فکہ بید رنگ	ہمی گشت ساغر براہنگ جنگ
۵۸۶۸	چو خورشید در دامن با ختر	نئے لعل می گشت در جام زر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

زیریں درآمد دریاں بزم گاہ	دراں حال شخنے زخاصاں شاہ	۵۸۶۹
پس آنگہ زباں باادب برکشاد	دعاگفت شہ رازیں بوسہ داد	۵۸۷۰
گواندہ بادت بسے روزگار	بگفتا کہ شاہائے خوشگوار	۵۸۷۱
ہماں بہ غم زیر دستاں خوری	دلے حاجی نقل اندرین ادوی	۵۸۷۲
زمیں باد از جرعہ ریز تو پاک	مبادا ضعیفے بدورت ہلاک	۵۸۷۳
بہ عہدت کہ حق راگز میں بندہ	شنیدم کہ امر ز در مستدہ	۵۸۷۴
چناں گشت انبوہی مردماں	پئے غلہ اسے خسرو کامراں	۵۸۷۵
شد آنجا ضعیفے دوسہ پایمال	کہ از غایت قحط خشکی سال	۵۸۷۶
شد افسردہ دستے زساغر کشید	شنیدم چو شہ اس حکایت شنید	۵۸۷۷
کہ آمد فرو از شہ شراب	چناں زین خبر شد در روش خواب	۵۸۷۸
کہ غافل شدم از دیار دامن	بگفتا کہ مدللے بر عیش من	۵۸۷۹
کہ زد آتش ایام در خرم	چناں برد از راہ آہر منم	۵۸۸۰
ندانم چہ گویم بفر دوا جواب	ازیں ستم شد جہانے خراب	۵۸۸۱
شد از غفلت خود ندامت گرلے	بگفت اس وزد گر یہاکی ہائے	۵۸۸۲
بہ میخانہ آتش در زرنند	پس آنگہ بگفتا قدح بشکند	۵۸۸۳
بگویند بانگ مہابت زناں	لقبیاں بہر سو منادی کناں	۵۸۸۴
شود خان دمانش سر امر خراب	کہ بہر گودرین دور نو شد شراب	۵۸۸۵
کہ بودند در دورادہ ہوشیار	دزاں پس طلب کرد مردان کار	۵۸۸۶
بجاں انداز قحط و تنگی سال	بگفتا کہ خلقے دریں خشک سال	۵۸۸۷
بہر نصیحت تا بوقت غروب	کشائید ابار ہائے خوب	۵۸۸۸
بدادہ ندر بخ کہن مستقیم	فروشدند غلہ بہ نرخ قدیم	۵۸۸۹
رسانند خستہ دلا نرا بکام	برند آفت قحط از خاص و عام	۵۸۹۰

۵۸۹۱	برآرند هر محسّر را بدار	مگر آنکه تايب شود ز احتكا ر
۵۸۹۲	فراخي برآرند و نيكی بربند	بدین ساں همه شهر را پدور بند
۵۸۹۳	ز بازار هر روز دقت غروب	بریدایاں بیارند نرخ خوب
۵۸۹۴	پس آن ز خواجه در پیش شاه	بگویند یک بهر شمارگاه
۵۸۹۵	گر دے که از فاقها سوختند	دل از آتش جوع افروختند
۵۸۹۶	هم از مطبخ خاص شفقت کنان	بهر روز شان را رساند تاں
۵۸۹۷	شنیدم بده روزے آن سرفراز	جهاں را بر دلق در آور د باز
۵۸۹۸	چنین آید از خسردان کریم	که از خلق دحق شان بود شرم و بیم
۵۸۹۹	غم زیر دستان عالم خوردند	دزین غم دے آنجوش کم خوردند
۵۹۰۰	همه بر رعیت رعایت کنند	همه در حمیت حمایت کنند

عزیمت کردن سلطان علاؤالدین در

سیوانه و فتح آں

۵۹۰۱	غرض چونکه آسود شهر و دیار	زد تپی برون خیمه زد شهریار
۵۹۰۲	سپه را بر آهنگ سیوانه راند	بر آئین شاهان فرزانه راند
۵۹۰۳	پس سیوانه چون لشکر شده رسید	شنیدم که بهندوبه دزد و فرزند
۵۹۰۴	چهل روز لشکر بهر منبع و شام	خور و خواب بر خویش کرده حرام
۵۹۰۵	همی کرد قصد به بیگانه و گاه	به پیچید در حصن سیوانه شاه
۵۹۰۶	چو در ماند از سختی آں حصار	شبه بر در حق نبالسید زار
۵۹۰۷	چو شب شد باختر نمودن گرفت	بجوابش نمودند فتنه شگفت

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

کے پیر مردے کلیدے بداد	کہ گوئی بہ دست شہنشاہ راد	۵۹۰۸
در مملکت برگشا زین کلید	ہمی گفت کاے شاہ اختر سعید	۵۹۰۹
زیر مغربی ریخت برکو ہمار	چو عراده زرز نیلی حصار	۵۹۱۰
دلِ خویش در را حق کرد راست	شہِ شرق از تخت زریں نجاست	۵۹۱۱
کہ ایند سپئے فتح را ہشمن نمود	بشکر خدا برد سہم در سجود	۵۹۱۲
ستہ تیغ بردست دبر گاہ شد	بفیروزی خود چو آگاہ شدہ	۵۹۱۳
نقیباں بہ شکر خدا در دہند	بفرمودتا زین برابرش نہند	۵۹۱۴
بہ پیکار این حصن بست و دگر	کہ لشکر شود ساختہ سر بسر	۵۹۱۵
جہانے سر اسر در آمد بجوشش	تبیرہ بر آورد ہر سو خودش	۵۹۱۶
سپہ را بفیروزی آراستند	سران سپہ جملہ برخاستند	۵۹۱۷
بہ دشمن کشی تمکینہ خواہ آمدند	ہمہ پیش دہلیز شاہ آمدند	۵۹۱۸
عناں رفت از دست خیم از نوب	پس آنگاہ شب بردیاد رکیب	۵۹۱۹
قرار از دل خصم شد در فرار	بہ یکبار برگشت گرد حصار	۵۹۲۰
تعیں کرد ہر صفدرے را النگ	وزاں پس شہنشاہ فیروز جنگ	۵۹۲۱
بشد در محلوستہ را و نفس	چو از نامائے ترکی دہندی جرس	۵۹۲۲
دہلہائے جنگی ز ہر سوز و ند	ہمہ سرکشاں چیں برابر و زدند	۵۹۲۳
چو شیراں پئے کارزار آمدند	خودشاں بہ گرد حصار آمدند	۵۹۲۴
ز خنداں گزشتند یکسر چو باد	شندیم ہم از اول با باد	۵۹۲۵
ز بن بر ہمارا ہمی کاغشت	بچوب اختر می جملہ ہشتاد	۵۹۲۶
ہمہ ہندواں کرد شکر رہا	بکنگر رسیدہ سپہ نیز ہا	۵۹۲۷
گئے سنگ دگر آتش انداختند	بسے ہندواں چارہ می ساختند	۵۹۲۸

نیا بد چو تدبیر شاں کار گر	۵۹۲۹
چو بسته از خفتسم راه گریز	۵۹۳۰
ز باران تیرے کہ از حد گذشت	۵۹۳۱
بس از چشمها غوں ہی رنجیتند	۵۹۳۲
بہر تن دو صدر رخہ افزوں نفاذ	۵۹۳۳
چو حال عدو دید شمشہ اینچنین	۵۹۳۴
بیار مذیک حملہ بر درشتاب	۵۹۳۵
بفرمان شبہ شکر آبد بکوش	۵۹۳۶
کیے حملہ کر دند بر حصم دوس	۵۹۳۷
سیرا خستہ ز فرقد گذشت	۵۹۳۸
سپہ رنت حملہ بکھن اندر دیا	۵۹۳۹
یکے مرد زنده نہ رنت از حصار	۵۹۴۰
گرفتہ ہاں سپیل شوم را	۵۹۴۱
شہش گفت تازہ و در گردن زنند	۵۹۴۲
دگر در آں خسرو سرفراز	۵۹۴۳
چو بار فتح بکفرت رسید	۵۹۴۴
بجاں دادن آنکہ نہادند سر	
ز آشفتنی شد دے در ستیز	
تن ہندواں حملہ غریبال گشت	
بغریبال تن غوں ہی رنجیتند	
دل ہندواں دیدن غوں نفاذ	
بفرمود تا سر کشاں گزیدن	
کہ اکنون در آمد کہ منتخباب	
دہل زن برآورد ہر سو خردش	
علمہائے کفار شد سرنگوں	
ہاں سستیل از حصن نو میدگشت	
ہمی راند ہر طرف جوئے غوں	
اسیر آمدہ حملہ خیل و تبار	
کشیدند در پیش فرماں ردا	
سرش را بکھنش معلق کنند	
بد نصرت سوئے تنگہ گشت باز	
ہمہ شہر از قزاقی آرمید	

رواں شدن ملک نایب و مصداق دادن

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

بالکٔ و اسیر شدن کبک بر دست او

یکے مژدہ بامہا بت بخواب	نہے دید آں خسرو کا سیاب	۵۹۴۵
ہجی گشت در بیشہ و مرغزار	کہ گوئی شہنشاہ برسم لشکار	۵۹۴۶
پدید آمد و کرد آہنگ شاہ	یکے شیر ناگہ در اں صید گاہ	۵۹۴۷
در آو در آں شیر را در کشت	ز خاصان خسرو یکے ہوشمند	۵۹۴۸
در اں حال صبح سعادت دید	اسیر اندر پیش خسرو کشید	۵۹۴۹
طلب کرد آنگہ معتبر ثواب	پوشد صبح شد راز سرفراز خواب	۵۹۵۰
یکے حرف از اں خواب کتر نہفت	ہیں خواب پیشش تمامی بگفت	۵۹۵۱
بر تعمیر مر شاہ را بوسہ داد	معتبر دعا گفت و دفتر کشاد	۵۹۵۲
بشارت ترا باد از خواب دوش	بگفتا کہ لے خسرو تیز ہوش	۵۹۵۳
مراد را بدست آورد ناگہاں	یکے بندہ خاص شاہ جہاں	۵۹۵۴
پس آنگہ بیار د با یون شاہ	کند بندہ اور اہاں نیک خواہ	۵۹۵۵
شہنشاہ جامہ فرمود انعام داد	چو ایں راز بر شہ معتبر کشاد	۵۹۵۶
جہاں گشت آراستہ چو عروس	دگر روز ہوں وقت بانگ خروش	۵۹۵۷
ز نکتاں در آمد لایعہ شتاب	شد آغاز تا تاثیر تعبیر خواب	۵۹۵۸
در آمد بہ فرسہ مان شاہ و مغل	بگفتا کہ شاہا سپاہ مغل	۵۹۵۹
بہ ہند آمد افروں تر از صد ہزار	در اں ملک ہر جا کہ جندہ سوار	۵۹۶۰
چنین لشکرے جندہ کتر کشید	مغل گرچہ ہر بار لشکر کشید	۵۹۶۱
پہنہ جست از ہم شاں در حصار	بہر جا سرحد دار بدور دیار	۵۹۶۲
کہ آمد مغل بابے کرد و فر	ہمہ ہند و افتاد و رشتہ دشمن	۵۹۶۳

نوٹ کی تشریح کیلئے غمیمہ ملاحظہ ہو۔

چو بشیدشہ اس خبر از الارغ	۵۹۶۴
زمانے دل شہ مشوش بماند	۵۹۶۵
بگفتا بر آدریکے بارگاہ	۵۹۶۶
جد اکن بہر جا کہ جندہ سوار	۵۹۶۷
ملک نایب یل عہد مان شاہ	۵۹۶۸
شنیدم مہندس دران روزگار	۵۹۶۹
ملک نایب آں تذکرہ پیش برد	۵۹۷۰
پس آنگاہ آں خسرو نامور	۵۹۷۱
سیران سپہ را فراوان نوخت	۵۹۷۲
چو تغلق چو کا نور مرہتہ نژاد	۵۹۷۳
دگر سرفرازان ہند و دیار	۵۹۷۴
چو از شہ ہمہ خلعت یافتند	۵۹۷۵
بے داد دل نایب غیش را	۵۹۷۶ F. ۱۸۰
دگر دزد فرمود شاہ جہاں	۵۹۷۷
بر اندہ شہران حملہ گرایے	۵۹۷۸
ہمی راند لشکر بعد چیرگی	۵۹۷۹
چو ہند علی دامن اندر رسید	۵۹۸۰
ہما سنا بزد خیمہ لشکر تمام	۵۹۸۱
ملک نایب یل نیر کھائی خویش	۵۹۸۲
ملک تغلق آں مرد باہوش جنگ	۵۹۸۳
شہش داد اقطاع دیا پور	۵۹۸۴
بہست از دلش خست خود را فراغ	
پس آں نایب غیشتن را بخواند	
بکن اندراں خیمہ عرض سپاہ	
پس آں تذکرہ زد و پیشم بیار	
کمر بستہ در کار عرض سپاہ	
بد فتر و آدریک لک سوار	
سیران سپہ را با غویش برد	
بہ لشکر بفرمود یک لک زر	
سیر ہر یکے را بہ گردوں نوخت	
چو عالم ملک داں سرفراز را	
بہ جنگ آدری ہر یکے نامدار	
پئے ساز پیکار بشتافتند	
بداں تابو دچیرہ دل دروغ غا	
کہ لشکر بر اندہ سوئے مولتان	
ہمہ آہنی جنگ دپولاد خائے	
ہمی شد ہوا اخبار از تیرگی	
سپاہ ملا عیس دران حد رسید	
یکے ہفتہ ذکرہ آخبا مقام	
بر اندہی از انجا بہر روز پیش	
کہ گر گئے کہن بود در کار جنگ	
نہر دش بدے کار پیکار سور	

۵۹۸۵	خطابش شدہ شمعہ بارگاہ	ہمو سر سیریک بود در ہر سپاہ
۵۹۸۶	بہر روزاں نایب کامراں	بکرمی از اں پردہ گاہش رداں
۵۹۸۷	ہداں تا خبر ہائے فوج مغل	رساں ہداں نایب شاہ کل
۵۹۸۸	یکے روز تعلق یک رائدہ بود	شب اندر میان مغل ماندہ بود
۵۹۸۹	دوم روز ناگہ بلشکر رسید	بگفتا سپاہ مغل در رسید
۵۹۹۰	ملک نایب سر فرزاں خبر	چو بشنید از تعلق نامور
۵۹۹۱	بگفتا نقیبان ندا در دہند	ہنر براں ہمہ زیر بار بوش نہند
۵۹۹۲	بگرد سپہ سر بساختہ	کند ساز پیکار پردا خستہ
۵۹۹۳	کسے را کنا ساختہ بنگرد	بگیرند و جائے سیاست برند
۵۹۹۴	سرش را جدائی دہند از قمش	بود خون اں مرد در گردنش
۵۹۹۵	غرض چونکہ افواج ہند در ستاں	شد از جنبش صبح چوں بوستاں
۵۹۹۶	برآمد زہر خروش دہلی	یکے گرد خاست از سپاہ مغل
۵۹۹۷	جہاں گشتہ تاریک زان تیو گرد	خروشید چوں رعد ہر جا کہ مرد
۵۹۹۸	وزاں پس دو لشکر قابل ستاد	زہر سوئے نامور در ادل فشاں
۵۹۹۹	دے از دوسو کرد لشکر درنگ	نکردہ کسے پیش دستی بنگ
۶۰۰۰	ہم آخر ز فوج مغل ہوئی خواست	خروشے زخمہ ہر سو کو خواست
۶۰۰۱	سپاہ مغل پیش دستی نمود	شنیدم کہ فوج کبک پیش بود

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۰۰۲	بجئید بر سب ہندوستان	باقاد بر قلب ہندوستان
۶۰۰۳	قلب اندروں نایب شاہ ہند	پے افشرہ بر باصفی دل پسند
۶۰۰۴	کبک چوں برزد و سیکارگی	بر پیچید نایب بناچارگی
۶۰۰۵	بیاراں بگفت آں بل نامور	کہ برزد و بدارند یکدم سپر
۶۰۰۶	نائبند از پیش دشمن عنان	نترسند از حملہ دشمنان
۶۰۰۷	جواب حریفان خود بے دریغ	دہند از زبان کہ بریز تیغ
۶۰۰۸	بدارند دلہائے خود را بجائے	بدوزند در مرکز خویش پائے
۶۰۰۹	مغل را ہمیں حملہ اولیں	نگہداشت باید بہم گام کیں
۶۰۱۰	چو نایب زیاراں خود گفت پیش	ہمی داد دل مر سواران خویش
۶۰۱۱	بلے چوں سراں سر بستی نہند	سر دافسر خود بدشمن دہند
۶۰۱۲	سپہ کہ بے چہرہ دستی کند	چو سپہ غز بود میل سستی کند
۶۰۱۳	شنیدم کبک قصد بسیار کرد	بعد چہرگی حملہ ہر باز کرد
۶۰۱۴ F. 181	کہ نوے صلف قلبدار بشکند	پس آہنگ افواج دیگر گشت
۶۰۱۵	ملک نایب بل چو سرشکراں	بجئید ازاں حملہاں گراں
۶۰۱۶	کبک دید کہ قلب ہندوستان	نہ پیچید از بجائے خود کس عنان
۶۰۱۷	عنان داد بر دست افواج خویش	باند اختش نایب بہ پیش
۶۰۱۸	چو مردان بدربال اودر نشست	بہ شمشیر فوج کبک را شکست
۶۰۱۹	بلوکید اس کبک نا کہاں	رسید از پس آں سرفراز جہاں
۶۰۲۰	بدستش کبک زندہ آمد اسیر	ز فوج مغل خاست شور و بغیر
۶۰۲۱	سپاہ مغل را نوائے نماند	چو سر رفت تن را بقائے نماند
۶۰۲۲	شکستہ نہادند سر در گریز	بر آمد ز بنگاہ شان رستخیز
۶۰۲۳	سواران ہندی درو تا خفتند	بسے گردنا ترا سر انداختند

۶۰۲۲	مغل گشت عاجز در آن رستخیز	شده ہر یک از دیدہ خونابہ ریز
۶۰۲۵	کسا از کہ ہر بار کردہ اسیر	شد این بار بدست شاہ دستگیر
۶۰۲۶	ہمی کرد چون ہندو اں خود مری	بعد عاجز می پیش ہر شکری
۶۰۲۷	ندیدہ کنے ہیچ کہ خشم شاہ	مگر آن زمان کاب از دشر و اں
۶۰۲۸	بہ بینی رسیدہ روان مغل	ہمی گفت ہر یک زبان مغل
۶۰۲۹	بس آب بینی در اں بسنگری	کہ گشتم ز مردی و جلدی بروی
۶۰۳۰	غرض چون ملک نایب بختند	سپاہ مغل را شکستے لنگند
۶۰۳۱	بسے را بخت و بسے را شکست	سوئے تنگہ شد روان ناگزشت
۶۰۳۲	خردشاہ در آمد چو در تخت گاہ	خراماں بر آمد بر ایوان شاہ
۶۰۳۳	چو بشتین خسرو راں بار داد	در لطف بر نایب خود کشاد
۶۰۳۴	بعد خرمی نایب خاص شاہ	خراماں در آمد در اں بار گاہ
۶۰۳۵	ہم از دور بہاد سر بر زین	شگفت از رخ شاہ چوں یاسین
۶۰۳۶	اسیران فوج مغل با کبک	بیاد در پیش شہ یک بیک
۶۰۳۷	ر صغ یکے خلعتش داد شاہ	نہ تنہا کہ با سر کشان سپاہ
۶۰۳۸	ہمہ شہر و کشور شد اندر طرب	بدل شاہ بیانک معنی شغب
۶۰۳۹	کبک را بفرمود آنگاہ شاہ	کہ دارند بایند محنت ز گاہ
۶۰۴۰	شنیدم پس از چند گاہے دگر	بفرمان شاہش بریدند سر

ذکر کار خیر خضر خاں

۶۰۴۱ خضر خاں ہماں پور شاہ جہاں کہ بود است پور دیز ہندوستان

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

نیا سودہ روزے نہ خفتہ بشے	دلش گشت پابند شیریں بے	۶۰۴۲
کہ بود است جاں پرورد دلربائے	دول رانی آن دختر کرانے	۶۰۴۳
گر کرده بدست نشوخی دناز	ر بوده دل خاں ہماں جاں نواز	۶۰۴۴
شدہ صید آن کنبہ ہم در حرم	ہدیہ رخ آن صنم در حرم	۶۰۴۵
چو شد بختہ خود داد پیریں تمام	نڈا نشت تا عشق او بود خام	۶۰۴۶
کہ ہم شہر بشنید و ہم شہر یار	شد از گریہ حالش چنان آتشکار	۶۰۴۷
کہ صبر از دلش شد بردن ناگزشت	چنان عشق اندر دلش جا گرفت	۶۰۴۸
ہمی سخت از دید ہا جوئے خوں	دلش شد تہی از قرار و سکوں	۶۰۴۹
کہ ہر کو اسیر تو شد خوں گریست	ندانم کہ لے عشق اصل تو صیت	۶۰۵۰
نہ از آب و آتش نہ از خاک و باد	وجودت بر دین عناصر رفتاد	۶۰۵۱ ۶۱۸۲
شکار تو ہر جا کہ با حاصے	اسیر تو ہر جا کہ صاحب دے	۶۰۵۲
و ز آں پس کہ بر دردت اندر کنار	بگو کہ چہ زادی دریں روزگار	۶۰۵۳
کہ بیش از متحی باقیافتی	ز شیر کہ نشو و نما یافتی	۶۰۵۴
مسلم ترا گشت ملک بقا	چہ شکلی کہ بعد از بقائے خدا	۶۰۵۵
بدام تو پیر و جواں شد اسیر	جوانی دہر گز نہ گردی تو پیر	۶۰۵۶
گدایان کویت ہمہ خسرواں	کئی پیر را باز اسیر جواں	۶۰۵۷
گدرا کئی شاہ و شہ را گدا	بہ نزدت یکے بادشاہ و گدا	۶۰۵۸
پریشان کئی حال شہزادگان	بدام آوری جان آزادگان	۶۰۵۹
پریشان شد از عشق آن کلعدار	غرض چونکہ شہزادہ روزگار	۶۰۶۰
یکے تیر غمزہ دوا مانج دوخت	دل شاہ از سوز عشقت بسوخت	۶۰۶۱
کہ فرزند را داد خسرو از گزند	بید پیر شد خسرو ہو شمتد	۶۰۶۲
دوائے ہی داد بر دفع درد	شخیدم بسچارہ و حیلہ کرد	۶۰۶۳

نوٹ کی تشریح کیلئے مضمیمہ ملاحظہ ہو

۶۰۶۴	بہر جا کہ درد از دوائے رود	دلے درد عاشق فزوں تر شود
۶۰۶۵	بے گل شکر شاہ پر ہنر گار	کہ درد قوی سینہ پر فگار
۶۰۶۶	مغرب منوہا و صبر و شکیب	مفرح طلہات عاشق فریب
۶۰۶۷	برسم جلیان بیمار دوست	سپردہ بہ مجرد تیار دوست
۶۰۶۸	زمجوعہ حفظ و معجون پسند	چونامد دوائے برد سود مند
۶۰۶۹	بگفتا کہ نسیم یک دوائے دگر	مگر آید اندر دشس کار گر
۶۰۷۰	پئے دفع شرش کنم کار خیر	بہ کعبہ برم راسے راز دہر
۶۰۷۱	پس آنکھ دخت البجان راد	بہ شہزادہ برسم تزدوج داد
۶۰۷۲	شنیدم بہ شہزاد فوشی شہر یار	یئے جیش کرد اندراں روزگار
۶۰۷۳	کہ اندر جہاں یاد کار سے بماند	وزاں نے بہ ہر سر خار سے بماند
۶۰۷۴	شنیدم دریاں حبش ہر مرزباں	زہر کشور سے خواند شہ میہاں
۶۰۷۵	ز گجرات آمد البخان راد	بفرمان سشہ سر بخت نہاد
۶۰۷۶	شنیدم کہ آدریس برگ دساں	پئے کار دخت خوداں سر قرار
۶۰۷۷	ہماں رام دیو آمد از دیو گیر	کہ مر شاہ را بود فرماں پذیر
۶۰۷۸	دگر مرزبانان اتسیم دار	خراماں رسیدند از ہر دیار
۶۰۷۹	زقبہ ہمہ شہر در سایہ شد	عروس جہاں غرق پیرا پشد
۶۰۸۰	نہاں شہزاد تو مینہ دیوار دور	ہمی رفت در ہر طرف جوئے زور
۶۰۸۱	خوڑدہ کستہ تاد دمنہ نان و آب	مگر سیو دیا شہر بست ویا گللاب
۶۰۸۲	فلک شد برق از نو لے سرود	زمین مست شد از طرب ہمائے رود
۶۰۸۳	شب دروز عیش جہاں می فزود	تو گوئی دوسہ دور ناہید بود
۶۰۸۴	نشستہ حکیمان ساعت شناس	بتقویم ہر یک گرفتہ قیاس
۶۰۸۵	سوئے خود سطرلاب برداشتہ	بوقت سعادت نظر داشتہ

کہ تہا کے در آید خوب اختر می	۶۰۸۶
ہم آخورد آمد چو دقت شمار	۶۰۸۷
سحر کہ کہ اہل حرم غاصتند	۶۰۸۸
کسے و کسے آں جلوہ چوں کند	۶۰۸۹ F. 182
بد اند خرد کو چٹاں شہر یار	۶۰۹۰
شنیدم در اں جلوہ گاہ حرم	۶۰۹۱
تو لکلی و محسنوں اگر خواندہ	۶۰۹۲
بڑائی چہ درد است دریں ستاں	۶۰۹۳
وے ہست بد دوست زندان ہشت	۶۰۹۴
نعرض چوں شد از ہر دو جانب تمام	۶۰۹۵
سوار می شہزادہ تا سوار	۶۰۹۶
بے کلمہ بر پشت پیلاں رواں	۶۰۹۷
ہمی رفت شد در یمن و یسار	۶۰۹۸
در آمد چو در خانہ میزبان	۶۰۹۹
ہمہ میزبانان براہ آمدند	۶۱۰۰
نثارش بکردند گوہر فرزوں	۶۱۰۱
نشانند او را بہ تخت شہاں	۶۱۰۲
در اں جاے یک جتن دیگر گذشت	۶۱۰۳
یکے خطبہ بر خواند صدر جہاں	۶۱۰۴
چو شد جملہ آئین خطبہ تمام	۶۱۰۵
ہمہ میزبانان بیا غاصتند	۶۱۰۶
زبان قرآن مدد مشتری	
سعادت دوید از یمن و یسار	
یکے جلوہ گاہے بیاراستند	
طبیعت در اں باغ رہ چوں کند	
چہ ردنی شود در چٹاں کار و بار	
جہاں بود در عیش و مجنون دژم	
وگر در غم عشق در ماندہ	
کہ عاشق بد اند غم عاشقان	
حرم نیز بے یار باشد گذشت	
قوانین تزوید در رسم کرام	
شدہ کہتری از منازد گرا	
ابا فضل خواناں در امشکراں	
ہمی گشت دینار و جوہر نثار	
بہارے گزر کرد در بوستان	
جوارہ کنان پیش شاہ آمدند	
سواراں بہرندش آنکہ دروں	
ہمی گشتہ گزدرش میزبان	
از اں پس کہ تنہول شربت بگشت	
کر و تازہ شد جان کار آگہاں	
نماز کرد رفت شد دقت تمام	
یکے جلوہ گاہے بیاراستند	

نشانند آنگه در آن جلوه گاه	۶۱۰۷
دراں جملہ ہر کس بشادی قناد	۶۱۰۸
سرود بے عشرت انگیز بود	۶۱۰۹
غرض چوں کہ بردند شہزادہ را	۶۱۱۰
کشیدند پیش بت جانفرے	۶۱۱۱
در جملہ مشاطہ خوشنوا	۶۱۱۲
جوارہ برآمد ز را مشگر اں	۶۱۱۳
کسے شاہ و شہزادہ را سستیں	۶۱۱۴
بدین خرمی از کجا آدمی	۶۱۱۵
ز رویت ہمہ خانہ گلشن شد است	۶۱۱۶
چو بلبل دریں بارغ بشتافتی	۶۱۱۷
نزیب چنین جملہ گوہر میں	۶۱۱۸
خدا ہر دور اساز گاری دہاد	۶۱۱۹
چو آئین جلوه گرمی شد تمام	۶۱۲۰
نہانی گئے خلوتے ساختند	۶۱۲۱
شنیدم کہ تا وقت بانگ خردس	۶۱۲۲
گئے گفت کیس دیو خانہ گجاست	۶۱۲۳
چہ خواب است کہ بیدار بنم ہر	۶۱۲۴
گئے گفت کاسے دلبر جاں مگذا	۶۱۲۵
تو آنر منی مردمی کیستی	۶۱۲۶
گئے گفت امشب کہ ای شب است	۶۱۲۷
ز روی درازی و ظلم و ظلام	۶۱۲۸
گئے گفت کایں غار یا بستر است	۶۱۲۹
شہے بچو مہر و عروسے چو ماہ	
دل شہے چو شمع بسوزد و گداز	
بیزدیک شہے توحہ می نمود	
بہ تخت شہانش بداند جا	
ہمہ غرق ز یوز سر تا پیائے	
بجلوہ در آرد طاؤس را	
بگفتند با صد طرب ہر زماں	
ترازید اس تاج و تخت و نگین	
چہ مرئے کہ در دارم ما آدمی	
ز نورت ہمہ جملہ روشن شد است	
نگائے چو سرور و اں یافتی	
چنین شاہ را بجز عروسے چنین	
دو شمشاد نو بہر بر و مند باد	
شگفت از خوشی خاطر خاص و عام	
مہ و مہر را دروے انداختند	
حکایت ہی کہ دشنہ با عروس	
کہ اطراف ایں خانہ وحشت گراست	
چہ دشت است کہ خو خوار بنم ہی	
دریں دشت پر ہول و پر از دہا	
بہ پہلوئے من از بے چہرستی	
کہ جانم در دہم نشین ب است	
بکیسوئے یارم بہ اند تمام	
کہ پہلوئی من ز پر از نشتر است	

۶۱۳۰	دگر نے چرا بستہ شد خواب من	چرا بستہ شد جان بزم تاب من
۶۱۳۱	ازیں ہانہی گفت تا صبح گناہ	چوزد نوبتے کوس در گاہ شاہ
۶۱۳۲	خضر خان مجبوس با صرغذاب	بجست از شب تیرہ چو آفتاب
۶۱۳۳	ز ظلمات چوں خضر آمد بدوں	بہ عمر آمد بخت شد ز سمنوں
۶۱۳۴	وز انجا سوئی آب حیواں شتافت	تن مردہ در جانب جاں شتافت
۶۱۳۵	نظر کرد در روی گلزار خویش	بشد مست از رنگش یار خویش
۶۱۳۶	بیاس قیادر خلائے خیال	بجام طرب وہ شراب وصال
۶۱۳۷	ز مہشائے ہجران مراد راہاں	بضج امیدم بکن شاد ماں

نصیحت کردن مادر خضر خاں را و افسانہ گفتن خضر خاں پیش مادر

۶۱۳۸	کیے روز شہزادہ را در نہیفت	شنیدم باند رز مادر بگفت
۶۱۳۹	کہ شاہ از دل سوزیت سو ختم	بے ابجد صبرت آموختم
۶۱۴۰	نگہشتی ز مانے نصیحت پذیر	نہ باز آمدی از صد ادلفیہ
۶۱۴۱	بہ عجزیت من بہ سوز و گداز	تو بر شمع پروانہ ساں عشق باز
۶۱۴۲	توانی کزین عشق تائب شوی	ز صحرائے اندوہ غایب شوی
۶۱۴۳	رضاء جوئیے مادر خود کنی	دل از پسک آں تازنیں بشکنی
۶۱۴۴	چو خاں این نصیحت ز مادر شنید	تو گوئی نمک بر جواحت رسید
۶۱۴۵	بلگفتا کہ لے مادر مہر باں	تو پندے کہ دادی شنیدم بجائ

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۱۴۶	ولیکن یک افسانہ ام ہست یاد	کہ سارے است در شہر ناگور زاد
۶۱۴۷	بگویم ترا اگر بجاں بشنوی	دناں پس بہ تدبیر کارم شوی
۶۱۴۸	چو بشنید مادر بگفت ای جواں	بگو آنچه داری بخاطر نہاں
۶۱۴۹	پس آن گاہ ایں قصہ آغاز کرد	ہی گفت دلی ز دلغیرے ز درد

حکایت

۶۱۵۰	شدیدم جوئے بن ناگور در	دلے بست بردبرے سیم بر
۶۱۵۱	مگر آمدے دست ابر در شیں	کہ شد بستہ برے دل مضطرب
۶۱۵۲	شب در در دل خیالش گماشت	دے بے جالاش شیکے نداشت
۶۱۵۳	دل ہر دور دراز گشتہ کے	فردوں ہر دور عشق صبر اند کے
۶۱۵۴	چو مجنوں ویسی دراں روزگار	شدہ شہرہ از عشق در ہر دیار
۶۱۵۵	شد آ میختہ خون ہر دو بگر	بصد جاں دلے بستہ با ہمدگر
۶۱۵۶	سر انجام چوں عشق شاں بچہ گشت	زہر کشور افسانہ شاں گزشت
۶۱۵۷	رقیبان نیلی شدہ ہوشیار	جدانندہ مجنوں ز ایوان یار
۶۱۵۸	بگشتے بہ بازار ہار روز و شب	بر آوردے از درد ہر دم شنب
۶۱۵۹	بگفتے حکایت بد یوار و در	زہر بادے از یار بہتے خبر
۶۱۶۰	بہ عشوہ دل خویش خوش داشتے	حیاتے برس گو نہ بگذاشتے
۶۱۶۱	بکوشید ہر یک دراں روزگار	چہ اصحاب قیل و چہ اہل تبار
۶۱۶۲	کہ مجنوں دلیکی بصید حلال	نبوشتند جائے زخم و مال

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملحظہ ہو۔

بجوں نمی داد لیسے پدر	۶۱۶۳۴۱۸۵
شنیدم چو سیلی بنمخوارگی	۶۱۶۴
زخم خوردن عشق بد پوشش شد	۶۱۶۵
ہم آخرو وصلش چو نوسید گشت	۶۱۶۶
چو این قصہ در گوش مجنوں رسید	۶۱۶۷
زہر دیدہ جوئے خوں می فشانہ	۶۱۶۸
دلش گشت بیمار از درد عشق	۶۱۶۹
شنیدم طلیسے پس ہفت روز	۶۱۷۰
نظر کرد و ز حال او بر رسید	۶۱۷۱
ز درد نہانش چو آگاہ گشت	۶۱۷۲
بگفتش کہ نزد پدر خود شتاب	۶۱۷۳
بدو گئے کاکے پیر نامہرباں	۶۱۷۴
ندادی مرا دخت تا زندہ بود	۶۱۷۵
بکن شرط با من کہ گر آں نگار	۶۱۷۶
برسم نکاحش سیاری بہ من	۶۱۷۷
چو این قصہ در گوشش بر افتاد	۶۱۷۸
بگفت انجہ از مرد بخرو شنید	۶۱۷۹
بخندید پیر از حدیش رداں	۶۱۸۰
نہانش ہی داشت از بام و در	
ز مجنوں جدا ماند یکبارگی	
دلش در ہم از ہجر معشوق شد	
یکے روز ازین کہ یکبار گذشت	
چو دیوانگاں جامہا بر درید	
بحر پوستے درد وجودش نماز	
تنہش نقد جاں باخت در درد عشق	
براں خستہ درد و مجروح سوز	
پس از شفقت در قی بنفش بدید	
بجان و دل او را ہوا خواہ گشت	
بروے جوان درد نہ خراب	
ازین پیش بر من مکن قصہ جاں	
کنون در عدم چوں نہر نیست نمود	
شود زندہ از قدرت کردگار	
نداری نہاں گل زمرغ چمن	
رداں رفت بر پیر و در یافتاد	
حدیث چو این چوں بیایاں رسید	
دراں پس رخ آرد دوسوی جوان	

ز جنت مرا گشتہ رحمت نمای	بدو گفت کاے مرد آشفته رئے	۶۱۸۱
کہ کس مردہ را باز زندہ ندید	گو آنچہ از عقل باشد بعید	۶۱۸۲
در پنج آیدت خاکے از خون خویش	جواں گفت کاے پیر فرخندہ کیش	۶۱۸۳
بکن تازہ جانم بدیں یک سخن	دریں شرط با من بخش کی مکن	۶۱۸۴
دل پیر از عجز او نرم گشت	لبان جواں چونکہ از حد گذشت	۶۱۸۵
خدا را دریں حال کردم گوا	بگفتا بدیں شرط دادم رضا	۶۱۸۶
بگرد ز سر زندہ شخص ہلاک	کہ گرد خرم سر بر آورد خاک	۶۱۸۷
نگردم اذیں شرط دیوانگاں	بکایں سپارم ہوتاے جواں	۶۱۸۸
جواں رفت بر مرد صاحب ہنر	در اں شرط چوں پیر نہاد سر	۶۱۸۹
دلت ہم ترانہ دے سنگ دمشق	بگفتا طیب مر لیضان عشق	۶۱۹۰
ضمیرت ز اسرار دار البقا	ز بانہ ز تقریر دار الشفا	۶۱۹۱
پس از گریہ و شور و عجز و نفیر	بر فتم ز ارشاد تو سوئے پیر	۶۱۹۲
بتاکید سو گندہائے عظیم	در اں شرط خوش کردمش مستقیم	۶۱۹۳
دولے دل درد مندم باز	کنوں خیر بشتاب ای گنج راز	۶۱۹۴
رہ گور لیلائے مدفون گرفت	طیب گزین دست مجنوں گرفت	۶۱۹۵
تن پستی از خاک بیرون کشید	شدیدم چو بر گور ایسے رسید	۶۱۹۶
براں خاک یکبارہ افسوس بخواند	ہماں خستہ را پہلے او نشانند	۶۱۹۷
دگر بارہ خواند اں فسون بربخش	شدیدم بجنبید کیسر تنخش	۶۱۹۸
سیوم بارہ خواند اں فسون گزین	بگردان پش پیلوشش بر زمین	۶۱۹۹
چو بر خاک او باد افسوس رسید	بتاکید بر شخص ایسے رسید	۶۲۰۰
نشست و نظر سوئی مجنوں کشاد	رواں شخص لیلی بہ جنبش قتاد	۶۲۰۱

۶۲۰۲	دزاں پس بیاغاستند آں دوتن	کیکے جامہ بدرید و گیکے کفن
۶۲۰۳	کنائے گرفتند مر یکدگر	دزاں پس نہا دند بر خاک سر
۶۲۰۴	خروش افغاناں زار بگریستند	تو گوئی بیک جاں دوتن زیستند
۶۲۰۵	پوآں ہر دوتن جان نویافتند	از انجا سوئے شہر بشتافتند
۶۲۰۶	سوئے خانہ لیلی گرفتند راہ	پدر کرد چوں رودئے دختر نگاہ
۶۲۰۷	چو دقتے از پس سان نظارہ بدید	عجب کرد و از شرط چارہ ندید
۶۲۰۸	شندیم کہ لیلی بہ مجنوں سپرد	ہم آخر چو فتنہ بہ مفتوں سپرد
۶۲۰۹	بشہ اندروں آں خبر گشت عام	یکے محضے کرد خلقے تمام
۶۲۱۰	گرفتند دست طبیب غریب	بگفتند لے طرفہ مرد طبیب
۶۲۱۱	سیحانہ معجزات مسیح	کہ آموخت بر سبیل تصحیح
۶۲۱۲	کہ اندرتن مردہ جاں می دہی	تو آہر منی یا بنی آدمی
۶۲۱۳	بگور است تا خود چہ افوں گری	دگر نے از پس شہر جاں کم بوی
۶۲۱۴	ہمہ خلق شورید پس بر طبیب	چو شد خرم شہر مرد غریب
۶۲۱۵	ندیدہ بجز راست گفتن گزیر	کہ از راستی رست ہر جا سیر
۶۲۱۶	بگفتا کہ لے اہل اصحاب شہر	زادہ بر غریباں ہمہ بانگ تہر
۶۲۱۷	یقین اینکه ہستم طبیب غریب	کہ از علم ابدان گرفتہ نصیب
۶۲۱۸	چنین یا فتم از حکیمان پیر	کہ بودند و ناورد و شن ضمیر
۶۲۱۹	کہ گشتند و دل دالہ دیکدگر	برا میخت یکجا دد خون جگر
۶۲۲۰	سراخام گردد و دواں ہم کیے	دریں باب خود کس ندارد شے
۶۲۲۱	یکے زان دو گر جاں بایزد سیرد	دوم ہم بہ بینی کہ درد دم بگرد
۶۲۲۲	چہ رنج و چہ راحت چہ عیش و چہ غم	بود مشترک درد و شخصی دژم

۴۲۲۳	چو من دست در بنفش عاشق زدم	ز عشق حقیقتش آگہ شدم
۴۲۲۴	ہم از بنفش عاشق گر فتم قیاس	کہ معشوق را کم خلل شد اساس
۴۲۲۵	اگر مردہ بودے تب دردناک	شدے عاشق اصاد فتن ہم ہلاک
۴۲۲۶	چو از حال شان آگہی یافتہ	بتد بیرایں کار بشتا فتم
۴۲۲۷	کشیدم ز خاک آں تن خستہ را	کہ باقی درو بود بوسے بقا
۴۲۲۸	بہ پہلوئے رنجونش دادم قرار	و میدم فنون محبت سہ بار
۴۲۲۹	چو بوسے ز مجنوں بلیلی رسید	روانش فنون محبت شنید
۴۲۳۰	بجندید از خواب و بیدار گشت	ز بہوشی عشق ہشیار گشت
۴۲۳۱	مر اعلم ابدان چنین داد بر	کہ افکند جان مراد در خطر
۴۲۳۲	شنیدم چو اہل نظرایں فنون	شنیدند از ازل مردم ذوق فنون
۴۲۳۳	بجندید از دل رگ عشق شان	شدہ از سوز دل ہر یکے خون فشان
۴۲۳۴	اثر کرد احوال خاصان بعام	بگریہ در افتاد محض ہر تمام
۴۲۳۵	شنیدم غریبے در انجا گزشت	ہمہ خلق از ازل بہوش گشت
۴۲۳۶	چو مرد غریب آنچنان حال دید	سبک رخت از ازل جمع بیرون کشید
۴۲۳۷	چنان دید خلقے ز خود بے خبر	کہ بروے نیقباد کس را نظر
۴۲۳۸ F.	چو ایں قصہ حال پیش مادر خواند	بہی گفت دازدیدہ خون می فشاند
۴۲۳۹	ہم آخر حدیش چو پایاں رسید	بزد آہے و پیر ہن بر درید
۴۲۴۰	ہم از قصہ خویش مدہوش گشت	ز بہوشی عشق خاموش گشت
۴۲۴۱	چو مادر چنین دید حال پسر	بصد مہربانی کشیدش ہر
۴۲۴۲	بے زحمت آنکہ بکارش برود	دگر روز نیلے بہ مجنوں سپرد
۴۲۴۳	چو نیلے مجنوں در اں روزگار	گرفتند در قصد قربت قرار
۴۲۴۴	شکستند یکبارہ دہام فراق	بہ بستند از شعلہ احتراس

۶۲۴۵	نشستند با ہم بنرم وصال	کشیدند ساغر زخم حلال
۶۲۴۶	دریں داستان عاشقان جال دهند	بریں قصه اہل نظر سر نہند
۶۲۴۷	خدا یا با سر ایستان عشق	بہ بیہوشی ہے پرستان عشق
۶۲۴۸	مرا ہم ازیں جرعہ بوئے رساں	کہ تا زندہ باشم بگویم بجاں
۶۲۴۹	بیاساقیا جام اسرار دہ	زہشیا یم تو بہ کیبار دہ
۶۲۵۰	کہ در صبح محشر ہم از بانگِ صبور	ز مستی بخیزم چو اہل قبور

رسیدن سیاح از جانب دیوگیر و خبر مردن رادیلو گفتن در و اں شدن ملک نایب اں طرف

۶۲۵۱	یکے روز سیاح از دیوگیر	کہ بد صادق القول روشن ضمیر
۶۲۵۲	بحضرت بیاد سیاحت کناں	زین راز ہر سو مساحت کناں
۶۲۵۳	خبر گفت از مردن آرام دیو	کہ بود است در ملک مرہتہ خدیو
۶۲۵۴	چو بشنید خلق آند و ایں خبر	بصد عز و اکرام دے شور و شہر
۶۲۵۵	برہند اور ابراہیم شاہ	پیر دند دست بریدان شاہ
۶۲۵۶	بریدان ہماں لحظہ بر شہر یاد	برہند آں مرد در لبے مدار
۶۲۵۷	فقیر جہاں گرد مر بادشاہ	ادا کرد یک سلام و دعا
۶۲۵۸	شہش گرد تعظیم و بنواختش	ابا خویشتن ہمیشیں ساختش
۶۲۵۹	پرسید آنگہ بصد احترام	کہ لے پیر سیاح گیتی خرام
۶۲۶۰	دریں تختگی می رسی از کبا	چہ دیدی تو اندر جہان فنا
۶۲۶۱	زا طراف عالم چہ داری خبر	ز تعظیم بکن آگہ از خیر و شر

دعا گوئی شاہ راتا زہ کرد	دگر بارہ ستیا گیتی نور د	۶۲۶۲
بد بلی ہی ایم از دیو گیر	بگفت آنکہ لے شاہ روشن ضمیر	۶۲۶۳
کہ بد نیک خواہ شہ راستیں	چنبی آنکہ آں رام دیو گزیں	۶۲۶۴
درینا چناں مرد ناپاک رفت	در آتش ازین عالم خاک رفت	۶۲۶۵
کہ آں رائے راہست ناخوش پیر	ہاں بھیکم تا ہمایوں سیر	۶۲۶۶
سر اندر مہار تکتہ کشید	گذشت از اطاعت تمر و گزید	۶۲۶۷
سر دشمنان زیر پائے تو باد	یقین است این قصہ ای شاہ داد	۶۲۶۸

رواں شدن ملک نایب بار دوم در دیو گیر

واستقامت اسلام کردن در اں دیار

ز برگشتن بھیکم در گرب رائے	چو آنکہ شد آں شاہ کشور کثائے	۶۲۶۹
ہمیں قصہ پیشش سر اسر براند	ملک نایب دوست رو را بخواند	۶۲۷۰
ز اید رہم ہر ہتہ سبک سر بکش	پس آنکہ بگفتا کہ لشکر بکش	۶۲۷۱
کہ سر تافت از خط فرمان ما	ہاں بھیکم سست تدبیر را	۶۲۷۲ F. 188
ہی بے سپر ساز بوم و بر شش	بدام آورد تاراج کن لشکرش	۶۲۷۳
تو خود باشش در کشور دیو گیر	بہ حضرت فرستش گر آید اسیر	۶۲۷۴
دراں ملک خود باشش فرمانزدا	بکن ضبط آں ملک نو گیر را	۶۲۷۵
دراں ملک اسلام کن آشکار	یکے مسجد جمعہ آنجا بر آں	۶۲۷۶
بکن کشور سر کشاں پایمال	طلب کن ز مردک شاو ز مال	۶۲۷۷
بہر ہتہ سپہ راند از تخت گاہ	ملک نایب یل بفرمان شاہ	۶۲۷۸
ہی کرد در راست و چپ ترک تاز	ہمیر اند پھر روز آں سر فراند	۶۲۷۹
بے گردن آورد اندر دودال	ز اہل تمر و دراں گوشت مال	۶۲۸۰
بتاراج بھیکم کمر چیت بست	کہتی ساگوں بیچوں برشت	۶۲۸۱

چو کم دید خود را سر حر بگاہ	خبر شد بہ بحیلم کہ آمد سپاہ	۶۲۸۲
ملک نایب این ماجرا چوں شنود	ندادہ مصافحہ ہزیمت نمود	۶۲۸۳
گرفت آئینکے قلعہ دیو گیر	در آمد خروشاں بصد دار دیگر	۶۲۸۴
ہمہ خلق شہر از آمانش برست	کسے رانہ کشت و کسے رانہ بست	۶۲۸۵
برسم سران مرست گرا	ہمی داد دل خلق آشفیتہ را	۶۲۸۶
چہ زان بلا دوجہ زان حشم	جو اید طلب کرد از اہل قلم	۶۲۸۷
رسیدہ دلا زرا بہ تلبیس خواند	اماں نامہا در حوالی بر اند	۶۲۸۸
بیا سود از لطف ادخاص و عام	در آمد بر و خلق مرہبتہ تمام	۶۲۸۹
برافزود ہر روز و شب جا واد	شدہ شہر و کشور ہوا خواہ اد	۶۲۹۰
کہ کس سر نہ پیچید از ان شیر مرد	ہمہ شہر و کشور چنان مضطرب کرد	۶۲۹۱
بر و ناخن و ظفر یا فتنے	و گر کس سر از طاعتش تافتے	۶۲۹۲
گہ صلح صلح و گہ جنگ جنگ	ہمی کرد آن مرد با ہوش و ہنگ	۶۲۹۳
ہمہ حال از قول خود کم گذشت	ہمہ کشور از قوشش آباد گشت	۶۲۹۴
ریاحیں بر آمد بجائے از قوم	شدہ بوستانے ہمہ مرز و بوم	۶۲۹۵
منابر بر آمد بکا شاہنا	مساجد شدہ جائے بتخانہا	۶۲۹۶
چو ابر بہار می ست در بوستان	بکشور بلے عدل فرماں دہاں	۶۲۹۷

رواں شدن ملک نائب جانب کنپلہ سبک
باز گشتن و در حضرت دہلی عزیمت نمودن

۶۲۹۸ چو در ضبطش آمد سرا سردیار بروں آمد از شہر رسم شکار

باقطاع ہر منہ آتش زناں	ہمی رفت چہ سو غنیمت کناں	۶۲۹۹
بیک مغفۃ انجام قاسے گزید	بیکایک سر کینکدہ سر کشید	۶۳۰۰
ہمی گشت جائے ریاحیں نہ قوم	ہمی تاخت اطراف آں مرز و بوم	۶۳۰۱
پس از ہفتہ زانجا بیک گشت باز	چو آسودش کر از آن ترک و تاز	۶۳۰۲
کہ خود را بہ سیدال حریفے نیافت	خودشاں سوئی گشت و خود شافت	۶۳۰۳
ہمی بود آن خجاسکوت پذیر	در آمد چو در قلعہ دیو گمر	۶۳۰۴
الانے درآمد ز در گاہ شاہ	شنیدم کہ روزے پس از چند گاہ	۶۳۰۵
ابا خلعت خاص شاہ جہاں	رسانید فرماں براں پهلوان	۶۳۰۶
بتدبیر پیودن راہ گشت	ز معنوں فرماں چو آگاہ گشت	۶۳۰۷
بہ حضرت پے خوئی میہماں	مگر خواند اور اسٹہ کامراں	۶۳۰۸ F. 189
بہ تزوج اوشا و کیتی پناہ	ہماں خان شادی کہ بد پور شاہ	۶۳۰۹
ہمیچو اند ہر مرزبان دیار	مگر بستہ بود اندراں روزگار	۶۳۱۰
کہ خواندش شہنشاہ عالم شباب	چو دید آں ملک نایب کامیاب	۶۳۱۱
بیک ہفتہ پیوست بہ شہر یار	بہ رسم الاغال آبادہ سوار	۶۳۱۲
ز شادی دل شہ چو غنیمت کفید	ملک نایب یل چو بہ شہ رسید	۶۳۱۳
ازاں پس با تمام آں ساز کرد	ہماں کار خیرے کہ آغاز کرد	۶۳۱۴
بہ تزوج مرخان شادی بداد	شنیدم کہ دختر البخان راد	۶۳۱۵
دریں ہم یکے جہ کم نہ گشت	ازاں کار خیری کہ اول گذشت	۶۳۱۶

آغاز شدن زحمت بسلطان علاؤ الدین و
پہری شدن ملک اود کشتہ شدن البخان

بگفتند حال خضر خان زار	شنیدیم بخت بد در آن روزگار	۴۳۱۶ - (الف)
دلش کم تر آسود یک دم ز درد	که تا کار خیرش نه نشانه کرد	» (ب)
گه دیگری اندویش افزون تر است	دلش دم بدم زار و محزون تر است	» (ج)
بر آورد از سوز سر زنده آه	شنیدیم چو این قصه بشنید شاه	» (د)
خضر خان یل را بتزویج داد	و در آن پس دول را نی آن شاه برد	» (ه)

۶۳۱۷	چونکہ ملکِ علانی بیاپاں رسید	یکے زحمۃ شاہِ راشد پدید
۶۳۱۸	بہر جا طیبے پئے نفعِ خویش	ہمی برد کارِ خود از جہدِ بیش
۶۳۱۹	در آفاقِ ہر جا تحسیرِ دوا	پئے دفعِ آں ز حمتِ لادوا
۶۳۲۰	اطباءے حضرت بگردن ساز	مگر وارہد خسرو از درد باز
۶۳۲۱	ولیکن ہر آن درد کاں جانی است	دوایش نمودن ز نادانی است
۶۳۲۲	گر آبِ حیاتے ہی خورد شاہ	زیاں بود مر شاہ گیتی پہناہ
۶۳۲۳	کسے کشش حق از دردِ بدِ نجات	برو آتسے گردِ دوا آبِ حیات
۶۳۲۴	غرض چوں شہنشاہ پر ہیزگار	شد از درد زحمتِ نجیفت و زار
۶۳۲۵	بدانت کیں درد من لادواست	ز افزون دردِ عقلش بکاست
۶۳۲۶	بلے مردم از دردِ شیدا شود	دردِ غفلت و سہو پیدا شود
۶۳۲۷	شنیدم ملکِ نایک نامدار	چو دید اینچنین حالتِ شہریار
۶۳۲۸	یکے روز در خلوتے پیشِ شاہ	نبالید چوں مردمِ نیک خواہ
۶۳۲۹	بلقا کہ شاہا دریں بوم و بہر	بنامِ نکویتِ شدم نامور
۶۳۳۰	بنیوئے اقبالِ شاہِ جہاں	ز دم تیغِ بر تارکِ سرکشاں
۶۳۳۱	بے گردن آوردم اندر کفند	گر قسم فراداں حصارِ بلند
۶۳۳۲	کنوں چوں تو بستی بر علتِ کمر	مرا یا بکشش یا برابرِ برب
۶۳۳۳	حیاتِ رہی از حیاتِ تو بود	کنوں زین بے حیاتی چہ سود
۶۳۳۴	مرا جملہ ابناءے شہِ دشمن اند	شبِ روز در قصدِ جانِ من اند
۶۳۳۵	چو بیند شاہِ جہاں چشمِ بست	بتاراجِ جانم بر آرنند دست
۶۳۳۶	یقین آنکہ در غیبتِ شہریار	کشیدم بصدِ عاجزِ می زار زار
۶۳۳۷	چو شہ دید در دش زانداہیں	فراموش شد شاہِ رادرِ خویش

مراد دگر گونی تارصلے توجہ پست	بگفتا دریں کار رائے توجہ پست	۶۳۳۸
بگو تا چہ داری دریں کار و بار	هنوزم ز نیت است از دست کار	۶۳۳۹ ۴۱۹۰
بزدگر ده تنور چوں گرم دید	چو نایب دل شاه را نرم دید	۶۳۴۰
که دارد سیاه گراں در بلاد	بگفتا البخاں است کان فساد	۶۳۴۱
قوی ترکوں گشت بنیاد او	دو شهنزاد گشتند داماد او	۶۳۴۲
کر ایدر دران شو با قطع خویش	شبه کشور شش گفت عیار بیش	۶۳۴۳
بریں تاندا نم چیم دارد بسر	هنوز بیدرست لے شبه نامور	۶۳۴۴
ز خا صان درگاه بنیر گشت	هم اکنون بفرمان خسر و گشت	۶۳۴۵
بمرگ شهنشہ نظر داشته است	دل از خدمت شاه برداشته است	۶۳۴۶
نباشد ز شهنزادگان ریتج پاک	نخستین گرافند کلا بکش سجاک	۶۳۴۷
بداں تاسرے بر نیار دگر دند	بیک قلعه شاه از تو ان کرد بند	۶۳۴۸
بگفتا که اے محرم نیک خواه	چو از نایب این قصه بشنید شاه	۶۳۴۹
که در خدمت بود صاف مردام	شد است تیغ من بر البخاں حرام	۶۳۵۰
همو منسم بد دران روزگار	به طفلی سپرد و دشمن در کنار	۶۳۵۱
به خونریزی شش چوں بد بندم کر	البخاں مرا هست جائے سپر	۶۳۵۲
حواله ترا کرده ام با خدای	تو دانی گشت هست در یک روزگار	۶۳۵۳
بیای جوازش زیزدان پاک	اگر خون نافع بریزی سجاک	۶۳۵۴
مکافات آل از خدا چشم دار	اگر غلے را بر آری بدار	۶۳۵۵
چو در نامه پند شد نقش بند	چه خوشش گفت شیرازی بپند	۶۳۵۶
هر آنچه بکار می همال بدردی	تو گر کی قبادی دگر خبر دی	۶۳۵۷
چو مقدر در داری چه پرسی زمن	بکن آنچه خواهی دریں اجمین	۶۳۵۸

۶۳۵۹	مراد سر افتاد کائے دگر	بستم کمر در دیارے دگر
۶۳۶۰	مرنجاں مرازا کہ در حالتم	دریں حال منہا دگر حالتم
۶۳۶۱	چو در زندگی بودہ ام نیک نام	بہ نیکی برد و ہر نام تمام
۶۳۶۲	کنوں وقت مردن مفر نام را	کہ نام نیکویم رو در ہر نام
۶۳۶۳	شنیدم شہ این گفت دلیوش گشت	دزین ماجرا یک روز و دو گذشت
۶۳۶۴	دگر روز گیس چرخ خونین لقت	بر آورد تیغے بخوریز شب
۶۳۶۵	ہماں خوں گرفتہ البجان را د	بغفلت بدرگاہ شمشیر نہاد
۶۳۶۶	در دین دراں خورگہ آل شیر مرد	کہ بود است در و شاہ مجروح درد
۶۳۶۷	بہ تعظیم شہ بر زمین بوسہ داد	دزاں پس زباں در حیات کشاد
۶۳۶۸	بگفتا منت باد ازین درد پاک	چگونہ است شاہان درد و ناک
۶۳۶۹	شہش گفت کیندم فراہم تراست	کہ چون تو عزیزے عیادت گراست
۶۳۷۰	البجان چو بس نیک خواہی نمود	شہنشہ قبائے کہ پوشیدہ بود
۶۳۷۱	کشید و بسوئے البجان فلند	ازاں خلعت آمد مراد را گزند
۶۳۷۲	ملک تائبان ماجرا چوں بدید	قباب سجد و بر البجان دوید
۶۳۷۳	گرفت آستین و بروشش برد	بدام بلا با فوشش برود
۶۳۷۴	قباب برشش کرد و دامن گرفت	بے جا مداریش گردن گرفت
۶۳۷۵	شنیدم دراں ہر دو طرفہ حرف	قوی بود تائب البجان ضعیف
۶۳۷۶	بافشرد چوں گردش را بلاغ	بجانش از اں بلاغ نہاد داغ
۶۳۷۷	سبک دشنہ از اہل تر خاک خواست	بدست چپ آوردش از دست راست
۶۳۷۸	چو شہ در خلل مہرہ گردش	جد کرد از اں دشنہ سر از تنش
۶۳۷۹	ستد جاں پس از خلعت شہ یار	زہے جامہ داری زہے جامدار

۶۳۸۰	وزاں پس بفرمود تا با قبا	بیک جامہ خانہ زر سر تا بپا
۶۳۸۱	بپہنند اور او بیرون برند	بخاکش سپارند و پس بگذرند
۶۳۸۲	پس آنکادہ و پیشِ خورگہ نشست	در شاہ بر حسبِ عالم بہ بست
۶۳۸۳	بحکم نیابتِ ہی را اند کار	حوالہ ہی کرد بر شہر یار
۶۳۸۴	ہراں کار کا و ر انتادی صواب	اگرچہ خطا بود کردے شتاب

برگشتن حیدر وزیرکے گجرات بعد کشتن النجان و اں

شدن ملک دینار شمس پیل و بے عرض باز آمدن

۶۳۸۵	شنیدم ز قتل النجان را و	خبر چوں بہر دند در ہر بلاد
۶۳۸۶	ہاں حیدر وزیرک نامور	شنیدند در گوجرات ایں خبر
۶۳۸۷	کہ شد کشتہ اں خانِ فرخِ خصال	شہنشاہ شد از رحمت آشفته حال
۶۳۸۸	بگردند بایکدگر اتفاق	کہ چون کشتہ شد خانِ اہلِ لفاق
۶۳۸۹	نباید کہ مارا بدست آورند	سر سر فرازاں بہ غفلت برند
۶۳۹۰	ہاں بہ چو شیراں دریں مرغزار	بگیریم از زورِ بازو و سوار
۶۳۹۱	بہ ہنیم تا اندریں یک دو ماہ	چہ باز د فلک اندریں تختگاہ
۶۳۹۲	غلط باشد از سر بہستی نہیم	بہ غفلت چو کم ہمتاں جانِ ہم
۶۳۹۳	دریں رائے ہر دو نہادند سر	سرا نہا بخواند نذر و نیر و گر
۶۳۹۴	چو فرمانِ خسرو بدیشان رسید	شنیدم چو عنوانش سرکش بدید

۶۳۹۵	دریند فرمان فرماں ردا	بکشتند فرماں رساننده را
۶۳۹۶	ملک نایب این قصه چوں گردگوش	خبر داد فرخسرو تیز پوش
۶۳۹۷	شهنش گفت کاوی سرکش هوشیار	مرا از سر لطف معذور دار
۶۳۹۸	بکن آنچه دانی درین سخت گاه	که هستی بحق نایب بادشاه
۶۳۹۹	ملک نایب آنکه بفرمود زود	بدینار کو شمع پسیل بود
۶۴۰۰	که لشکر کشد جانب کوجرات	بدست آورد سرکشان بغات
۶۴۰۱	دژاں پس رواں گیرد تیار راد	بسرحد کجرات چوں سمر نهاد
۶۴۰۲	سفر کردن شاه عالم شنید	سبک سر با نقض دہلی کشید

جد کردن خضر خاں انبروہمہ و از ولولہ عشق بدینا

بحضرت آمدن و در کالیور محبوبس شدن

۶۴۰۳	شنیدم خضر خاں دران روزگار	کہ التبان یل را بکشتند زار
۶۴۰۴	پیاده بہشتنا پور از تخت گاہ	فرستادہ بد مادر نیک خواہ
۶۴۰۵	بدان تابی صحت شہر یار	زیارت کند اندران خوش مزار
۶۴۰۶	چو در غیبتش شد التبان شہید	الانغہ ز شہ بخضر خاں رسید
۶۴۰۷	بارش او آن نایب نابکار	نبشتہ دبیر شہ نامدار
۶۴۰۸	کہ ناید خضر خاں با یوان شاہ	کند ہم از انجا بانبروہمہ راہ
۶۴۰۹	ہمانجا بود بر سبیل جلا	چنین است فرمان فرماں ردا
۶۴۱۰	خضر خاں چو مضمون فرمان شنید	ز فرمان خسرو گریز نہ ندید

بہستان دل خارِ خاکے بخود	بدل گفت کاں شاخِ زہرِ کہ بود	۶۴۱۱۴.۱۹۲
رسد ز گس نازِ نین را فگار	نباشد عجب گر ازیں خارِ خار	۶۴۱۲
سخے دیگر اکنوں براں غمِ فرود	مرا خود نخستیں غمِ یار بود	۶۴۱۳
بہ غمہائے جانان نباشد ہمال	غمِ جاں دے نزد اہل کمال	۶۴۱۴
زہرِ دیدہ صد جوئی خوش می فشانند	غرض چونکہ خاں سوئی آنبرو ہم راند	۶۴۱۵
کہ خاص از یے دود ماں کرد فرد	ہی گفت بنگر زمانہ چہ کرد	۶۴۱۶
جد اگر د از شہرِ خویش و تبار	جد اگر د از یار و از شہرِ یار	۶۴۱۷
شب و روز در انتظارِ گزند	بباید شدن در رہی شہرِ بند	۶۴۱۸
بانبرو ہم چوں رفت با در دہر	شنیدم خضر خاں بخونِ جسگر	۶۴۱۹
شب و روز چوں دست و پا بستگا	ہی بود بر رسمِ دل خستگان	۶۴۲۰
قتادہ بزدانِ اہل کینشت	جد اماندہ مرغے ز باغِ بہشت	۶۴۲۱
ہی بود چوں بندیاں غمِ گرے	اگرچہ نبود دست بندش پیائے	۶۴۲۲
بباز دے شوقِ دہر و رصال	تکے روز بربیدیتِ خیال	۶۴۲۳
غماں داد در جانبِ تختِ نگاہ	یکایک ز آنبرو ہم بے امر شاہ	۶۴۲۴
کہ بے امر خسر و خضر خاں رسید	ملکِ نایبِ این فقہہ را چو شنید	۶۴۲۵
بر آئینِ تلبیسِ در رسمِ فسوں	بحر کہ دروں رفت و آمد بروں	۶۴۲۶
رسانید فرمانِ نسوانِ دوا	پس آنکہ عواناں سبکسار را	۶۴۲۷
نویسے دگر بہرِ جشش دہند	کہ بر پائے خاں تختِ بندی نہند	۶۴۲۸
بدستِ عوانانِ دہر بسرند	اسیرانہ در کالیور شش پرند	۶۴۲۹
کہ نیکو بدارند خاں را انگاہ	بدیشاں رسانند فرمانِ شاہ	۶۴۳۰
چو از حکمِ دہلیزی آگہ شدند	عوانان کہ ملزومِ درگہ بند	۶۴۳۱

۶۴۳۲	شنیدم ہاں لفظ بریائی خاں	سبکتر نہاوند بندے گراں
۶۴۳۳	وزاں پس برا نند در کالیور	گلے راز باغے فلک نند دور
۶۴۳۴	دول را نیش ہدر اں روزگار	ہر دند بادے بہ جس حصار
۶۴۳۵	بیائے کہ گل بر کفش بوسہ داد	فلک از ستم بند آہن نہاد
۶۴۳۶	چنیل ست آئین ایں روزگار	کہ گاہے دہستی و گہ خمار

محضر کردن ملک نایب از نقل سلطان و ملک

بشہاب الدین عمر شاہ دہانیدن خود نایب شدن

۶۴۳۷	غرض چون ملک نایب بدسگال	فرستاد خاں را بہ عین نکال
۶۴۳۸	شہنشاہ را حال آشفہ دید	بجوابے دگر بخت خود خفہ دید
۶۴۳۹	یکے انجن کرد در پیش شاہ	ز اہل کلاہ وز اہل سیاہ
۶۴۴۰	عمر خاں چاں طفل فرزند شاہ	کہ بود است شش سالہ و چند ماہ
۶۴۴۱	شہنشاہ زادہ از دختر را بدیو	دراں روز شد حاجی خسرو خدیو
۶۴۴۲	مر او را شہاب الدین آمد لقب	کہ بود است طفلے کیانی نسب
۶۴۴۳	ہماں نایب شاہ شد نایبش	کہ خود خواہ بدرائے ناصا بہش
۶۴۴۴	چوشہ بود در ہم در اں قیل و قال	ز سستی ز بانس شدہ بود لال
۶۴۴۵	نگفتہ در اں انجن یک سخن	ز بہوشی خاطر و ضعف تن
۶۴۴۶	مثل ہر کسے زودیریں ماجرا	کہ خاموشی آمد دسیل رضا

۶۴۴۴۶.۱۹۳	عمر خاں ہمہ سال شد بادشا	بہ فرقت نہادند زریں کلاہ
۶۴۴۸	نہادند چتر سیر بر سرش	شدہ عانیہ خلق فرماں برش
۶۴۴۹	ہماں نایب شاہ خود گشت شاہ	نشانند آں پسر را بنا موس گاہ
۶۴۵۰	فلکدہ کیلے لطفکے را بہ پیش	ہمی راند ہر کار برائے خویش

وفات یافتن سلطان علاؤ الدین نور اللہ

قبرہ و جلو س شہاب الدین عیشہ

۶۴۵۱	چو شد سال بر مفضلہ و پاژدہ	گذشتہ دہ دیک ز شوال مہ
۶۴۵۲	سفر زیں جہاں کرد شاہ جہاں	رہا کرد تخت و کلاہ شہاں
۶۴۵۳	خود شے بر آند ز چرخ بریں	بلکہ ریشدہ آسمان و زیں
۶۴۵۴	ہمہ شہر و کشور بہ ماتم نشست	زمر گشت جہاں جملہ در غم نشست
۶۴۵۵	بر آند ز دیوار و در ہائے ہائے	کہ رفت از جہاں شاہ کشور کشتائے
۶۴۵۶	چو شہ سر بیا لیں خاک کے نہاد	شنیدم در اں روز بے ابر و باد
۶۴۵۷	ہو ازار بگر لیت در ماتم نش	فرزہ رنجت برخاکش اندر غمش
۶۴۵۸	کیلے ہفتہ بد بے سکون و قرار	ہمہ شہر در ماتم سشہ یار
۶۴۵۹	ہمیں است مرا انجام کار جہاں	بدانند ہر جا کہ کار آگہاں
۶۴۶۰	تھے را کہ اندر دولجے کشید	سرے را کہ در زیر تاجے کشید
۶۴۶۱	کیلے روز آں تن در آرد بخاک	کیلے روز آں سر کشتہ در مغاک
۶۴۶۲	بہ نزد فقیر ز شاہی خوش است	ز گردن کٹی خاک را بہی خوش است
۶۴۶۳	شہ از ہم جان و جہاں در ہم است	فقیر از غم این دواں بی غم است

۶۴۶۴	در اں پند نامہ کہ در ہر دریار	ز سعدی شیرازی است یادگار
۶۴۶۵	دریں باب بیتے عجب خواندہ ام	کہ از ذوق آل جان برافشاںدہ ام
۶۴۶۶	گدار اچو حاصل شود نان شام	چنان خوش بخشد کہ سلطان شام
۶۴۶۷	ز ملک سعادت دو آمد کلاہ	یکے بر فقیر و دگر بہر شاہ
۶۴۶۸	چہ دیکھم شاہ و چہ دلق گدا	رشد عاقبت اہل میراث را
۶۴۶۹	وے خلعت عاشقان دیگر است	نہ مطلوب شاں خرقہ نے افسر است
۶۴۷۰	ندارند از ہر دو عالم خسیس	بہ نزدیک شاں شد یکے نفع ضر
۶۴۷۱	مہ و سال در روز شب و صبح و شام	بگویند ہر دو بشوئے تمام
۶۴۷۲	بیاساقیا جان ماتازہ دار	بگرداں دوسہ ساغر خوشگوار
۶۴۷۳	چنان کن دریائے مرغوق باں	کہ خیزد ز ہر دو کلمہ فرق تاں

جلوس سلطان شہاب الدین طاب ثراہ کیمفیت

کور کردن خضر خاں محل اللہ الجنّت مٹواہ

۶۴۷۴	بساط کین چوں جہاں در نشت	یکے مفرش نو پدیدار گشت
۶۴۷۵	شہاب الدین اں طفل ناویدہ کام	کہ بود است پویشہ نیک نام
۶۴۷۶	برآمد بخت کسیاں بار داد	ہماں فتنہ جائے نیابت ستاد
۶۴۷۷	بہ ملکہ کہ طفلے شود بادشا	شود پیش او فتنہ فرماں روا
۶۴۷۸	بگرد سراسیمہ شہر دویار	نگیرد چنان ملک ہرگز قرار
۶۴۷۹	غرض چونکہ ایام بازیچہ باز	بریں گوئے بازیچہ کرد ساز

۶۴۸۰	شنیدم ہماں نایب نابکار	ہماں دم کہ در خواب شد شہر یار
۶۴۸۱ F. ۱۹۴	سب خاتم از دست خسر کشید	نگین سلیمان بدیوسے رسید
۶۴۸۲	ہماں لحظہ بردست سبیل برد	کہ بودست موافق برودر فساد
۶۴۸۳	بلقنا شا شب زاید بر اس	یکایک بکن قصد چشمانِ خاں
۶۴۸۴	رسی چون تو در قلعہ کالیور	بہ تدبیر کن انتظام امور
۶۴۸۵	براس فتح در باں نمایں نکلیں	بگویش کہ اس قلعہ دار گزین
۶۴۸۶	مراتہ در بانی قلعہ داد	ترا خواند در حضرت اس شاہِ راد
۶۴۸۷	بدیں حیلہ بر قلعہ چون بروی	بر اصحاب اس قلعہ ضابطہ شوی
۶۴۸۸	خضر خان دل را سبک کور کن	بمعنی تنش زندہ در گور کن
۶۴۸۹	شنیدم چو اس سبیل رسیاہ	سوئے کالیور آمد از تخت گاہ
۶۴۹۰	بہ تعلیم نایب پے افشرد زود	بگردانچہ نایب بردگفتہ بود
۶۴۹۱	بحیلہ کہ آمد بہ حصن بامند	طلب کرد خاں را بعین گزند
۶۴۹۲	بگفتند خاں را کہ از شہر یار	رسید است سبیل بہ حفظِ حصار
۶۴۹۳	ہمی خواندت بیرون از جس گاہ	بیاتا شوی آگہ از حکم شاہ
۶۴۹۴	شنیدم چو خاں نام سبیل شنید	رواں آبیے از زر گساشد دید
۶۴۹۵	بدل گفت دام شہنشاہ نہاند	مرا ہم کنوں جاں بباید فشانند
۶۴۹۶	طلب کرد پس یار تسری عذار	زر گس برا نشانِ دُخوں ز ارزار
۶۴۹۷	بگفتا کہ لے موس جانِ من	بکار تو بادا دل و جان و تن
۶۴۹۸	بحکم خدا سر بیاید نہاد	کہ بے علم او نیست بیداد و داد
۶۴۹۹	بیاتا دے سیر بہنیم ترا	کہ دیر نہ یاری گزینیم ترا
۶۵۰۰	کہ داند نہ بنیم دگر دے تو	نیارم نظر کرد در دے تو
۶۵۰۱	برسم ودا عشق کنائے گرفت	تکھے را ببر نو بہارے گرفت

دگر بارہ آور دوش اندر کنار	زمانے سرانگند در پائے یار	۶۵۰۲
در نقشہ گیتی بچشش کشاد	بے چونکہ فستہ ہم از چشم زاد	۶۵۰۳
کہ خانانچیں است فرمان شاه	بگفتا ہماں سنبیل دل سیاہ	۶۵۰۴
بچشمان ست تو میس کشید	کہ در چہرہ حسن نیلے کشید	۶۵۰۵
دریں کار تقصیر از سوسے کیست	چو بشنید شہ گفت تاخیر چیست	۶۵۰۶
بریں بستہ ہر چہ توانی بکن	اسیر تو ام انخسہ دانی بکن	۶۵۰۷
چہ مشکل بتقدیر و حکم آتہ	اگر بہت یا نیست فرمان شاه	۶۵۰۸
بہ چشم خضر خاں کشید ندیل	مہ حال بعد از بسے قال و قیل	۶۵۰۹
سر اسر کنان نوز دست ستم	فتادہ بروں ناز کان حسم	۶۵۱۰
بنالید دیوار دودر زار زار	غریبے بر آمد ز اہل حصار	۶۵۱۱
بہر جا کہ مرغے صغیرے کشید	چو آں نالہ در گوش مرغال رسید	۶۵۱۲
کہ چوں ماہی افتاد اندر شنا	چناں مرغے بگریست اندر ہوا	۶۵۱۳
چہ نام کم گذشت اندراں بوم دہر	چہ گویم کہ چوں فاش شد این خبر	۶۵۱۴
کہ موئے فشگانی ہم از طبع تیز	الا اسے ہنر پر در سظم نیز	۶۵۱۵
ز الفاظ و صنعت نظر دودر دار	مرا اندرین فقطہ معذور دار	۶۵۱۶
چومن در رسیدم دریں داستان	کہ داناست دانا کے راز بہاں	۶۵۱۷
زمانے مرا اگر یہ فرصت نداد	زہر دیدہ جوئے خونم کشاد	۶۵۱۸
لزد و لواط در آرم تمام	کہ تاحق صنعت گزارم تمام	۶۵۱۹ F. 195
بباید تو ہم چوں منی بگذری	ضرورت قلم را اندہ ام سر سری	۶۵۲۰

طلب کردن ملک نایب عین الملک از دیو گیر جمع مسلمان

درواکن دن اولقصہ حید وزیر کشیدن عین الملک

تلف شدن ملک نایب حدود و حویر و ہما نجا ماندن

۶۵۲۱	شندیم زافسانہ گوئے کہن	کہ از زیر کی بردگوئے سخن
۶۵۲۲	چو شہ رفت ازین عالم ہونا	ہماں نایب ہر دو فرمانروا
۶۵۲۳	فرستاد پیکے سوئے دیو گیر	بد و گفت کاے پیک فرماں پذیر
۶۵۲۴	زاید رچیاں رو بمرہتہ بلاد	کہ برگرد تو کم رسد تند باد
۶۵۲۵	شتاباں رسی چوں دران بوم دہر	براں عین ملک ہمایوں سیر
۶۵۲۶	بگو تا بایدر براند شتاب	اباشہ سواران چابک رکاب
۶۵۲۷	بیار دہمہ اہل تسلیم را	کند خالی آں جسدہ اقلیم را
۶۵۲۸	غرض عین ملک خجستہ سیر	چو شکرواں کرد از ازاں بوم دہر
۶۵۲۹	ہمیشہ اند آں صفدر کینہ خواہ	کہ پیکے رسیدش در اشنا کی راہ
۶۵۳۰	بگفتا کہ لے سرکش نامور	بیابوست از شہر بستم کمر
۶۵۳۱	مرا گفت آں نایب بادشاہ	بغین ممالک بگو ہسم براہ

۶۵۳۲	ملک نایب گفت تادور زماں	بہ گجرات رانی سپاہی گراں
۶۵۳۳	کہ بجز دستت آئند جملہ لغات	بکردم ترا مقطع گو خسترات
۶۵۳۴	بغیر مانش آں عین ملک گزیر	کہ بدستم زال در دشت کیں
۶۵۳۵	نہ چہ راند آں جازا ثنائے راہ	بد بنال شل انزوں سرانِ پاہ
۶۵۳۶	شنیدم بچو رچوں دیر رسید	تلف گشتن نایب شہ شہید
۶۵۳۷	مہے یک دودر حد چو ر ماند	درا نجا سپہ مانج سوئی زاند

ذکر شہ شہنشاہ ملک نایب بندا ملک قطبی

۶۵۳۸	شنیدم پیرانِ دیرینہ سال	کہ چوں آں ملک نایب بدنگال
۶۵۳۹	فرستاد سنبھل سوئے کالیور	کہ از شمع دولت کند محو نور
۶۵۴۰	بزدنالہ چند بے سوز و درد	شب شب شہنشاہ را دفن کرد
۶۵۴۱	طلب کرد ارکانِ دولت تمام	بیاراست تختے پئے بارعام
۶۵۴۲	دگر روز گز چرخِ دوراںِ فردز	بر آورد سسر خسر و نیم روز
۶۵۴۳	براں تخت آں طفلِ راجائی داد	خود اندر مقام نیابت ستاد
۶۵۴۴	طلب کرد شہزادگانِ دگر	بگفت کہ بندہ پیشش کمر
۶۵۴۵	چو خانِ مبارک کہ در عجم وجود	ز شہزادگانِ دگر پیش بود
۶۵۴۶	چو آں خانِ شادی و خانِ فرید	ہماں خاں عثمان اختر سعید

۶۵۴۶	چو خان محمد چو بوبکر خاں	کہ بودند این جملہ شہزادگان
۶۵۴۸	درینا کہ ابنا و شاہ جہاں	اسیر آمدہ دست بستہ زناں
۶۵۴۹	غرض چونکہ ابنا و شاہ کریم	شدہ دستمال خمیہ لیتم
۶۵۵۰	بطغی رہا کردہ شاں شہر یار	شدہ دریتی بہمہ خوار و زار
۶۵۵۱	ورای روز گردن دیا بوس شاہ	دلے بود آرزو ز شاہ ترا سیاہ
۶۵۵۲	دیگر روز گفتا کہ ہم در سرم	گرفت کہ پیدار شش اندر سرم
۶۵۵۳ F. ۱۹۶	بگیرند خان مبارک بقاے	نہاں تحت بندی نہندش بپاکی
۶۵۵۴	جہاں خان شادی سوئی کالیور	رداں کرداں سفلیہ ناصبور

مشورت کردن نایکان بکشتن ملک نایب و غلبہ کردن بشیر بشیر و صالح و شیر و کشتن ایشان ملک نایب

۶۵۵۵	چونیک مہ ازین ماجرا گذشت	زمان مسکانات اظہار گشت
۶۵۵۶	شنیدم دوسرہ نایک خواہ گاہ	کہ بودند خاصان در گاہ شاہ
۶۵۵۷	یکے آن بشیر و گر آن بشیر	سیدم صالح و جہاں نایب
۶۵۵۸	مشورت بکردند با یکدیگر	با گفتن کس سفلیہ کرد سیر
۶۵۵۹	نہم راست و دوزن دلی در فساد	کنکار ہر مرد و زن ہا مراد
۶۵۶۰	ز خون الجاں رداں کرد نیل	بچشم خضر خاں کشا نیل
۶۵۶۱	دیگر جملہ شہزادگان را کنوں	بدام خاطر در کشید از فسون
۶۵۶۲	شب در و ز این ظالم پرستم	چون ہزار خواناں بود در حرم

۶۵۶۳	بہ عالم دگر چند خواہیم زلیست	ہرین زندگانی بباید گریست
۶۵۶۴	کہ مازندہ و خانہ شاد و ما	پریشان کند سفلہ بے وفا
۶۵۶۵	گراموز ما ز سرش بگذریم	بفردا چہ رو پیش خسرو بریم
۶۵۶۶	ہم امشب دریں کار دستہ ز نیم	یکایک سرش را بجا آں فلکیم
۶۵۶۷	دراں پس بریزند گر خون ما	نہ طالع و بخت میمون ما
۶۵۶۸	رویم از جهان فنا نیک نام	مدار بقا نیز یا بسیم کام
۶۵۶۹	چو شب بستی بر چہرہ روزگار	یکے پردہ غبریں آشکار
۶۵۷۰	ملک نایب این فقہ از کس شنید	دراں شب بیک خرگے در خرید
۶۵۷۱	شنیدم چو بگذشت پاس ز شب	فرستاد بہر سبب طلب
۶۵۷۲	بشتر بدل گفت کیں بیوفا	بدینساں کہ تنہا بخواند مرا
۶۵۷۳	مگر گشت آگہ از اں اتفاق	کہ کردیم در خود نہاں اتفاق
۶۵۷۴	پس نگاہ یاران خود را بگفت	کہ بزم سرش ہر کہ امشب بگفت
۶۵۷۵	دراں پس رواں شد برو با صلاح	کہ کم دید در کار ہائیش صلاح
۶۵۷۶	شنیدم چو نزدیک خرگہ رسید	ز خرگہ یکے مرد بیرون دوید
۶۵۷۷	بگفتا سہلای خود ایدر گزار	دروں پس ردای دارش نامدار
۶۵۷۸	بشتر مراد را بگفت ای فلان	منم خواہا گاہی شاو جہاں
۶۵۷۹	بلکہ دستہ نامور بودے	تہی کم ز تیغ و سپر بودے
۶۵۸۰	کنون چیست کیں نایب شہر یار	بدینساں ندارد مرا استوار
۶۵۸۱	بگفت این دوزخ گش شد دروں	بزد تیغ بر سفلہ پرفنوں
۶۵۸۲	زہر سو رسید یا ران اد	سرش را برید ند بے گفت و گو
۶۵۸۳	دوسہ بار بواب زہر سو دوید	ہم از دست آں نایکاں شد شہید
۶۵۸۴	دراں پس ہماں نایکاں دلیر	کہ کردند کار سے بزد دی نہ دیر

۶۵۸۵	زخان مبارک بریدند بند	بروشین کبودند خود را سپند
۶۵۸۶	چو شد روز حمله سران سپاہ	نہا دند سر سوسے در گاہ شاہ
۶۵۸۷	شدہ ہر یک از قتل اس فتنہ نشا	کہ بدگوہرے رفت دکان فساد
۶۵۸۸	وزاں پس بجان مبارک سیر	بگفتند کاے خان فرخندہ فر
۶۵۸۹ F. ۱۹۷	نیابت بہ پیش شہ خرد سال	ہمی کن کہ داری خود بر کمال
۶۵۹۰	چو خاں مبارک شنید این سخن	بگفتا کہ اے سرکشان کہن
۶۵۹۱	مرانیت مطلوب اقبال آجہا	کہ اندر خلل بینم اس بخت گاہ
۶۵۹۲	اگر لطف دارید در باب من	پذیرندہ باشتید این یک سخن
۶۵۹۳	کہ با مادر خود ازیں بوم دہر	نہم سر بر ملک و دیارے دگر
۶۵۹۴	چو ارکان دولت ز تقریر خاں	شنیدند این قصہ در یک زباں
۶۵۹۵	بگفتند کاے تاج آزادگان	تو ہی نہتر از حمله شہزادگان
۶۵۹۶	سزایت کت بادشاہی دہیم	بخدمت ہمہ پیش تو سر نہیم
۶۵۹۷	وے در حیات خود آں شہریار	زارش و آں فتنہ نابکار
۶۵۹۸	یک طفل بنشاند بر جاسے خویش	قصورے عیاں کرد در راجی خویش
۶۵۹۹	دوسرہ بجگرش رعایت کنیم	وزاں پس یکے رائے دیگر ز نیم
۶۶۰۰	تو نمایان ملکی پریشاں شو	یک امر و زبر گفتہ ما برو
۶۶۰۱	ہمہ شہر و کشور ہوا خواہ تست	بلکن رائے خود در نیابت درست
۶۶۰۲	کند باغبان خدمت شاخ نو	ہم آخر خود بر بوقت درو
۶۶۰۳	شنیدم چو مشفق بخود دید شاں	بلغتار ایشاں رضا داد خاں
۶۶۰۴	مہے یک دوسرہ در نیابت نہاد	در عدل بر شہر و کشور کشاد
۶۶۰۵	ہوا خواہ ادگشتہ ہر خاص عام	بریں با جواچوں دومہ شد تمام
۶۶۰۶	جہت پالی ہماں و خیر را مدیو	کہ بود است در حکم کپہاں خدیو

۶۶۰۶	ہماں خسرو طفل زوزادہ بود	کہ شاهش بزمحت شہی دادہ بود
۶۶۰۸	شندیم چو در غنبط خان سعید	ہمہ خلق را سردر آورده دید
۶۶۰۹	حسد کردمی خواست تا در نہاں	کیے جام زہرے سیار دہاں
۶۶۱۰	خبر کرد خاں را کیے نیک خواہ	کہ شد از شہا قلم ایں تخت گاہ
۶۶۱۱	نہ من گفتہ بودم برویہ تخت	کہ باید ازیں ملک اعراض جست
۶۶۱۲	کنوں حاسداں از درون دہرول	کمر بستہ بر قصد جانت فرہول
۶۶۱۳	بریں گو نہ تاکے دریں تخت گاہ	تو اں داشتن جان خود را ز گاہ
۶۶۱۴	کیے روز با شد کہ در عین خواب	شود دشمنے از کمیں دست یاب
۶۶۱۵	چو ارکان دولت ز خان گزین	شندید ہر یک یسا رویمین
۶۶۱۶	بگفتند پس ہر ہمہ یک زماں	کہ اے خان فرخندہ دکارداں
۶۶۱۷	تو دانی کہ دانائے خوب اختر	کہ ناید ز طفلان جہاں داوری
۶۶۱۸	اگرچہ بہ نزدیک کار آگہاں	چو بازیچہ ہست کار جہاں
۶۶۱۹	جہاں داوری کار بازیچہ نیست	ممالک سزاوار بازیچہ نیست
۶۶۲۰	بزدیک طفلان بازیچہ جوی	بہ از تاج و تخت است چو گان گوی
۶۶۲۱	عمارت گری پیشہ بالغان ست	جہاں فایم از عدل انصاف شاں
۶۶۲۲	تو امروز شایست بہ ملک جہاں	بزیب ترا تاج و تخت شہاں
۶۶۲۳	کہ شہنشاہ و بانغ و عسقلی	بنامت سزد سکہ مفتہلی
۶۶۲۴	چو گفتند ایں قلعہ ارکان ملک	کہ جز تو کسے نیست شایان ملک
۶۶۲۵	بتعظیم او جملہ برخاستند	زباں درو عایشش بیاراستند
۶۶۲۶	پیشکش نہادند میر بر زمین	ستاوند پس در بسیار رویمین
۶۶۲۷ F. ۱۹۸	جہاں ہست بازیچہ بوالعجب	کہ بس بازی آوردن روز و شب

گئے ملک جسم را بہ طغی دہد	۶۶۲۸
فریش بجز کو دکاں کم خورد	۶۶۲۹
دلے با لغا نزار ہے دیکست	۶۶۳۰
چنید نڈتا جرحہ در است	۶۶۳۱
وگر یک زماں دہر کو دک فریب	۶۶۳۲
ازاں مستی شاں شو ند ہوشیار	۶۶۳۳
بیاسا قیاست ماکن ز سر	۶۶۳۴
بدہ مے کہ یکبار گردیم شاد	۶۶۳۵
گئے تاج بر فرق خاے نہد	
کہ طفلان طلب کار بازی کنند	
نہ مطلوب شاں تخت و فی افرست	
شب و روز زان چوہہ باشند مست	
نماید برایشاں فراز و نشیب	
بگویند چون خستگان خماری	
ز بازیچہ دہر ماں باز خر	
غم دور ماضی نیاریم یاد	

جلوس سلطان قطب الدین تورکمرقدہ

کسے را کہ یار است جہاں فریں	۶۶۳۶
بروش ز عین ہلاک آورد	۶۶۳۷
کلید مالک بدستش دہد	۶۶۳۸
جہاں را در آرد بہ حکمش تمام	۶۶۳۹
وگر خود دریں باب خواہی نظیر	۶۶۴۰
شنیدم زدہ حقان ہندوستان	۶۶۴۱
گزیدند آں سرو آزادہ را	۶۶۴۲
مبارک شدہ آں خسرو استیں	۶۶۴۳
برآمد بصد عیش بر تخت علج	۶۶۴۴
بے خدش سرکشان گزیں	۶۶۴۵
نخوتیں لب موداں ہو شمنند	۶۶۴۶
ز چاپ رساند بہ چرخ بریں	
سرد شمنش را بجاگ آورد	
کلاہ گپانی بفرش نہد	
مطمئن کند ہر کج خاص و عام	
زمن بشنوائے یار روشن ضمیر	
کہ چون خار شد و درازیں بوستان	
لے ملک یعنی کہ شہزادہ را	
فلک قدر و کیواں محل قطب دیں	
ہوشید نہاد تاج و دولج	
کمر بستہ اندر یار دیں	
کہ ہر جا سیر ست مجوس بند	

۶۶۴۷	کنند از نوید طرب شادیاں	کہ کردیم از لطف آزادشاں
۶۶۴۸	ہمیں دم بربند بند ہوسہ	زگرگان رہا نندیش درمہ
۶۶۴۹	ہماں دم کہ ارکان ملک کہن	شنیدند از شاہ نوا میں سخن
۶۶۵۰	بہر جایکے بندی بیت سال	چہ بدخواہ ملک و چہ مدیون مال
۶۶۵۱	تہی شد ہمہ جائے زندانہا	پیر از عزمی شد ہمہ خانہا
۶۶۵۲	فراموش گشتہ تیج محن	سراسر ز آہن بفرسودہ تن
۶۶۵۳	بزندان جوان رفتہ گشتہ پیر	شب و روز بردست محنت امیر
۶۶۵۴	دل از جان آزرده برداشتہ	براہ اجل چشم بگماشتہ
۶۶۵۵	ز محنت کشتی گشتہ راضی بمرگ	چو شاخ از خزاں ماندہ بی برگ
۶۶۵۶	چوناکہ شد آزاد از حبس گاہ	بکردہ زباں وقف در شکر شاہ
۶۶۵۷	کس از باز پرسش بکردار عقاب	نکفتن بجز شکر خسرو جواب
۶۶۵۸	و گر کس بپرسید نامش براہ	بگفتا کہ نامم دعا گو شاہ
۶۶۵۹	غرض روز دیگر شدہ نیکنام	در لطف بکشا در خاص و عام
۶۶۶۰	وزیدہ ز خلقش نسیم بہار	گلستاں شدہ جملہ شہر و دیار
۶۶۶۱	ز بہر شہر و کشور بر انداخت باج	ببخشید و بقانیاں را خراج
۶۶۶۲	در اں سال ہر شام و ہر صبح گاہ	شدہ خلق آورد تہنید شاہ
۶۶۶۳	ز تار پنج بد ہفصد و شانزدہ	کہ نشست شہزادہ بر تخت شہ

فرستادن سلطان الدین ملک تغلق را بر عین ملک
دو با بعد از مصالحہ درویشان ملک عین ملک در گجرات

F. 199

ہاں قطب دین ضابط ملک گشت	۶۶۶۴	شنیدم چو ملک شہابی گشت
رود رود بر عین ملک کراز	۶۶۶۵	بتعلق بفرمود آں شہ فراز
چو بگذشت ایام شور و گزند	۶۶۶۶	بگوید مراور کہ اے ہوش مند
ہمہ کنج ز اقبال بے یار شد	۶۶۶۷	ہمہ گلشن ملک بے خار شد
بفرمان ماسہرہ لے سر فراز	۶۶۶۸	ازیں پیش از ما کن جستراز
بہ تجارت رانی سپہ صفت	۶۶۶۹	بباید چو تعلق رسد آں طرف
بہر سو گئی جوئے از فوں رواں	۶۶۷۰	کشی تیغ بر قصد برگشتگان
ہاں تحفہ آرمی درس شہنگاہ	۶۶۷۱	بری چوں سر آں کردہ تباہ
ابا سر فراز ان کشور گشتا	۶۶۷۲	مشرق بگردی بیا بوس ما
زا کرام شاہانہ آگہ شوی	۶۶۷۳	دزاں پس چو بر حکم بایگروی
بہ چٹور شد ہمو کار آگہاں	۶۶۷۴	چو تعلق بفرمان شاہ جہاں
بفرمان شاہ جہاں سر نہاد	۶۶۷۵	بداں عین ملک سر فراز راہ
ہمیں قفقہ در سمع ہر یک براند	۶۶۷۶	دزاں پس سران سپہ را بخواند
چو در گوش کردند فرمان شاہ	۶۶۷۷	گرفت ز گردن کشتان سپاہ
کہ رویش ندید است کس از ما ہنوز	۶۶۷۸	بگفتند کاں شاہ کشور فروز
چہ احکام بر ما کنند آشکار	۶۶۷۹	چہ دانیم تا در سہ انجام کار
کشد آب نادیدہ موزہ ز پاسے	۶۶۸۰	نہ بینی کہ کم مردم بختہ راے
مہی یک دو گیریم بیدر قرار	۶۶۸۱	ہاں یہ کہ چوں مردم ہوشیار
چہ پیدا ہی آید از خیر و شر	۶۶۸۲	بہ بنیم کز شاہ فیروز فر
دزاں پس بفرمان حسد و دیم	۶۶۸۳	ز صلح مزاجش چو آگہ شویم
ہماندہ خاموشش سرشکراں	۶۶۸۴	چو ایں قفقہ گفتند بختہ سراں

سرا ز ادیں باب راضی ندید	چو زان قوم این قصہ تعلق شنید	۶۶۸۵
شتاباں سوئی کشت گشت باز	شنیدم ہاں روزاں سر فراز	۶۶۸۶
زبا بوس خسرو گزیرے ندید	چو در حضرت خسرو نور سید	۶۶۸۷
بگفتا کہ اے شاہ کشور کشتا	نہیں از شرط با بوس و رسم دعا	۶۶۸۸
کہ بے دانہ مرغ نیفتد بدام	نتی آید از دست صیاد خام	۶۶۸۹
چو صیدے شتابندہ در عین زود	گر نہی رسیدہ ز غوغا و شور	۶۶۹۰
ز اندیشہ ہر سینہ در ہم ہنوز	ندیدہ رخ شاہ عالم ہنوز	۶۶۹۱
شوند از بچین قوم حضرت پناہ	یکایک جگہ نہ لبہ فرمان شاہ	۶۶۹۲
کہ سر در طاعت نہاد این چشم	اگر خواہی اے شاہ دشتزادہ ہم	۶۶۹۳
ابا خلعت و عہد پیمان فرست	بہر سر جدا گانہ فرماں فرست	۶۶۹۴
بیایاں رسانید این قصہ را	چو تعلق ملک پیش فرما زدا	۶۶۹۵
کہ بندہ دریں کار ہم خود میاں	ہمورا بفرمود شاہ جہاں	۶۶۹۶
ابا خلعت شاہ گہیاں برد	بہر یک جدا گانہ فرماں برد	۶۶۹۷
فروشاندا ز ہر دے آتش	رسانید فرمان بہر سر کشت	۶۶۹۸
بصد خورمی خلعت شہریار	پوشید جملہ لوک دگبار	۶۶۹۹
سوئے در گہ شہ نہادند سر	وزاں پس سران ہمایوں سر	۶۷۰۰-۶۷۰۰
اطاعت نمودند شہ را بجاں	چو تعلق نہ کہ کرد کاں سر کشاں	۶۷۰۱
رسانید فرمان شاہ دلستہ	براں عین ملک آنکہ آں ز شیر	۶۷۰۲
برا آئین سرشکری بر قرار	کہ باشد در اں لشکر آں مرد کار	۶۷۰۳
مدد ما بہ کشور کشتائی کند	ہاں تعلقاں پیشوائی کند	۶۷۰۴
کن قصہ خصمان در گاہ شاہ	بجرات از انجا براند سپاہ	۶۷۰۵

عزیمت کردن فلک عین الملک از چتور در گجرات

دنیوی یافتن او بر حیدر وزیرک

دگر روز کیں گنبد حقہ باز	۶۶۰۶
رواں شد ز چتور یکسر سپاہ	۶۶۰۷
چو آں حیدر وزیرک نامور	۶۶۰۸
سپہ را کشیدند بیرون شہر	۶۶۰۹
نکردند با کے ز افواج شاہ	۶۶۱۰
دگر روز در التفات نہر	۶۶۱۱
ہماں عین ملک اقا لیسم گیر	۶۶۱۲
یکے نامہ نوشت بر ہر سرے	۶۶۱۳
کہ لے سر فرزان فرخندہ رکے	۶۶۱۴
ہم آخربزد کے روزگار	۶۶۱۵
چنان سیل زد خون آں نامجو	۶۶۱۶
نہ خسید بے خون ہر بگیاہ	۶۶۱۷
چو مظلوم و ظالم حکم خدا	۶۶۱۸
غلط باشد انہوں کہ براہل دیں	۶۶۱۹
گر امروز کو شیم در انتقام	۶۶۲۰
کہ در مرغزارے دوشیر زیاں	۶۶۲۱
در غورمی بر جہاں کرد باز	
بہ مقصد رسید از پس چند نگاہ	
شنیدند از قیدی لشکر خبر	
چو مرداں بر آوردہ شمشیر فہر	
بر اندند بر عزم تاجبا سپاہ	
دولشکر بد شستے ملاقات کرد	
کہ بود است دناورد و شن ضمیر	
فریبے بہر نامہ از ہر درے	
اگر گشتہ شد خان کشور کشائے	
بشد کشتہ آنکس بگشت آشکار	
کہ شد غرق ریزندہ خون او	
کشد عاقبت کینہ از کینہ خواہ	
بگشتند از دہر رعلت گراے	
دو جانب برار یکم شمشیر کیں	
بدان ماند این قصہ و ماتم	
کنند از تن یکدگر خون رواں	

۶۶۲۲	زوحشت چو گردند ہر دو ہلاک	اثر ماند از خون ایشان بجناک
۶۶۲۳	دزاں پس بہر جا کہ گد و سگال	دراں دشت گردند و دشت سگال
۶۶۲۴	کفند آنکھے یکدگر را ہلاک	پئے خون شیراں بگردند چناک
۶۶۲۵	بگیرد اگر آدمی این خصال	بہ دشت بود، پھر گد و شغال
۶۶۲۶	زوحشی دشتی و بامرداں	کجا بعد ازاں فرق کردن توان
۶۶۲۷	اگر حیدر وزیرک خسام کار	کمر بستہ انداز پئے کارزار
۶۶۲۸	ہم آخو ز دشت پشیمان شوند	یقین یا تلف یا پریشاں شوند
۶۶۲۹	کہ ہرگز اباشکر سخت گاہ	ز فتنہ است فیروز دیگر سپاہ
۶۶۳۰	شمارا اگر عقلے اندر سراسر است	خرد محدود و بخت یاری گراست
۶۶۳۱	مخالف مگردید ببادشاہ	شوید از سر بجزدی عذر خواہ
۶۶۳۲	شمارا اگر شہ بہ بخشہ اماں	سرم با گوہی ایزد ضماں
۶۶۳۳	چو بردست ہر مردم اختر سعید	نہانی چنین نامہ در رسید
۶۶۳۴	شنیدم سران سپہ روز جنگ	نکردند اندر اطاعت درنگ
۶۶۳۵	دو لشکر چو بردے صحرائاد	خودش از تیرہ بہر سو فتاد
۶۶۳۶ F. ۱۰۲	سران سپہ ہم با غازی کار	رسیدند در لشکر شہر یار
۶۶۳۷	ہماں حیدر وزیرک کینہ خواہ	چو دیدند برگشتہ از خود سپاہ
۶۶۳۸	زمانے نہادند سر در ستیز	ہم آخربادند پاد در گریز
۶۶۳۹	چو افتاد در فوج ایشان شکست	صلحِ ششگاہ برد در تیغ دست
۶۶۴۰	گریزند گزاتساقب نمود	ز فوج شکستہ بسے سر بود
۶۶۴۱	ہماں حیدر وزیرک نامدار	سلامت بر فتنہ ازاں کارزار
۶۶۴۲	دزاں پس ہماں حق ملک گوین	چو فیروز شد اندراں دشت کین

۶۶۴۳	بزدخمیہ دآں شب ہما سجا بماند	یہ قصدِ عدو یک دو فوجے برآمد
۶۶۴۴	وگر روز آں سرکش نامدار	بزد دست در کار ضبطِ دیار
۶۶۴۵	مے یکد و آں شیر کشور کشائی	زمیدہ دلائر اول آور دجائے
۶۶۴۶	چو گرفت دلباسے خلقے قرار	فروختست غوغا ز شہر و دیار
۶۶۴۷	وزاں پس و اں شد سوئی تھنگاہ	پس از یک دومہ شد با یوان شاہ
۶۶۴۸	شہش داد خلعت زراہ کرم	نہ تنہا کہ با سرکشان حشم
۶۶۴۹	دش از و فوریہ رکارم ر بود	چو شاہان مکرم نواز شش نمود
۶۶۵۰	پس از نگہ ششیم شہ کاہیاب	بدینا کرد ہفت خان خطاب
۶۶۵۱	بر اندش بہ گجرات شاہ کیم	کہ بد شمنہ پسیل ملک قدیم

عزیمت سلطان قطب الدین جلال دیوگیر

۶۶۵۲	چو در ملک دلی شہ بختیار	شد از قوتِ بختِ خود کامگار
۶۶۵۳	بدلِ گفت در کشور دیوگیر	مرا خیمہ با مید زدن ناگزیر
۶۶۵۴	کہ بود است ہاں نایب بدگل	دراں بوم و بر ہر کجا بود مال
۶۶۵۵	چو بردست من آید آں ماہا	بسازم از اں برگِ خود ساہا
۶۶۵۶	وگر آنکہ من شہر یارِ نوام	در اطرافِ ایں ملک ضابطِ نوام
۶۶۵۷	وزاں خافِ ستم سیاہی گراں	بفرمایم آنکہ بسرِ شکر اں
۶۶۵۸	کہ آرند مالے زراے تلنگ	بتازند اقصائے آں بید رنگ

نوٹ کی شرح کے سے خیمہ مدخل ہو۔

۶۶۵۹	برانم سپہ در حدود دیار	کنم رایت خسروی آشکار
۶۶۶۰	دگر روز کیں چرخ دوران نورد	زرافشاں از غر فہ لا جورد
۶۶۶۱	بفرمود شہ تا تیرہ زنند	خروشنہ بہ گوشتے ملک انگلند
۶۶۶۲	بتلیت بر آرنڈ یک بار گاہ	بگردش ز نذخیمہ اہل سپاہ
۶۶۶۳	سراسر مرتب چو شد برگ ساز	پس از چند روز آں شہ سر فرار
۶۶۶۴	ز تہیت بصد رو بھی کوچ کرد	ز اہل نمر د بر آورد گرد
۶۶۶۵	ہمی رفت ہر سو غنیمت کنان	بہر کوہ و ہر دشت آتش زناں
۶۶۶۶	غرض چو نکہ خورشید انجم سپاہ	تجرہ تہ در آمد پس از یک دو ماہ
۶۶۶۷	بسے مال نایب بدستش فساد	بہ ضبطش در آمد چو شہر و بلاد
۶۶۶۸	ہمی کرد اقصائے کشور خراب	بدال تاباں کش نہند سر رقاب
۶۶۶۹	بلے در دیارے کہ شہ بگذرد	خرابی در اں بوم رد آورد
۶۶۷۰	چنان بے سپر گرد آں ہم دہر	کہ در دے گیا کم بر و دید دگر
۶۶۷۱	شنیدم کہ ہر مال نایب بدست	شہ کامراں را بہ فتاد دست
۶۶۷۲	بسمت بر نذہ بر رسم فرار	سرے برزد از ہیئت شہریار
۶۶۷۳	چو خواہد دگر بیج جاں آویے	نیک برگ کاہی بر آرد سرے
۶۶۷۴	چو خالی شد از دلم و دود کوہ و دشت	خود شاں سوئے شنگہ باز گشت
۶۶۷۵	وز انجا سرفراز کا قور را	کہ بد مہر دار و خزاین کشا

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۶۶۶	بتر بہت فرستاد بالشرکے	کہ ازلے تر بہت بیار دنیے
۶۶۶۷	وگر بیند اور ادگر گونہ رلے	سر و کشورش را کشد زیر پائے
۶۶۶۸	شنیدم چنین بود آئین شاہ	کہ در ہر طرٹ کو براندے سپاہ
۶۶۶۹	حرم نیز باد براندے تمام	ز جام طرب مست بودے مدام
۶۶۷۰	ہمد و خترانِ سلاطین ہند	بجاں پروری ہر یکے دلپند
۶۶۷۱	بے ناز نینانِ چاکب سوار	بہ میدانِ دل ہر یکے جاں شکار
۶۶۷۲	خواماں شدندی چپ راست شاہ	بر فتنے پس و پیش خسرو سپاہ
۶۶۷۳	بہر جا کہ دیدے یکے مرغزار	شدہ تازہ از ردنی نو بہار
۶۶۷۴	زمنے چا نچا فرو دآمدے	طلبگار جام و سرود آمدے
۶۶۷۵	زمنے در گہ خوش در اں خوش مقام	بخور دے در اندی و دوسہ جام دکام
۶۶۷۶	چو خورم شدی ز اں مے خوشگوار	وزاں پس براندی از اں مرغزار
۶۶۷۷	در اں چار سالے کہ اوشاہ بود	شب و روز ایں گونہ جیتے نمود
۶۶۷۸	نظر جز بر مے نگاہے نہ داشت	غرض جز بہ سیر و شکارے نہ داشت
۶۶۷۹	چو شاہانِ نو خیز کامے براند	چو شد نو بیت کہنگی خود نماند
۶۶۸۰	مرا گر دہد ملک گیتی خدے	نجوم در در گہ بزم عشرت گراے
۶۶۹۱	شرابے بجویم ز جامے دگر	بگیرم ز اں جام کا سے دگر
۶۶۹۲	نہ نیم بخوبی بجز بڑے دوست	نہ شینم بجز بڑے بجز کوئے دوست
۶۶۹۳	دگر ساں زخم مرغ بر بابازن	کنم کشت گاہے بد یگر چمن
۶۶۹۴	خوام در اں باغ ہر صبح گاہ	کنم در گل و سرو دیگر نگاہ
۶۶۹۵	ز ہر فصل جویم ہولے دگر	ز ہر مرغ خواہم ہولے دگر

۶۶۹۶	شکوہ صفت شگم از طرب	بگویم بہر صبح دم تابہ شب
۶۶۹۷	بیاسا قیادہ نے ہر سحر	کہ توبہ دہد از شر ابے دگر
۶۶۹۸	یہ جرم ملک دو عالم دہد	یکہ قطرہ لعل دو عالم دہد

برگشتن یک لکھی دیو گیر و روان خسرو خاں بقصد ادوا سیر کردہ در حضرت فرستادن

۶۶۹۹	یکے روز یکے زمر بہ زمیں	بر گاہ شاہ جہاں راستیں
۶۸۰۰	در آمد پس آنگاہ حجاب باد	بر دند اور ابر شہر یار
۶۸۰۱	در آمد چون پیک در بار گاہ	زمین را بوسید و پیش شان
۶۸۰۲	خفت زباں و در عابر کشاد	کہ مشاہد صودت ہمہ کو ر باد
۶۸۰۳	ہمی آیم از کشور دیو گیسر	کز اں ملک برخاست ہر سونیر
۶۸۰۴	ہماں یک لکھی گشت از شہر یار	بر آورد شوئے بہ شہر و دیار
۶۸۰۵	لقب کرد و در اسم شہر زیں	سرے تافت از شاہ رودی زمیں
۶۸۰۶	یکے چتر در دعوئے پہلوی	بر آورد و دزد سکہ خسروی
۶۸۰۷	چو دیدیم در اں ملک آغاز شوہ	گر ہے ز نو دولت اں گشتہ کور
۶۸۰۸	دلم شد گرفتہ در اں بوم دہر	ضرورت باید رگزیدم سفر
۶۸۰۹۴۲۳	مرا یک ہے باشد لے شہر یار	کہ ایدر بردن آدم ز اں دیار

چو گشتن یک لکھی شاوراد	۶۸۱۰
دوروزے پہ پیچید چوں اڑوہا	۶۸۱۱
دگر روز گفتا شہسہم فراز	۶۸۱۲
زند خیمہ در جانب دیو گیر	۶۸۱۳
بہد بند بردست و پایش گراں	۶۸۱۴
وز انجا خود اندر پیش سپاہ	۶۸۱۵
برو نامزد کرد شاہ جهان	۶۸۱۶
چو آں تیغہ پور بے غدہ دگر	۶۸۱۷
چو قلعہ گربود است امیر شکار	۶۸۱۸
ہماں حاجی سر فراز و گزین	۶۸۱۹
غرض خان خسرو چونک گشت	۶۸۲۰
ز کشتی ساگونہ چوں برگدشت	۶۸۲۱
کہ آں خان خسرو ز درگاہ شاہ	۶۸۲۲
شنید آتش در درویش قناد	
نیا سود ہرگز صباح و مسا	
کہ آں خان خسرو شود عزم ساز	
کند زندہ آں یک لکھی را اسیر	
کند پس دریں سوکھ اور ارواں	
براند باد دولت و عز و جہا	
گر فہم ز کرداں و کارا گہاں	
چو شادی ستیلہ یل نامور	
دگر تاج ملک آں یل نامدار	
کہ بدشب نویس شہ راستین	
پس از یک دو ماہ بمرہتم رسید	
بشہر اندروں یں خبر فاش گشت	
بیاد و دیدر فراواں سپاہ	

گرفتار شدن یک لکھی بہ دست ان لشکر کہ وہ بہ پیش خفاں

ہماں یک لکھی چونکہ مغور شد	۶۸۲۳
شب و روز در جام طینور شد	

۶۸۲۴	شنیدم کہ در کہنتکہ آں خامکار	کہ بود است غافل بہر کار و بار
۶۸۲۵	یکے چیت حصے بر آوردہ بود	در ان دزد وطن گاہ خود کردہ بود
۶۸۲۶	چو گفتند اور کہ آمد سپاہ	بقصد توار حضرت بادشاہ
۶۸۲۷	بدیں گفت دگو التفاتے نہ کرو	شرابے ہی خورد آں سست مرد
۶۸۲۸	شنیدم سپاہی کہ آں سست داشت	بکار غریب ہی خود چیت داشت
۶۸۲۹	بہشتے غور آں گفت آں خامکار	کہ ہر یک زندہ خیمہ گردِ حصار
۶۸۳۰	دگر سرفرازاں کہ در دیو گیر	براں یک لکھی گشتہ بودند اسیر
۶۸۳۱	نبودند بر یک لکھی نیک خواہ	چونزدیک دیدند آمد سپاہ
۶۸۳۲	شنیدم براں خان گردن فرار	بنشند مکتوب ہر یک بر آزار
۶۸۳۳	کہ ماہر یکے بندگان شہیم	ولیکن اسیر یکے اہلہسیم
۶۸۳۴	چو ایدر رسد خان گردن فرار	کند از پئے جنگ و پیکار ساز
۶۸۳۵	خروشی بر آریم دگوئے ز نیم	در افواج خال خویش را افکنیم
۶۸۳۶	پس آں تلفیہ کوز ناگور بود	سوئے شاہ دہلی مدد می نمود
۶۸۳۷	نصیر الدین آں شیر باز در ہم	برو یار شد با گرہے ششم
۶۸۳۸	ہماں شمس ملک شہ کامکار	بیکجا شدہ ہر قسم ایں مردکار
۶۸۳۹	ہماں یک لکھی مرد غفلت گراؤ	کہ بد غرق جام و دبانگ ناسے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

مراد را یکے مرد و عراں بنام	۶۸۴۰
چو در کار بایش شبائے غنید	۶۸۴۱
بنفالت در آورد ادر ایدام	۶۸۴۲
گرو ہے کہ بودند از دگوشه گیر	۶۸۴۳
بہ تحفه ہموار گفتند پیش	۶۸۴۴
گزشتند زان سوئی آں بارہ را	۶۸۴۵ E.P.M.
بریدند چوں یکدو فرسنگ راہ	۶۸۴۶
برفتند بر خان خسرو رواں	۶۸۴۷
بفرمان خان بستہ ہر یک کمر	۶۸۴۸
پس آنگاہ باخان حکایت کنان	۶۸۴۹
خروشاں بہ شہر اندرون آمدند	۶۸۵۰
چو آں یک لکھی زندہ آمد اسیر	۶۸۵۱
مسئل بکرده بہ فرمان شاہ	۶۸۵۲
چو کردش رواں جانب شہر یار	۶۸۵۳
بفرمود آنگاہ کہ در دیو گسیہ	۶۸۵۴
نجیر سپہدار را خان راد	۶۸۵۵
قریبک شدہ بود قائم مقام	
دو فرسنگ از شہر شک کشید	
کہ غرق مے در و دیدش مدام	
فرود آمدند از در دیو گسیہ	
برفتند ہر یک ابا فوج خویش	
شدہ سوئے لشکر عزیمت گرا	
بدیدند ریاات افواج شاہ	
سپردند آں یک لکھی راجاں	
ہمہ در اطاعت نہادند سر	
دزاں مرد غافل شکایت کنان	
ابا صد قرار و سکون آمدند	
ہماں خان منصورش از دیو گیر	
رواں کردہ در جانب تخت گاہ	
نہ تنہا کہ با جملہ خیل و تبار	
بود عین ملک شہنشاہ وزیر	
ہماں کشور و مرز اشرف داد	

عزیمت خسرو خاں از دیوگیر بجانب پتن

خود آں خان خسرو پتن چند گاہ	۶۸۵۶
ہمی راند لشکر بصد کر و فر	۶۸۵۷
چناں راند بر بندواں بزدلیخ	۶۸۵۸
شنیدم چو اندر پتن در رسید	۶۸۵۹
چو دست آمد آں شہر بے کارزار	۶۸۶۰
نخو اندند اور اس سراج تقی	۶۸۶۱
شنیدم کہ از حد بروں داشت مال	۶۸۶۲
چو لشکر در آمد اباد دار دیوگیر	۶۸۶۳
ہمودر پتن بود فرمان روا	۶۸۶۴
بروند اورا بدر گاہ خاں	۶۸۶۵
ہزارے سہ چارے دختر بار مال	۶۸۶۶
چو خاں دید در منظر دخترش	۶۸۶۷
بگفتا بد اں مرد پر ہیز گار	۶۸۶۸
چو شنید اں مرد از فرزوں گریست	۶۸۶۹
کہ خواہد چنین سفلہ دختر م	۶۸۷۰
بسوئے پتن راند کیسر سپاہ	
ہمی تاخت اطراف ہر بوم دہر	
کہ در آب دریا فرو شست تیغ	
دراں شہر حصن و بنا کو بدید	
دراں شہر بد تاجوے بالدار	
کہ بود است یک سنع منقی	
ز کواش ہی داد ہر ماہ و سال	
شد آں مرد بدست لشکر اسیر	
کہ ہم را د بدست و ہم پارا	
نہ تنہا کہ با جملگی خان و ماں	
زرو گوہرے دختر با جمال	
نظر و خست از جملہ مال و زرش	
کہ دختر خود اندر بکا خم در آرد	
بگفتا نباید ازیں بیش زلیست	
ہماں بہ کہ یک تخت زہری خورم	

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۸۶۱	شنیدم ہاں روزِ سہری بخورد	وزیر کاروان کہن کو بیچ کر د
۶۸۶۲	سپہ تاخت در جملہ شہر و دیار	گر گفتد ہر یک زر سے پیشمار
۶۸۶۳	چو بر خاں خزانہ بسے جمع گشت	خیالے مراد را بنجا طر گزشت
۶۸۶۴	ہمی خواست آل صاحب القلاب	نشیند بہ کشتی و افتد در آب
۶۸۶۵	بتابد سر از خسر و نامور	زند خیمہ بیرون ازین بوم و بر
۶۸۶۶	بعد رسد در ارچہ گیر د قرار	بود عزم ہند و برہ در فطار
۶۸۶۷	ازین حال ناگہ سراں سپاہ	خبر یا فتد از یکے نیک خواہ
۶۸۶۸	بر دجان و دل جملہ بگماشتند	شب و روز پاسش محو داشتند
۶۸۶۹	براں تازہ در گاہ شاہ جہاں	نمانند شرمندہ چون بحر ماں
۶۸۷۰	چو خاں دید ہشیاری آل گروہ	کہ بودند برگرداد با شکوہ
۶۸۷۱	شد از خاطرش دور سودا می خام	دلش گشت نیز از ازل را می خام
۶۸۷۲ EK.5	طلب کرد یک روز جملہ سراں	بگفت لے کر از اں و سر لشکر اں
۶۸۷۳	منم بندہ خاص در گاہ شاہ	نباہم سر از شاہ خود بایج گاہ
۶۸۷۴	و گر خود تا شیر آخسر ز ماں	بگشتید بر چوں منے بدگماں
۶۸۷۵	یکے تخت بندی پیام نہید	مرا پس بدست عواماں دہید
۶۸۷۶	بریدم اسیرانہ در پیش شاہ	ولیکن مدارید زین ساں نگاہ
۶۸۷۷	چو این قصہ از وی سراں سر بسر	شنیدند گفتد کاے نامور

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۸۸۸	چو مارا فرستاد شاہ جہاں	خصوص از پے خدمت دآب جہاں
۶۸۸۹	گر ایدر دریں کار غفلت کنیم	سر خویش را خود بخاک افکنیم
۶۸۹۰	اگر ہست خاں را خیالے دگر	دگر گو نہ سودایش افتاد سر
۶۸۹۱	چہ داند کسے راز کس در جہاں	مگر آنکہ دانائے راز نہاں
۶۸۹۲	نوعین چو نہ لشکر لہر از ترک تاز	خروشاں ز ملک بچن گشت باز
۶۸۹۳	نقیبش بدیوان خسرو رسید	چو بشنید شہ خاں خسرو رسید
۶۸۹۴	شنیدم کہ شہ شہاندم سوار	بتعظیم خاں راند مشتاق دار
۶۸۹۵	ملاقات کردش در شانای راہ	شہ کشادہم خان دہم بادشاہ
۶۸۹۶	بہر جائے خاں پائی شہی قتاد	شہنشہ ہی بر سرش بوسہ داد
۶۸۹۷	شہنشہ بفرمود پس بار خاص	کہ از دام فرقت شد اور اخلاص
۶۸۹۸	نشستند عوں خان و شہ روبرو	بگردند از ہر درے گفت و گو
۶۸۹۹	چو وقت شہنشاہ خوش دید خاں	شنیدم شکایت بگرد از سراں
۶۹۰۰	بلقفا کہ اے شاہ گیتی پناہ	تو سر شکرم کردی اندر سیاہ
۶۹۰۱	چو بندی نگاہم ہی داشتند	عواناں شب در روز بگماشتند
۶۹۰۲	اگر سر بر آرم بہر بند سر	مگر گفتمہ بدشاں شہ نامور
۶۹۰۳	چو ایں قصہ خاں پیش خسرو باند	شہنشہ سراں سپہ را بخواند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۹۰۴	برایشاں بہ تفتنی زباں برکشاد	وزراں پس بدست عواناں بداد
۶۹۰۵	کہ تا جسد را بند محکم کنند	دگر کس سخن گفت گردن زند
۶۹۰۶	وزراں پس بجاں غلعت خاص داد	بعد عذر خواہی زباں برکشاد
۶۹۰۷	بردن آمد از مرہ عا قلاں	شرایع ہی خورد چوں غافلان
۶۹۰۸	بلے چوں سرے را سر آید بقا	سرہ کم کند دشمن و دوست را
۶۹۰۹	دہد دشمنان را قباد کلاہ	کشد دوستان را بزندان دجاہ
۶۹۱۰	سر نیکو اہاں در آرد بدام	رساند ہمہ دشمنان را بکام
۶۹۱۱	عرض چوں کہ آن قوم را گرد بند	زمانہ بروز دیکے ریش خند
۶۹۱۲	جوانی دستی و عشق مجاز	تن آسانی و خود پرستی دناز
۶۹۱۳	بزودی کشد ملک را در خلل	ز یا نکار آید براہل دول

کشتہ شدن سلطان قطب الدین برون خسرو خاں بعد

۶۹۱۴	شنیدم بنیہ آن شہ کاماب	زستی بہ تخت کیاں شد بخواب
۶۹۱۵	خبرنے کہ دہراں شرایع دگر	سرش را در آرد بخوابے دگر
۶۹۱۶	ہماں خان خسرو کہ ہر صبح و شام	بہ پیرامن شاہ بودے مدام
۶۹۱۷	ہو بود و ز دو ہو پاسماں	دلش بود و ز دیدہ بر قصد چاں
۶۹۱۸	در اں شب گرد ہوز خویشان خویش	کہ در کیش شاں بوداں سست کیش
۶۹۱۹ F. ۲۰۶	ہمہ و شیان بداد و نژاد	کہ ہر یک ز اقصائے کجرات زاد
۶۹۲۰	یکایکت در آمد در حصن شاہ	ہمی بر دشاں جانب خواہ گاہ
۶۹۲۱	ہماں خان قاضی مل ہوشیار	کہ بد بر در خوا کہ عہدہ دار

۶۹۲۲	چو خاں را بر آہنگ دیگر بدید	شنیدم نمی داد دستش کلید
۶۹۲۳	ازاں ہندواں ہندوئے نامترا	بزد تیغ و کردش سزا زن جدا
۶۹۲۴	کشادند آہنگ در خواب گاہ	رسیدند در خلوت خاص شاہ
۶۹۲۵	ز آواز شاں شاہ بیدار شد	چو اں قوم را دید ہشیار شد
۶۹۲۶	سبک خاست از تخت سوئے حرم	شتاباں ہی رفت و آشفتم ہم
۶۹۲۷	ہماں خان خسرو پس از دروید	گر قبش رواں جعد اندر کشید
۶۹۲۸	سلاطین چو بدست شہ کم قناد	روانش گرفت دفر و شش نہاد
۶۹۲۹	گرد پے پراؤ کہ آمد دروں	بجستند شہ را کہ ریزند خون
۶۹۳۰	چو شہ را ازاں جائے کم یافتند	خود شاں بہر سوئے بشتافتند
۶۹۳۱	ہماں جھریہ ناگ کجب بر رہم	دویدند از انجا بسوئے حرم
۶۹۳۲	چو خاں دید شاں اندران جنت جو	بر آورد یکبار سزا ز فرد
۶۹۳۳	کہ شہ ہست بالا و من زیر شاہ	بباید کہ دادید جب نام نگاہ
۶۹۳۴	شنیدم ہماں جھریہ چوں شنید	کشیدہ یکے تبتہ و در رسید
۶۹۳۵	بزد تبتہ در پہلوئے پہلواں	سفر از جہاں کرد شاہ جہاں

۶۹۳۶	بہر جانبے خاست غوغا دشور	کزاں شور بیدار شد مار و مور
۶۹۳۷	پیش آنکہ پراداں یہاں بے وفا	بریدند کیسر سر بادشا
۶۹۳۸	مہرجم ہماں لحظہ صحا کیاں	نمودند مہر جملہ ترغاب کیاں
۶۹۳۹	چو خلق سرشاہ بریدہ دید	سوئے خانہ خویش ہر کس دید
۶۹۴۰	بود تا بود حسان ادراماں	نگردد تلف جہلکی خانماں
۶۹۴۱	بے ہر کس گاہ غوغا دشور	بجوید صلاح خود از اہل زور
۶۹۴۲	جہاں خود خطر خانہ آدمی است	در روز و شب آدمی در کمی است
۶۹۴۳	نماندست چناں آدمی در جہاں	کہ باز دبراہ دشا خانماں
۶۹۴۴	دراں دم کہ دور اجل در ہند	گدراوشہ را برابر دہند
۶۹۴۵	دگر نیک بینی گداو شترست	کہ فارغ ز اندہ و درد سہر است
۶۹۴۶	چو رختے بہ بند دازیں کارواں	یکے حیہ نگزارد اندر جہاں
۶۹۴۷	بزم بر برد آئینہ دارد تمام	چو مرغ بگلزار افتد بدام
۶۹۴۸	گرم ملک درویش آید بدست	بگویم چو ستیان جام الست
۶۹۴۹	بیاب تیا جام تحسیریدہ	مرا تو بہ از زہد بقصدیدہ
۶۹۵۰	چنانم زمستی جواں مرد کن	کہ باشم ہمہ کنج خاک کہن

جلوس خسرو خان و خطاب صرا لہ دین کردن خود را و شاہ
زادگان را و مادر ہزار دگان خداوند شہ را کشتن و مخدومہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

جہاں رانی جہتیا پلے رانی کشتن کہ دختر رام دیو پو

۶۹۵۱	ہمان خان خسرو چو نہ را بکشت	فتادش ز دشت خطای درشت
۶۹۵۲	شنیدم کہ شہزادگان راتما	تلف کرد اس فتنہ ناتمام
۶۹۵۳	بکشت آنکے مادر شاہ را	فتادش چو زیں ساں خطا در خطا
۶۹۵۴	بہر سوز رافشائی آغاز کرد	فریب از پے مردماں ساز کرد
۶۹۵۵	بر دیار شد خلق دنیا پرست	دل ہر یک از سکۂ زربکشت
۶۹۵۶	دگر رشتہ ز چوں شاہ گردوں نمود	جہاں راز زر رنجتن ضبط کرد
۶۹۵۷	ہا خان خسرو بر آمد بہ تخت	بہ شہر اندرون فتنہ بزد سمخت
۶۹۵۸	مسلمان زبے قوتی ہر زماں	بعد عاجزی گشتہ در حفظ جہاں
۶۹۵۹ F. ۲۰۱۳	بہر جا پر آؤ سرا فراز گشت	جفاے بہر کوچہ می گذشت
۶۹۶۰	زودہ در حرم خیمہ اہل کشت	شدہ ملک اصحاب دہشت بہشت
۶۹۶۱	باب آمدہ تاجان اصحاب دیں	شدہ مومن از ظلم عزالت گزین
۶۹۶۲	کیسے گشتہ نال فتنہ بابا زو برگ	کشتے بے سپر گشت در راہ مرگ
۶۹۶۳	ہمیشہ گشتند شہزادگان	اسیر آمدہ جبکہ آزادگان
۶۹۶۴	ہماں خان غدار ہندی نژاد	دو سالہ مواجب بہ شکر بداد

نوٹ کی تشریح کے لئے خیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۹۶۵	ہمہ پراؤ آورد جایے کسان	شدہ اہل دین رامضرت رسال
۶۹۶۶	شدہ ناصر دین بعد شال لقب	کہ بود است در قلع دین روز دشب
۶۹۶۷	بہ ہفصد برافرزودہ بدوزودہ	کہ آن فتنہ زو اندراں تختگہ
۶۹۶۸	حسام الدین آن فتنہ خام کار	شدہ خانخاناں دراں روزگار
۶۹۶۹	برادر بدے شاہ غدار را	کہ گشت از سر عذر سراں روا
۶۹۷۰	ہاں یوسف صوفی دوں پرست	بشد خان صوفی بعد رمی نشست
۶۹۷۱	ہاں سنبل عالم روسیہ	شدہ خان خاتم دراں چنگاہ
۶۹۷۲	ہاں عنبر نا حمیدہ خضیال	شدہ خان بغرا بزشتی فال
۶۹۷۳	شدہ شاستی خاں ہاں قنار	بہر جایکے فتنہ سرفراز
۶۹۷۴	دراں چند روز آں گروہ عذاب	بر آورد سرچوں سواران آب
۶۹۷۵	دوسہ سہ چوزاں عہد ناخوش گذشت	شنیدم کراں قوم دولت بگشت

بر دن ملک فخر الدین جو نا آخربک

اسپان خاص و پدر خود پیوستن

۶۹۷۶	ہاں پور قفسن ملک نزدین	کہ سیائے ملکش بداند جبین
۶۹۷۷	مگر بود آخر بک آں مردکار	یکے روز بر مر بکے سند سواد

زہر پاکہ چند ایسے بخت	۶۹۷۸
بدیابور چون شتاباں رسید	۶۹۷۹
ملک غازی آں تعلق دیں پناہ	۶۹۸۰
پسر را پسید آں ناخجی	۶۹۸۱
پس آنگہ پس پیش آں کامیاب	۶۹۸۲
بگفتا کہ ملک شہان کریم	۶۹۸۳
چہ پرسی ز احوال شہر و دیار	۶۹۸۴
بہر سو پراڈ بر آورد تیغ	۶۹۸۵
مسلمان شدہ عاجز و سنداں	۶۹۸۶
چون زین تماشا بردن آدم	۶۹۸۷
برایوانت اکنون گرفتہ پناہ	۶۹۸۸
بسوی پد رشدمر اعل پسند	
ز رویش روان پد آرمید	
کہ بود است کہن شخمہ بارگاہ	
کہ احوال آں بوم و دیار گوی	
بصد خستگی کرد دیدہ پر آب	
فتاد است بردست مشتہ ایم	
جہاں رود ہر طرف آشکار	
بہمن ستم می کند بے دریغ	
چنین ظلم تا چہ دیدن توان	
یکایک زد تہی بردن آدم	
کہ آمد درین محبہ داد خواہ	

برگشتن ملک غازی از ناصر الدین و بیوستن

F. ۲۰۸

بعضے سراں باے

چہ شنید غازی ملک از پسر	۶۹۸۹
ز خواری اسلام یک یک خبر	

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۹۹۰	دلش ز آتش کیں براں گو نہ نیست	کہ بر روی شعلہ بر فروخت
۶۹۹۱	بگشت از رخس گو نہ ار خواں	شد از چشم بر روی غوں چکاں
۶۹۹۲	ز سوزِ جگر گشت خوش بکوش	بر آورد یکدم زگریہ خودش
۶۹۹۳	چہ از ماتم شاه و شہزادگان	چہ از خواری حال آزادگان
۶۹۹۴	دم سرد از سینہ زد بے قیاس	چنین آید از مردم حق شناس
۶۹۹۵	دزل پس رختِ دور و دوری سپر	بلغتا کہ لے پورِ فرخندہ فر
۶۹۹۶	چنین سفلہ چوں دریں تختگاه	شہنشاہ راکشت و خود گشت شاہ
۶۹۹۷	تلف کرد ہر جا کہ شہزادگان	اسیرش شدہ جملہ آزادگان
۶۹۹۸	بخاری در آورد اسلام را	مضرت رسانید اسلام را
۶۹۹۹	نہائے نباشد کہ چوں دیگران	ز بون دار بند ہم پیشش میاں
۷۰۰۰	ہاں بہ کہ بر رسم اہل وفا	بگردیم باوے اخلاص و استگرا
۷۰۰۱	بر آرم شمشیر از انتقام	ز رہ جامہ و خود سازیم جام
۷۰۰۲	بکشیم تا نیم جاں در تن است	خودشیم تا نائے مادم زن است
۷۰۰۳	اگر خود سرش را بخاک آوریم	زمیدان اقبال گوئے بریم
۷۰۰۴	کشیم انتقام دلی نعمتاں	رہا نسیم کعبہ ز بدلتاں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

بگیم سر ہائے نغمان دین	۶۰۰۵
دگر خود دگر گونہ گرد و دغا	۶۰۰۶
چو مرداں براہِ وفا سر نہسیم	۶۰۰۷
ہمہ رستے این لئے آبدھواں	۶۰۰۸
بگیم اے کانِ رودے زیں	
شود کار بر عکسِ روزِ دغا	
بکین دلی نعمتاں جاں دہیم	
بباید درسِ کارِ گردنِ شتاب	

پیوستن سراں بر ملکِ غازی ز اطرادِ راندن شکر از دیالپور جانبِ ہی فیروزی یافتن

چو تعلقِ جنینِ رائے زد با پسر	۶۰۰۹
نرخ آورده برے سراں خشم	۶۰۱۰
چو بہرام ایہیل چیر دست	۶۰۱۱
چو گلچندِ رچوں سہجہ آئے کرار	۶۰۱۲
چو پور سراج آں یلی شیر مرد	۶۰۱۳
یکے روز از تن جدا کردہ سر	۶۰۱۴
دراں پس بسا انِ جھو نہیں	۶۰۱۵
باقصائے اقلیم رفت این خبر	
خصوصاً گئے کہ جبت از ستم	
کہ بسیار افواج کا فر شکست	
کہ بودند در کھوکھراں سر فراز	
کہ بہرام چو ہیں بد اندر نہر د	
بتعلق فرستاد دستِ پسر	
بر آورد یک روز شمشیر کین	

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۰۱۶	ہماں لکھی را کہ تعلق	۶۰۱۶	بھونہ است کشت آن یل نامجو
۶۰۱۷	دزاں پس ابا چند جندہ سوار	۶۰۱۷	بہ پیوست بر تعلق نامدار
۶۰۱۸	بریں گونہ بر تعلق کینہ خواہ	۶۰۱۸	شب در دزمی گشت افزوں سپاہ
۶۰۱۹	سران سپہ را ہماں مرد راد	۶۰۱۹	بصد وعدہ لطف می کرد شاد
۶۰۲۰	بنقد بشناست ہماں بختہ مرد	۶۰۲۰	بسے مرد آزادہ را بند کرد
۶۰۲۱	ہوا خواہ ادگشتہ سرشکراں	۶۰۲۱	کمر بستہ در خدمت ادسراں
۶۰۲۲	ہمی کرد تدبیر بیکاہ در گاہ	۶۰۲۲	ہمی کرد لطف بر اہل سیاہ
۶۰۲۳	چو بڑے سپاہی گراں جمع گشت	۶۰۲۳	ز انقلسے اقلیم میتش گذشت

رواں شدن خانہاں بہ قصد تعلق و مصافحہ دادن تعلق با او در حد سرتی و فیروزی یافتن

۶۰۲۴	چو بڑا ناصر الدین رسید این خبر	۶۰۲۴	کہ تعلق بہ شاہی بر آرد سر
۶۰۲۵	بفرمود تا خان خانان سپاہ	۶۰۲۵	بقصدش بروں راند از تخت گاہ
۶۰۲۶	ہماں تکتہ در لشکرش سر بود	۶۰۲۶	شب در دزد در کار لشکر بود
۶۰۲۷	ہماں بود کا لے بہ لشکر کشی	۶۰۲۷	شب در دزد در کار گردن کشی
۶۰۲۸	بفرمان مشہ خان خانان براند	۶۰۲۸	فرس را بے قصد تعلق جہاند
۶۰۲۹	ہمی رفت چوں محمد ہانسی رسید	۶۰۲۹	شنیدم کہ این قصد تعلق شنید

۷۰۳۰	رواں کرد لشکر زدیا پلور	ہجی راند تا بود از دشمن دور
۷۰۳۱	دو لشکر چو نزدیک اندر رسید	یز کہائے ہر لشکرے در دوید
۷۰۳۲	دو چارے بخوردند با ہمدگر	ببردند سر بر سیاہاں خبر
۷۰۳۳	دگر گروز در سر شستی صبح گاہ	بیکجا بہ پیوست ہر دوسیاہ
۷۰۳۴	زمانے نکر دند آسجا درنگ	شستابی نمودند در ساز جنگ
۷۰۳۵	پہر جانے لشکر آراستند	دلیراں بہر سو بجاں خاستند
۷۰۳۶	از پنجاب آں خان ناخوب گیش	یکے چتر زر کرد در قلب خویش
۷۰۳۷	مقدم شدہ قتلہ نابکار	کہ بود ست دایم امیر شکار
۷۰۳۸	ہمان تلغہ بغداد در میسرہ	ستادہ ابا فوج خود یکسرہ
۷۰۳۹	سوئے میمنہ ناگ و کج برو ہم	ستادہ تمامی پر او بہم
۷۰۴۰	دراں جانب آں تعلق دیوبند	بقلب اندروں خود شدہ جاپند

نوٹ کی تشریح کے لئے مفید ملاحظہ ہو۔

۴۰۴۱	مقدم شدہ پیش اوکھو کھراں	چو گل چند رنجیو د دیگر سراں
۴۰۴۲	ہماں پورا یہ سوئے میسرہ	پے افشرہ چون گرسند اشگرہ
۴۰۴۳	اسد الدین آل کرش کینہ توڑ	سوئے میمنہ بود شکر فروز
۴۰۴۴	دگر سر فرازان کشور کشائے	پیشتی شرف و ج بگرفتہ جائے
۴۰۴۵	وزاں پس ہماں کھو کھراں دلیر	کہ در کار کیں بود ہر یک چو شیر
۴۰۴۶	چناں از مقدم بر اند نہ تند	کہ دست حریفان شد از غیب کند
۴۰۴۷	لیک ایک بر اند نہ آں قتلہ را	کہ اندر مقدم بد افشرہ پا
۴۰۴۸	مگر اسب قتلہ یکے تیر خورد	بجست و ز پشتش بیفتاد مرد
۴۰۴۹	بیفتاد قتلہ در اں دشب کیں	بریدہ سرش کھو کھراں گزیں
۴۰۵۰	چو در فوج قتلہ شکستے قتاد	گزیں سوئے قلب خود سر نہاد
۴۰۵۱	ہماں فوج لشکر بر آردہ تیغ	رسیدہ بہ قلب عدو بے دریغ
۴۰۵۲	چو اں خان خانان بال شکاری	کہ کم کردہ بود است وقتے سرے
۴۰۵۳	در اں دشت دید انجناں رستخیز	چناں خورد و ہشت کہ شد در گریز
۴۰۵۴	چو فوجش سر خویش بر جانید	عناں را بہ عزم نہر بکشت کشید
۴۰۵۵	نظر کرد چوں کھو کھراں چہرہ دست	کہ قلب عدو ہم بہ ہوئی شکست
۴۰۵۶	خرد مشید ہر یک چو شیر تریاں	قتادند در قلب دشمن رواں

نوت کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

بر اندند بر دشمنان بے دریغ	ببرند پس دست بر تیر و تیغ	۷۰۵۷
کہ بود است شہزادہ کھوکھراں	شنیدم کہ گلچند رکش رواں	۷۰۵۸
زدش تیغ بر سر بعین فرار	فرس را ند در جانب چتر دار	۷۰۵۹
د بود آنگہ چتر از دست او	سرخش را برید آن بی نامجو	۷۰۶۰ F. ۲۱۰
شد آن تغلق و لشکرش چل شاد	سبک چتر و فرقی تغلق نہاد	۷۰۶۱
کہ آں روز ایں گونه فتنش بدید	ملک غازی آں مرد اختر سعید	۷۰۶۲
مقاسے دود سہ ہمد راں برد کرد	بجندید از انجائے آں پختہ مرد	۷۰۶۳

عنایت ملک غازی بقصد تختگاہ دہلی مرصا دادن باناصر الدین و فیروزی یافتن

رداں کرد در جانب تختگاہ	دگر روز از انجائے میوں سپاہ	۷۰۶۴
علامی و قطبی ملوک کبار	ہمی را ند ہر دم بر آں نامدار	۷۰۶۵
پناہندہ از تختگاہ رسید	فراداں در اثنائی رہ می رسید	۷۰۶۶
کہ بودند از ظلم ہند و دژ م	بے نامہائے سران حشم	۷۰۶۷
رسانیدہ پیکانش بگاہ دگاہ	بہر منزل از جانب تختگاہ	۷۰۶۸
زد دلی سپہ نامہ الدین کشید	ہم آخوچ نزدیک دلی رسید	۷۰۶۹
کہ از تختگاہ ملت فرسنگ بود	پس پیشکش انداخت آں بلخ بود	۷۰۷۰

۶۰۶۱	بزد خیمہ زان سوئی آں بوستان	ابا جملہ افواج ہندوستان
۶۰۶۲	دگر روز کر گنبد لا جور د	سیاہ سحر گہ نمودار گرد
۶۰۶۳	ہماں تغلق مل خود شاں رسید	چو اعلام افواج ادا شد پدید
۶۰۶۴	شدہ ناصر الدین دواں ہوشیار	بگفتا شود جبکہ لشکر سوار
۶۰۶۵	دو لشکر ستاد ند بہ ساز جنگ	دو دریا بجوشش آمدہ بہرہنگ
۶۰۶۶	یکے خسروی را سر انداختہ	ہمہ ملک ادولک خود ساختہ
۶۰۶۷	دگر راندہ لشکر پے انتقام	بر آوردہ تیغ و فدا از نیام
۶۰۶۸	بستہ چو مردان پر خاشاک	بکین ولی نعمت خود کمر کھ
۶۰۶۹	بداں تاکشد کین فرماں داد	ز ہند و خود باز ایسلام را
۶۰۷۰	کمر بستہ ہر یک بکین خواستن	شدہ ہر دو لشکر در آراستن
۶۰۸۱	ہماں ناصر دین دواں آن طرف	سپہ را تعین کردہ جا صفت صیف
۶۰۸۲	بقلب سپہ خود گرفتہ مقام	بدنبا لہ ادمرات تمام
۶۰۸۳	ہماں خان خانان دگر مال دیو	ستادہ بہ قلب اندروں باخ دیو
۶۰۸۴	در آں فوج بدینہ و بگندہ ہم	بدنبا لہ ہر یک فراداں چشم
۶۰۸۵	شدہ نیمینہ سنبلی نار کار	کہ بدخان خاتم دران رزگار
۶۰۸۶	ہماں خان صوفی مقدم شدہ	برو سر کشتہ چند ہمدم شدہ
۶۰۸۷	برو سیف چاکشس یار ہی ہی	پے افترہ مانند سرد ہی

نوٹ کی تشریح کے لئے فقیر لاء حلفہ ہو۔

۶۰۸۸	زیر بر سر نرسد از و محمود ہستم	۱۵ نوج یار آمدہ با چشم
۶۰۸۹	سوئے میسرہ غنیمت کا سیاب	ن بقرہ امر اور خطاب
۶۰۹۰	برو شاستی خاں ہاں کس قہار	ما دہی باصف جملہ ساز
۶۰۹۱	دگر ناگ و کب برکتہ دزد محول ہم	... نوج بر او ہستم
۶۰۹۲	دگر تفسیہ کوز ناگور بود	ابا خان بقرہ استادے نمود
۶۰۹۳	ہاں ناصر الدین عتار مرد	بریں گونہ افواج ترتیب کرد
۶۰۹۴	وزاں جانب آں تعلق کینہ خواہ	پے افشردہ ہم خود یہ قلب سپاہ
۶۰۹۵	علی حیدر و نیک پے سہمراے	پس تعلق کرد بگرفتہ جائے
۶۰۹۶ F211	سرافراز گل چند چوں صفراں	مقدم شدہ با ہمہ کھو کھراں
۶۰۹۷	اسد الدین آں شیر دشت و غا	کہ بد پور دادر سپہدار را
۶۰۹۸	سوئے سیمنہ رفت چالش کناں	شدہ شادی و اور نشیم غناں
۶۰۹۹	ملک فخری آں یل سرفراز	دگر جاشغوری شہاب کراز
۶۱۰۰	ستاوند در پستی سیمنہ	کہ بودند چالاک ہر دو تنہ
۶۱۰۱	بہا الدین آں کرد کشور کشا	کہ بد پور خواہر سپہدار را
۶۱۰۲	چومرداں پے افشردہ سوئی بسیار	فرا داں ہشتی اور مرد کار

نوٹ کی تشریح کے لئے فہمیدہ ملاحظہ ہو۔

دگر یوسف اُس شمعہ پیل ہم	چو بہرام ایہ مداح ششم	۷۱۰۳
کہ دراصل افغان بد اُس شیر مرد	چو اُس نور مندی کرا زہر	۷۱۰۴
ابا ہر یکے بے سرتی بادہل	دگر اُس سر اسرار گری مغل	۷۱۰۵
بیاراست افواج خود سہر	بویں گو نہ چوں تعلق نامور	۷۱۰۶
نشمہ سوارے بر ایسے سیاہ	شنیدم کہ از شکر سخت گاہ	۷۱۰۷
کہ بد شمعہ بندہ اُس کراز	قبول آمدہ نام اُس سرفراز	۷۱۰۸
خروشای میان دوشکر قتاد	جدا گشت از فوج مانند باد	۷۱۰۹
چو دیدش ہمال تعلق نامدار	کما زہر داند باے سہ چار	۷۱۱۰
کہ بودست مردے اشارت شناس	بیاری لشکر گرفتہ قیاس	۷۱۱۱
کہ بودند ہر یک سران ششم	پس آنگاہ کتب بر مہ درندھولم	۷۱۱۲
شدہ بر ملک فخر دیں کینہ خواہ	زدست چپ لشکر سخت گاہ	۷۱۱۳
عناں تافت باجا شغوری شہاب	ملک فخر دیں چوں نیاورد تاب	۷۱۱۴
دراں راہ فوج پراڈ گذشت	چو در لشکر تعلق ایں خنہ گشت	۷۱۱۵
شتاباں فرس راند بر ساز جنگ	اسد الدین از مینہ بے درنگ	۷۱۱۶
صدفش جاے بدخواہ یکسر گرفت	صف خان بغرا ز جا بر گرفت	۷۱۱۷
دراں فوج یکسر شکست قتاد	دراں جملہ آں تلفیہ سر نہاد	۷۱۱۸
یلاں ماندہ بہر دو قائم سیاہ	غزاں عطف کردند از اں جہلگاہ	۷۱۱۹

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ہاں ناصر الدین شہ نا حمید	۷۱۲۰
دراں تعلق ز بعد نبرد	۷۱۲۱
بفرمود تا یکسر آں قریب از	۷۱۲۲
ہاں شاستی خاں یفران شاہ	۷۱۲۳
طیاب سپردہ اد پرید	۷۱۲۴
کہ تعلق سر از شیر مرداں بتافت	۷۱۲۵
در دے دگر چند رسم دناں	۷۱۲۶
سپاہش ہمہ سر بہ غارت نہاد	۷۱۲۷
شنیدم چو ایں شور تعلق شنید	۷۱۲۸
نویدے فرستاد در ہر طرف	۷۱۲۹
ہنر براں کہ بودند بر جای خویش	۷۱۳۰
ہمہ در صفت قلب یکجا شدند	۷۱۳۱
ہاں گنجہ پرور و گنجینہ راے	۷۱۳۲
سپہ را کہ فیروز مندی رسد	۷۱۳۳
غرض چونکہ بر تعلق سرفراز	۷۱۳۴ F. ۲۱۲
چو بہرام ایبیل دیکھلواں	۷۱۳۵
دگر آں سپہ دار دالا نسب	۷۱۳۶
دگر ہر کراودا خستہ بیائے	۷۱۳۷
دناں پس شنیدم دراں حوالگاہ	۷۱۳۸
گزین کرد آں تعلق ہوشیار	۷۱۳۹
بفرمود شاں را کہ یکجا شوند	۷۱۴۰
چو بیند ازیں سوئی من با سزاں	۷۱۴۱
یکایک ہمہ تیغہا برکشند	۷۱۴۲
در آئیند ازیں بر آورده تیغ	۷۱۴۳
بگویند در تیغ راندن نشان	۷۱۴۴
چو افواج تعلق پراگندہ دید	
دراں معرکہ مانند معد و مرد	
بہ بنگاہ تعلق کند ترک تاز	
سبک رفت در بنگہ کینہ خواہ	
بنا موس آواز دوبر کشید	
گر یزاں سوئی کشور خود شتافت	
ہمی گفت کوس تعلق زناں	
یکے شور در خلق بسنگ فتاد	
چپ دراست خود مرد معد و دید	
کہ لشکر شود یک گروہ صفت صفت	
بفرمان آں کار فرمائے خویش	
ہمہ یکدل از بہر چہ باشند	
دریں باب غرض گفت با خوشی	
زیاراں یک دل بلندی رسد	
رسیدند شیر افگنان کراں	
کہ بودست بپشتی سرشکراں	
کہ بودست بہا دین مراد القب	
بہ ہوست بر تعلق در کشائے	
کہ بگذشت خونے ز ہر دو سپاہ	
ز افواج خود صدیل نامدار	
خروش ایں پس قلب دشمن روند	
کنم حملہ بر قلب بدگوہراں	
بقلب عدو سر سر اسر کشند	
بر اندبرد دشمنان بے دریغ	
قلاو لما در دریک زباں	

پس آنکہ ہماں مرد پر خاش گر	۶۱۴۵
رواں کرواں تعلق بختیار	۶۱۴۶
خروشاں بجنید از جائے خویش	۶۱۴۷
بگرد از غضب حملہ باشکوہ	۶۱۴۸
خود از پیش و از پس ہماں صد سوار	۶۱۴۹
شنیدم چو آن ناصر الدین خس	۶۱۵۰
ز سستی ہمت عنان تاب گشت	۶۱۵۱
صفش چوں سر خویش بر جانید	۶۱۵۲
ہمہ فوج قلبش پریشاں فتاد	۶۱۵۳
بداں تعلق گرد اختر سعید	۶۱۵۴
صفش بردر تیغ و گویاں دست	۶۱۵۵
خروشاں گریزند گاں رایلماں	۶۱۵۶
ز فوج شکستہ درآں دار و گیر	۶۱۵۷
شنیدم کہ گلچند دشمن شکار	۶۱۵۸
چو بر حیدر مخالف رسید	۶۱۵۹
وزاں پس سنجید از دست او	۶۱۶۰
پس آنکہ تعلق درآں جولگاہ	۶۱۶۱
دو آماج داری ستادہ بدید	۶۱۶۲
مگر بوداں سنبل خام کار	۶۱۶۳
چو در قصد خود دید فوجے گراں	۶۱۶۴
نظر کرد پس تعلق چیرہ دست	۶۱۶۵
بزد کوس وزاں جو بکہ باز گشت	۶۱۶۶
بلے ہر کرا بخت یاری دہد	۶۱۶۷
ز پامال بر گیر داور اسرے	۶۱۶۸
ز عین ہلاکتش بروں آورد	۶۱۶۹
دراں قوم گل چند را کرد سر	
پس قلب دشمن ہماں صد سوار	
رخ آورد بر قلب اعدائی خویش	
کراں حملہ جنید ہر جا کہ گوہ	
شدہ بر صف ختم تختہ گزار	
نوید خطر دید از پیشکس و پس	
گریزاں ازاں جو بکہ برگزشت	
ز ہر قالب از بے سری جاں پرید	
ہمہ خلق سر در ہزیمت نہاد	
ز ملک سعادت بشارت رسید	
بے تن درید و بے سر شکست	
بگردن فلکند ہر سوکساں	
بے مرد شد کشتہ و شد اسیر	
ہمی رفت دنبال اہل فرار	
بزد تیغے از پس سرش را برید	
بیاورد بر تعلق نام جو	
بدست چپ خصم فوجے سپاہ	
بہ پویہ عنان سوے آن صف کشید	
بماندہ سوے میسرہ بر قرار	
بہ پیچید اندر نہریمت عنان	
کہ افواج دشمن تمامی شکست	
سوے بنکہ خود عنان تار گشت	
قرارش پس از بے قرار می دہد	
وزاں پس بفرقتش نہاد اسرے	
کلید ممالک برد و بسپرد	

۱۷۵، الف) بدستم فرستاد سویت ا یاز
یکه شزده کاسه خمیر دسر فراز

فیروز شدہ رفتن تغلق در بنگاہ خود رسیدن احمد ایاز بر تغلق و آوردن کلید ہا حصار

غرض چونکہ تغلق در آں روزگار	۶۱۷۰ F. ۲۱۳
بر بنگاہ خود رفت بعد از شغب	۶۱۷۱
ملک زادہ آں احمد بن ایاز	۶۱۷۲
بیاد پیشش زمین ہوسہ داد	۶۱۷۳
وزاں پس بگفتا کہ لے شہریار	۶۱۷۴
منم پور آں کو تو ال ایس	۶۱۷۵
بیاز و د با کا مہ دوستاں	۶۱۷۶
ز قفقہ بخر باز اسلام را	۶۱۷۷
چو آمد بتغلق کلید حصار	۶۱۷۸
در لطف بکشا د بر کو تو ال	۶۱۷۹
در آں شب چو اورا رسیداں خبر	۶۱۸۰
ظفر یافت از خون پروردگار	
شنیدم چو بگذشت یکپاس شب	
بے تہنیت سوئے آں سرفراز	
کلید دو دوزیر پایش نہاد	
جہاں باد بر نام تو پایدار	
کہ خوانند نامش ایاز گزیں	
کہ ملک تو شد ملک ہندوستان	
ز سر تازہ کن ملک اسلام را	
شگفتہ دیش چون گل نو بہار	
بر آئین شاہان فرخ خصال	
شنیدم نخت از خوشی تا سحر	

آمدن تغلق بر تخت گاہ و قصاص کردن بر طائفہ

پیر او و غمید آں

چو ریات خورشید شد آشکار	۶۱۸۱
بصد خرمی خاست از خواہ گاہ	۶۱۸۲
سپاہ کواکب شد اندر فرار	
سوئے تخت گاہ راند از آنجا سپاہ	

بہ پیش آمدش قاضی و کو تو ال	بشہر اندر آمد بفرخند فال	۶۱۸۳
اسیر آمدہ بود در نیم شب	مگر خاستگان ہندی نسب	۶۱۸۴
بدر داند و حشمتش آویختند	بفرمود تا خون اور بختند	۶۱۸۵
بفرق پر او برانستہ تیغ	پس آنکہ بفرمود تا بے دریغ	۶۱۸۶
بہر کوچہ از خون رواں گشت جوی	ہماندم بفرمان آن ناجوی	۶۱۸۷
تہ خنجر آمد پر او تمام	ہم از اول روز تا وقت شام	۶۱۸۸
بہر جاسرے زندہ آمد اسیر	بہر کوچہ خون شد رواں دار و گیر	۶۱۸۹
زمان جہا و ستم برگزشت	ز خون پر آوزیں سیر گشت	۶۱۹۰
بیک جہا بہر کے سارہ دار	بے تاجہا نسبت بود روزگار	۶۱۹۱
نہ شاہ گراز و گورے فیضے	نہ سیر کم برد دوستی با کے	۶۱۹۲
گہے باد و آتش گہے خاک و آب	ہمیشہ بود از سہر انقلاب	۶۱۹۳
بدست خسیسے دہد کشورے	اسیر خصے گہ کند گورے	۶۱۹۴
خسار از روستے زمین کم کند	گہ از گاہ بر ضد این ہم کند	۶۱۹۵
نہ دارد جہا نرا گہے استوار	ہمہ حال ہر جا یکے ہوسنیار	۶۱۹۶
نہ بندد در دہل جو کار آگہاں	گرش ملک عالم سپارد جہاں	۶۱۹۷
کند جست و جوئے جہانے دگر	بود مایل بوستانے دگر	۶۱۹۸
کہ بولیش نیابی ز خنجرانہ	ہمیشہ بود مست پیانہ	۶۱۹۹
مرا ہم از ان بادہ بوئے رماں	بیاساقیاد در طفیل کساں	۶۲۰۰
بگرد دل خستہ بتان من	کز ان بوی خرم شود جان من	۶۲۰۱

جلوس سلطان غیا الدین تغلق شاہ

کہ چون کار تغلق بسااں رسید	چہ نیم زافانہ گویاں رسید	۶۲۰۲
درآمد بعد عیش بر تخت گاہ	دوم روز ان صندر لکینہ خواہ	۶۲۰۳
بوقت سعادت برآمد بہ تخت	بتائید اقبال و تسبیح بخت	۶۲۰۴

مطیعش شده جمله لشکران	سراسر کمر بسته پیشش سران	۶۲۰۵ F. ۲۱۲
جبین بر درش نخت و دولت نهاد	چپ و راست او فتح و نصرت ستاد	۶۲۰۶
که فریاد زبس گشت بر اهل دین	غیاث الدین آن شاه شد بالیقین	۶۲۰۶
که بد پور مرآن شده راستین	ارتغ خاں شده آن ملک فخر دین	۶۲۰۸
که بد خاتمه دیگر اندر جهان	وگر پور شده گشت بهرام خاں	۶۲۰۹
که میبوی سیر بود آن کامیاب	پور سپهرم شده ظفر خاں خطاب	۶۲۱۰
که بود دست کهر زشته زادگان	چهارم پسر گشت محمود خاں	۶۲۱۱
شده خاں لشکر دژان روزگار	همان پور ایامه میل نامدار	۶۲۱۲
که از خون خصمان زمین گرد میر	بهادر الدین آن پهلوان دلیر	۶۲۱۳
بعد لطف آن خسرو کامیاب	در آن روز گرشاپ کروش خطاب	۶۲۱۴
بنسبت بفرمود شعله یقین	بد دیگر سران هم شمشیر استین	۶۲۱۵
طرب شد مهیا بتولایض غم	همه شهر دشواریست از ستم	۶۲۱۶
یکروز دزد در گاشتن دستگیر	سیدم روز شد ناصر الدین اسیر	۶۲۱۷
شهنش گفت خون ریختن بدیدار	اسیرانه بر دزد پر شهنش یار	۶۲۱۸
که شکر شسته آن فتنه دول پناه	جهان گشت بدغم پس از چاراه	۶۲۱۹
چو زاسیب باد سحر بوستان	شگفت از طرب ملک هندوستان	۶۲۲۰
که تیغش بر انداخت بدخواه را	همه خلق داعی شده شاه را	۶۲۲۱
همه شکر ظلم مقهور و شگشت	زمانه بساط ستم در نوشت	۶۲۲۲
دعا گویش آمد جهان صبح شام	شناخوان شده گشته هر خاص و عام	۶۲۲۳
که این خورمی در جهان رو نمود	نه هجرت یقین نه فصد و بیت بود	۶۲۲۴

قرار گرفتن ملک غیاث الدین و باز طلب کردن

کشیدن بعضی قریبات انعام و نقصان کردن از لشکرانها و ترمیم

چو گرفت ملک غیاثی قرار	۴۲۲۵
فرز شست هر جا که شور و شغب	۴۲۲۶
بهر جا که بود دست خوف و خطر	۴۲۲۷
دگر سیکه زد گردش روزگار	۴۲۲۸
ورق گشت دیوان ایام را	۴۲۲۹
شده موج فرماں دیوان کهن	۴۲۳۰
شه نو که گوئی سعادت را بود	۴۲۳۱
همی باز پرسید از هر دره	۴۲۳۲
مهندس همی خواند شمی شنید	۴۲۳۳
شنیدم خبر آنه تپی وید شاه	۴۲۳۴
که بامر و غدار ز زنبار خوار	۴۲۳۵
ز رومال غارت کیاں کرده اند	۴۲۳۶
کشیدند بس کاتبان یکسره	۴۲۳۷
بخواندند پیش شه نامور	۴۲۳۸
شنیدم کز آن زمره بدر گال	۴۲۳۹
پس آنگاه در کار عرض سپاه	۴۲۴۰
طلب کرد اصحاب نادر در	۴۲۴۱ F. ۲۱۵
بمقدار هر کس پس از امتحان	۴۲۴۲
کس را که می دید شاه قدیم	۴۲۴۳
همی گردانش سپه دار کم	۴۲۴۴
به پرداخت از کار و بار سپاه	۴۲۴۵
شنیدم که اودار شان شهر یار	۴۲۴۶
چو قریات النام خلق رسید	۴۲۴۷
نیاکان من همدراز روزگار	۴۲۴۸
دوده داشتند از شهبان قدیم	۴۲۴۹
ز منتظر تپی گشت شهر و دیار	
جهاں گشت مشغول عیش و طرب	
بدل شد با من دایاں سر بسر	
چنان کرد مهری دگر آشکار	
نشست آسماں کهنه احکام را	
جهاں بازی دیگر انگند بن	
ز هر کار خانه تقصص نمود	
به پیشش کشادند هر دفتر	
چو نوبت بکار خواند رسید	
بد دفتر بفرمود کردن نگاه	
پای ز رکیاں گشته بودند یار	
دو ساله موجب کیاں بوده اند	
ز هر جمع و خو به بر دل تذکره	
چو معلوم شد شاه را سر بسر	
بسختی و شدت شد جمله مال	
شروع نمود آن شه دین پناه	
همی امتحان کرد هر مرد را	
مقرر همی داشت صفدا زمان	
قرار شد بدوست ناستقیم	
قرار سپه گشت بسیار کم	
قتادش بکار انکه نگاه	
بجای کرد نقصان در آن روزگار	
با سوده و لها جرات رسید	
در اقصاء آبادی آب دیار	
که به هر یک از عیش باغ نعیم	

مقدربہ ماندہ بے سا لہا	۶۲۵۰
شہہ کاں نشے درآں تخت گاہ	۶۲۵۱
باجداد سن داسٹے مستقیم	۶۲۵۲
بدادی چو شاہان فرخندہ فن	۶۲۵۳
شنیدم چو نوبت بہ تغلق رسید	۶۲۵۴
باز ردو لہائے آسودگان	۶۲۵۵
ہم آخر نیزد یک آں روزگار	۶۲۵۶
الائے خود مند فرخندہ لے	۶۲۵۷
مکن بر گلم فقیراں نظر	۶۲۵۸
کہ داخل شوی در صف مدبراں	۶۲۵۹
اگر می نیاید ز دستت ثواب	۶۲۶۰
شب در روز بہر نردونی گنج	۶۲۶۱
ہمہ گنجہا ملک خود کردہ گیر	۶۲۶۲
ہم آخر چو آں گنج خوی گذشت	۶۲۶۳
چہ سودت کند آں ہمہ ملک مال	۶۲۶۴
مگر آں کہ یادت بنفیس کنند	۶۲۶۵
ہماں صاحب پنج گنج کہن	۶۲۶۶
چہ خوش گفت شاہ نصیحت گری	۶۲۶۷
چنان زمی کران زیتن سالی	۶۲۶۸
زہر دیہ حاصل بے ما لہا	
بدیدی چو فرمان ہر بادشاہ	
نکشتے ز حکم شہان قدیم	
دگر تازہ فرماں با جداد من	
بیکبار آں ہر دو موضع کشید	
بخشود بر حال فرسودگان	
زیا نہار سیدش با انجام کار	
ترا داد اگر ملک عالم خدایے	
مقام مساکین بشارت مبر	
بروں آئی از زمرہ بد دلان	
مکن کردہ دیگر اں را خواب	
دل زیر دستاں میا در برنج	
جہاں جملہ بردست آوردہ گیر	
جہاں ز ابصر رنج خوی گذشت	
بانڈیش اگر بہت عفت کمال	
بنامت مثل درخوست زند	
کہ ز دینج نوبت بہ ملک سخن	
کہ گر ملک عالم بدست آوری	
ترا سود و کس را نباشد زیان	

عزیمت کردن الخاں جانب تلنگ

و بلغاک کردن تمر و تمکین

۶۲۶۹ چو پرداخت خسرو سپاہ چند گاہ ز تحفیل اموال و عرض سپاہ

دگر آنچہ عقیاش نمود اجتهاد	۶۲۶۰
بگفت آنکھی شاه فیروز جنگ	۶۲۶۱
الغ خان صفدر بفرمان شاه	۶۲۶۲
بروز نامزد کرد خسروای رودی	۶۲۶۳
چوبل و تمر تگنتاش و تکیس	۶۲۶۴
نهی رفت آن خان خسرو نشان	۶۲۶۵
بہمی داد مرغسداں گوشت مال	۶۲۶۶
بجبار مرہتہ خروشاں گذشت	۶۲۶۷
غلیمت کنان خان فیروز جنگ	۶۲۶۸
بہمی کرد اطراف در ترک و تاز	۶۲۶۹
اساسے بہر کار و بارے نہاد	
کہ راندانہ خان سپہ در تلنگ	
سپاہو گراں راندانہ تخت گاہ	
بے سر فرازان کشور کشای	
کہ بودند سر لشکران گزین	
خود شاں بفرمان شاه جہاں	
بہمی بستہ از ہر زمین دار مال	
بجدا رنگل عنان تاز گشت	
بز دخیمہ زیر حصار تلنگ	
پے حصن گیری ہی کرد ساز	

بلغاگ کردن تمر تکیس از دروغ پرداختن عبید

شنیدم چو شش ماہ کامل گذشت	۶۲۸۰
بہر غفۃ فرمان فرماں رودا	۶۲۸۱
نشست بہر نامہ شاه و لیر	۶۲۸۲
مگر پند آہر مناں گوش کرد	۶۲۸۳
چو دانیم تا خود بہر رایش فتاد	۶۲۸۴
چو خاں دیدرنجیدن شہر یاز	۶۲۸۵
یکایک رود زود در تخت گاہ	۶۲۸۶
مگر بود بر خان و الا تبار	۶۲۸۷
ہمیشہ زدی بر در ہتسار قوم	۶۲۸۸
بردی زہر غافلان راہ دام	۶۲۸۹
الغ خاں یکے روز خواندش برا	۶۲۹۰
چو ہست بہ تیغ و عوی مدام	۶۲۹۱
رہ فتح آں حصن پیدا گشت	
رسیدے بول خان کشور کشا	
کہ داتم دل خاں ز ما گشت سیر	
ازاں رودی مارا فراموش کرد	
گزین سودگر بارہ نادر دیاد	
بہمی خواست خیر روز گر حصار	
شبتاباں کند عزم پاہوس شاه	
یکے فیلسوفے در آں روزگار	
ز دے لات در کار رمل و نجوم	
عبیدش ہی خواند ہر کس بنام	
بگفتا بکن و فر تویش باز	
بیان کن بتاکید و بہد تمام	

۶۲۹۲	کہ کے فتح گرد حصار تلنگ	معین بہت بگوبے درنگ
۶۲۹۳	وگر خود تفادوت بود زان شمار	نگردد بر اس حکم فتح حصار
۶۲۹۴	شود لا نہایت سراسر دروغ	باختر شناسیت بنود فروغ
۶۲۹۵	عبید این حکایت جواز خاں شنید	بغیر اطاعت گزیرے ندید
۶۲۹۶	دریں کار یک ہفتہ مشغول گشت	شنیدم چونک ہفتہ کامل گذشت
۶۲۹۷	بیاد در بر خاں رقوم شمار	معین در روز فتح حصار
۶۲۹۸	شنیدم کہ آں روز در پیش خاں	بدروحمی بر آورد یک سر زباں
۶۲۹۹	بگفتا کہ گردن طلاں وقت در روز	نیاید ظفر خان کشور فروز
۶۳۰۰	بدارم بر آند گرد حصار	مگر ایں سخن راست شد زان شمار
۶۳۰۱	غرض چونکہ زان مدت اکثر گذشت	ادان معین نیز دیک گشت
۶۳۰۲	عبید از پیے دفع تہدید خویش	چہ بود آگہ از زرق و تقلید خویش
۶۳۰۳	یکے فتنہ اندر سپہ ساز کرد	چو رو بہ یکے بازی آغاز کرد
۶۳۰۴	شنیدم تکیں و تمر را بگفت	یکے قصہ تا خوش اندر نہفت
۶۳۰۵	کہ خسرو ز باد فنا خاک گشت	دو زین ماجرا یک دو ہفتہ گذشت
۶۳۰۶	دو سہ ہفتہ شد خان رو باہ نین	بزریر قبامی در دیہ سیر ہن
۶۳۰۷	نہ ہفتہ ہی دار دایں را نہ را	رخش ہست بر ماتم شہ گوا
۶۳۰۸	دگر نامہ بعد روزے سہ چار	بر دینی رسد از سسران دیار
۶۳۰۹	ہمی دارد آں نامہ از ما نہاں	نہ از مالکہ از جملہ سر لشکر آں
۶۳۱۰	گر فتم کنوں از مزاجش قیاس	کہ می خواہد آں خان ناحق شناس
۶۳۱۱	جغای کند بر سران سپاہ	یلاں را بعد زے کشد و گناہ
۶۳۱۲	تکیں و تمر چوں از آں بی وفا	سراسر شنیدند ایں قصہ را
۶۳۱۳	بگشتند بر خاں یلاں بدکماں	شنیدند ایں قصہ دیگر سران
۶۳۱۴	چو کا فور کاؤل بداد مہر دار	شد آخر وکیل در شہر یار
۶۳۱۵ F. 14	چو کیتونی و چوں کلمہ زر تفسیر	کہ بودند ہم نام ہر دو اسیر
۶۳۱۶	چو رن بادلہ چوں تکتناش یں	بسے سرازان فتنہ شد در غفل

بجائے دوسرے ایک بلوغہ خاں کزو محترز گشتہ ازیم جاں ۶۳۱۶

لیکایک کو تاج کردن ترمو تکیں از زیر حصار تلنگ

بعد عہد بستن بارائے تلنگ

تکیں و ترمو دوسر شکران	۶۳۱۸
شنیدم کہ روزے ہم از باداد	۶۳۱۹
بسوئے لدر دیوئے گزین	۶۳۲۰
یکے پیک کروند یکسر رواں	۶۳۲۱
گرام روزا سر بخت نہنم	۶۳۲۲
ز گرد حصار تکیں بر کنگ	۶۳۲۳
بکن شرط بابا کہ یک پاس پیش	۶۳۲۴
سوار دپیادہ نیاری بروں	۶۳۲۵
یکے آدنی راہم از عام و خاص	۶۳۲۶
نہی گر چہ مرداں دریں شرط سر	۶۳۲۷
شنیدم چہ زان یک باہوئے تلنگ	۶۳۲۸
بصد معذرت گشت فرماں پذیر	۶۳۲۹
بر دوسوی سر شکران بید رنگ	۶۳۳۰
کہ گر یک نفر از چندین حشم	۶۳۳۱
بخور شنید رخسندہ و آب رنگ	۶۳۳۲
بتعظیم بت خانہ سومنا ت	۶۳۳۳
نبا شنید ازین یک نفیس دست	۶۳۳۴
فرستاد بایک سوی سراں	۶۳۳۵
شنیدم یکا تیک دامہ زدند	۶۳۳۶
کہ بودند برتر ز دیگر سراں	
نہادند سر در اساس فساد	
کہ پوشش از رنگل بریر تکیں	
نبشتہ بر دگاسے سر ہنداں	
زد ز بختی یکسر خلاصت دہم	
ز ملک دیدارت بروں سر زیم	
بباشی تو در حصن بر جائے نویں	
عقب ماندگان را نگیری زبوں	
زیاں کم رسائی بشتکر خلاص	
ہیں لحظہ بینی زد عدہ اثر	
نیو شنید آں راز رائے تلنگ	
بگفتا کہ لے پیک روشن ضمیر	
گونی کند عہد راسے تلنگ	
رسد در دیارم بنوع ستم	
با صاحب زنا و اصرام سنگ	
بشکریم ایوان عزای ولات	
بدست کیے مرد جالاک و چست	
چو گشتند این ز سولیش سراں	
فرو جملہ ادوان جامہ زدند	

براندند زیر حصار تلنگ	زدند آتش آنگاه در هر تلنگ	۳۳۶
ز ساز عزیمت گریزے ندید	ایلع خاں چو آن شور و غوغا شنید	۳۳۸
دست کرد پیش سراپا قرار	سبک گشت بر باد پائے سوار	۳۳۹
خصوصاً گریه که بد حق شناس	به پیوسته بروی میاں بقیاس	۳۴۰
که بود دست شیرے بدشت بند	چو آن عین ملک و قادر مرد	۳۴۱
بخواند اورا خواهه حاجی مدام	تقصیر مالک که هر خاص و عام	۳۴۲
که بد پهلوانے در آں روزگار	چاں مل افغان یل نامدار	۳۴۳
که آخوشد اورا قد ریاں خطاب	دگر کرد پندار ثایت رکاب	۳۴۴
ستادند بر گرد خان کرانه	چو آن چار سرشکر سر فراز	۳۴۵
بسیار در آویز بسته میاں	بدنبال هر کوفه فوجے گراں	۳۴۶
که برگرد او فستنه راره بنود	صف خاں چو سد سکندر نمود	۳۴۷
شنیدم که خاں نیزشکر برآند	چو افواج برگشته یکسر برآند	۳۴۸
بیک روه دے در بین دیار	دوشکر در آن شد زیر حصار	۳۴۹
گر دے دگر زیر ریات خاں	گریه بدنبال برگشتگان	۳۵۰
دگر روز آن خان خسرو تبار	بریں گوید رفتند روزی سه چار	۳۵۱
بگفتش بسی چون بفرشکراں	رسولے فرستاد تنویری سراں	۳۵۲
فرستاده خسرو محتشم	برایشان بگوکای سران چشم	۳۵۳
شد از سوسه مابدگماں هر کس	گرا روز از اشتعال خسے	۳۵۴
بتعلیم درگاه فرماں روا	مرابا شما نیست الاصف	۳۵۵
دوشکر بیک راه در میرودیم	دوسه روز شد همد گری رودیم	۳۵۶
نه زانو کسے گشت در کارزار	نذیر سوی شد دخته آشکار	۳۵۷
که یکجا دوشکر رود بعد ازین	ولیکن پسندیده نبود چنیں	۳۵۸
مقامے کند هم بریں بودگاه	بهر دایه به زهر و سپاه	۳۵۹
منزد بر زند منزعے خیمه پیمیش	رود دگریری با جواشی خویش	۳۶۰
که زنده است و یود براندازد	و گرنے بود هر دو اندر خطرس	۳۶۱

۴۳۶۲	ز شیطان ملعون نباشد عجب	که ناگه ز سوسے برآرد شغب
۴۳۶۳	یکے شور در دو برادر کنند	گهے پور و گلهے پدر افکند
۴۳۶۴	سرال از فرستاده خان راد	پے دفع غوغا و شور و وف
۴۳۶۵	شنیدند آن قصه دل پذیر	ندیدند جز سر نهادن گزیر
۴۳۶۶	وز این پس بگفتند آن بیک را	که خاں را پس از عرض پاپوس ما
۴۳۶۷	بلوکا سے سرفراز فرزند فر	نگهدار بادت خدا از خطر
۴۳۶۸	خسے کرد مار از خاں بدگساں	کز دورر میدیم از بسیم جاں
۴۳۶۹	کنوں خود یکا یک نباشد صواب	که ایم برخاں والا جناب
۴۳۷۰	جز این یک سخن هر چه خاں است	بفرمان او ایم اطاعت نمائے
۴۳۷۱	چو فردا خور از کوه سر برزند	فلک انچه در حمزئیل افکند
۴۳۷۲	ہماں بہ کہ خاں باطمینان خویش	دو فرسنگ ز ایدر ز ندیم پیش
۴۳۷۳	شنیدم بروز دیگر خاں براند	صفت بدگماناں ہما نجا بہشت اند

رسیدن التماس در کوتگیر و از مجیر ابورجا کہ کوتگیر

محصر کردہ بود چشم زدن

۴۳۷۴	ہمیں اند خاں جانب دیو گیر	فتادش گذر در رہ کوتگیر
۴۳۷۵	مجیر گزین آں یل بورجا	گر بود آنجا خصومت گرا
۴۳۷۶	ہمے یک دواندہ برال حصار	شب دروز با خصم در کارزار
۴۳۷۷	دراں دز محصر شدہ ہندوان	شنیدم رسید اندراں دز چو خاں
۴۳۷۸	ازو چشم زد خاں اختر سعید	کہ ناگہ شدو غدے از دوی پدید
۴۳۷۹	چو معلوم کرد از فراست مجیر	ہر اس دل خاں روشن نمیر
۴۳۸۰	شنیدم بے مرکب باد پانی	چو طادس خوش گام جلوہ گرای

نوٹ کی مشرح کیلئے تھیمہ ملاحظہ ہو۔

بیاد و بنیاد خاں را به پیش	شبے ز زخم حصول اقطار غویش	۴۳۸۱
مکر بسته پیشش چو آزادگان	بدیدش بتعظیم شہزادگان	۴۳۸۲
بگفتا کہ لے خاں خسرو نژاد	وزاں پس دعا گفت آن مرد نژاد	۴۳۸۳
کہ گشتند از خان والا بتبار	مکن پاک از زمرہ خامکار	۴۳۸۴
چہ شہزادہ کرد نزد مہ چہ شاہ	منم شاہ را بندہ نیک خواہ	۴۳۸۵
فدایت بسازم ہمہ خاننماں	چو مرداں بہ بندم بہ پیشت میاں	۴۳۸۶
ز باغ دل خاں برم خار خار	بر آرم ز برگشتہ لشکر دمار	۴۳۸۷
در و نش قوی شد ز تیراود	شنیدم چو خاں دید تقریراود	۴۳۸۸
نکردا التفات تمکین و مختصر	دل و دستش از مہ ز رشت بہر	۴۳۸۹

نامہا فرستادن مجیر ابو رجا بر زمینداران دیوگیر و

F. ۲۱۹

تلمت شدن بشکر تمر و تکین و کلیان

نوندے فرستادہ در ہر زمیں	وزاں پس شنیدم مجیر گزیں	۴۳۹۰
کہ قومے ست برگشتہ از شہر یار	نہشتہ بسوی سران دیار	۴۳۹۱
بہر مزو بومے کہ لشکر گشتند	بباید بہر سو کہ سریر گشتند	۴۳۹۲
بہ پیکار آن زمرہ نابکار	در آیند ہر سو سران دیار	۴۳۹۳
ہماں سر فرستد بر ایوان شاہ	کسے کو سرے را کشد زان سپاہ	۴۳۹۴
اگر مرغ زر بہست در دام اوست	دگر جلد از باب الغام اوست	۴۳۹۵
فرستاد بر مضابط ہر زمیں	چنین نامہا چوں مجیر گزیں	۴۳۹۶
بہر قلب گاہے بہستد راہ	زہر پر گنہ ز اند فوجے سپاہ	۴۳۹۷
رسیدند در موضع کلیان	شنیدم ہم آخر چو برگشتگان	۴۳۹۸
شدند ابرا از ہم فرماں دعا	سلامت شنیدند صفدار را	۴۳۹۹

نوٹ کی تشریح کیلئے مضمیمہ ملاحظہ ہو۔

رسیدند بر قصد شاں صفت	سراں زمیں دار از سر طرف	۶۴۰۰
چو دیدند خود را بعین ضلال	وز این پس ہاں قوم بر گشتہ حال	۶۴۰۱
جو برگشتہ دولت پریشان شدند	ز برگشتن خود پشیمان شدند	۶۴۰۲
بشد جمع شاں جہلہ زیو دزدو	گر یزاں نہادند ہر سوئے سر	۶۴۰۳
کے گشت تیر خطر را ہد	کس از دست دہقانیاں نہ تلف	۶۴۰۴
کس از یاری سخت شد گوشہ گیر	کے گشت بر دست ہندو اسیر	۶۴۰۵
بریں گوئے ہر جانے سر نہاد	ہمہ حال چوں آں گروہ فساد	۶۴۰۶
مکرستہ دو کار و بارش منجر	انخ خاں بز دغیمہ در دیو گیر	۶۴۰۷
زیاری اقبال شد شاد کام	چوناں را بے فتنہ آمدید ام	۶۴۰۸

رسیدن محمود خاں در دہلی و بار دادن سلطان تغلق

وسیاست فرمودن بر طالیفہ بغات

کہ بد مختر جملہ شہزادگان	پس آنکہ شنیدم کہ محمود خاں	۶۴۰۹
ہمی بود آنجا سکونت پذیر	شہش کردہ بد مقطع دیو گیر	۶۴۱۰
مشتاباں سوئے تنگہ سر نہاد	بحکم النخاع سرخ نژاد	۶۴۱۱
کہ بد کردہ حکمے بفتح حصار	یکے آں عبید کو اکب شہار	۶۴۱۲
کہ بد کردہ کیل درے مستقیم	دگر مہر دار شہباز قدیم	۶۴۱۳
ہماں کرد کیتونے دور ہیں	نصیر لدیں آں زر گلہ گزین	۶۴۱۴
مسلل چو راہب بسک لگاہ	دگر چند مرد از سران سپاہ	۶۴۱۵
بحفرت شد از ملک مرہتہ رواں	غرض چوں سرفراز محمود خاں	۶۴۱۶
ہو سید پائے شہ دیں پناہ	برو آن اسیراں بر ایوان شاہ	۶۴۱۷
کہ بد شرط کردہ بردز شمار	عبید منجم بر آمد بدار	۶۴۱۸

ہاں مہر دار آمد اندر قصاص
نصیر کہ زرشد اندر رحیل
در آں روز شد منبتہ عام و خاص
نگندند اور اتہ پائے اپیل

۷۴۱۹

۷۴۲۰ ۵۳۲۰

عزیمت کردن الخاں بار دوم در تلنگ و فتح کردن تلنگ و بودن

الغناں صفدار بار دیگر
دگر روز آں صفدر کیمنہ خواہ
بروز دگر را اندر سوائے تلنگ
شنیدم کہ چوں خان اختر سعید
در آں حصن سعید روزی سر چار
کاماں خواہ شد راسی با طبع خوش
بیاورد ایمان ز بعد اماں
دگر روز خاں خیمہ زانجا کشید
دل لدر افتاد در بیم جان

بر آراست افواج را سر بسر
بزد در ستاری یکے بار گاہ
بیک منزلی ہم نکردہ درنگ
پس از چند گاہے بودون رسید
چناں دہشتے خورد اہل حصار
ہمہ ملک و اسباب آرد پیش
نہ تنہا کہ با جملگی خان و ماں
دہم روز زیر از نگل رسید
کہ سویش دگر تاخت آورد و خاں

۷۴۲۱

۷۴۲۲

۷۴۲۳

۷۴۲۴

۷۴۲۵

۷۴۲۶

۷۴۲۷

۷۴۲۸

۷۴۲۹

ذکر فتح تلنگ و فرود آمدن رائے لدر دیو

شنیدم کہ چوں لشکر بے شمار
برستند اسیران حصن تلنگ
ہاں لدر رائے از نگل دیار
چو امین شد آں رائے نا پختہ رائے
بفتاکش نید انساں رہا
امیناں بہ پیمانہ رو بہی

ز بلغاک شد مغرور از حصار
شدند امین از ترک فیروز جنگ
یکے جشن کردند در آں روز نگار
غور شش چناں گشت غفلت ہی
برو بق در آرد باز رہا
کنند آں ہمہ چاہ غلہ تہی

۷۴۳۰

۷۴۳۱

۷۴۳۲

۷۴۳۳

۷۴۳۴

۷۴۳۵

نوٹ کی لکھنؤ کیلئے غیر ملاحظہ ہو۔

بہر صبح دم تا بوقت غروب	۶۴۳۶
شود در زراعت تمامی دیار	۶۴۳۷
بریں گو نہ چوں اندراں روزگار	۶۴۳۸
لیکایک انجمن درآں دزر رسید	۶۴۳۹
گمر بست در کار فسخ حصار	۶۴۴۰
بریں گو نہ بگذشت چوں پنج ماه	۶۴۴۱
علف چوں از آں حصن کم گشته بود	۶۴۴۲
ہم آخر بستی بجای آمدند	۶۴۴۳
ہماں را می گذراں در خان میل	۶۴۴۴
بدادش راں خان کشور کشائے	۶۴۴۵
فرد آمد از دز بسا چارگی	۶۴۴۶
ہجوم حشم سر بشارت نہاد	۶۴۴۷
در آں روز شد فتح تلنگ	۶۴۴۸
کشش پیش از آں رخ کم کردہ بود	۶۴۴۹
غرض چوں انجمن کشور کشا	۶۴۵۰
ہماں بے را باستانی تبار	۶۴۵۱
فرستاد بر شہر ہمہ میل مال	۶۴۵۲
بد ہتھاں سپارند جنس جوہر	
بدارند دست از دیگر کار و بار	
تہی کرد از جنس غسلہ حصار	
کیے دائرہ گرد آں دز کشید	
مدد می نمود اندراں کار و بار	
بشد چہرہ از سخت گہری سپاہ	
دل حصن باناں دژم گشتہ بود	
سر اسر بہ بند مال آمدند	
اماں خواست چوں دید دز دخل	
وز آں پس ہماں بے آشفتہ بے	
ز دہ کاراد سر بآوارگی	
خل حصن را در عمارت فساد	
بدست ایلخان فیروز جنگ	
گمریک دوسر جز یہ برودہ بود	
منظرف شد از فرو خون خدا	
رواں کرد در حضرت شہر یار	
چو آرام گرفت از آں قیل قال	

تا ختن انجمن از تلنگ در جاج نگر

پس از چند گہ خیمہ بیرون کشید	۶۴۵
سپہ راں در سمت جاج نگر	۶۴۵۲ تا ۶۴۵۳
باقصای آں ملک چوں در رسید	۶۴۵۵
خز دیدند ہر سو بہر جنگلے	۶۴۵۶
شنیدیم کہ چوں را می آں مرغزار	۶۴۵۷
بقصد در ملک لشکر کشید	
فراواں برو مرد پر خاشاک	
خبر شد بہند کہ لشکر رسید	
بود دامن غول ہاموں بے	
سپہ دید ز خیمہ اندر دیار	

۴۵۸	یکے فوج آراست از کشتاں	ہمہ نیزہ داران و خنجر کشاں
۴۵۹	برایشاں یکے صفدر کے کرد سر	سپردہ بدستش سران دگر
۴۶۰	بداں تا بکیم ندرہ سپاہ	چو شیر افگناں در یکے قلبگاہ
۴۶۱	شنیدم چو آہی ہندوان دلیر	ز بر بادی از خون خود گشتہ سیر
۴۶۲	بہ پیکار ترکاں بردوں آمدند	چو گاداں ہمہ با سئوں آمدند
۴۶۳	ہمہ نیزہ دارو ہمہ تیغ زن	بغوغا بکرده یکے انجمن
۴۶۴	گروہے پیادہ گروہے سوار	ازیں پانفدے بوداں چہل ہزار
۴۶۵	یکے فوج پیلان لشکر شکن	خرو شدندہ در پیش آں انجمن
۴۶۶	شنیدم کہ روزے بر افواج خاں	مقابل شد آں لشکر ہندواں
۴۶۷	بیک قلبگاہے پداوند جنگ	شکستند ترکاں شاں بید رنگ
۴۶۸	بر افتاد در فوج ہندو شکست	ببروند ترکاں بششیر دست
۴۶۹	شدہ ہندواں بیشتر بے سیر	دبے ہر قدم دار بہناد سیر
۴۷۰	گریزاں از اں قوم معدود نیست	دگر جملہ شد در تہ تیغ و بست
۴۷۱	ہماں فوج پیلان در اں حربگاہ	باقتا و بردست اہل سپاہ
۴۷۲	ز بنگاہ ہندو بے رخت و مال	گرفتند ترکاں پس از اں تھال
۴۷۳	انغ خان صفدر چو نیروز گشت	دزیں ماجر ایک روزے گذشت
۴۷۴	از آنجا سپہ راند در تخت گاہ	ہمی راند تا کہ دیا بوس شاہ
۴۷۵	سروش راشہ آورد اندر کسار	بعد آفریں گفت کا سے مروکار
۴۷۶	پنہیں آیدار دودہ خسرواں	کہ روشن کنند از صلابت جہاں
۴۷۷	شنیدم چو آں شہر یار گریں	قرواں بشنواہ گفت آفریں
۴۷۸	مرصع یکے خلعت خاص خویش	بفرمود مر بور فرخندہ کیفش
۴۷۹	ہم از چو صفدار کشور کشا	نوازش بے کرد شہزادہ را
۴۸۰	یکے جتن نگاہے در آں روزگار	بفرمود آراستن شہر یار
۴۸۱	دوسہ مہفتہ آہ سنجائے کامراں	ہمی داد در دطر ب ہر زماں
۴۸۲	وزاں پس بر آئین خود روزگار	کہ بنودیکے دورادے خسار

۶۴۸۳ یکے فتنہ دیکر آغاز کرد وگر شورشے درجہاں ساز کرد

رسید شیرین با فوج مغل در ہندوستان و مصاف دادن گر شاسب و طفی یافتن بر فوج مغل

۶۴۸۴۰	یکے روز گر شاسب کشور کشا	کہ بودست بسا مانہ فرماں روا
۶۴۸۵	فرستاد بر شہ نو ندی شتاب	بگفتش رسی چوں بالک رقابت
۶۴۸۶	جو سی زمین پیش خسرو زمین	دعایش رسائی بصد آفرین
۶۴۸۷	وزاں پس بگوی کہ اسے شہر یاد	جہاں بادیر نام تو پایہ دار
۶۴۸۸	دو فوجے مغل از دیو تک و تاز	سوے کشور ہند کردند ساز
۶۴۸۹	شتاباں گذشتند از آب ہند	رسیدند انہوں در اقصای ہند
۶۴۹۰ F. ۲۲۲	گر آید از آں سوی بازید ہا	فرستد باقبال شاہ جہاں
۶۴۹۱	کنم ہم بسر حد پامال شاں	دوم تا بار دو بدنبال شاں
۶۴۹۲	فرستادہ چوں بردر شہ رسید	بشہ جملہ گفت انچہ از پل شنید
۶۴۹۳	مشو مشن شدہ خاطر شہر یار	کہ در کشورش فتنہ گشت آشکار
۶۴۹۴	پس از حزن بسیار و فکر زبوں	یکے سے خوش زد بخاطر دروں
۶۴۹۵	وزاں پس گر بیہ سرن حشم	کہ بدہر یکے از دہا سے و نرم
۶۴۹۶	چو شادی داد ریل شہزادہ گیر	کہ بد اندراں عہد نائب وزیر
۶۴۹۷	چو شادی سیتلہ کہ ہنگام جنگ	کشیدہ بیے شہزادہ دیرا نہنگ
۶۴۹۸	سپاہی چو دریا چو شہدہ شاہ	بسا مانہ چوں راند از تخت گاہ
۶۴۹۹	بدیشاں چنین گفت شاہ دلیر	کہ در ہمیشہ ما گذر کرد شیر
۶۵۰۰	بپایہ کز آید رسبک بگذرید	سیرا بسا مانہ یکسر برید
۶۵۰۱	بگر شاسب گوید کای کامیاب	زسا مانہ لشکر برون کش شتاب
۶۵۰۲	چناں کوشش در قصد فوج مغل	کہ مقہور و تاراج گردند کل

۴۵۰۳	توسر شکر یکن کن که دیگر سراں	به پیش به بند هر یک میاں
۴۵۰۴	چو فرماں بگرشاپ صفدر رسید	سبک لشکر از شهر بیرون کشید
۴۵۰۵	باخبا ربخواه آن نام جو	شب دروز می بود و جت و جو
۴۵۰۶	هم آخر شنیدم که روزی کشید	که نیغے مغل در نواحی رسید
۴۵۰۷	زگر یاد هندوی بوسے دگر	هماں ارس سرشکر نامور
۴۵۰۸	که بودند اندر مغل آشکار	سراں هزاره در آن روزگار
۴۵۰۹	میان دو آب این و دگر دن فراز	کشیدند لشکر پے ترک و تاز
۴۵۱۰	هماں شیر با شکرے باشکوه	نگهبان داشت بنگه ز دامان کوه
۴۵۱۱	چو این قصه بشنید گرشاپ یو	که بدخون و پیوند گهیاں خدیو
۴۵۱۲	سپه راند در سمت دامان کوه	سراں در پس او گروها گروده
۴۵۱۳	همی راند تا دید بنگاه شاں	چپ و راست دل داد مر سرکشان
۴۵۱۴	شنیدم که زور روز روشن دہل	یکایک بزور سپاہ مغل
۴۵۱۵	هماں شیر سرشکران گروہ	که بد پیشه بگرفتہ دامان کوه
۴۵۱۶	چو شد لشکر ہند ناگہ پدید	بجز جنگ کردن گریزے ندید
۴۵۱۷	هماں لحظہ بر مرکبے شد سوار	مغل در سپاہش ہلکے سمہ چار
۴۵۱۸	پس انداخت آرزگاہ بنگاہ خویش	دو آماج دارے سپہ راند پیش
۴۵۱۹	مقابلہ بر افواج دشمن ستاد	چو مرداں دل اندر خصومت تناد
۴۵۲۰	دزین سوی افواج ہند و تال	خود شاں زہر جانے شد رواں
۴۵۲۱	ہم آخود و لشکر بہیجا شدند	زہر سو بر آہنگ خو غا شدند
۴۵۲۲	صفت ہندیاں پیش دینی نمود	کہ از قوت دین خود حیرہ بود
۴۵۲۳	شنیدم کہ گرشاپ صفدر گشت	کہ بود کش بہ پیکار دستی دست
۴۵۲۴	بگفتا کہ گیرند جنگی دہل	قتاد آنکھ در سپاہ مغل
۴۵۲۵	بیک حملہ بدخواہ را بر گرفت	مغل ماند از آن جگر در شگفت
۴۵۲۶	ہماں شیر سرور ہر نیت نہاد	ہمہ لشکرش را شگفت قتاد
۴۵۲۷	صفت ہندیاں ہر طرف چہرہ دار	برا در دہ شمشیر کیں ہر سوار

تلف شد بے سنگ در آن رختیز	ہمی را ند بر فرق اہل گمیز	۵۲۲۳
کے رفتہ کتر ز افواج شاں	کمر بست گیتی بتا راج شاں	۵۲۲۹
بہر گام صد آدمی سر نہاد	ہمہ لشکر شاں پریشان قتاد	۵۲۳۰
خزداں منغل زندہ آمد اسیر	شدہ بنگہ شاں ہمہ دستگیر	۵۲۳۱
بسر خورده نیزہ زاسب او قتاد	دراں بیش شیر گزین سر نہاد	۵۲۳۲
بر دند بر صاحب لشکرش	بریدند شیران ہندی سرش	۵۲۳۳
بصد عیش با گامہ دوستان	وزاں پس سپہ دار بندوستان	۵۲۳۴
بقصد دگر کا فراں کرد ساز	بزد کوس زان جو مکہ گشت باز	۵۲۳۵
بکیں کردہ اندر یکے قلب گاہ	شنیدم کہ زیں سوئی آب بیاہ	۵۲۳۶
بگردو سوئے بنگہ خویش باز	بداں تا منغل چوں پس از ترک تاز	۵۲۳۷
بیک حملہ افواج شاں لبش کند	بن گاہ بر لشکر شاں زند	۵۲۳۸
طلایہ ہی کرد دھسر سوار	دوسہ روز بگرفت آنجا قرار	۵۲۳۹
پیشیں سپہدار ہندوستان	دگر روز از لشکر کا فراں	۵۲۴۰
زہر دیدہ اشک ریزاں رسید	یکے از اسیراں گمیزاں رسید	۵۲۴۱
دمارے بر آورد از مرز دوم	بگر شاسب گفتا کہ آن قوم تو دم	۵۲۴۲
بر نزدیک آں دشت و دہر میر و ند	شتا باں در اقطاع خود میر و ند	۵۲۴۳
رہا کردم بے صفدر روز گار	سن افواج شاں را دوزخ گار	۵۲۴۴
سپہ را ند از آن قلب گاہ بے درنگ	چو بشیند گر شاسب فرود جنگ	۵۲۴۵
ہمی را ند لشکر بحزم نہر	تہاں مردار ہر خویش کرد	۵۲۴۶
بگفتا کند پاشنا سناہ	دساں شد چو بر رود بار بیاہ	۵۲۴۷
بدیدند کا فر بداں سوئے آب	رسیدند یکسر جو بر رے آب	۵۲۴۸
کہ بود اندراں گاہ تا لب دوزیر	مقدم بداں شادی شتر نہر گیر	۵۲۴۹
بہر کار از دوزیر کی می رسید	کرازے کہ از پشت دادر چلید	۵۲۵۰
کہ شد شیتلہ اصل تعریف او	برو ہم عنان شادی نام جو	۵۲۵۱
دراں فوج بد با فراواں ششم	شنیدم کہ محمود سربتہ ہم	۵۲۵۲

۷۵۵۲	بقلب اندرون بود گر شایسته	که افکند در زور شیراں غلغل
۷۵۵۳	هماں یوسف شهنیہ پیل ہنم	پے افشردہ بردست راست حشم
۷۵۵۵	ملک احمد چپ بد اندر یار	دیگر بود شعبان سپر چتر دار
۷۵۵۶	وزاں سو مقدم زگر یاوہ گرد	کہ بس رنج در کار پیکار ببرد
۷۵۵۷	بد ساقہ ہماں ہندو کی راد بود	کہ از پشت پوری پولاد بود
۷۵۵۸	ارکش خود ہی بود در تلب گاہ	بد بنال ہر یک فرداں سپاہ
۷۵۵۹	چو شادی داد سر حق شیا فنت	گذر گاورود آب یاباب یافت
۷۵۶۰	سیاہ مغل جملہ چاکر گذاشت	بقصد زگر یا علم بر قراشت
۷۵۶۱	شنیدم کہ سر تیرہ نامدار	بشد پیشتر با ہزارے سوار
۸۵۶۲	اباقلب کا فردو چارے بخورد	سوئے فوج خود زود تر میل کرد
۹۵۶۳	نشان مغل گفت ہر فوج را	کہ بود است وراں فوج فرمانروا
۷۵۶۴	وزاں یس ہاں شادی سر فراز	بفرمود آں سرکشان گراز
۷۵۶۵	کہ مرکب گذارند بر پاشنا	بسختی معلق ستونہ از چپا
۷۵۶۶ F۲۲۲	رکاب و عنان ہر یک آرنیاد	چو شیراں صفدر بزند شاد
۷۵۶۷	بفرمود جملہ سپہ لشکراں	سیر دند سوئے ملا عین عنان
۷۵۶۸	رسیدند بزگر یاوہ لیسر	کہ بودست در آدینہ گزہ شیر
۷۵۶۹	شنیدم زگر یاوہ سرکش چو دید	کہ بدخواہ چیرہ دل از یس رسید
۷۵۷۰	عنان را بہ پیچید چوں صفدر اں	رُخ آرد بر درے کند آوراں
۷۵۷۱	چو شادی بدید آں خفت جضم را	بزد کوس در عین آں پاشنا
۷۵۷۲	ابا فوج بدخواہ چوں سرکشان	در افتاد با جملہ لشکر کشان
۷۵۷۳	مغل بود بے دل ز تالچ شیر	بشیر افگنی فوج ہندی دلیر
۷۵۷۴	شنیدم ہم از مسئلہ اولیں	شکستہ سستان ناپاک نین
۷۵۷۵	زگر یاوہ شنیدم ز مرکب قتاد	بدست سوارے مرتب قتاد
۷۵۷۶	اشیراں آرد بر لیسر خفیش	عدو بستہ چوں دید شادی پیش
۷۵۷۷	ز شادی نلجید در پیراں	بگفتا کہ ہاں طبل شادی بزن

۵۵۷۸	صفت ہندو سرور غنیت نہاد	ہمہ رخت شاں دست لشکر فتاد
۵۵۷۹	مغل زندہ بسیار آمد اسیر	بے اسب تانا را شد دستگیر
۵۵۸۰	وزرا شوئے گر شاہ کی ن فراد	نہ تنہا کہ با سر کشان کراد
۵۵۸۱	خروشدندہ چون بربط جو رسید	مشیدم دران سو کو غرقاب دید
۵۵۸۲	عنان را بہ پیچید بر جو یہا	کہ شد رستہ بروی روہ کارزار
۵۵۸۳	دگر سوار کس بندہ کی چیرہ ہم	بر آہنخت ہر دو بیگیا چشم
۵۵۸۴	شدہ ہر دو از بے دلی بیقرار	شدہ ہر یکے مستعد فراد
۵۵۸۵	دگر ہر یک از ہم جاں در خطر	شنیدہ ز شیر وز گر یا خنجر
۵۵۸۶	بجیلہ سپاہ مغل شب گرفت	تین ہر یک از ہم جاں تیپ گرفت
۵۵۸۷	ہم آخو چو شب شد عنان تافتند	سوئے دامن کوہ آبشتا فتند
۵۵۸۸	بصد حیلہ زانجا بر دند جاں	بدادند در کشور خود عثمان
۵۵۸۹	صفت ہند بعد از چین فحیاب	رسیدہ برو خسرو کامیاب
۵۵۹۰	سر شیر زندہ ز گر یا یاماں	کشیدند پیش شہ کامراں
۵۵۹۱	سران شہنشاہ روستے زمین	بصد عیش گفتا ہزار آفرین
۵۵۹۲	چنین آید از چیرہ داستان تل	کہ آرنند بخوہ را در خلل
۵۵۹۳	دراپیں پیش نشیند شہنشاہ تل	بہر یک جدا گانہ انعام داد
۵۵۹۴	بہر جا کہ از سے دران روز گار	مشرقت شد از خلعت شہریار

رواں کردن شادی را در گجرات کشتہ شدن او
بر دستپیر داراں کہ بلباس زناں پاکوب سرو گویاں

از درون حصار بیرون آمدند بعد
بر آمد جو زین باہر ایک دو ماہ
۵۵۹۵
بشادی داور بفرمود شاہ

بیار دیکایک یکے ترک دتا ز	کہ در گوجرات آں یل سرفراز	۶۵۹۶
سرانز ابدام آورد سر بسر	بتا ز تو حاجی آں بوم و بر	۶۵۹۷
بخا بد زہ صاحب حصن مال	باہل مقرر دہد گوشت مال	۶۵۹۸
دریں کار باشد چومردان کار	بغض آورد سر بسر آں دیار	۶۵۹۹
چوز و خیمہ بیرون بفرمان شاہ	غرض شادی داور از تخت گاہ	۶۶۰۰
پس از یک دو ماہے بکرات رفت	دگر روز از انجا سپہ راند لغت	۶۶۰۱
بفرمان شد تیج کین برگشید	چو در حد آں بوم دیر در رسید	۶۶۰۲ F۲۳۵
چو مضبوط شد آں زمین بیشتر	ہمی تاخت اطراف آں بوم و بر	۶۶۰۳
بہ پیچید آں مرد و فیروز مند	شنیدم کہ گرد حصار بلند	۶۶۰۴
در آں دژ شب و روز خون می فشاند	ہمے یک دو در زیر آں حصن ماند	۶۶۰۵
آہی کردند بر نیل و نہار	چو ہندو اسیر آمدند در حصار	۶۶۰۶
شود ایمین از نیم قتل و قصاص	کہ نوسے از آں بند یا بد خلاص	۶۶۰۷
بعد از انکے آماں خواستند	ہم آخر کہ وہے زجاں خاستند	۶۶۰۸
قتلادہ دریں دام شور و شغب	بلغتند ما سیم اہل طرب	۶۶۰۹
کہ ناکہ دریں دزد در آمد سپاہ	باید رر رسیدیم شد یک دو ماہ	۶۶۱۰
دزین حرب و زار و زیر آمدیم	چو مرغال دریں دام اسیر آمدیم	۶۶۱۱
امانے بیایم ازین دام غم	گرازلطف سرشکر این حشم	۶۶۱۲
بیایم بر سار اہل طرب	بیایم در بزم اور و زو شب	۶۶۱۳
نتایم از خد نیش بعد ازین	سر ما بود تاکہ باتن در قرین	۶۶۱۴
ملک را خط بندگی سپید ہم	بیک بار ازین بند اگر دار ہم	۶۶۱۵
بجان بندہ آں سپہ کش شویم	چو از ادازین دام ناخوش شویم	۶۶۱۶
کہ در ہر یکے ہست ساز و دگر	زہر جنس در ما ست اہل ہنر	۶۶۱۷
کہ دزدند لہائے خلق آشکار	چو عورات با کوب و سرین غدار	۶۶۱۸
بیک در ہزاراں معلق زند	چو برگ گلے گرچہ نازک تن اند	۶۶۱۹
جسکہ دوز اہل نظر بدربلا	دلا سائے عشرت گراں در خلا	۶۶۲۰

۶۹۲۱	بے مرد پر ساز و پوده نواز	ہم عقل سوز و فزا میر ساز
۶۹۲۲	بہر ساز ہر یک یگانہ شدہ	ہم شہرہ از ہر ترانہ شدہ
۶۹۲۳	چہ بوق و چہ مندل چہ سنج و چہ نا	چہ سر دگل اندام عشرت گرای
۶۹۲۴	دریں طائفہ ہست ہر یک خدوں	اماں دہ کہ آنسیم حلقہ بردوں
۶۹۲۵	چو این قصہ بر میر لشکر رسید	اماں دادشاں را و بدوں کشید
۶۹۲۶	شنیدم گر دہے ز جنگ آدراں	لباسے بہ کردہ چو را مشکراں
۶۹۲۷	لباس زنمان امر و جہند کرد	کہ بد چہرہ ہر یک بہ ساز نہرد
۶۹۲۸	گر خے دگر کردہ ساز شغب	بدست ہمہ ساز اہل طرب
۶۹۲۹	نہفتہ ہمہ زیر جامہ سلاح	بروں زد ہمہ حصن وقت صبل
۶۹۳۰	ملک شادی آں سرکش ہوشیار	مگر داشت در سر شبانہ خمار
۶۹۳۱	چو بشنید کاہل طرب زد بردوں	طلب کردشاں در سراچہ بردوں
۶۹۳۲	بے چوں بقائے سرے در رسد	زدور انش وقت سفر و در رسد
۶۹۳۳	اگر چہ بود زیرک و باوہا	یکے پردہ پیشش بر آورد قضا
۶۹۳۴	کند انچہ رفت ست اندر قلم	زمرکش جہاں را و در آرد بہ غم
۶۹۳۵	چو بیند کو از جہاں رخت برد	بگویند غلط بہ غفلت بہ مرد
۶۹۳۶	خبر تے کہ چوں وقت رحلت رسد	بیوہانیاں داغ غفلت رسد
۶۹۳۷	غرض چوں ملک شادی سر فراز	دروں خواند آں زمرہ زرق ساز
۶۹۳۸	شنیدم یکا یک کشیدند تیغ	براندند برفرق ادبے در پین
۶۹۳۹	بکشتند اوراد و کشتند باز	زہے سطر بان مجاہد ساز
۶۹۴۰ F. ۲۲۶	کہ نابردہ اندر فزا میر دست	سر مجلے را بگردند مست
۶۹۴۱	یکے شود و راہل لشکر قتاد	بہر جا سرے بردش سر نہاد
۶۹۴۲	نہادند دوسے براں اہل غدر	کہ کشتن مر صابجے را بصدر
۶۹۴۳	گردے از آں قوم درد ز قتاد	گردے دگر سر بلشکر نہاد
۶۹۴۴	بہ حال شد کشتہ سر لشکرے	دزاں پس یکجا شدہ ہر سرے
۶۹۴۵	بگفتند چوں در سپہ سر نہاد	سپہ را ازین جا باید براند

۶۶۴۶	وگر روز را نداند از آنجا سپاه	نہاوند سر جانب سخت گاہ
۶۶۴۷	چو شنید شہ قتل نائب وزیر	بہر آمد در پینہاں ز خاطر نفیر
۶۶۴۸	تا سبقت بے کرد شاہ جہاں	کہ شد گشتہ آن فرکار آگہاں
۶۶۴۹	چنین گفت پیر فغانہ سراسی	کہ تعلق شدہ آب شاہ فرخندہ را
۶۶۵۰	شعبہ بود شیر افکن و دہو بند	ہمیشہ بہر کار میسر و زمند
۶۶۵۱	شکستہ نیامد سپاہ پیش گئے	بعہد شش نیفتاد ہرگز دہے
۶۶۵۲	در آں پنجبالے کہ ادشاہ بود	زدیں دست ہر فتنہ کوتاہ بود
۶۶۵۳	شنیدم ز عہدش چو سالی چہار	بخوبی گذشت اندر آں روزگار
۶۶۵۴	حصار بے بنا کرد آں بادشاہ	بمقتدار فرسنگ از تخت گاہ
۶۶۵۵	ز بنیاد تا سنگ کر آں حصار	بفرمود آں خسرو کا مگار
۶۶۵۶	کہ از سنگ خار اعمار ت کنند	اساسش ز فرسنگا ہا فلکند
۶۶۵۷	یکے حوض زیر حصار بلب	بفرمود کنند شہ ہوشمند
۶۶۵۸	کہ ہر دم ز ندوچ آں حوض صاف	چو دریائے سائغ تہ کوہ قاف
۶۶۵۹	شد آں حصن را تعلق آباد نام	کہ بنیاد کرد آں شہ شاہ کام
۶۶۶۰	شنیدم در آئنا آں کار و بار	بز دخیمہ روز بے برکت از حصار
۶۶۶۱	سوسے ملک لکھنوتی اہنگ کرد	بساط زمیں از سپہ تنگ کرد
۶۶۶۲	کمر بستہ اندر رکابش سراں	بے بے روش گشتہ سر لشکر آں
۶۶۶۳	چو بہرام خاں سرفراز گزیں	کہ بود است شہزادہ را سیت
۶۶۶۴	چو ز لہجی و دولت شہ نامدار	کہ تعریف او آید اثر بو تہوار
۶۶۶۵	چو تا قار جوں ہند دی حیرہ دست	و گر چہ شغوری تا تار مست
۶۶۶۶	انخ خان یل را بدلی گذاشت	برونیک دوسہ زیر کے بر گشت
۶۶۶۷	چو شاہین آخر یک دوں شکار	زیر جنس دیگر فراواں سوار
۶۶۶۸	یکے احمد ابن ریا ز گزیں	و گر یک دو مرد فہیمہ داین
۶۶۶۹	بروزہ و گر را ندیکسر سپاہ	دو فرسنگ خیمہ زد از گنج گاہ
۶۶۷۰	ہی رفت آں خسرو کا مگار	ہی تاخت اندر زمین دیسار

شکار افغان ازادده برگزشت	۶۶۱
ہاں سوچو چوں کردلشکر گئے	۶۶۲
ہمے یک دو اندر لب جو ببار	۶۶۳
کئے روز ہم اول با داد	۶۶۴
برادر بدے پورہ رابا یقیں	۶۶۵
مطیعانہ آمد بر ایوان شاہ	۶۶۶
ہماں ناصر الدین فرخندہ نوی	۶۶۷
بصد عذر بر پائے شہر نہاد	۶۶۸
دراں پس نشانیش بکرتی در	۶۶۹
دراں پس ہماں ناصر الدین راو	۶۷۰
بہنگا کہ شش خانہ روزگار	۶۷۱
من آں پورہ غامہ تدبیر را	۶۷۲
ہماں بہ کہ سر در اطاعت بہیم	۶۷۳
کہنیزم از سر صدق پاوس شاہ	۶۷۴
بریں گو نہ جانرا سلامت بریم	۶۷۵
چو بشنید این قصہ آں خامکار	۶۷۶
کنون سر ز ایوان شہ تافتہ است	۶۷۷
چو من دیدم آں مرد آشفتمہ رای	۶۷۸
نمی گرد از من نصیحت پذیر	۶۷۹
ضرورت سراز صہبتش تا فتم	۶۸۰
کئے فوج باسن شہ کامکار	۶۸۱
بیگ ہو کو در فوج آرم شکست	۶۸۲
ز رو آب گوشتی چو یکسر گذشت	
بہر سو بر آندیکے خر گئے	
ہمی بود آں خسرو کامکار	
لیکا یک ہماں ناصر الدین راو	
مگر مشترک بود شاں آں زین	
بترقصیر باضی شدہ عذر خواہ	
در آمد چو پیش شہ نامجوی	
شہ از لطف بردست او ہوسہ داد	
بپرسید ازو قصہ بوم و بر	
ز ماں در دعائے شہنشاہ گشاد	
تہ حکم شہ با دوسالے ہزار	
بگفتم کہ جنبید فرماں روا	
خران کاسہ سالہ بنجر و دہسم	
شویم از خطا ہائے خود عذر خواہ	
و گرنہ قصائے سیاهش خوریم	
نیا در دوسرا اندرین کار و بار	
و ما غش ز وحشت خلل یافتہ منت	
شد از حضرت شہ ترمزد گرای	
دلش گشت در دام وحشت بہر	
سوئے حضرت شاہ بشتافتم	
فرستدے قلع آں خامکار	
ز فرشتہ شہ زندہ آرم بدست	

F ۲۲۷

عزیمت بہرام خاں بقصد پورہ و اسیر شدن پورہ

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۶۹۳	وگر روز فرمود شاه جهان	که بالمشکر چند بهرام خاں
۶۹۴	بقصد بهادر براند شتاب	ابا شمسواران ثابت رکاب
۶۹۵	مقدم بود ز لچکی پاک دین	که گر گئے کهن بود در دشت کین
۶۹۶	ابا هندوئے شیر دل آں تار	بود جانب میمنه دیده دار
۶۹۷	بیچا بود ناصر الدین سهره	ایا شایین آخر یک میسره
۶۹۸	بقلب اندر دل خان کشور کشا	بگیرد چو شیراں دران میشره
۶۹۹	بباشد شب و روز با حرم دہوش	همه تن شود چون سران خیم و کوش
۷۰۰	سپه سوئی کهنوتی یکسر برد	ہماں پورہ رازندہ دست آورد
۷۰۱	شنیدم بفرمان شاه جهان	شتاباں سپہ را نہ ہرام خاں
۷۰۲	ہمی رفت چوں در وانی رسید	بہادر ہم از شہر لشکر کشید
۷۰۳	ستادند ہر دوسران سپاہ	یکے شاہ داں دیگر محی پور شاہ
۷۰۴	دگر روز ہر دو سپاہ گراں	بگردند در قلب گاہے قراں
۷۰۵	بہادر دران قلبیگہ جا گرفت	بریں سوئے افواج شہا گرفت
۷۰۶	دے ہر دو از میمنہ میسرہ	بگردند یکدگر اسیرہ
۷۰۷	وزاں پس ہماں پورہ خامکار	شدہ پیش دست اندران کا زار
۷۰۸	بدل گفت کامروز ہیبت مرا	کہ بالمشکر دہلی ام ہم و غما
۷۰۹	برآرم برانگونه تیغ از نیام	کہ ہر سو برآید از آں تیغ نام
۷۱۰	مرا نام باید بر دز بسرد	کہ شد نام ہر مرد بہتر ز مرد
۷۱۱	بگفت این وجہ بید با فوج خویش	بجہاں کردو لشکرش دی افواج خویش
۷۱۲	خروشاں بروں آمد از قلب گاہ	رخ نور دہر ز لچکی کی نہ خواہ
۷۱۳	چو بر فوج او در خصومت گرے	شنیدم بجنید ز لچکی ز جاعے
۷۱۴	سپہ را یکے لحظہ برد کشید	تارش بیاری گری در رسید
۷۱۵	نہادند ہر دوسرے در دعا	زبوں گیر گشتند بدخواہ را
۷۱۶	بہادر چو غوغائے لشکر پدید	گریزے بجز باز گشتن ندید
۷۱۷	چو شد سپہ از جاعے خود چند گام	میلان بر کشیدند تیغ از نیام

۵۲۲۸

خوشاب فتادند در شکرش	۶۶۱۰
زمانے گرفتند آنجا خسرا	۶۶۱۹
گریزند گاه پیش دشیراں زبیر	۶۶۲۰
فرداں فکندند از پس یلاں	۶۶۲۱
همای پوره را اندر آن رستخیز	۶۶۲۲
مگر بود شیمیں تنے گلزار	۶۶۲۳
شنیدم عقال سوئے تنگ کشید	۶۶۲۴
گریزاں دوسر کو ہمارے گذشت	۶۶۲۵
ما فتاد بابر کی در خلاب	۶۶۲۶
گرفتند زندہ مرا در ارواں	۶۶۲۷
چو خان دید بدخواہ خود را اسیر	۶۶۲۸
بلغتتا بدارندو ستم زعام	۶۶۲۹
نگیرند دنبال اہل نساہ	۶۶۳۰
در آن شب ہماں خان دریا پاہ	۶۶۳۱
دگر در گزند و دمان فلک	۶۶۳۲
بصد خرمنی خان دلا تبار	۶۶۳۳
پس از چند روزی بمقتصد رسید	۶۶۳۴
خزماں در آمد بایوان شاہ	۶۶۳۵
ہماں تحفہ پیش نہنشد کشید	۶۶۳۶
چونہ دید در درام خود پورہ را	۶۶۳۷
دزاں پس بلغتتا کہ بندش کنند	۶۶۳۸
دگر در زچوں شاہ خور زرفشاں	۶۶۳۹
رُخ آور در دست تربت شتاب	۶۶۴۰
دو شاہش بدست آمدہ بیدار	۶۶۴۱
ہی رفت اس شاہ اختر سعید	۶۶۴۲
سہرا سیمہ شد سہر بسر شکرش	
ہم آخر نہادند سہر بر نساہ	
برا عدا می خود یافتہ دست رس	
گریزند گاہ نرا بگردن کماں	
کینہ زبے بیاد آمد اندر گریز	
کہ بد شیفہ بر رخس شہر پاہ	
ہماں ماہ رور از رخ کہ کشید	
کہ ناگاہ در درو دہا بے گذشت	
رسیدند از پس نہنگان شتاب	
ببروند در پیش بہرام خاں	
شگفت از طرب خان روشن ضمیر	
کہ شہباز مقصود آمد بدام	
بدارند دست از اسیران زار	
زود خیمہ ہمہ راں حب گاہ	
بر آورد سہر شعلہ یک بیک	
سپہ را ند در حضرت شہر پاہ	
رداں را تہش سر بفرقت کشید	
بیاد در دو تومے ز اہل گناہ	
کہ سہرا مراعات در کہ کشید	
بصد خرمنی گفت شکر خدا	
چو صید زبوں در کندیش کنند	
بزد کوس و از آب گوشتی براند	
لکام دل اں خسرو کامیاب	
میکے از رہ صلح و دیگر بہ جنگ	
شنیدم چو در حد تربت رسید	

کہ در قصد او شد شہ نامور	۴۴۴۳	ہاں رائے تربت شنید این خبر
ندادہ مصافحہ ہزیمت نمود	۴۴۴۴	ز اقبال خسرو چو آگاہ بود
کہ بود است مرہند و از اپناہ	۴۴۴۵	خود شاہ بدشتے درآمد سپاہ
بر آوردہ از ہرے سر ہزار	۴۴۴۶	صدوسی گز می نے در آن مرغزار
عجب کرد از آن مامن کا فرات	۴۴۴۷	چو شہ دید آن جنگل بیکراں
ہمہ گشتہ با آسمان ہم اساس	۴۴۴۸	درختان و شتی بروں از قیاس
بطوفان شدہ جای بستان نوح	۴۴۴۹	ہمہ یافتہ آب طوفان نوح
شدہ گم در آن دشت لیل و نہار	۴۴۵۰	بر بچید و بیکدگر شاخسار
نزدیکہ کس از تیرگی دست خویش	۴۴۵۱	در آن دشت تاریک زابل چو یز
کہ کم بود مرہور را بد خیلے	۴۴۵۲	عجب کرد شہ زان چنان جنگلے
فرود آمد از مرکب را ہوار	۴۴۵۳	و زان پس شنیدم کہ خود شہ یار
تبر خود دستہ ہر قلکش بدست	۴۴۵۴	پے تلخ جنگل میاں را بست
خود شاہ بر تیلے خسرو زن	۴۴۵۵	شنیدم کہ یک دو دخت کہن
سپاہش بر آورد یکسر تیر	۴۴۵۶	چو دیدند خود بست خسرو کمر
کف دست کردند آن دشت را	۴۴۵۷	بیکدم نہنگان حیر و غا
تو گوئی کہ آنخانہ بد برگ و گاہ	۴۴۵۸	رے گشت پیدا برائے سپاہ
کہ ملک ہدایت سپہ دشمن خدا	۴۴۵۹	چو خوش گفت آن پیشکش کشا
بہر جا کہ آید خدائی کند	۴۴۶۰	سپے شاہ اگر چہ آفتابی کند
رہے کہ پیدا سپاہے گراں	۴۴۶۱	غرض چوں در آن جنگل بیکراں
سیوم روز در حصن تربت رسید	۴۴۶۲	دوسرہ روز لشکر رہے را برید
سراسر پرازا بہائے غریق	۴۴۶۳	شنیدم کہ بہفت خندق عمیق
چو سد سکندر بر او از گزند	۴۴۶۴	ولے ہر یکے گرد حصن بلند
فرستاد اندر زمین دیوار	۴۴۶۵	دوسرہ ہفتہ انوار خود شہ یار
بتا زندا طراف آن مرز و بوم	۴۴۶۶	کہ ہر جا کہ کرد است ہند و ہجوم
ببرند سر ہائے شاہ و اسلام	۴۴۶۷	بگیرند اسباب ہند و تمام

نوش چونکہ اقصا کو آں بوم دیر	۷۷۶۸
بود اندراں ملک فرماں روا	۷۷۶۹
شنیدم چو اورا شہ ناخو	۷۷۷۰
بہ لطفش یکے چتر شاہانہ داد	۷۷۷۱
کز اخلاص مالے شہ نیکنام	۷۷۷۲
ازیں بے سرت زیر ظلِ خداست	۷۷۷۳
پس آنکہ ہاں احمد پاک دیں	۷۷۷۴
بفرمانِ خسرو بہ تر نہت ہماند	۷۷۷۵
چو برید خسرو در ہی یک دوماہ	۷۷۷۶
در آمد تو تا خلق سر بس	
کند کار بر سنت مصطفیٰ	
فرستاد در کشور و ملک او	
بگفتا سرت زیر این سایہ باد	
رسیدی تو بے قاصد و بے پیام	
کہ جان تو پیوند بر جان ماست	
کہ بد پوریل تبلیغہ بنا لیتیں	
دگر روز خسرو از آنجا براند	
بزد خیمہ نزدیک کی تخت گاہ	

باز آمدن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ از لکھنوتی و شہید شدن در کوشکِ افغان پلور

ز آئیندگان چوں انخاں شنید	۷۷۷۷
بفرمود تا احمد ابن ایاز	۷۷۷۸
بر آرد یکے گشک انجا بلند	۷۷۷۹
خود از بہر بابوس شاو جہاں	۷۷۸۰
چو بشنید ز آئیندگان دیار	۷۷۸۱
بہ تعظم شہ راندہ شہزادہ زود	۷۷۸۲
شتابان گذشت از لنگج دیار	۷۷۸۳
سبک راندو رسوئے شہ باریکی	۷۷۸۴
چو نزدیک ریات اعلیٰ رسید	۷۷۸۵
بصد آرزو کرد با بوس شاہ	۷۷۸۶
چو خسرو ز شہزادہ رنجیدہ بود	۷۷۸۷
کہ ریات شہ در حوالی رسید	
با فغان پر اندر شود عزم ساز	
کہ برے رسد و ہم را کم کنند	
ہمی کرد اسباب کو جو دغاں	
کہ نزدیک چون آمد آن شہ دیار	
پئے دیدن شاہ عجلت نمود	
چو ریات شہ دید آن شہسوار	
رسید سوئی او جملہ نظارگی	
زیر کراں فرود آمد و دروید	
دعا گفت شہ را و شد عذر خواہ	
کہ امر افش از خلق بکشید بود	

سپہ باندان باجواد شکفت	چونجید گاہ در کنارش گرفت	۷۷۸۸
ہاندم گزشتند انان چو بیار	ہمہ حال شہزادہ و شہریار	۷۷۸۹
بکاخ اجل کرد خسرو نگاہ	چونزدیک افغان پور آمد سپاہ	۷۷۹۰
درو خراج گشتہ تبے خواستہ	یکے کاخ نوید آراستہ	۷۷۹۱
نزول سپہ ہم باید رکند	بقومود تا طبل منہ زل زند	۷۷۹۲
کہ پرامنش بود صحنے فراخ	سپہ خیمہ زد کرد بر گرد کاخ	۷۷۹۳
نمک کرد در کاخ بالا و زیر	بکاخ اندرون رفت شاہ دلیر	۷۷۹۴
پیشش یکے صحن اندہ گسار	یکے بار کہ دید گوہر نگار	۷۷۹۵
کہ ہر یک بے صف ہجاشکست	بقومود کار بند پیلان مست	۷۷۹۶
پیشش گرفتے زکار آگاہاں	در آنجاے پشت شاہ جہاں	۷۷۹۷
بہ آتساں کہ جند زین تادوئیل	دو ایندو صحن آن کلخ پیل	۷۷۹۸
کہ چون صحن آن کشک شہل مال	شہنم زیران دیرینہ سال	۷۷۹۹
ز تحفہ یوسف نیز شد پے تگرد	بجہنید ساز عمارات نو	۷۸۰۰
ز زیرش یکے گرد برخاستہ	بغلطید آن صحن آراستہ	۷۸۰۱
سر شاہ در زیر پستہ نیز ماند	از آن حادثہ خلق خود را جہاند	۷۸۰۲
بہر سو کہ سر زد ہنوش گذر	بقاے شہنشتہ چو آمد بکسر	۷۸۰۳
ہم آخر ستون شد بروی ستون	بجہنید بسیار کاہد بروں	۷۸۰۴
بجستند خرداں بزرگے بگرد	گرانی تن شاہ بشکست خورد	۷۸۰۵
بگیرد ازین قصہ ایدوں قیاس	دگر نوے پیر کنایت شناس	۷۸۰۶
ملک زادہ را کرد برہ برار	کہ شہزادہ ظالم و حیلہ ساز	۷۸۰۷
طلسم بانگیز داز سہنگلاخ	کہ تا ہم ببنیاد آن سادہ کلخ	۷۸۰۸
فردا افتد آن سفت بد گفت گو	بیازی کہ چون شہ نشیند درو	۷۸۰۹
چو فرہادر اسرتہ بے ستون	سر خسرو آید بزریر ستون	۷۸۱۰
شود ملک شہزادہ ملک شہاں	بشرطے کہ شہ چون رود از جہاں	۷۸۱۱
کہ بختے جواں دارد و راستہ پیر	ملک زادہ گرد و پے پیش وزیر	۷۸۱۲

رواں کردیکسر ملک زادہ را	بریں شہر شہزادہ بیوفا	۷۸۱۳
خرد و غتبہ از چینیں حال شد	سرسور ہمہ حال پایاں شد	۷۸۱۴
ہمہ دے دہلی شہدہ دار و گیر	برآمد ز خاصان حضرت لغیر	۷۸۱۵
خجاش سپردند و گشتند باز	پس از نالہ و شور و سوز و گداز	۷۸۱۶
چونیکو بہ پٹی نیز زو پیشین	چنین ست کار جہاں ای عزیز	۷۸۱۷
بے تاج در خاک گرد نہاں	بلک تا تو بر ہم زنی در جہاں	۷۸۱۸
چو کردت خدا صاحب تاج و تخت	الائے خرد مند بیدار بخت	۷۸۱۹
کزس توشہ از نہ فلک بگذری	ہماں بنغم زبردستان خوری	۷۸۲۰
ہمی توش ہر دم بشوق ایاز	چو محمود غزنائیں یکے جام راز	۷۸۲۱
ہمی گوی ہر دم بکشد شوق و ذوق	چو دریافتی ذوق صہبائی شوق	۷۸۲۲
دلم را بشویاک از تنگ و نام	بیاسایاے در افکن بجام	۷۸۲۳
فروشم بیک جو علم ملک جہاں	مراست کن تا جو کار آگہاں	۷۸۲۴

جلوس سلطان محمد شاہ ابن تعلق شاہ

F. ۲۳۱

بشد فانی از دفن و خاک پیر	چو شہزادہ ناہایوں سیر	۷۸۲۵
بباطن یکے عشرت آغاز کرد	بظاہر یکے ملتے ساز کرد	۷۸۲۶
دگر روز ناموس ماتم شکست	سہ روز کی بناموس ماتم نشست	۷۸۲۷
بصد عیش بر تخت زر بار داد	دواجے ہوشید و مایجے نہاد	۷۸۲۸
شدہ ہوا لجا بد و اس روز گار	حکم خدا کنیت شہر یار	۷۸۲۹
کہ دیدند فرقتش سزلے کلاہ	محمد شہکش خواند خیل و سیاہ	۷۸۳۰
خواندند جو نا بہندی زباں	خطاب قدکیش بہند و ستان	۷۸۳۱
بکارتش بستند ہر یک کمر	سراں جلہ پیش نہادند سر	۷۸۳۲
کہ بر تخت بنشست آن شہر یار	ز تاج بد ہفصد و بست و یار	۷۸۳۳
بفرمان دارائے ملک قدیم	چو ملک پیر شد برو مستقیم	۷۸۳۴

نوٹ کی شرح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

فریب دادن سلطان محمد شاه ابن تغلق

خلق هندوستان

بشارت بهر شهر و کشور دهند	بفرمود هر شوند ادر دهند	۶۸۳۵
یفر دوس شایان ادر زم ساز	که گرفت شاه رعیت نواز	۶۸۳۶
کجا تا کم از سنت شاه رومی	منم ناسب شاه فرخنده خوی	۶۸۳۷
درین تختگاه جای خویشم گذاشت	اگر شه همه نیت عدل داشت	۶۸۳۸
مراجای شاه جهان پرور است	بهر جا که پیری درین کشور است	۶۸۳۹
مرا هست بر جای بهرام خاں	درین شهر و کشور بهر جا جول	۶۸۴۰
همه هندش خون دیو بند من	بهر جای که طفل فرزند من	۶۸۴۱
هم از جانمن زنده با و ایدام	همه خلق این کشور از خاص و عام	۶۸۴۲
بر آرم بجز یادش کم نفس	مرا تا بود جان و تن بمنفس	۶۸۴۳
که خوانند شاه جهان پرورم	بر آنگونه از عدل شاں پرورم	۶۸۴۴
شده خلق دلی همه با تشکیب	بس خوانده زمینان منون و فریب	۶۸۴۵
عیان کرد در شهر آن شهر یاب	همه عدل و احسان در آغاز کار	۶۸۴۶
که مهر از زرافشا نشین طره ماند	دران بار جا اینان زرفشانند	۶۸۴۷
همه آفرین کرده بر جان او	بپاسوده خلق ز احسان او	۶۸۴۸
بجائے وزیران گرفته قرار	ملک زاده پیشش بهر کار و بار	۶۸۴۹
فرستاد در کشور گجرات	پس از چندگاهش شده لاشات	۶۸۵۰
بلکه هیتی از حکم شده شد رواں	پس آنکه با عز از بهرام خاں	۶۸۵۱
گرفت از در شاه صدرے بلند	بهدار شده آن پوره دیو بند	۶۸۵۲
استارگانوشش فرستاد شاد	شهرش پنج چتر گز انمایه داد	۶۸۵۳
بدگفتن ز فرمان شده شد خدو	توام الدین آن نور بر پاں نیو	۶۸۵۴

نوٹ: الی شریک لیکے مقیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۸۵۵ بہ ہرام ایبہ بفرمود شاہ کہ در عدلتان براند سپاہ

تا تختِ سلطان محمد تغلق ہم در آغازِ ملک در کلا نور و فرسور

۶۸۵۶	شندیم در آغاز ملک آن خدیو	بفرمود تا سر فرسور از ان نیو
۶۸۵۷	زخانن ستانند یکسالہ زر	بشکر سپارند تعجیل تر
۶۸۵۸	بسازند نواالت کارزار	کہ ماراست در سر ہولے شکار
۶۸۵۹	چو زرشند باصحاب شکر ادا	دگر روز فرمود فرسور ہاں روا
۶۸۶۰	یکے سایہ ہاں سوئی ملتان زبند	وزو سایہ در بام چرخ افگند
۶۸۶۱	دریں ماجرا ہفتہ یک ددیت	شہ از شہر دہلی سپہ را ندافت
۶۸۶۲	بلا ہور بعد از دو ماہے رسید	قضا اخترش را بہ گردوں کشید
۶۸۶۳	شندیم کہ خود ہم بلا ہور ماند	سران سپہ را بفرسور براند
۶۸۶۴	بدان تاحدود و یا مغسل	نہنگان ہندی بتا زند کل
۶۸۶۵	سران سپہ چون بفرمان شاہ	زلا ہور را اندند یکسر سپاہ
۶۸۶۶	یکایک کلا نور و فرسور را	گرفتند گردان کشور گشتا
۶۸۶۷	زن و بچہ کا فراں شد اسیر	برآمدن اقصائے گرد و دل لغیر
۶۸۶۸	مغل کان بہر سال از آب سند	گذشتے بتاراج اقصائے ہند
۶۸۶۹	در اسی سال بر عکس ازین کار	بلکہ مغل تاخت ہندی سوار
۶۸۷۰	گرفتند چون سرکشان حشم	بغفلت کلا نور و فرسور ہم
۶۸۷۱	بنام جہاندار کشور گشتا	بخواندند خطہ در آن شہر ما
۶۸۷۲	سران سپہ بعد از ترک تار	شندیم سبکتہ بگشتند باز
۶۸۷۳	دو سہ ہفتہ لشکر در آن مزبوم	کہ کم روید آنجا گویا جز قوم
۶۸۷۴	بنودست چون غلہ فاقہ کرد	دگر خوردن غیر شکارے نخورد

نوٹ کی تشریح کیلئے قیمتہ ملاحظہ ہو۔

همه اهل شکر پس از یک دو ماه	۶۸۶۵
شهنشہ سراں را نوازشش نمود	۶۸۶۶
دو سه مه در اطراف آل بوم در	۶۸۶۷
همه سرکشان را بکشد گوشش	۶۸۶۸
بروز دیگر را اندازانجا سپاه	۶۸۶۹
چو در شهر آمد طرب ساز کرد	۶۸۷۰
ره عدل و احسان بکشور کشا	۶۸۷۱
بیا سود از و شهر و کشور تمام	۶۸۷۲
چو سالی دو بگذشت ازین سرگزشت	۶۸۷۳
چنان بدگمان گشت بر خلق شهر	۶۸۷۴
ره عدل کرد از دستم ناپدید	۶۸۷۵
خروشاں در آمد با یوان شاه	
ز راه کرم قدر هر یک فرود	
سپه تاخت آن خسر و نامور	
رسانید بر بام گردون خروشش	
رخ آورد در جانب تخت گاه	
طریق کریمانه آغاز کرد	
بهر روز اساسی دگر می نهاد	
و عاگوست او گشت هر خاص عام	
مزاج شه از عدل و احسان بگشت	
که شد نوشدارو مبدل بزهر	
سیاست بتولیف احسان گزید	

ذکر پرگشتن بهاء الدین گرشاسب

بهاء الدین آن شهسوار و غا	۶۸۷۶
چو دیدش سزای بزرگی خدیو	۶۸۷۷
رواں کرد شاهنش بسمی سکر	۶۸۷۸
چو در طبع خسر و بدید انقلاب	۶۸۷۹
سپاه بر رسم کیاں جمع کرد	۶۸۸۰
یکے بود شیر افکن و شتر زه گیر	۶۸۸۱
بیک تن سپاه جهاگیر بود	۶۸۸۲
که بودی سپه نم مر شاه را	
خطابش بفرمود گرشاسب نیو	
در آن بوم می بود آن نامور	
بر افکند از رخ و حشت نقاب	
ز اقصای کشور بر آورد گرد	
ز حق یافته دست بر تیغ و تیر	
چو ایند شد یار اورا چه سود	

عزیمت کردن احمدای از گجرات در دیو گیر
شکر کشی کردن بقصد گرشاسب

چو بشنید این قصه ز اہل ثبات	شنیدم ملک زادہ از گوجرات	۷۸۹۲
خزانہ کشادہ وزرے بر فشانہ	ز اقصائے کشور سرانرا بخواند	۷۸۹۳
ز پولاد خایاں و آہن خوراں	سبک کرد یکجا سپاہجو گراں	۷۸۹۵ F ۲۳۳
ز دہلی بکرات سرور کشید	یکے روز پیکی محضرت رسید	۷۸۹۶
نہشتہ درو شاہ فرماں روا	رسانند فرماں ملک زادہ را	۷۸۹۷
با قلیقم مرتبہ سرے بر کشد	کہ باید ملک زادہ لشکر کشد	۷۸۹۸
و گر جملہ گردن فرزانہ میل	ہماں پور ہماں قوام دول	۷۸۹۹
کہ ہر کس ہجرات گو در زدگیو	چو آں قطب ملک چو تار نیو	۷۹۰۰
بیکجا کند جملہ لشکر آں	چو آں اشرف الملک دودگر سراں	۷۹۰۱
کہ شایاں ترست او بسر لشکری	کند اندراں جیش ہم خود سری	۷۹۰۲
ز مضمون فرماں چو آنگاہ شد	ملک زادہ کو مخلص شاہ شد	۷۹۰۳
شد از ترک تا نعل پر داختہ	سیر چو نکہ شد سر بسر ساختہ	۷۹۰۴
بفرمود تا خیمہ بیرون زنند	یکے روز مرداں کہ شیر افکنند	۷۹۰۵
بماہی ز ماہے بر آورد گرد	ملک زادہ روز دگر کوچ کرد	۷۹۰۶
چو دریا کہ موجش بود پر ہنگ	ہمی راند لشکر بر آہنگ جنگ	۷۹۰۷
ہمی کرد در ہر طرف ترک دماز	وز آنسو گر شاہ گردن فراز	۷۹۰۸
کہ لشکر ہمی آید از دیو گیر	چو بشنید آں رستم دیو گیر	۷۹۰۹
رواں عبرہ کرد آب کو داری	نہے عزت شہ چو شہ غاری	۷۹۱۰
کز آں گرد شد آسمان پر غبار	یکے گرد دید از لب جو یبار	۷۹۱۱
طلب کرد اسیان بر گستاوان	عنان لگا و کشید آں جوان	۷۹۱۲
بگفتا کہ اے سرکشان و بار	چپ و راست خود دید مردان کار	۷۹۱۳
صفت قلب بد خواہ را بر دریم	یکے حلقہ بر قلب خصم آوریم	۷۹۱۴
ہمہ کوس بر ملک شاہاں ز نیم	یک ابرو زگر پیش دستی کنیم	۷۹۱۵
ہمی زاد دل مر سواران خویش	بسے گفت زینہا باران خویش	۷۹۱۶
بر آید خرد شے ز کوس و لہیر	چو نزد یک شد لشکر دیو گیر	۷۹۱۷

ملک زادہ خود بود در قلب گاہ	۶۹۱۸
سوئے میمنہ اشرف الملک بود	۶۹۱۹
تتار شش بیاری ہی صفت کشید	۶۹۲۰
توام الدیں آں پور بہان دیں	۶۹۲۱
ہماں اہل ملک شش بازی گری	۶۹۲۲
دگر سوئی کر شاپ شترہ شکار	۶۹۲۳
شدہ حضر بہرام در میمنہ	۶۹۲۴
سوئے میسرہ مید صفت شکن	۶۹۲۵
چو از ہر دوسو شکر آراستند	۶۹۲۶
برا انگیخت مرکب ہماں شہسوار	۶۹۲۷
بزد راست برفوج پورایا ز	۶۹۲۸
دریدہ یکا یک صفت قلب گاہ	۶۹۲۹
بجینید تاتار از راستا	۶۹۳۰
شدہ تیکد وساعت زہر دو سپاہ	۶۹۳۱
برآمد یکے گرد آں تیرہ جنگ	۶۹۳۲
ہماں خضر بہرام نایاک دیں	۶۹۳۳ F. ۲۳۷
چو پوست یکیسر برفوج نجیر	۶۹۳۴
زگر شاپ مسکین چو برگشت یار	۶۹۳۵
بدنالش اند شکر دیو گیر	۶۹۳۶
ہمی گشت ہر بار زگر شاپ باز	۶۹۳۷
چو شیر شکستہ زمیں برگرفت	۶۹۳۸
ہم آخر گشت از لب جو بیار	۶۹۳۹
شندم حصن سگر چوں رسید	۶۹۴۰
ہمہ شکر و مال برباد داد	۶۹۴۱
گریزاں چو در گومتہ در رسید	۶۹۴۲
چپ در است او سر کشان سپاہ	
کہ در ہر سپہ پیش دینی نمود	
کہ بسیار صفہا بخود سخن درید	
سوئے میسرہ گشتہ مرکب نشین	
سپہ راند در دھوئے صفدری	
بلقلب اندروں خود گرفتہ قرار	
ابا شہسوار ان سر بہر ہمنہ	
چو مرد ان ثابت گرفتہ وطن	
یلاں از دو سو جنگ نمی خواستند	
کہ زگر شاپ خواندش اندر دیار	
چو ترکاں نمودہ یکے ترکتا ز	
بجینش فتادہ تمامی سپاہ	
ابا اشرف الملک قلعہ کشا	
یکے جنگ تیرہ در آں قلب گاہ	
زمیں سُرخ گشت و ہوا تیرہ رنگ	
عناں تافت اندر محلے جنیں	
بشد مدد و لشکر دیو گیر	
عناں داد کیسر سوئے جو بیار	
رسان گشتہ ہر شتر زہ شیر گیر	
ہمی کرد و دشمنان شکست ساز	
ہر براں ازاں چیرگی در شگفت	
سپہ ہم ہر سو گرفتہ قرار	
زن و بچہ خویش از آنجا کشید	
وز انجا سوئے کتیلہ سر نہاد	
پناہندہ اندر حصار سے خزیار	

شده ہر دور دوستے یکدلہ	حمایت گرفتیش بجاں کنپلہ	۶۹۴۳
مخوڑ غم ترا اگر شکستے فتاد	بگفتا بگرشاسپ کا مودراد	۶۹۴۴
کرشکست از پیش جنگ اور	بگیتی ندیدم سر لشکرے	۶۹۴۵
کرگاہے قرار ت دہد کہ فرار	چنین ست بلے کارایں بروزگار	۶۹۴۶
کہ یک حال کمتر بود آدیں	ز تحویل احوال کم شو غمیں	۶۹۴۷
کہ کردی گذر اندرین مرغزار	نکو کردی لے صفدر تاملار	۶۹۴۸
دے جز باخلاص تو کم نہ غم	کنوں تا بجنبد رگے در تنم	۶۹۴۹
کہ گرسر رود یا ہم دروخت	بجو رشید و ز نار و لات و منات	۶۹۵۰
نیار دک یک جو زیانت کند	جہاں جملہ گر قصد جانت کند	۶۹۵۱
کہ سرور کشیدی بدارالاماں	مخوڑ غم ہی کن طرب ہر زماں	۶۹۵۲
پیالے رساں شد حضرت سپاہ	چو بگشت زیں ماجرا چند گاہ	۶۹۵۳
زہر سو براں حصن آورده زور	بجو شید لشکر چو دریائے شور	۶۹۵۴

رسیدن سلطان محمد ابن تغلق شاہ در دہ و آبادی و رفتن احمد یازبرائے کنپلہ و رسیدن یکاکیک در گومتہ

سوسے دولت آباد سرور کشید	شنیدم شہر از شہر لشکر کشید	۶۹۵۵
ملک زادہ راخواند بر خود خدیو	چو شنید بشکست گرشاسپ نو	۶۹۵۶
بفرمان آں شاہ صاحب قراں	ملک رکن دین قطب ملک بہاں	۶۹۵۷
شکستہ عثمان تاب شد دیوار	سوسے کنپلہ راند لشکر دوبار	۶۹۵۸
ملک زادہ شد در پے آں حصار	سیوم بار از حضرت شہر یار	۶۹۵۹
کہ اقبال دنیا بدستش خدے	یکے مود باہوش و تدبیر ورستے	۶۹۶۰
قوی تر بود رے فرخ بزور	سرانرا بہنگام غوغا و شور	۶۹۶۱
خروشش آور دہیل ہا سوں خرام	ز بی بی بیک رشتہ جرم خام	۶۹۶۲

دین کی نشر و پراکھنے کے لیے میرزا مظہر

یگایک سوئے گوئے سر کشید	غرض چون ملک زاده لشکر کشید	۶۹۶۳
ابا سر فرزان و کند آوراں	بجنبید بر رسم سر لشکر ال	۶۹۶۴
که بودند از جان و دل یک دله	دوسه بار گرشاپ و آں کینله	۶۹۶۵
هم آخر شکسته حصار می شدند	بمیدان هیجا بروں آمدند	۶۹۶۶
همی خواست شود از درون و درون	مے یکد و آنجای می ریخت خون	۶۹۶۷
سپاس شد و چیره در کار جنگ	چو کاس حصار می در آید به تنگ	۶۹۶۸
که بد شاه رار لے آو دل پسند	یکے روز سر لشکر شاه هند	۶۹۶۹ F1350
شود ساخته هم با ورد نگاه	بقرینود تا جمله اهل سپاه	۶۹۷۰
در انداخت در دوزخ صفت حمله گر	پیش یک زمان آں یل نامور	۶۹۷۱
فتادند تخبه زمان در حصار	زهر سود ویدند مردان کار	۶۹۷۲

شکسته رفتن کینله و بهاء الدین در حصار مندرگ و فتح شدن مندرگ

چو دیدند ز رفت از دست شاں	بهاء الدین آں کینله در زمان	۶۹۷۳
سرے سوئی کسار و هاموں زوند	بیک روز از آں صحن بیرون زدند	۶۹۷۴
بد بنال شاں لشکر می کینله توڑ	بهمندگ رفتند باور دوزخ سوز	۶۹۷۵
به تیر و تیغ تیزه بخت و بسنگ	در آں دزد بیک ماه واد جنگ	۶۹۷۶
در آں دزد را فتاد بهر خاص و عام	یکے روز جو کشید لشکر تمام	۶۹۷۷
جہاں پر شغب شد هوا پر غبار	خوشاں فتادند اندر حصار	۶۹۷۸
ز بهشتیاری آور د عزم گریز	چو گرشاپ یل ویدایں دستخیز	۶۹۷۹
بر بسته بیک دست و پایا استوار	شنیدم در آں حالت پے سپار	۶۹۸۰
بر آهنگ مردان پخته تبرد	فرود دزد آرد آں شیر مرد	۶۹۸۱
بیک سپید خود بخت است دیر اند	حرم با راسیے دوسه بر نشانند	۶۹۸۲

نوٹ کی تشریح کیلئے مضمیمہ ملاحظہ ہو

ہم گشت باز و سرش می برید	ہم رفت و بر کس ز پس نمی رسید	۶۹۸۳
نہ در شب کہ در روز روشن رفت	چو مرداں از افون دشمن رفت	۶۹۸۴
چو مرداں پیکار نگذاشت جا	ہماں کنبہ ہندے با وفا	۶۹۸۵
فلکند ہماں خانماں در خطر	بلایے رفیقاں گرفتہ بے	۶۹۸۶
ہم آخر جوہر گشت از روزگار	بسے جنگ دادہ و در آں کارزار	۶۹۸۷
بجز سر نہاں گریزے ندید	بسے زخمش از تیر باران رسید	۶۹۸۸
سپہ را فلک شد و فتح داد	چو مرداں براہ و قاسم نہاد	۶۹۸۹
غنیمت گراں گشت در کار و بار	در آں سپہ سر بسر در حصار	۶۹۹۰
گرفتہ بسے گنہا ہر یکے	گرفتند کشتند ہندو بسے	۶۹۹۱
یہ بردند پیشش یکے زندہ مرد	ملک زادہ چوں ہندو گ فتح کرد	۶۹۹۲
کنندش سرت براہی حصار	بگفتا ملک زادہ نامدار	۶۹۹۳
مراور افسر بود کردن نگاہ	ہر آں سر کہ آورد اہل سپاہ	۶۹۹۴
ز غصہ ہی خورد و خون جگر	ہم کرد ہندو بسہا نظر	۶۹۹۵
بر آورد و غوغا و شور و فضا	سرے دید گل گشتہ از زخم تیر	۶۹۹۶
سر ویش خود را سر اسر بکند	ہزار می بسے خاک بر سر فلکند	۶۹۹۷
سر کہست این دشمن بہریت	ملک زادہ پرید کین شور چیست	۶۹۹۸
کہ مرگش غم داند و افزائی ناست	بعد گر یہ گفتا سرے ناست	۶۹۹۹
کہ واند آں سر بیک تہال نہ	بگفتا ملک زادہ نامور	۸۰۰۰
کہ غمگین شود دشمن و شاد و ناست	بر آمدند اناں سردراں تہال پست	۸۰۰۱
بخصن اندروں آتشی درزند	پس آں پست مرد راہر کہ کنند	۸۰۰۲
بخصرت فرستاد آں پست سر	ہماں دم ملک زادہ با خبر	۸۰۰۳
بدنباں گرشا پ فوجے گراں	فرستاد آنکہ ز کند آوراں	۸۰۰۴

گر تخیہ رفتن بہاء الدین گرشا پ ہندو گ محدود

دہوہر سمند و اسیر شدن او

نوت کی مشرق کیلئے صیر ملاحظہ ہو

۴۶ (الف)

نوٹ

شعروں کے نمبر ۵۰۰۸ سے لے کر آخر تک ابتداء غلط ہو گئے
تھے۔ اس لئے دوبارہ صحیح کر کے شامل کئے گئے۔

گر نریاں در آمد بکس بلال	شنیدم چو گر شاپ کم ایست مال	۷۹۱۸	۸۰۰۵
غم و در و تنہا سش در یافتند	از و آخر و بخت سر تا رفتند	۷۹۱۹	۸۰۰۶
خرد و بر و ماند جائے عقیقہ	گرفتہ بلاش بکر و فریب	۷۹۲۰	۸۰۰۷
بصد سستی آن ہندو کو ناتوان	بسوی ملک زادہ گردش روں	۷۹۲۱	۸۰۰۸
فرستاد بر شاہ عالم روں	نہادش ملک زادہ بندو گراں	۷۹۲۲	۸۰۰۹
در آں پوست خاشاک دلخس پکند	لفظ مودشم پوستش برکشند	۷۹۲۳	۸۰۱۰
کہ گرد و آرد منبت ہر سرے	برندش بشتہ ہر کشورے	۷۹۲۴	۸۰۱۱
ببرند و آشتی بسازند از آں	تنش را بفتاکہ خوالی گراں	۷۹۲۵	۸۰۱۲
بشہ و بکشور منادی دہند	پس آن آں را پیش پیاں نہند	۷۹۲۶	۸۰۱۳
نہر آیش ہمیں ست سر انجام کار	کہ ہر کو بتا بدسر از شہر یاد	۷۹۲۷	۸۰۱۴
بدیہا گرفتند دیوار ہا	بہ بستند آذین ببا زار ہا	۷۹۲۸	۸۰۱۵
بشہ اندروں کرد خلقے طرب	دو ہفتہ کما بیش ہر روز و شب	۷۹۲۹	۸۰۱۶
بروز و شبش سور و ماتم نہاں	چنین ست کار جہاں تا جہاں	۷۹۳۰	۸۰۱۷
ز صوریہ کی ماتم دیگرے	کنڈ روز و شب بچو بازی گرے	۷۹۳۱	۸۰۱۸
دہد گاہ از خار بیروں رطب	بر آرد گئے روز روشن و شب	۷۹۳۲	۸۰۱۹
بکرماء دہد بگ از مرگ سنگ	بسازد مرگ خرسے بگ سنگ	۷۹۳۳	۸۰۲۰
خردمند کم داردش استوار	جہاں گرد ہند ملک سارے ہزار	۷۹۳۴	۸۰۲۱

عزیمت کردن محمد شاہ ابن تعلق شاہ جانب کندھیانہ و فتح آں

گل دگنچ او گشت بے خار و مار	چو شہ گشت بزم از آں کار و بار	۷۹۳۵	۸۰۲۲
کے روز لشکر بکندھیانہ راند	بمے چند و دولت آباد ماند	۷۹۳۶	۸۰۲۳
چو شنید شہ می رسد شد طپاں	جہاں ناگ نایک سر کو لیاں	۷۹۳۷	۸۰۲۴

نوٹ کی شش رج کیلئے ضمیر لاء ختم ہو۔

حذر کرد از پائمال سیاه	حصاری شد از بیم شمشیر شاه	۶۹۳۸	۸۰۲۵
همه کنگر و بروج او با شکوه	حصار عجب داشت بر تن کوه	۶۹۳۹	۸۰۲۶
جہاں خوانده کسایر آہر منش	بگشتم بکس بہ پیر انش	۶۹۴۰	۸۰۲۷
نہ در یافتہ ہم کس غور او	ندیدہ گئے بیچ کس دور او	۶۹۴۱	۸۰۲۸
کہ از کوه دور یار آورد گرد	ز بے لشکر دہلی اندر نبرد	۶۹۴۲	۸۰۲۹
بے حصن بکشد دور ملک ہند	ز اقتضای دیار و تاب سند	۶۹۴۳	۸۰۳۰
ز جاں بخشیش داد خسرواں	اماں خواہ شد ہند و از ہم جاں	۶۹۴۴	۸۰۳۱
ہر آن دشت کا بجائے کم گذشت	ہر آن کوه کا فداک گردش بگشت	۶۹۴۵	۸۰۳۲
ز بے لشکرے با شکوہ و خضر	شد از لشکر دہلی آن بے پیر	۶۹۴۶	۸۰۳۳
ہمہ کر گدن گھر و شد زہ شکار	دلاور جو اماں درو بے شمار	۶۹۴۷	۸۰۳۴
بماندہ بد از حکمی در اماں	ہر آن درکن اسکنر کا مراں	۶۹۴۸	۸۰۳۵
زمینیت شد آن کوه مانند گاہ	غرض چوں بکند ہاند آمد سیاہ	۶۹۴۹	۸۰۳۶
کہ طوفان خوں شد ز باران تیر	در آن حصن بر خاست ہر دم بغیر	۶۹۵۰	۸۰۳۷
بر آمد ز ہند و ز ہر کس گر آہ	چو بگشت ازیں با جہشت ماہ	۶۹۵۱	۸۰۳۸
خرواں در آن جہش اموں خورد	جہاں گشتہ پیران یکمتر نبرد	۶۹۵۲	۸۰۳۹
ز حصن آمد آن ناگ ناگ فرو	نیکے روز بعد از بے گشت و گور	۶۹۵۳	۸۰۴۰
بفرمود شاہش قبا و کلاہ	بند عاجزی کرد پائوس شاہ	۶۹۵۴	۸۰۴۱
سوے دولت آباد بہاد سر	دگر روز از آنجا شہ نامور	۶۹۵۵	۸۰۴۲
یکے ہفتہ از رنج راہ آرمید	چو در دولت آباد لشکر کشید	۶۹۵۶	۸۰۴۳
بحضرت عم از اول با بداد	یکے روز یکے در آمد جو باد	۶۹۵۷	۸۰۴۴
جہاں باد ملک کراں تاکراں	بگفتا کہ لے شاہ آفر زماں	۶۹۵۸	۸۰۴۵
شندیم ز ہر کس در اثنائے راہ	ہمی آیم از سو کو دہلی شاہ	۶۹۵۹	۸۰۴۶
وزد بانگ دمقاں ز فرقہ گذشت	کہ بہرام ایہہ ز خسرو بگشت	۶۹۶۰	۸۰۴۷
یقین ست شہایں خبر و اتمام	ہمی تازاد اقتصاد ملک اتمام	۶۹۶۱	۸۰۴۸

عنایت کردن محمد شاه ابن تغلق شاه از دست اباد

در دہلی وضیافت کردن

چو بشنید از یکیش این خبر	۷۹۶۲ ۸۰۴۹
دگر روز از آنجا عنایت گزید	۷۹۶۳ ۸۰۵۰
چو در حضرت آمد ششم نامور	۷۹۶۴ ۸۰۵۱
یکے روز گفتا کہ در یار جا	۷۹۶۵ ۸۰۵۲
یکے سایبانے معالی زنند	۷۹۶۶ ۸۰۵۳
یکے منبر خوش بفرمان شاه	۷۹۶۷ ۸۰۵۴
بفرمود آنکہ کہ اصحاب بار	۷۹۶۸ ۸۰۵۵
وزاں پس بفرمود فرمان روا	۷۹۶۹ ۸۰۵۶
نقیبان حضرت ند اور دہند	۷۹۷۰ ۸۰۵۷
بخوانند جملہ وضع و شریف	۷۹۷۱ ۸۰۵۸
یکے انجن شد در آں بار جا	۷۹۷۲ ۸۰۵۹
بسے روزاں خلق پامال گشت	۷۹۷۳ ۸۰۶۰
بفرمود پس شاه گیتی خرام	۷۹۷۴ ۸۰۶۱
بر آید براں منبر دل کشا	۷۹۷۵ ۸۰۶۲
نصیحت کند خلق ایام را	۷۹۷۶ ۸۰۶۳
ز آغاز و انجام کون در کاں	۷۹۷۷ ۸۰۶۴
بفرمان خسرو جلال حسام	۷۹۷۸ ۸۰۶۵
پس از وعظ آمد منبر فرد	۷۹۷۹
وزاں پس شہنشاہ فیروز بخت	۷۹۸۰
یکے خطبہ بر خلق آغاز کرد	۷۹۸۱
بزدخمیہ در جانب باختر	
بکوج تو از بدلی رسید	
بیا سو دہ ماہے ز رخ سفر	
بر آرد پس خیمہ چرخ سا	
طلابش زنہ چرخ بالا زنند	
بیار استند اندراں بار گاہ	
ستادند اندر بین دیار	
کہ باتازہ روی ہمہ خلق را	
نوید ضیافت بکشور دہند	
کہ گرد ہمہ شہر باہسم حریف	
کہ گوی جہاں شد قیامت گرا	
کہ ابوہی خلق از حد گذشت	
کہ بہر نصیحت جلال حسام	
چو بر شاخ گل بلبل خوشنوا	
گندہ نختہ ہر مردم حسام را	
و بدغا فلان جہاں رانشال	
نصیحت بسے کرد مرخص و عام	
زبا از فر دست از گفت و گو	
بر آمد منبر ز فیروز سخت	
کراں خطبہ گوش خرد باز کرد	

دعا گشت بر شمع و شتاب مہی	پس از حمد و توحید و نعت نبی	۷۹۸۲	۸۰۶۹
بگندم نمائی شدہ جو فروزش	درینا چنین خسرو تیز پوش	۷۹۸۳	
رعیت از گشتہ شد با حشم	نمودہ ہمہ عدل و کردہ ستم	۷۹۸۴	۸۰۷۰
زرا مشکراں خاست آواز رودا	غرض چون شد از منبر آمد فرودا	۷۹۸۵	۸۰۷۱
کہ در رقص شد صوفی آسماں	سماع بگردنذر مشکراں	۷۹۸۶	۸۰۷۲
بفرمان خسرو کشیدند خواں	چو برداختند از سر و کمر چناں	۷۹۸۷	۸۰۷۳
رسیدند خواں لیکراں بے شمار	گر رفت با ننگے نقیبان بار	۷۹۸۸	۸۰۷۴
بنعت جہاں پر شدہ سر بسر	گرفتہ بسر ہر یکے خواں زر	۷۹۸۹	۸۰۷۵
کسے تابشش بہ جزاں ناں بخورد	ز بس زلہ کاں روز خلقے برد	۷۹۹۰	۸۰۷۶
نویسند اوصاف سادہ خواں	بسالے اگر کاتبان جہاں	۷۹۹۱	۸۰۷۷
نیاید بد فتریکے اند ہزارہ	در اوصاف آن نعت خوشگوار	۷۹۹۲	۸۰۷۸
			۸۰۷۹

عزیمت نمودن سلطان محمد ابن تغلق شاہ دہلیتان بقصد کشلیخان و فیروزی یافتن

ہمہ شہر از زم اوتا زہ گشت	چونکے شفقہ زیں باہرادر گشت	۷۹۹۱	۸۰۸۰
بر آئین و رسم کیاں شد سوار	نیکے روز شہ بر طریق شکار	۷۹۹۲	۸۰۸۱
جہانے بدنبالش از عام و خاص	نشانہ بزد بر سر عرض خاص	۷۹۹۵	۸۰۸۲
ہمہ سر فرازان و سر لشکراں	متابع شدہ را پیش را سراں	۷۹۹۶	۸۰۸۳
کہ بودست مامور امر خدیو	زلکہنوتی آن ناصر الدین بنو	۷۹۹۷	۸۰۸۴
چولا لاہبادر چولا لاکرنگ	چوتاما رچون صندرو چون شنگ	۷۹۹۸	۸۰۸۵
دگر خیل داران صاحب کلاہ	چو آن نیک دی سرود آند ار شاہ	۷۹۹۹	۸۰۸۶
بزریشش کیے باد پا ادر ہے	چو شاہی ہشتیلکہ کہ بدرستی	۸۰۰۰	۸۰۸۷
ملک مخلص الملک شیر نیک	چو مقبول داں نایب بار بک	۸۰۰۱	۸۰۸۸

نوٹ کی تشریح کے لئے مضمیمہ ملاحظہ ہو۔

کہ میر نکونام و میسوں لقب	چودہ دلت شہ بہتواری نسب	۸۰۰۲	۸۰۸۹
دگر سر فرزان کشور کشا	چو کشمیر و چوں بنگلی و چوں نوا	۸۰۰۳	۸۰۹۰
کہ بودست چو پردانہ در حرب گاہ	دگر آب طغی تختہ بار گاہ	۸۰۰۴	۸۰۹۱
زرا فشانہ گردوں بخوب اختر می	دگر روز گز خنہ رخ دور می	۸۰۰۵	۸۰۹۲
سپہ را نذر عادت ترک تاز	بزد خیمہ در کیلی اس سر فر از	۸۰۰۶	۸۰۹۳
یکایک بلا ہور سر بر کشید	بہر روز یک منز لے می برید	۸۰۰۷	۸۰۹۴

مکتوب فرستادن کشلیجاں بر سلطان محمد شاہ

کہ شد خان کشلی مراد ر اختاب	چو بشند ان مرد ثابت رکاب	۸۰۰۸	۸۰۹۵
در اقصائے اقبار او سر کشید	کہ افواج دہلی بقصدش رسید	۸۰۰۹	۸۰۹۶
نبشتہ کدی شاہ گیہاں خدیو	عز یقہ فرستاد بر شاہ ینو	۸۰۱۰	۸۰۹۷
نتابم سدا شاہ در بیج کاہ	منم مخلص خسر و کار گار	۸۰۱۱	۸۰۹۸
یکایک بریں بندہ شدیدر گاہ	چو خسر و بگفتار نا بخز داں	۸۰۱۲	۸۰۹۹
رہے زان خط ر ہای گزیں	یکے آتش افروخت از ختم و کیں	۸۰۱۳	۸۱۰۰
بگردو سوئے کشور خویش باز	زلاہور کنوں گراں سر فر از	۸۰۱۴	۸۱۰۱
دہم مال معبود ہر سال و ماہ	اطاعت نماید بفرمان شاہ	۸۰۱۵	۸۱۰۲
کند اقتدا ایران چو افراسیاب	دگر خود باید رشتہ آید شتاب	۸۰۱۶	۸۱۰۳
کہ تاہست رستم بایراں زمیں	نکو داند ان خسر و گرم کیں	۸۰۱۷	۸۱۰۴
کز اہرہ کو بگذر در دو آب	چہ باک ست ز افواج افراسیاب	۸۰۱۸	۸۱۰۵
بگفتاد بیران جاری تسلیم	شہنشاہ جو گاہ شد زان رقم	۸۰۱۹	۸۱۰۶
بخواند ان مرد خود کا سہ را	نویسند سولیش یکے نامہ را	۸۰۲۰	۸۱۰۷

جواب نامہ سلطان کشلیجاں

بلطف گوار او خط قبول	پس از نام نردان و لغت رسول	۸۰۲۱
----------------------	----------------------------	------

کئے نامہ چوں عارض گلخوار	نہشتہ ویریش کاسکار	۸۰۲ ۸۱۰۹
مگرد از بر آوردگان خدای	کہے مرد خوب اختر و پختہ رای	۸۰۲ ۸۱۱۰
منم سرو پیرائے این بوستان	مراد ادعی ملک ہندوستان	۸۰۲ ۸۱۱۱
بدگر درختاں نماید سلسلے	دستے کہ منیم بر آورد سرے	۸۰۲ ۸۱۱۲
بجائیش نشاغم درختے دگر	سرسش را بترم سبک از تبر	۸۰۲ ۸۱۱۳
ز گردن کشان جہاں سرتاب	گرت جاں ببايد زمين برتباب	۸۰۲ ۸۱۱۴
ہماں رسم پیشینہ بر پامو دار	سرخود اگر بادت پائدار	۸۰۲ ۸۱۱۵
ببايد کہ اید در آرمی شتاب	چو قسمت نماید طریق صواب	۸۰۲ ۸۱۱۶
کہ اینک رسیدم بر آہنگ جنگ	و گر نشوی ساختہ بے درنگ	۸۰۳ ۸۱۱۷
سلامت ز دشت و غالم روی	گر اید و نگ باسن مقابل شوی	۸۰۳ ۸۱۱۸
بگیری سپاہ سوار مغفل	و گر سر زنی در دیار مغفل	۸۰۳ ۸۱۱۹
بہ بندم بار دوت را و گریز	بر آرم ز ملک مغل رستخیز	۸۰۳ ۸۱۲۰
ز آبت چو ماہی بر آرم ز دام	بجاک از خمی خاک سوزم تمام	۸۰۲ ۸۱۲۱
دگر نہ بشود دست از خانماں	اطاعت گزین تا بیانی اماں	۸۰۳ ۸۱۲۲

نامزد شدن لالا بہادر و لالا کرنگ در بوہنی و بایز کہائے
کشتلیخان دوچار خوردن و رسیدن سلطان محمد در ملتان

بتد بیر پختہ برائے صواب	شنیدم کہ برغان کشتلی خطاب	۸۰۳ ۳۶
بلفٹائے فوج ہاموں خرام	فرستاد شبیوں جواب پیام	۸۰۳ ۳۷
بسرحہ ملتان بگیری و قہار	ز اید و بجنبد بر رسم شکار	۸۰۳ ۳۸
در انجا باشد بشیر افکنی	رود را بست در موضع بوہنی	۸۰۳ ۳۹
شب و روز ہشتاں تا شہ سیاہ	بسا زد کے محکم آورد گاہ	۸۰۴ ۴۰
یکایک برایشان کن ترک تاز	گر اید یز کہائے دشمن خراز	۸۰۴ ۴۱

دوسہ کس درآں فوج باشند سر	۸۱۲۹	۸۰۴۲
چو لالہ بہادر چو لالا کرنگ	۸۱۳۰	۸۰۴۳
چو دربوہنی فوج لشکر رسید	۸۱۳۱	۸۰۴۴
بلغفتا بکشمیر صاحب چشم	۸۱۳۲	۸۰۴۵
رود رود بر گروان تہا نہ را	۸۱۳۳	۸۰۴۶
چو کشمیر در بوہنی در رسید	۸۱۳۴	۸۰۴۷
برایشان یکے حملہ آورد خام	۸۱۳۵	۸۰۴۸
کہ کس برنتا بدزد خواہ	۸۱۳۶	۸۰۴۹
چو کشمیر آن تعبیر بخشید	۸۱۳۷	۸۰۵۰
سران یزک چوں درآں روزگار	۸۱۳۸	۸۰۵۱
بلغفتا لشکر بجنبہ زجائے	۸۱۳۹	۸۰۵۲
چو کشمیر جنبہ دین شاں بدید	۸۱۴۰	۸۰۵۳
گریزاں سوئے موتاں سر نہاد	۸۱۴۱	۸۰۵۴
صوابش کم افتاد الا گریز	۸۱۴۲	۸۰۵۵
چو شکست کثیر از آں کارزار	۸۱۴۳	۸۰۵۶
پیش تاسہ فرجنگ نلذاشتند	۸۱۴۴	۸۰۵۷
سوئے شہ نہشتن آں سر گذشت	۸۱۴۵	۸۰۵۸
سواراں بسے اندراں ترک تاز	۸۱۴۶	۸۰۵۹
زلاہور روزیدر کو قہ کرد	۸۱۴۷	۸۰۶۰
ہمی رفت چوں منزل چند رفت	۸۱۴۸	۸۰۶۱
ابوالفتح شیخ زماں رکن دیں	۸۱۴۹	۸۰۶۲
بر آہنگ نصرت در اٹاکی راہ	۸۱۵۰	۸۰۶۳
شہنشاہ کرد تنظیم دوسید پاسے	۸۱۵۱	۸۰۶۴
چو ابوالفتح بر شاہ مہدر رسید	۸۱۵۲	۸۰۶۵
ہمی راند لشکر شہ کا مرگاہ	۸۱۵۳	۸۰۶۶
بر بندہ بردشتاں رہ گذر		
کہ ہستند چالاک و فیر و جنگ		
بہرام ایہ خبر در رسید		
کہ سر لشکرش بود و داماد ہم		
براندیز کہا، بیگانہ را		
یزک ہائے بیگانہ آنجا بدید		
سران یزک گفتہ مرخاص و عام		
کشہ بر بنا گویش ہر کس پسر		
ز خامی عنان نگاہ در کشید		
عدد را بدیدند دل بر نہاد		
شود سوچی دشمن خصومت گرای		
ہمہ لشکر خویش حیراں بدید		
سران یزک را جہاں فرود داد		
کہ برخاست از ہر طرف رستخیز		
بدنباں اور فتنہ مردان کار		
ز کشہ تہی رہ بر اہناشتند		
چو شہ دید آں نامہ را شاہ گشت		
گر فتنہ دگشتند دگشت باز		
سوئے موتاں راند عزم نہرو		
زمین را ز کسار پیو نہ رفت		
بہ تعظیم آں شاہ روی زمین		
بیگ منہرے شہ تلافی شاہ		
مدخواست از شیخ نصرت غما		
بجان و دل این فال خسرو گزید		
نی کرد در پیچ منزل قرار		

سبک خاں ز ملتان سپہ برکشید	چو لشکر بجد تلنہہ رسید	۸۰۶۰ ۸۶۵۴
ز بسیار دشت و بیابان گذشت	ز رود آب راوی شتابان گذشت	۸۰۶۱ ۸۶۵۵
ہمی کرد از بہر بیگاری ساز	چو در بوہنی آمد آں سرفراز	۸۰۶۲ ۸۶۵۶
فرس را بہت تلنہہ چہا ند	وز انجاد گرد ز لشکر برآمد	۸۰۶۳ ۸۶۵۷
بر آورد دہلیزے و خرہے	گذشت از تلنہہ کرہے فہے	۸۰۶۴ ۸۶۵۸

مصاف کردن سلطان محمد شاہ ابن تغلق شاہ

با شلیخان

نمود از کمر گاہ خام نگین	دگر دینکین چرخ بد مہر و نگین	۸۰۶۲ ۸۱۵۹
رسیدند جنگ آوردان رو برو	یز کہانہ دوار گرد از دوسوے	۸۰۶۳ ۸۱۶۰
بشکر دروں چون بدریانہنگ	ازیں سوے آں شاہ فیروز جنگ	۸۰۶۴ ۸۱۶۱
کمر بستہ بر رسم و ساز گیان	در آرایش لشکر بیکران	۸۰۶۵ ۸۱۶۲
بہر قلب چترے دگر کرد ساز	سہ قلب گراں کردہ آں سرفراز	۸۰۶۶ ۸۱۶۳
کہ بدشاہ لکھنوی آں مرد راد	بقلب میان ناصر الدین ستاد	۸۰۶۷ ۸۱۶۴
کہ بودست صفائی دل و پاک دین	بقلب چپ آں اسمعیل گزین	۸۰۶۸ ۸۱۶۵
در آں قلب او گشتہ فرمان روا	بر آورد بے ششج بوالفتح را	۸۰۶۹ ۸۱۶۶
زمینیت دل فوج دشمن بکاست	ہماں سردو اتدار و قلب راست	۸۰۷۰ ۸۱۶۷
میان بود دو لختہ شتر زہ جنگ	مقدم سوے میمنہ شد ہشتک	۸۰۷۱ ۸۱۶۸
مقدم شدہ در صف میستہ	تتار و دگر سرکشان یکسرہ	۸۰۷۲ ۸۱۶۹
کمین کردہ با سرکشان شہر یار	خود از میسرہ یک دو آماج دار	۸۰۷۳ ۸۱۷۰
پیش صفت خاص شدہ در فرودش	یکے فوج پیلان پولاد پوش	۸۰۷۴ ۸۱۷۱
چو کوہستہ تا بر گشتہ نہاں	تن ہر یکے زیر برگستوان	۸۰۷۵ ۸۱۷۲
در آمد کہ عرض یک لکہ سوار	شنیدم کراں لشکر نامدار	۸۰۷۶ ۸۱۷۳
بر آراست افواج خود را شتاب	وزاں سوے آں خان گشتی خطاب	۸۰۷۷ ۸۱۷۴

ہماں ہندی افناں کہ دلشکرش	۸۱۷۵	۸۰۸۸
سوئے مینہ کرد خانش کعیں	۸۱۷۶	۸۰۸۹
ہماں شمس دین خصوصت گرا	۸۱۷۷	۸۰۹۰
سوئے میسرہ شد بفرمان خاں	۸۱۷۸	۸۰۹۱
بلقب اندرون خان و کشمیر ہم	۸۱۷۹	۸۰۹۲
شنیدم دران چیش جنگی سوار	۸۱۸۰	۸۰۹۳
زبس گردنخبر در آں دشت کیں	۸۱۸۱	۸۰۹۴
اجل شد در آں حربہ گہ ساختہ	۸۱۸۲	۸۰۹۵
کشادہ فلک دیدہ استخار	۸۱۸۳	۸۰۹۶
سان اجل را قضا دادہ آب	۸۱۸۴	۸۰۹۷
شدہ نامے ترکی بصورت و ناع	۸۱۸۵	۸۰۹۸
ہمی کرد ہر جاں دوا بے تنہ	۸۱۸۶	۸۰۹۹
پریدہ دل اندر دم ناد لیر	۸۱۸۷	۸۱۰۰
نہاں گشتہ خورشید اندر بخار	۸۱۸۸	۸۱۰۱
چو از ہر دو سو شد سپہ ساختہ	۸۱۸۹	۸۱۰۲
ہماں ہندی افناں در آمد بکوش	۸۱۹۰	۸۱۰۳
کیے حملہ آور دو سوئے شنگ	۸۱۹۱	۸۱۰۴
بکشید آں مرد جملہ گرای	۸۱۹۲	۸۱۰۵
سبک سواں فوج خود گشت باز	۸۱۹۳	۸۱۰۶
پس آن نگاہ آں شمس بن ہنگ	۸۱۹۴	۸۱۰۷
زد از راستا بر صفت اسمعیل	۸۱۹۵	۸۱۰۸
بیک حملہ آں فوج را بگر فست	۸۱۹۶	۸۱۰۹
قتلہ اسمعیل اندیاں کارزار	۸۱۹۷	۸۱۱۰
بفرمود تا قطب ملک جہاں	۸۱۹۸	۸۱۱۱
کند پستی در صفت اسمعیل	۸۱۹۹	۸۱۱۲
بہر کار بود دست یاری دہش		
ابا فوج از سرکشان گزین		
کہ بود می برادر سپہدار را		
برو فوجی از لشکر مولتاں		
پے افشردہ ہم چوں سران حشم		
ہزار و دو افروزیں بدازدہ ہزار		
زمیں آسمان آسمان شد زمین		
زہر سو پاہ خطہ تا ختہ		
زہر تماشا شائے آں کارزار		
کشد خطہ را قدر دادہ تاب		
ہیوناں برقص آمدہ زان سماع		
غم سر ہی خورد ہر گردنے		
دلاور خروشاں ترانہ تو شیر		
شدہ روز روشن چو شہا تبار		
ہمہ بستہ شستہ و تیغ آختہ		
بر آورد از طبل جنگی خردش		
زدہ بر صفت نیک بے درنگ		
چو نگذاشت آں سر و زندہ جا		
کہ نکشاد کاسے از آں ترک ناز		
خروشاں بزد کوس بر ساز جنگ		
کہ شدہ در پیش بود با فوج پیل		
سپہ ماند از آں چہرگی در شگفت		
چو بشنید آں ماجرا شہر یار		
بجنبد بر آئین کند آور آں		
در آں سو بر جملہ افواج پیل		

۸۱۱۳	یکے حملہ آور دآں شیر مرد	کہ شہ قلع ملک خود شن نام کرد
۸۱۱۴	ازاں حلیہ منس دیں اشکست	کہ بشکستہ بد فوج آں چیرہ دست
۸۱۱۵	وزاں پس پایے بجنید شاہ	ابا اسر فرزان صاحب کلاہ
۸۱۱۶	چو جنید شہ منس دیں بے مدار	بہ جنید زان جنبش شہریار
۸۱۱۷	چو جنید ن شمس دیں دید خاں	بجنید از قلب ہجیر سراں
۸۱۱۸	شہ شری از راستایش رسید	سپہ جلد در گردن پدید
۸۱۱۹	عماری سواران کو ہاں پسیل	ز ترو دیں بہر سوراں کردہ نیل
۸۱۲۰	یکے جنگ تیرہ وراں تیرگی	دولت کر بگردن از چیرگی
۸۱۲۱	بے جوئے خوئے رفتہ از تیغ و تیر	شدہ خاک آں دشت از خون مجیر
۸۱۲۲	بیفتہ دھاں اندراں حرب گاہ	بہر پیکار شد چیرہ فواج شاہ
۸۱۲۳	چو در لشکر مولاں سر نامد	قرارے با فواج لشکر نامد
۸۱۲۴	ضرورت سر از جنگ بر تافتند	گریزاں بہر سوئے بشتافتند
۸۱۲۵	پراگندہ گشتند از یکے گر	ہمہ فوج شاں گشتہ زیر دزیر
۸۱۲۶	ترازہ شدہ جملہ اعلام شاں	ز وہ سنگے ایام بر جام شاں
۸۱۲۷	ہاں لشکر دہلی از ہر طرف	در آمد بغارت گری نصف بصف
۸۱۲۸	سواراں بے اندر آں قتل و قتل	ز ستم ستوراں شدہ با سمال
۸۱۲۹	یکے مرد جنگی سحرار شاہ	ہمی گشت بہر سوراں حرب گاہ
۸۱۳۰	بہ پیغولہ دید افتادہ خاں	رسیدہ بروز خہائے گراں
۸۱۳۱	چو بختناختش ہمشہ برکشید	سر خان صفدار ملتان برید
۸۱۳۲	بیاد درخشاں تراز صبح گاہ	دعا گفت و نہاد و پیش شاہ
۸۱۳۳	سر خاں چو شہ دید شد شادماں	بغیر دزمی خویش شد کامراں
۸۱۳۴	بغیر مودکاں سر بنیزہ نہند	نقیبان حضرت نداد و ہند
۸۱۳۵	کہ بہر کو بتا بہر از شہر یار	سزائش ہمیں ست انجام کار
۸۱۳۶	وگر روز از انجا سہدار داد	سپہ راند و سر سوئے ملتان نہاد
۸۱۳۷	اسیران کہ فوجش بہی گرفت	سیاست ہمی گردشاں نا گرفت

۸۱۳۸ بے خوں بہ منزلے می فشانند بہر منزلے جوی از خون بر اند

شفاعت کردن شیخ الاسلام رکن الحق والدین علیہ الرحمہ در باب اہل سیات

۸۱۳۹	چو ریایات اعلیٰ بلتاں رسید	خروش دہل تا بکیوں رسید
۸۱۴۰	بفرمود تا خلق ملتاں تمام	عواناں بگنہ اند از خاص و عام
۸۱۴۱	نیکے آتش کینہ را بر فروخت	وزاں آتش اقصای ملتاں بست
۸۱۴۲	بر آورد تیج سیاست گری	ہمی را نہ مخصوص بر شکر سی
۸۱۴۳	بے خوں در آں شہر یک ہفتہ نیت	برست آنکہ از حد ملتاں گریخت
۸۱۴۴	ابوالفتح شیخ زماں رکن دیں	مگر بد در آں ہفتہ عزت گزیں
۸۱۴۵	چو بشنید در شہر طوفان خوں	بر ہنہ سرو پای آمد بد و د
۸۱۴۶	گشادہ زبان شفاعت گری	ہمی گفت شاہا جہاں پرورے
۸۱۴۷	بے خوں فشانندی وریں بوم و ب	ز تیغنت گرفتہ جہاں خون تر
۸۱۴۸	بر اہل گنہ نزد اہل صغیبا	پسندیدہ تر بہت عفو از سزا
۸۱۴۹	کنون دست داد از سیاست گری	چو شد نوبت عفو و رحم آوردی
۸۱۵۰	چو بشنید اں شاہ آفاق گیر	نشد از شیخ مشفق شفاعت پذیر
۸۱۵۱	بگیر نگو نام را گفت شاہ	کہ دارند دستے ز اہل گناہ
۸۱۵۲	ببر ند بند اسیراں تمام	گذارد مہر خان عاجز ز دام
۸۱۵۳	ازاں تہلکہ ہر کہ باقی بماند	چو آزاد شد آیت شکر خواند
۸۱۵۴	ہمہ جامی ماتم بگردند سور	شدہ نام اں شہر از ادب پور

عزیمت کردن محمد شاہ ابن تعلق شاہ از ملتان

بدیالپور و رسیدن خبر شته شدن پوره از لکھنوتی

چو شته گشت فغان ازاں کار و بار	۸۱۵۵
دزاں پس ہماں شاہ فیروز بخت	۸۱۵۶
شنیدیم کہ لشکر ز ملتان کشید	۸۱۵۷
یکے روز پیکے ز بہرام خاں	۸۱۵۸
دعا گفت شہ راز میں ہوسہ داد	۸۱۵۹
گفتا شہا پورہ برگشتہ بود	۸۱۶۰
برو لشکر سے راند بہرام خاں	۸۱۶۱
زمین راز سیلاب خوں کرد سیر	۸۱۶۲
بہادر چو بشتکست از پیش خاں	۸۱۶۳
گریزاں در افتاد و رجوئے آب	۸۱۶۴
در آمد ز پس خاں آفاق گیر	۸۱۶۵
گر فتنہ اور کشیدند پوست	۸۱۶۶
ہماں پوست بر خسر و کامراں	۸۱۶۷
چو ایں نصیحتہ لب شنید شاہ عجم	۸۱۶۸
بفرمود تا طبل شادی زندا	۸۱۶۹
پس آن نگاہ آن شاہ فیروز بخت	۸۱۷۰
بفرمود کار نماں پوست خام	۸۱۷۱
بر آزد بترقبہ ہر دو پوست	۸۱۷۲
و گردن آن شاہ کیوان پناہ	۸۱۷۳
چو در شہر ہمد با فتح و نصرت رسید	۸۱۷۴
فر دست غوغا، شہر و دیار	
کہ گردوں نشانہش بفریوزہ تخت	
بدیالپور روز پنجہسم رسید	
ز لکھنوتی آمد شہ شاہ و ماں	
دو دستے بہت دزاں بر کشاد	
بچون خاک لکھنوتی آغشتہ بود	
بسے جوئے خوں کرد ہر سوراں	
شکستش بیک حملہ خاں دلیر	
بدادہ سوئے آگہرے عنان	
بماند اشقرش چوں خزانہ رطلاب	
بہادر بروزندہ آمد اسیر	
کہ دشمن غمیں گرد و دوشاد و دست	
ابا فتح نامہ فرستاد خاں	
ببخندید چوں عجب در صہدم	
چہل روز در شہر شادی کنند	
خرا ماں در آمد بہ فیروزہ تخت	
ہماں پوست بہرام نادیدہ کام	
کہ پوست دوم مغز یکجا نکوست	
سپہ راند و راجانہ بختگاہ	
در آن روز در شہر گردند عید	

۴۲۳

رسیدن سلطان محمد شاہ ابن تغلق شاہ

نہ کی سترج کیلے میسر ملا حظہ ہو۔

بعد فتح کشلیخان در دہلی و شادی کردن

نہ بستند آفریں بہر چار ہوسے	۸۱۶۵
شکفتہ دل ہر صفار و کبار	۸۱۶۶
چہل روز طبل طرب می زدند	۸۱۶۷
جہانرا فراموش شد نام غم	۸۱۶۸
یکے شہر بر مردمان عسزیز	۸۱۶۹
اگر آب حیواں بکھوید کسے	۸۱۷۰
غلط گفتم از حوض آب حیات	۸۱۷۱
دگر شیر مرغے کند کس طلب	۸۱۷۲
در و ختمے بسیار مرد خداے	۸۱۷۳
اگر مرد سیاح گردد جہاں	۸۱۷۴
سوادست اعظم بہندوستان	۸۱۷۵
عجب قبہ گشتہ اسلام را	۸۱۷۶
رباطے کہ شد عدل در بان او	۸۱۷۷
بہر چا رخصتاش ہولے بہار	۸۱۷۸
چو کبریت آہستہ بہ خاک او	۸۱۷۹
اگر صد سہ آید از بے بروں	۸۱۸۰
چناں پر شد آن شہر از آدمی	۸۱۸۱
شنینم من از زمرہ پاستاں	۸۱۸۲
بتقصاں رسد مہ چو گرد تمام	۸۱۸۳
نہ بستند عشرت کراں رو برو	
چو گلزار از جنبش نو بہار	
دف و دینگ ہر روز و شب می زدند	
چناں گشت مدرس ایام غم	
مہیا بازار او جملہ چیز	
رواں گیر از حوض سلطان بے	
کہ لطف فصیحاں بہ است از نبات	
چو یاد دران شہر نبود عجب	
سوادش ہمہ نقش عشرت نامی	
چنین شہر دیگر نیاید نشان	
سزاوارتر بہت گیر دوستان	
مہاباات از وہفت اقلام را	
بہستہ کہ شد عین رضوان او	
ندیدم بعمرے چنین مرغزار	
خرد گشتہ عاجز زاد را کہ او	
نداند کہ کم شدت یا فروں	
کہ ایام حاسد نداوشش کمی	
کہ بودند بر سنت راستاں	
بلے ہر چہ پر شد بریزد مدام	

آغاز ظلم سلطان محمد شاہ ابن تغلق شاہ

دشہر دہلی و رواں کردن خلق در دیوگیر

چو شد بدگماں بود بر خلق شہر	۱۸۱۹۴
ہم آخر چو از پوست بیرون افتاد	۱۸۱۹۵
ز بیداد بسیار کشت آدمی	۱۸۱۹۶
نہانے یکے کے زو با صواب	۱۸۱۹۷
بگویند در ہر طرف آشکار	۱۸۱۹۸
سبک خیمہ زین شہر بیرون زنند	۱۸۱۹۹
چو سر بر خط حکم خسرو نہند	۱۸۲۰۰
و گر سر بتابد ز فرمان شاہ	۱۸۲۰۱
سزا دار آہن بگرد سرشش	۱۸۲۰۲
بگفتا بشہر آتے در زنند	۱۸۲۰۳
ہمہ خلق گریاں دچخانہ خویش	۱۸۲۰۴
زنانے کہ بودند اندر حجاب	۱۸۲۰۵
ندیدہ در خانہ خود گئے	۱۸۲۰۶
بے گوشہ گسیدان پر ہنر گار	۱۸۲۰۷
عواناں بہ تکلیف و تعذیب شاہ	۱۸۲۰۸
گوشے کہ گشتند در خانہ تیر	۱۸۲۰۹
ندادند فرق از برہ تا شتر	۱۸۲۱۰
زیم عواناں بروں آمدند	۱۸۲۱۱
ہمی رفت خلقے ہمگی کہ دشوار	۱۸۲۱۲
مزارے ہی شد بہر سترے	۱۸۲۱۳
وطن ہر کہ بگذاشت از مرد وزن	۱۸۲۱۴
یکے پیر مرد از نیاگان من	۱۸۲۱۵
نہفتہ بے داشت در نوش زہر	
چو ضحاک سر در سیلابست نہاد	
چو کم دید و روے ز کشتن کی	
کہ در یک مہ آں شہر گرد و خراب	
کہ ہر کو بود مخلص شہر یاد	
سوے ملک مرہتہ عزیمت کنند	
شہ روزگار شش بے زردہد	
سرشش خاک گرد در الوان شاہ	
سرشش خاک دیر باد گرد و زرش	
ہمہ خلق از شہر بیرون کنند	
رہا کردہ مالوف داو خان خویش	
ندیدہ بروڑے رخ آفتاب	
ندانند از صفہ تاد رست	
بے کچ شینان شخنہ گزار	
بروں کرد از خانہا موکشاں	
ز غوغا عالم سفدہ گوشہ گیر	
یکے بود نزدیک شاہ دارودر	
ہمہ خیمہ از شہر بیرون زنند	
چو کشتش زندہ را در آرد بگور	
بنو دست جز مردہ در منزلے	
شد آسیمہ بر حکم جب الوطن	
کہ بود دست در آں شہر اورا وطن	

ذکر قتل کردن سپه سالار عزالدین عصامی در تلبیت

نود ساله آن پیر روشن ضمیر	۸۲۱۶
قریبات انعام اجداد خویش	۸۲۱۷
کے نام از خانه خود بردن	۸۲۱۸
برون در خویش دقتی ندید	۸۲۱۹
یکے صفہ طلعتے در آن خانه بود	۸۲۲۰
در آن خانه کردے عبادت مدام	۸۲۲۱
لقب عزیزین داشت آن نیکمرد	۸۲۲۲
مراد را پدر بود صدر الکرام	۸۲۲۳
نظم بهر ملک میل نام جو	۸۲۲۴
پوچاں پیغمبر رخ عصامی نژاد	۸۲۲۵
ابا خلق دہلی در آن روز گار	۸۲۲۶
چو خدائش از شہر بیرون کشید	۸۲۲۷
گر ہے کہ بروے گذر داشتند	۸۲۲۸
نظر چوں کشد آن عزیز سعید	۸۲۲۹
بہر سید آنکہ ز خدام خویش	۸۲۳۰
کجا صفہ پاک دیرین من	۸۲۳۱
نمی بینم آن فرخ آراء گاہ	۸۲۳۲
چو خدام این گفتہا گوشش کرد	۸۲۳۳
بگفتند کاسے ختم آل عصام	۸۲۳۴
تو در خواب بودی کہ از شہر یار	۸۲۳۵
بزد و در خوشی چو اسب حزن	۸۲۳۶
کنون رفت آن خانه و صفہ طاق	۸۲۳۷
ہمی بود در خانہ آرا مکیہ	
ہمی کرد تقسیم اولاد خویش	
ہمی کرد عیشے بکنجے درون	
مگر روز آدینے یار روز عید	
کہ ما دلہے آن پیر فرزانہ بود	
بدے روز و ذکر و شب در قیام	
ہمہ عمر از کس شکایت نکرد	
کز دما زہ شد گلشن بو عصام	
وکیل در شاہ فرزانہ خود	
بجہ نود سالگی سر نہاد	
برون کرد از دہلیش شہر یار	
نشستے بہمدی بلبلیت رسید	
غلام از ہر مہر برداشتند	
بہر سو درختان ابنوہ دید	
کہ بودند ہر یک ستادہ بہ پیش	
کہ بد مسکن جان سکین من	
مگر دشت و ہامون دو دو امگاہ	
ز ہر دل خرویشے بر آمدن درد	
مکن بعد ازین ذکر آن خوش مقام	
عواناں رسیدند باگیر و دار	
کشیدند مشتش ز خانہ بردن	
نیابی چنین بار گاہ و رواق	

۸۲۳۸	۵۲۴۵	ازیں شہر باید شدن ناگزیر	ابا عامہ خلق در دیو گیسر
۸۲۳۹		چو بشنید آن پیغمبر خندہ فن	ز گفت پرستار گاہ ایس سخن
۸۲۴۰		بنومیدی گنج با بوق خویش	بر آورد آسے بصد درویش
۸۲۴۱		مے سرزد جان بایزد سپرد	ازیں غول کہ وین سلامت بہر د
۸۲۴۲		خروشی بر آمد ز ہر چار سوے	ہمی کند ہر مرد و زن رو و سوے
۸۲۴۳		ہم آنچہ بر آئین مردان پاک	و دلایت بدادند اور ابجناک
۸۲۴۴		براں پیر کو گوئے ایماں رو د	سے ہمدراں راہ ہم سواہ بود
۸۲۴۵		بدیدم کہ خلقے ترہ روز و شب	ازیں ماجرا ماند اندر عجب
۸۲۴۶		سیوم روز خلقے از اں راحلہ	سراسر رواں گشت با قافلہ
۸۲۴۷		ہمی رفت خلقے بسختی کشتی	زمین آہنی گشتہ خاک آتشی
۸۲۴۸		گروے کہ کم کردہ جز باغ گشت	گرفتہ زبید ادا ہا مون و دشت
۸۲۴۹		چہ پردہ کو دک ہم مرد و زن	رہا کرد ہر یک دیا رو د من
۸۲۵۰		بے نازنین داد جان با گداز	چو حجاج ماندہ براہ حجاز
۸۲۵۱		بے طفل بے شیر گشتہ ہلاک	بے سرے آب تحفہ بجناک
۸۲۵۲		در اں رہ بدیدم کہ مرد لہرے	بہر غول گاہے نہادہ سرے
۸۲۵۳		ہمہ نازگانے کہ ہرگز خواب	نخوردہ عم از گرمی آفتاب
۸۲۵۴		کئے جامہ کہنہ پیچیدہ پای	ہمی کرد جبکہ بگاہی دو جاسی
۸۲۵۵		میکے پابرہنہ رہے تہی نوشت	ہمہ دشت از ایشان منم خانہ گشت
۸۲۵۶		بروے کہ جز داغ صندل بود	شد از کو بکش گرد زرد و کبود
۸۲۵۷		کھٹے کہ جز در گلستاں رفت	بہاموں برفت و بیاباں برفت
۸۲۵۸		نہتے آبلہ اندراں پانشت	پسے خار گردوں در اں پاشگست
۸۲۵۹		از اں قافلہ باغدا ب شدید	سے دولت آباد عشرے رسید
۸۲۶۰		شہ از ظلم بے زاد و بے راحلہ	ہمہ خلق را کرد بس قافلہ
۸۲۶۱		پیایے رواں کردہ ہر شش نہر	نہ از عدل و احسان کہ از خشم و تہر
۸۲۶۲		چنین شہر معور کردہ خراب	چہ گوید بدادار فسردا جواب

۸۳۵۰	۸۲۶۳	دراں شہر چوں کس نماں از کرام	بہ بستند درواز ہا را تمام
۸۳۵۱	۸۲۶۴	ہیستہ تہی ماندہ از جنس جور	در وجملہ در بستہ ماندہ قصور
۸۳۵۲	۸۲۶۵	ہمہ خانہا دیو خانہ شدہ	در آں شہر ایام آتش زدہ
۸۳۵۳	۸۲۶۶	برآمد نفیرے ز دیوار و در	چنان شہر خالی شدہ سر بہر
۸۳۵۴	۸۲۶۷	پس از چند گاہے در آں روز گاہ	نشیدم کہ از پر گناہت دیار
۸۳۵۵	۸۲۶۸	ہاں شاہ دوں خلق ظالم سیر	مرمت گر می کردی نہ ایہ سر
۸۳۵۶	۸۲۶۹	یہے روستای زہر مرزد بوم	در آرد بجائے گلچیں ز قوم
۸۳۵۷	۸۲۷۰	بروں کردہ طوطی و بلبل زبان	بجایش در آردہ زراغ و کلان
۸۳۵۸	۸۲۷۱	ندام در آں زمرہ بے گناہ	یکایک چرا بگیان گشت شاہ
۸۳۵۹	۸۲۷۲	کہ بر کند بنیاد اجدادشاں	ہنوزست در قطع اولادشاں
۸۳۶۰	۸۲۷۳	ہگشتہ دیش نرم بر طفل و پیر	نہ منعم از دور اماں نے فقیر
۸۳۶۱	۸۲۷۴	بے خسرتے را کہ بنود ولد	بخوادہا جہاز کند ہجج خود
۸۳۶۲	۸۲۷۵	اگر کردن خاک و حشت بے	نگیرد جزا ظلم تا مشن کے
۸۳۶۳	۸۲۷۶	دریں عہد اگر بودے آں نابکا	و عایش ہی گفت شہر و دیار
۸۳۶۴	۸۲۷۷	شیدم پے دفع ماران خویش	ہم از شہریان و سواران خویش
۸۳۶۵	۸۲۷۸	دو کس را بہر روز خون ریختے	یکے شور در بابل ایمنیستے
۸۳۶۶	۸۲۷۹	بکشتے ز سر مغز ایشان برد	سیر دے ہماراں بہسم فوں
۸۳۶۷	۸۲۸۰	کہ از سیریش زحتے کم دہند	ز آسودگی سیر بخولے نہند
۸۳۶۸	۸۲۸۱	دگر آئکہ ضحاک دیئے نداشت	بخاطر بجز خشم دینے نداشت
۸۳۶۹	۸۲۸۲	یکے از مطیعان ابلیس بود	ہمہ رسم و آیین شیطان بود
۸۳۷۰	۸۲۸۳	ولیکن عجب بین کہ در این ما	کہ دار در ہی طسہ فر سلطان ما
	۸۲۸۴	نہ شیطان مراور اسلم شدہ	نہ اندر کہ فحاش مارے زدہ
	۸۲۸۵	نہ اورا بفرمود کس در جہاں	علا بے ز مغز سیر مردماں

چرا شد فزون کنیش از کین او
 ازین گشت در یک زمان آشکار
 بکشتے دوموم وراں روزگار
 ہزاری کشد ہر زباں از جفا
 ازین جملہ او تا دِ عالم گر بخت
 نگرے مطیعانہ فرماں برے
 نہ مجبوس گشتے بدام جفا
 کہ مرفتنہ داوند ملکہ چنیں
 ہماں ظالمش سر بخاک افکند
 بیکد لکرا ننگہ پیرداختند
 درختے بر آرد در کشورے
 برفتنہ نمودند باز می گرمی
 ز بنیاد جیش بر انداختند
 چو اورفت این زمرہ نابکار
 نہادند سر در جہان بے فنا
 ہمہ یکدل از بہر غوغا شوند
 عجب نے سرش گرجاک افکند
 بماند از شہان جہاں یادگار
 ز پر ہا، خود رفتہ ہر صبح و شام
 مہا بات از دکر دہ ہر پہلوے
 بر آرد دہ خسروان عجب
 بفر دوس جوں سدرۃ المنتہا
 بر دآب از چشمہ آفتاب

نہ چودین مخاک شد دین او
 ہراں ظلم کو کرد سلسلے ہزار
 بتعلیم شیطاں گر آں نابکار
 ننگہ کن کہ بے علتے شاہ ما
 گرا خون او باش بلبل بر بخت
 گر کش خلق دلی ندادی سرے
 نیفتادے اندر کمند بلا
 جزا و جنیں خلق باشد ہمیں
 کس از غلامی را عنایت کند
 یکے فتنہ را شبہ ساختند
 و گرفت از دست ظلمش سرے
 ہمہ خام و ستان تا لشکر می
 زہر سو یکے انجن ساختند
 براں مرد تنہا بگشتند مار
 بقحط و بظلم و بجزر و جفا
 اگر خلق این ملک یکجا شوند
 یکا یک براں فتنہ دین زنند
 پختاں تخت گاہے کہ در روزگار
 ملا یک ہمہ کو چہایش بدام
 مرمت در و کردہ ہر خسروے
 در و مجد می، محو بیت الحرم
 منارہ در ایں مسجد با صفا
 ہماں حوض شمس زیا کی آب

۸۳۷۳
 ۸۳۷۴
 ۸۳۷۵
 ۸۳۷۶
 ۸۳۷۷
 ۸۳۷۸
 ۸۳۷۹
 ۸۳۸۰
 ۸۳۸۱
 ۸۳۸۲
 ۸۳۸۳
 ۸۳۸۴
 ۸۳۸۵
 ۸۳۸۶
 ۸۳۸۷
 ۸۳۸۸
 ۸۳۸۹
 ۸۳۹۰
 ۸۳۹۱
 ۸۳۹۲
 ۸۳۹۳
 ۸۳۹۴
 ۸۳۹۵

نماد در حبس باغ نعیم	کسے کو در آن شهر گرد و میقم	۸۳۹۵
چو امزد و یابی که حبت و جو	صد و شصت ساله عمارات او	۸۳۹۶
بے مہ بہر خسہ کہ آرام گیر	بے غنہا و طبیعت پذیر	۸۳۹۷
بر آور و در دور خود حبس	شالی عمارات دروے بے	۸۳۹۸
شد از ر و نقش باغ و مناں خجل	بہر چار فضلش ہوا معتدل	۸۳۹۹
چو پیر چین بکرده سواد چمن	با طراف او باغہا دامن	۸۴۰۰
بر د بہر رونق صبا در ارم	نیسے شد آن باغ ہر صبح	۸۴۰۱
در آن شہر ساکن شدہ یک بیک	بجائے زن و مرد و حور و ملک	۸۴۰۲
جہاں گشتہ قائم ز اقدام شاں	گر فتنہ سرا سر جہاں نام شاں	۸۴۰۳
ہمہ در ہمہ علم آراستہ	از آن شہر عالم بے خاستہ	۸۴۰۴
و گر فتنہ در سر مقتدر زاد	اگر مشکلی در بخار افتاد	۸۴۰۵
ز اصحاب این شہر فتویٰ برند	گر دے کہ مفتی آن کشور ند	۸۴۰۶
ہمہ کامل از صنعت بے کراں	در آن شہر ہر جنس صنعت کراں	۸۴۰۷
بہر سو صفت جاں شکر بر کشید	در آن باغ باد خزان و زید	۸۴۰۸
بکرده ہتی از صفا و کبار	یکایک چنین شہر را شہر یار	۸۴۰۹
سرا سر شدہ دیو خانہ قصور	شدہ باغ پذیرد و کس خالی ز جو	۸۴۱۰
سرا سر شدہ دیو ناپاک ساز	بہر سو در آن ہمسہ مردم نواز	۸۴۱۱
چو امیر و در خلق در دیو گیر	چو آن شہر شد سرا سر دیو گیر	۸۴۱۲
در آن شہر کم خرگ خستہ ماند	تنہا گے ماہ در واز با بستہ ماند	۸۴۱۳
کہ خلق بیارند از روستا	بفرمود آرزو گاہ فہاں و دا	۸۴۱۴
بآہریناں جاے حوراد ہند	در آن شہر فرخندہ شاں جاد ہند	۸۴۱۵
زمانیکہ در باغ آید خزاں	بود چنچند در سکن بلبلاں	۸۴۱۶
		۸۴۱۷

سبب اول از اسباب تخریبی شہر دہلی

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

کہ صد سال چوں بگذرد از جہاں
 بگردد ہمہ چیز ہا از تہاں
 جہاں گیر داز سر طریقی جدید
 بکنہ بنا بار ساند گزند
 کند غول گاہے بہر جا چمن
 و بد جابہ اجداد اولاد را
 زند شعلہ در باغہائے کہن
 دگر روز گسب در جہان خراب
 عمارت بتو لقیں گرد داخل
 نہ بر آب خود کسرا ماند نہ بر
 یکے شنگہ بود خراط پند
 بنا کردہ شمس دنیا و دین
 و یارش چمن در چمن سرسبز
 شدہ گرچہ بد جابہ تہرستان
 مضافات او مصر و بلخ و اہم
 گذشت از اساطیر صد و اندیل
 کہ صد سال پیش از اساطیر گذشت
 بسے فتنہ زان شہر شد آشکار

شنیدم ز تفت بر کار نگاہاں
 مبدل شود گوشت روزگار
 خوابی و بادی آید پدید
 کند نیست ایوانہائے بلند
 پریشان کند ہر کعبہ انجمن
 بچکاند از جابہ او تاد را
 کند قلع کنبہ درختان نرین
 دگر زم سازد مہ و آفتاب
 فرازے شود بر نشیب بدل
 دگر گویند گرد و مزاج تشر
 غرض شہر دہلی کہ در ملک ہند
 سوادش علی بندروی زمین
 تماشا گاہ جملہ اہل نظر
 بہر روئے دین ماسن مومناں
 بر شک از سوادش سواد ارم
 عمارات او چو نگہ شد بر کمال
 غشت این سبب بر خرابی گشت
 دوم آنکہ از گردش روزگار

۸۳۳ ۸۴۱۸
 ۸۳۳۱ ۸۴۱۹
 ۸۳۳۲ ۸۴۲۰
 ۸۳۳۲ ۸۴۲۱
 ۸۳۳۵ ۸۴۲۲
 ۸۳۳۶ ۸۴۲۳
 ۸۳۳۶ ۸۴۲۴
 ۸۳۳۸ ۸۴۲۵
 ۸۳۳۹ ۸۴۲۶
 ۸۳۴۰ ۸۴۲۷
 ۸۳۴۱ ۸۴۲۸
 ۸۳۴۱ ۸۴۲۹
 ۸۳۴۱ ۸۴۳۰
 ۸۳۴۱
 ۸۳۴۵ ۸۴۳۲
 ۸۳۴۶ ۸۴۳۳
 ۸۳۴۶ ۸۴۳۴
 ۸۳۴۸ ۸۴۳۵

سبب دوم متضمن فتح بتدعان شہر دہلی

ہم از شہوت شال سواد بگاست
 شدہ ہر کجا بدعتے مستقیم
 زد ستار تا لغزش نو ساختند

زہر کوچہ اہل بدعت نجاست
 رہا گرد خلق رسوم قدیم
 لباس دگر خلق پر داغ گشت

۸۳۴۹ ۸۴۳۶
 ۸۳۵۰ ۸۴۳۷
 ۸۳۵۱ ۸۴۳۸

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

بگنڈم نامی شدہ جو فردش	گردہی زگر بند بار یک پوش	۸۳۵۴	۸۴۳
بیا بنی خصیت گرامی	بغا ہر سر اسر تو افع نامی	۸۳۵۵	۸۴۳
ہمہ دیدہ ستمناں مست اعتقاد	نشانہ شدہ ہر یکے در فساد	۸۳۵۶	۸۴۴
دو صد گفر ہر یک بگفتہ بلاغ	بے سینہ از چوبک شاں بدلاغ	۸۳۵۷	۸۴۴
شب در روز در خرچ ناخا صلی	بازار دلہا نہ سادہ لے	۸۳۵۸	۸۴۴
قوی دست بر زیر دستاں ہمہ	بغا جز کشتی پور دستاں ہمہ	۸۳۵۹	۸۴۴
گہ کار جملہ چو بیوہ ز لے	گہ لاف ہر یک چور دین تنے	۸۳۶۰	۸۴۴
ہمہ آستان سوز و بیگانہ ساز	ہمہ مردم آزار و شیطان نواز	۸۳۶۱	۸۴۴
صریحی دسا غر عوف ساختہ	مصلحا و سبب بر انداختہ	۸۳۶۲	۸۴۴
کہ تار و خرد مست اور برزباں	بے کار ہا کردہ اندر نہاں	۸۳۶۳	۸۴۴
گنہ گاری شباں ز حد برگزشت	ہم آخر چو آن قوم بسیار گشت	۸۳۶۴	۸۴۴
بہ بنیاد دہلی حسلہا فلند	ہمہ شومست آن گروہ نرشد	۸۳۶۵	۸۴۵
کہ تھے ہم ازال شاں کم گذشت	خدا طالعے را برایشاں گماشت	۸۳۶۶	۸۴۵
بروں کردشاں چو سگاں از قہر	ز او طان مالوت شاں کردہ دور	۸۳۶۷	۸۴۵
پس آنگاہ خود شتر را حیحیم	بتکلیف شاں نرا باند از نعیم	۸۳۶۸	۸۴۵
بے گشت آزر دہاں ہشت	طفیل معاصی اس قوم زشت	۸۳۶۹	۸۴۵
ملک را بہتی در پیچے افکند	بلے صحبت بد اثر ہا کند	۸۳۷۰	۸۴۵
سکونت مدہ جز بکوئے کرام	خدا یا ہمہ مقبلاں را مدام	۸۳۷۱	۸۴۵
نگہ دار از صحبت مدبراں	ہمہ مو منازا دریں کارواں	۸۳۷۲	۸۴۵

سبب مومن کر جمیل شیخ الاسلام نظام الحق الدین

بداندہر جا کہ کار آگہاں ۸۳۷۱
کو اقدام ایشانست قائم جہاں

باقدام مردان دیں بستہ اند	جہانزاکا ساس یقین بستہ اند	۸۳۶۰	۸۳۵۹
بہر عمر مہ ہست با حاصیلے	بہر کشورے ہست صاحب دلے	۸۳۶۰	۸۳۶۰
ولے در پناہ فقیرے بود	بہر ملک گرچہ امیرے بود	۸۳۶۰	۸۳۶۱
فقیراں بلا پوشش کشور بوند	امیراں بکشور اگر کس بوند	۸۳۶۰	۸۳۶۲
نماند بسا خیمہ ہفتین	گراوتا دہنود بروے زمین	۸۳۶۰	۸۳۶۳
کہ باشد جہاں در طفیل ام	بدانند مردان ثابت قدم	۸۳۶۰	۸۳۶۴
کہ از مرز دوسے برآرد دمار	چو خواہد خداوند لیل و نہار	۸۳۶۰	۸۳۶۵
نخنین برارند مرداں قدوم	بفرمان ایزد ازاں مرز دہوم	۸۳۶۰	۸۳۶۶
کند اندراں ملک فرماں روا	دزاں پس یکے خالے را خدا	۸۳۸۰	۸۳۶۷
کہ چون وقت ابطال دہلی رسید	شدیم زیر ان اختر سعید	۸۳۸۰	۸۳۶۸
بلاذ ملک پستہ اسم	نظام الحق آں پیر ثابت قدم	۸۳۸۰	۸۳۶۹
چو خستہ ہمہ انبیا مصطفیٰ	تجد کہ شد خاتم اولیا	۸۳۸۰	۸۳۷۰
شرعاً سادش شدہ تاج وار	ز خاک درش خسروان آتا جدار	۸۳۸۰	۸۳۷۱
بصدا گونہ خورد از زمانہ قضا	بر او رنگ تاورد سر در صفا	۸۳۸۰	۸۳۷۲
بر ایوان او سود خانال جباہ	سلاطین بر ایوان او بار خواہ	۸۳۸۰	۸۳۷۳
بچو یک زنی گشتہ راضی ملوک	بدر گاہ آں شاہ ملک سلوک	۸۳۸۰	۸۳۷۴
چہ داند زمین در جبہ آسمان	چہ گوید کسے وصف آں آستان	۸۳۸۰	۸۳۷۵
بود آگہ از رہ ردان رہنما می	ندانند کسے قدر او جز خداے	۸۳۸۰	۸۳۷۶
مقرر بدو ملک ہندوستان	خدا را یکے بود از دوستان	۸۳۹۰	۸۳۷۷
قدم زد ز دہلی بسکے دگر	نخنین ہاں مرز سر زانہ فر	۸۳۹۰	۸۳۷۸
دراں ملک شد فتنہ کامیاب	دزاں پس شد آں شہر و کشور خراب	۸۳۹۰	۸۳۷۹
بفرمان ایزد ازاں تخت گاہ	قدم نالہ برداشت آں مرد راہ	۸۳۹۰	۸۳۸۰
بجز عصہ جام شرابے نخورد	دراں تختکہ کس خوش آبے نخورد	۸۳۹۰	۸۳۸۱

فساد و خطر جائے ایشان نشست
نوا میشت سر در خسروانی نہاد
چہ گویم گذشت آنچه آنجا گذشت

از آں ملک امن و اماں خست بست
ہمہ شہر یکسر پریشان فتاد
ہمہ خلق آسودہ آسیمہ گشت

۸۳۸۲-۸۳۹۵

۸۳۸۳-۸۳۹۵

۸۳۸۴-۸۳۹۵

ذکر آبادانی دیوگیر متضمن ذکر جمیل شیخ الحق برہان الملئہ والدین

کہ گیرنگ بنود بلیس و نہار
گئے بر دہ خار دگا ہے رطب
کنڈ گاہ آباد و گاہے خراب
گئے تازہ وار و ز باد بہار
بیاٹے دگر نون شا نہ نہال
بدستے دگر نو عمارت کند
دگر را بجاں بندہ فرماں شود
بسر کم برد و دستی پاکسے
گئے دوست رادست دشمن دہ
کز دگشت پیدا چہ دشمن دہ
چہ خوش گفت و آرا ملک کلام
سیکے را درون دگر کا شستن
بہشت بریں گشتہ دار العذاب
شقائے آزیں ملک شد گونہ گیر
دریں بوم دبر و لغت شد پدید

یکے نیک رسم است ایں روزگار
عجب گلشنے دارد از روز و شب
بیک دست آتش بیک دست آب
بسوزد گئے از خزاں لالہ زار
بیک مرغزارے گر آرد زوال
بشہر کہن گر چہ آتش زند
کے را اگر دشمن جاں شود
بیکے چند سازد ایاہر کے
گئے سر بفرمان دشمن نہند
جہاں کیست ایں جگہ فرمان آوت
چو آں باغ را دیدہ تازہ بدام
جہاں دار داند جہاں دا شستن
غرم چونکہ شد شہر دلی خراب
سعادت رخ آورد در دیوگیر
ہم از خلق دہلی کہ عشری رسید

۸۳۸۵-۸۳۹۵

۸۳۸۶-۸۳۹۵

۸۳۸۷-۸۳۹۵

۸۳۸۸-۸۳۹۵

۸۳۸۹-۸۳۹۵

۸۳۹۰-۸۳۹۵

۸۳۹۱-۸۳۹۵

۸۳۹۲-۸۳۹۵

۸۳۹۳-۸۳۹۵

۸۳۹۴-۸۳۹۵

۸۳۹۵-۸۳۹۵

۸۳۹۶-۸۳۹۵

۸۳۹۷-۸۳۹۵

۸۳۹۸-۸۳۹۵

۸۳۹۹-۸۳۹۵

۸۴۰۰-۸۳۹۵

۸۴۰۱-۸۳۹۵

۸۴۰۲-۸۳۹۵

۸۴۰۳-۸۳۹۵

۸۴۰۴-۸۳۹۵

۸۴۰۵-۸۳۹۵

فرہم دریں ملک و کشور شدند	ز دہلی گریستے کہ اتر شدند	۸۴۱۲	۸۵۰۰
جمن در جمن کاغذ و کاغذ گشت	ہم از شہر کشور پیر و پیر گشت	۸۴۱۳	۸۵۰۱
کہ ہر یک بدہیم شاہی رسید	ز کوشش بسے گوہر اند پدید	۸۴۱۵	۸۵۰۲
سر حریج گشت از تماشاچی او	بسے رست سبزہ ز سحر لے او	۸۴۱۶	۸۵۰۳
خطاب نوش دولت آباد گشت	سوادش چو بتان شد او گشت	۸۴۱۷	۸۵۰۴
از انش جہاں دولت آباد خواند	بسے اہل دولت در ان شہر ماند	۸۴۱۸	۸۵۰۵
ہوایش شد چوں ہوا ہی بہشت	ہمہ خاک او گشتہ عنبر بہشت	۸۴۱۹	۸۵۰۶
در ان شہر گشتہ سکونت پند	ز ہر جنس خلق از نواحی ہند	۸۴۲۰	۸۵۰۷
ہمہ شہر معمور شد کو کوبی	ز ہر سودر و خلق آرد و روی	۸۴۲۱	۸۵۰۸
کہ شد خاموش ہر کجا منقلے	سکونت در کرد و صاحب دلے	۸۴۲۲	۸۵۰۹
بہر وصف در ملک عالم غریب	گرفتہ ز اسماء کامل نصیب	۸۴۲۳	۸۵۱۰
ملک اند کرد و درش روز و شب	فلک خواند برہان دینش لقب	۸۴۲۴	۸۵۱۱
نشان گشتہ ذاتش ز اہل یقین	شدہ نام او حجت اہل دین	۸۴۲۵	۸۵۱۲
مہ صاحب بر ان مرد ثابت قدم	شب و روز او تا دو بیدار ہم	۸۴۲۶	۸۵۱۳
ظہور آمد و خبر عہ کاس او	ہمہ عیسوی گشتہ انفس او	۸۴۲۷	۸۵۱۴
دش کاروان ریاسو خند	چراغ معارفیش افزوختہ	۸۴۲۸	۸۵۱۵
رو تیرہ دیدہ بچشم دگر	فر و بستہ چوں بالہاں چشم ہر	۸۴۲۹	۸۵۱۶
بے زہتش گشتہ دار الکفران	ہمہ دولت آبا و از باغ واران	۸۴۳۰	۸۵۱۷
باقبال آن مرد روشن ضمیر	ملک خانہ گشتہ ہمہ دیوگیر	۸۴۳۱	۸۵۱۸
کہ آن ہر دو آید ز دال بلاد	اگر خلق کردی بخور و داف	۸۴۳۲	۸۵۱۹
گذشتی ہمہ کشور و شہر ہر ہم	طیفل بہاں مرد ثابت قدم	۸۴۳۳	۸۵۲۰
بہین صلاحش نکردی اثر	گناد و شقاوت دریں بوم دہر	۸۴۳۴	۸۵۲۱
شدی محو از نور ہدیش فساد	سری در نکردی بلا در بلا و	۸۴۳۵	۸۵۲۲

ہم آخو چو زین ملک دولت بگشت	۸۴۳۶
ہماں فتنہ شیخ جفا برکشید	۸۴۳۷
ہماں مرد زاید ر قلم بر گرفت	۸۴۳۸
درآمد ز بیداد اہر سولغیر	۸۴۳۹
در بند از ظلم یکسر کشاد	۸۴۴۰
ز ہر یک طلب کرد مالے بزور	۸۴۴۱
بشہوت ہی گشت برخستہ را	۸۴۴۲
عواناں بہر جانے تا خفتند	۸۴۴۳
ہمہ شہر از ان فتنہ یا مال گشت	۸۴۴۴
اسیر آمدہ یک بیک ننہاں	۸۴۴۵
بے سردر آن حادثہ سر نہاد	۸۴۴۶
بساط نشاط آسماں در نوشت	
بسلاک ستم خلق را در کشید	
فلک رسم بیدادی از سر گرفت	
ہمہ دولت آباد شد دیو گیر	
دلے نام او بند عدلی نہاد	
ہمہ کشور افتاد در شہ و شور	
مشکبہ ہی کرد ہر بستہ را	
بے خانہ ازین بر انداختند	
ہمہ خلق از ان ظلم و حال گشت	
گدائی گناں در پذیر مکر ماں	
بے تن در آن واقعہ جاں بداد	

ذکر سیم و آہن و چہم

شنیدم ہماں خسرووں پرست	۸۴۴۷
چو شنیدم از نہایت گناں فساد	۸۴۴۸
بدل گفت کین خلق آسود حال	۸۴۴۹
بتاراج شاں جیلہاں ختم	۸۴۵۰
ہنوز نایس طایفہ برتسار	۸۴۵۱
ہماں بہ کہ پیشتی شاں بٹکنم	۸۴۵۲
چو مفلس شود ہر کجا منعے	۸۴۵۳
نمود ہر یک از لطمہ فاقہ پست	۸۴۵۴
کہ بر قصد اصحاب دین برشت	
کہ معمور شد باز ہر سو بلاد	
تلف می نکرد دوز پستی مال	
بتدبیر شاں تعبیر باختم	
پیشتی اموال در ہر زیار	
بتدبیر شاں جملہ مفلس گنم	
بگدائی گناں در پذیر مکر مے	
کے مر کے را نگیر دبدست	

کے لئے ناخوش زو اندر نہفت	شدیم چو شہ بادل این نقشہ گفت	۸۴۵۵
ہم گشت پر ز جہان خراب	دگر روز گز جنبش آفتاب	۸۴۵۶
بخازن کہ تو لیں ہر سیم وزر	بفرمود شاہ مخرب سیر	۸۴۵۷
سپارد بابل منزلے درم	سراسر ہمہ آہن و چرم ہسم	۸۴۵۸
ہم مہر بر آہن دست کش کند	بدان تازہ سر کبنا نوزند	۸۴۵۹ F ۲۵۱
رفتار نگارند از نام شاہ	وزاں پس براں مہر بار سیاہ	۸۴۶۰
منزد بر جنین مہر ناخوش رقم	یکے نام شاہی چنین پرستیم	۸۴۶۱
یکے نقشہ پیدا شد اندر دیار	غرض چوں چنین سنگہ زو شہ یار	۸۴۶۲
بر آرد یکے نالہ الا ہر از	کرانہ ہرہ کریم آں قسلبہ باز	۸۴۶۳
مسعی خریدند بر وزن زر	ہمہ خلق از بیم آں بد گہر	۸۴۶۴
ز آہن ہمہ کا نہا شد تہی	ز او نہ سس خانہا شد تہی	۸۴۶۵
شدہ انجہ سیم و دینار زر	بہر جای کے طشت و کفش و تبر	۸۴۶۶
گہر بیع کردند از بیم جال	بیک پارہ آ آئین ناقداں	۸۴۶۷
ہمہ خاک شد ہر کجا بود مال	بچو زان مہر ناخوش بر آمدہ سال	۸۴۶۸
کہ کس مہر مس را نکیر و بدست	یکے روز فرمود آں زر پرست	۸۴۶۹
کے کم خریدد بیکد انگ نیم	دو صد تکہ زان مہر ناستقیم	۸۴۷۰
چو از قلب آگہر خاکستری	ہمہ خاک حاصل شد از ہر زرتی	۸۴۷۱
بکشور چنین ظلم شد آشکار	تہی دست شد در سرمایہ دار	۸۴۷۲

ذکر مبدل شدن غربت و دستہ باد بعشرت متضمن ذکر
جمیل زینت سجادہ شیخ شاد خیزن الحق والدین

ز باد و ز آل گشت چوں بوستان	چو از ظلم شد ملک ہندوستان	۸۴۷۳
بہر جانبہ قحط مہلک فتاد	ہمد از شوکت خلق اندر بلاد	۸۴۷۴
ہمیں آدمی خورد ہر آدمی	ورآد باد لاد آدمی	۸۴۷۵
بہر جا کہ بد غلہ شد تو تیا	بہر جازرے بود شد کیسا	۸۴۷۶
شد از تنگدستی ہمہ یا مال	نہ بر کس درم نے فراخی سال	۸۴۷۷
شد از قحط و افلاس و فراک پست	کے گز ستمہائے خسرو برست	۸۴۷۸
خصوصاً کہ در کشور دیو گسیر	نماندہ یکے مرد روشن ضمیر	۸۴۷۹
ز غوغائے ایام ایمن شوند	کہ در ماندگاں در پناہش شوند	۸۴۸۰
برآمد بجائے ریاحیں نہ قوم	سعادت رہودند ازین مرز و بوم	۸۴۸۱
بے خلق می شد بہر روز کم	جہاں غرقہ می شد بگرداب غم	۸۴۸۲
یکے مرد سنی پدید از گشت	ہم آخر چو دور شقاوت گذشت	۸۴۸۳
زین باز گرداب محنت کشید	زماں از دست ستم و اخید	۸۴۸۴
کہ مقبول کو نین کردش خدا	لقب زین دیں گشت آن مرد را	۸۴۸۵
زدینا و عقبی دلش خاصہ	بعلم و عمل ذاتش آراستہ	۸۴۸۶
کہ شد تو سن نفس رانش تہام	ریاضت جہاں داد ہر صبح و شام	۸۴۸۷
ز بولیش شدہ تازہ گلزار حشت	ز خلقش جہاں گشتہ باغ بہشت	۸۴۸۸
بجز صفا ہمدوم بوسید	براہ و دنا ہمہ نگہ بویزد	۸۴۸۹
برستہ ہمہ کشور دیو گسیر	طفیل جہاں مرد روشن ضمیر	۸۴۹۰
انراں اخترش سر بکیو کشید	جہاں خان قتل پناہش گزید	۸۴۹۱
جہاں گسیر داند پناہ فقیر	بلے ہر کجا با سعادت امیر	۸۴۹۲
برست این بر و بوم از ظلم شاہ	غرض در پناہ جہاں مرد راہ	۸۴۹۳
مشرفت از ملک ہندوستان	شدہ تازہ باز از سر این بوستان	۸۴۹۴
در اطراف این شہ بوم بر کاہراں	کم آزار و کم تر فرمان دہاں	۸۴۹۵

۸۴۹۶	بہد چین شاہ بیداد گر	برستہ زبیدی اس بوم و بر
۸۴۹۷	دگر خالے ہم بفرمان شاہ	رشتہ دی وراں کنور از سخت گاہ
۸۴۹۸	دریں بوم و بردست کم یافتہ	بر آشفتنہ بر شاہ بشتافتہ
۸۴۹۹	بدہلی رہا کرد دیوار و در	شدہ خلق ساکن دریں بوم و بر
۸۵۰۰	بدہلی بجست نام دہلی نامد	سعادت سر از ابا یدر بخواند
۸۵۰۱	بریں جلد تا چاروہ سال رست	سعادت ازین ملک کیجور گاست
۸۵۰۲	ہم آخر چو مرداں ازین مرز بوم	سبک برگرفتہ یکسر قدم

رسیدن ترمہ شیریں در ہندوستان

۸۵۰۳	یکے روز یکے ز ملتان رسید	نفیرے بر ایوان خسرو کشید
۸۵۰۴	بفریاد گفتا کہ فوج منسل	بر اوی ہم از آدمی بستہ پل
۸۵۰۵	خروشاں گذشت از لب جویبار	بگردوں رسانید گرد دیار
۸۵۰۶	بسے تا صبح کردہ در حدسند	ہمی تازد اکنون در اقصائی ہند
۸۵۰۷	چو خسرو ازین حال آگاہ گشت	کہ از حد ملتان ملا عین گذشت
۸۵۰۸	کمر بست در کار لشکر کشی	بر رسم کلداری و سر کشی
۸۵۰۹	نویدے رواں کردہ در ہر طرف	طلب کرد افواج خود صف صفت
۸۵۱۰	سپاہے گراں راندہ صفدرے	نہر بری در آمد نہ ہر کشورے
۸۵۱۱	یکے انجن شد نہر لشکر اراں	بد نہال ہر یک سپاہ گراں
۸۵۱۲	چو شد عرض آں لشکر بے حد	کہ در حضرت آمد برائے مدد
۸۵۱۳	نشنیدم مہندسین شمر دہ سوار	بد فقر در آور دیا نصہ ہزار
۸۵۱۴	ز سیری سپہ خیمہ زد تا بجود	بہر روز فوج برومی فزود
۸۵۱۵	دگر روز یکے در آمد شتاب	دعا گفت مر شاہ مالک رقاب

زبان زچو اہل تظلم کشاد	پس آنکہ زمین را بے بوسہ داد	۸۵۱۶
بمیر تہ مغل میکند ترک تاز	بگفتا سہ روز ست ای سیر فراز	۸۵۱۷
نکستے نیست جز شاہ فریاد رس	اسیر آمدہ خلق اندر نقص	۸۵۱۸
خرابی پدید آمدہ در دیار	خزیدہ ہمہ خلق اندر حصار	۸۵۱۹
بجو شید زوسیل ہر سو بزور	یکے لشکرے ہچو دوریا شور	۸۵۲۰
در آں لشکر شوم سرشکر ست	ہما تر مہ شیرین کہ نام آدرست	۸۵۲۱
کہ آمد صف فتنہ نزدیک تر	چو از پیک بشنید شاہ ای خبر	۸۵۲۲
کہ راند سبک سوی میر تہ سپاہ	بدان پور لغیر لغیر بود شاہ	۸۵۲۳
ز تازی سواران پیل دہ ہزار	برد با خود آں سرکش نامدار	۸۵۲۴
نماید بدیشاں یکے دست برد	بغفلت چو یا بد معسل را برد	۸۵۲۵
کہ نتوان زدن فوج برفوج شاں	و گر خود بہ بیند محسے چناں	۸۵۲۶
چو مرداں بود روز و شب ہوشیار	ابا جملہ لشکر رود در حصار	۸۵۲۷
زند در کیوں گاہ دشمن کمیں	بہر جایکے قاب بیند زین	۸۵۲۸
سپہ راند از بہر تاراج شاں	و گر پیشتر جنبہ افواج شاں	۸۵۲۹
فدہ در میان سپاہ فتن	ازاں سو تو آسمی ازین سوی من	۸۵۳۰
بیک حملہ افواج شاں بشکینم	یکے روز ناگہ برایشاں ز نیم	۸۵۳۱
بزد کو سدا فوج برول کشید	چو فرمان شدہ پور بغرا شنید	۸۵۳۲ ۲۴۵۳
ہمی جست فرصت پئے ترک و تاز	بمیر تہ چو ز غیمہ آں سیر فراز	۸۵۳۳
سپاہ ملا عین نمودار گرد	یکے روز بر آسمان رفت گرد	۸۵۳۴
رہا کرد افواج خود جہلہ پس	ہماں تر مہ شیرین مقلوب کس	۸۵۳۵
بد نہال او جندہ پانصد سوار	یکے امواج واری رسید از حصار	۸۵۳۶
بزد کو سدا پرکار و جنگی دہل	چو یوسف تنک دید فوج مغل	۸۵۳۷
ابا سیر فرازان و گردن کشاں	برول آمد از حصن چوں سر کشاں	۸۵۳۸

۸۵۳۹	مغل چوں تنگ بود از کج تافت	گر زیاں سوی لشکر خود تافت
۸۵۴۰	از یاشاں یکے مرد چوں از دها	کہ بودی پسر خواہر ترمہ را
۸۵۴۱	فرود آمدہ بود در روز کار	شہرانی ہمچو در بادہ سوار
۸۵۴۲	چپ و راست افواج از دیک گشت	چو بدست ازین حال آگہ گشت
۸۵۴۳	در آمدیکے فوج ہندوستان	مراور اگر فتند باد و ستاں
۸۵۴۴	بگردن دوسے حصارش رواں	وزا بجا شدہ پیشتر صفدر اں
۸۵۴۵	مغل لشکر خود چو نزدیک دید	پہ پشتی لشکر عنانرا کشید
۸۵۴۶	دو چارے بخوردند مردان کار	در آوینت از ہر دو جانب سوار
۸۵۴۷	ز فوج مغل ناگہاں ہوی غارت	یکے رستخیزی زہر سوی غارت
۸۵۴۸	بر آمد ز خمبرہ زانسان خودش	کہ مغز سر ہندی اں شد کوشش
۸۵۴۹	سواران ہندی عنان تافتند	سوی کشور خویش بشتافتند
۸۵۵۰	فرستاد یوسف بحضرت خبر	کہ فوج مغل تافت از ہند سر
۸۵۵۱	گرشہ کہ آمد بد کشش اسیر	فرستاد بر شاہ آفاق گیر
۸۵۵۲	ببستہ جاں مرد راست پا	کہ بودی پسر خواہر ترمہ را
۸۵۵۳	فرستاد در حضرت شہریار	نہ تنہا کہ با صدیل نامدار
۸۵۵۴	خبر چوں بشاہ سرا فرار گشت	کہ از ہند فوج مغل باز گشت
۸۵۵۵	بزد کوش و بار بار کی بر پشت	سپہ را ندوبال شاں در پشت
۸۵۵۶	خزیدہ سواری فرستاد پیش	خود آہستہ میسر اند بگاہ خویش
۸۵۵۷	بتہا نیسر آمد چو رایات شاہ	فرستاد از انجا فراد اں سیاہ
۸۵۵۸	بدنبال اں لشکر شوم بے	ہمی رفت لشکر بفرمان وے
۸۵۵۹	سپہ کردنبال اں قوم شوم	کہ کم باد بے شاں ازین مرز بوم
۸۵۶۰	ہمہ تنگ چستان بینی فراخ	دہنہا، شاں ہمچو در ہا کاخ
۸۵۶۱	شب و روز از بینی بست شاں	بہر سوی ز داب گشتہ چکان

بے خوں نشان رخت تا آب سند	چو دنبال شاں کرد افواج ہند	۸۵۶۲
علمہا و شاں بر زمیں میزدند	بہر قلب گاہے کیس میزدند	۸۵۶۳
شہ از چہرگی شاں بے می گزید	چو افواج در حضرت شہ رسید	۸۵۶۴
رداں کرد لشکر سے تخت گاہ	پس آنکہ ز تختانیسر آں بادشاہ	۸۵۶۵
کہ خواندیشش پہواہہ کوئل دیار	یکے ہندوی بدور آں روزگار	۸۵۶۶
تنش خاکی و اختر شش نش	بسر داشت دعوی گردن کشتی	۸۵۶۷
بماولے مالوت ادیر گزشت	شنیدم کہ خسرو گہ باز گشت	۸۵۶۸
کہ خضہ ست با جمیع آں مرد راہ	معین الدین آں سنجری دین شاہ	۸۵۶۹
از انجا سوی تخت گاہ راہ کرد	چو از زیارت شہنشاہ کرد	۸۵۷۰
ہے چند خلقے لبشہر آرمید	چو رایات اعلیٰ بحضرت رسید	۸۵۷۱

فرستادن سلطان محمد شاہ بن تغلق شاہ در کوہ قراجل بر نیت تلف شدن خلق

بگل گشت سوی چین سر نہاد	کے روز شہ اول بایداد	۸۵۷۲
بیازار باکو کہہ می گزشت	ز گلگشت گزرا چوں باز گشت	۸۵۷۳
کسے بود در بیج کس می خرید	بہر سوی ابنو ہی خلق دید	۸۵۷۴
کہ معمورست این شہر و کشور ہنوز	بدل گفت آں شاہ آفاق سوز	۸۵۷۵
ہمی داشت این راز در دل نہاں	بتدبیر باید تلف کرد شاں	۸۵۷۶
ہمی چارہ کشتن خلق دید	وز انجا بدار الحلافہ رسید	۸۵۷۷
بر آورد سر شاہ سیار گاہ	دگر روز گز غرفہ آسمان	۸۵۷۸
یکے بار گاہے بتسلیمت زنند	بفرمود تا طبل رحلت زنند	۸۵۷۹

۸۵۸۰	خروشن تبیرہ بگردوں رسید	سپہ سر بسر خیمہ بیروں کشید
۸۵۸۱	بخشرد ملک گفت فرماں روا	کہ بودے پسر خواہر شاہ را
۸۵۸۲	بسر لشکرے خیمہ بیروں زند	طنا بش بران سوی گردوں زند
۸۵۸۳	نامقاسی دہلی سبک بگذرد	سپہ را بکوہ قراصل برد
۸۵۸۴	در انداز این لشکر باشکوہ	بکوہ قراصل گرد ہا گردہ
۸۵۸۵	سپہ را در آدر دران غار ہا	کہ ہر یک برایتا شست از خار ہا
۸۵۸۶	کشند ہمہ لشکر خویش را	پریشاں کند خلق فردیش را
۸۵۸۷	مگر کم شود اندرین مرتز و بوم	از ان خلق ادبائش ہر سو بجوم
۸۵۸۸	شنیدم کہ خسرو دران روزگار	برو تا مزد کرد یک لک سوار
۸۵۸۹	چو خسرو ملک در قراصل رسید	ز فرماں خسرو گریزے ندید
۸۵۹۰	بفرمود تا لشکر از ہر طرف	در آید بہ پنجویہ نصف نصف
۸۵۹۱	پس آنگاہ نام آدران حتم	کہ بودند چون از دہا و دژم
۸۵۹۲	تکے جوے آبے تیر کوہ وید	کہ گردش مغیلان انہود وید
۸۵۹۳	علتے عجب درد ہا نش نہاں	یکردہ حکیمان ہند و ستاں
۸۵۹۴	بسر چشمہ او کلیدی عجب	گر شبے رونامزد روز و شب
۸۵۹۵	کہ گر گزشتہ دارند صحرا بود	و گر بر کشا نید دریا بود
۸۵۹۶	چو بگذشت لشکر از ان قویار	در افتاد در غار و در کوہ ہار
۸۵۹۷	رہی داد ہند و سپہ را بکوہ	رہا کرد کاہد گرد ہا گردہ
۸۵۹۸	چو افتاد لشکر بہر کوہ و غار	بجو شنید ہند و از ان کوہ ہار
۸۵۹۹	بہر قلب گاہے گرفتند راہ	بر بستند ہر سو رہی بر سیاہ
۸۶۰۰	شنیدم کہ از ان چند یک لک سوار	بروں آمدہ بہ پنج یا شش ہزار
۸۶۰۱	چو بر شہ رسید این گردہ ترزند	بجست از بازارفت عین گزند
۸۶۰۲	بتندی بر آورد و خسرو نہاں	کہ احمست پایان ہند و ستان

۸۶۰۳	سلامت چرا آمدید از بلا	چرا جان ندادید در غار با
۸۶۰۴	نگنید اصحاب را در خطر	بگردید آنکھ از آنجنا حد
۸۶۰۵	بریں سوے چون زمرہ بیوفا	رہا کردہ یاران ہم جنس را
۸۶۰۶	گر یزاں سپردید یکسر غناں	ز سستی دل ملک از بسیم جاں
۸۶۰۷	گروہے کواں کوہ عالم رسید	بریں تہمت آں شاہ شال سر رسید
۸۶۰۸	ہمہ حال خسرو در اں روزگار	بر آورد گردے ز شہر و دیار
۸۶۰۹	وزاں پس عواناں مردم شکار	رواں کرد در ہر طرف شہر یار
۸۶۱۰	کہ از ہر قبیلہ بر آرد گرد	تہ خنجر آرد ہر جا کہ مرد
۸۶۱۱	ستانند اموال از منعمان	ربانید املاک از مکر ماں
۸۶۱۲	بہر جامے است گردن زنند	بہر جا کہی ست مغلس کنند
۸۶۱۳	اسیر آمدہ ہر کجا بہر کشتی	زدہ ہر کجا خانہ بد آشتی
۸۶۱۴	عقوبت بہر جانبے سیکندشت	چہ شہر و چہ کشور چہ کوہ و چہ دشت
۸۶۱۵	بے مرد زیر شکبہ بگرد	بجست آنکھ زین بوم برخت برد

۴۲۵۵

ذکر برکشتن سید جلال در معبر و علاحدہ شدن از تختگاہ و عزیمت سلطان محمد شاہ ابن تغلق شاہ جلالنگ

۸۶۱۶	بمعبر خوانے کہ آہنگ کرد	مگر گردہ زد بتنور سرد
۸۶۱۷	بمعبر کیے سیدی کو تو ال	دراں وقت بودست تاش جلال
۸۶۱۸	بزد کوس و ز شاہ دہلی گذشت	بکشت از سران تلخواں ہفت ہشت
۸۶۱۹	بر آورد چہ ترے برسم شہاں	چو بنید این نقشہ شاہ جہاں
۸۶۲۰	رواں شد بیک با سیاہی کراں	سیا ہش ہمہ یز سرش کراں

مہر یک دودر دولت آباد دید	ہمی راند تاسر بد کہن کشید	۸۶۲۱
رسید اندراں بوم و بر بے درنگ	وزا تنجاسہ راند سوے تلنگ	۸۶۲۲
ہچی کرد تدبیر آں شہر یار	مہر یک دوا آنجا پے کارزار	۸۶۲۳
ابا فوج معبر شکست آورد	کہ اقلیم معبر بدست آورد	۸۶۲۴
وزید اندراں شہر باد سموم	شنیدم بتا غیر اقدام شوم	۸۶۲۵
بسے آدمی جاں باپرد سپرد	دراں واقعہ خلق بسیار مرد	۸۶۲۶
ازیں حادثہ شاہ آشفتنہ ماند	بہر خانہ بس آدمی خفتہ ماند	۸۶۲۷
دشمن زان تماشا پر انگار شد	تنش نیز زان باد بمبار شد	۸۶۲۸
چون بمی سپر دند جان بیش و کم	زافوج دہلی سران خشم	۸۶۲۹
کہ خود ہم ازان باد در تزع بود	شہنشاہ ازان شہر عطف نمود	۸۶۳۰
الانخ ورا آمد در اثناء راہ	بہمدی نشستہ ہی رفت شاہ	۸۶۳۱
ہمی گفت کاے ملجاہ آدریں	دعا گفت و بہناد شمر بر زمین	۸۶۳۲
فرستاد بر شاہ فیروز جنگ	ہاں خان قتلغ مر بے درنگ	۸۶۳۳
کہ ایں راز در سمع خسرو ساں	یکے راز بہانیش گفت خاں	۸۶۳۴
مہر شد کہ برگشت از شہر ہشتنگ	بگو کاے جہانگیر فیروز جنگ	۸۶۳۵
بکوہ بد سرا شد آں سست مرد	زافصحا و تسلیم شہ عطف کرد	۸۶۳۶
شہنشاہ سپہ را بجای کشید	چو اندر حوالی سپہ در رسید	۸۶۳۷
پہنہ جای ہند دست نگاہ فرار	بہر چند کاں بازہ پایدار	۸۶۳۸
سپہ راند ہر سو پے ترک تاز	نزد دل سپہ کرد آں سرفراز	۸۶۳۹
بزد سر و ازان مرز بیروں قتاد	بگوشش ہشتنگ ایں خبر جوں فتاد	۸۶۴۰
زاشتر دلی اشک ریزاں برفت	باقصحا کو کن گریزاں برفت	۸۶۴۱
کہ در شب شگافد سر موے را	در لیا چیاں شہسوار و غا	۸۶۴۲ ۴۲۵۶
باقصحا ہند و ستاں نامدار	سلی دست و چالاک و چالک سوار	۸۶۴۳

دلاور بودست فیروز جنگ	۸۶۴۴
غرض چونکہ بشنید کال نالکار	۸۶۴۵
بفرمود کال خان قتل خطاب	۸۶۴۶
سیار بدستش اماں نامہ را	۸۶۴۷
یفرقان نشہ خان فیروز جنگ	۸۶۴۸
برفت در سائید اورا بشاہ	۸۶۴۹
یکے ماہ در دولت آباد ماند	۸۶۵۰
ہی رفت منزل بہ منزل حتم	۸۶۵۱
بہر کار پیکار یعنی ہشتنگ	
پسردہ است کوکن عمان فرار	
رود رود بر دستش آرد شتاب	
بحضرت کشدم و خود کامہ را	
جریدہ رواں شد بسوی ہشتنگ	
وز آنجا بکشتہ رواں شد سپاہ	
دگر روز در سمت دہلی برآمد	
شہنشہ درو با فرادان خدم	

ذکر برکشتن شاہو و گلچند رو ہلا جوں

بر سبیل ایجاز

چونشہ راز لاہور دیدند دور	۸۶۵۲
بگشتند از شاہ دریا حشم	۸۶۵۳
کہ کش در خور خواجگی جہاں	۸۶۵۴
سران سپہ جملہ یکجاے کرد	۸۶۵۵
چو سر تیز و دیکر سران بی حساب	۸۶۵۶
زافواج برگشتہ کال خوش فشاں	۸۶۵۷
دگر بار بروید گراں یافت دست	۸۶۵۸
گرفتہ از پیشاں سر چند را	۸۶۵۹
ابا سر فرازان کشور کشای	۸۶۶۰
شنیدم گرہے ز راہ غرور	
چو شاہو ہلا جوں و گلچند ہم	
ہماں صاحب مقبل کال	
بزد کوس بر قصد شاں سائے کرد	
چو قیراں کہ صفدر شد اورا خطاب	
ز دہلی بسمت لہا ور راند	
بیکار افواج شاہو شکست	
شکستہ ہلا جوں و گلچند را	
وز آنجا سوئی حضرت آورد راکے	

رسیدن سلطان محمد در دہلی و تلف کردن بقیہ خلق

چو شد با چشم سر بدلی کشید	۸۶۶۱
گر ہے کسالم رسید از و با	۸۶۶۲
بہر کوے بگماشتہ مخبر اس	۸۶۶۳
با نیکست دیوان غوثی بشہر	۸۶۶۴
یکے را بہتال یکے را بزور	۸۶۶۵
ز ظلمش ہمہ خلق مضطر شدہ	۸۶۶۶
گر ہے کہ بودند از دور دست	۸۶۶۷
بمجمعہ جدا گانہ شد تخت گاہ	۸۶۶۸
یکے مرد کش خردین شد لقب	۸۶۶۹
پس از نقل بہرام خان گزین	۸۶۷۰
حشمتہا و خود چوں تملک کرد شاہ	۸۶۷۱
پے ضبط اطراف زورش نماند	۸۶۷۲
حشم از دبا تملک کمتر رسید	
تملک شاہ ہی کرد شاہ از جفا	
کہ گیرند خستے بہر سوراں	
درو نامزد قوتی از اہل قہر	
ہمی بست و می کشت و می کرد کور	
شعب در ہمہ شہر و کشور شدہ	
بگشتند از آب شاہ ظالم پرست	
جلال اندراں تختگاہ گشت شاہ	
با کھ سنوئی ادرک دشور و شعب	
بر آور و چستہ می ہماں خودیں	
بے خلق از و کشتہ شد گی گناہ	
ز خلق زبوں جو یخوں می نشانند	

قصہ گشتن عین الدین ماہرو

ہماں شاہ عاجز کش و فتنہ جنگ	۸۶۷۳
کہ سر کا بری خواند شش روز گار	۸۶۷۴
بگل گشت آن بارغ مرکب جہاند	۸۶۷۵
ابا لشکر و بیل و اسباب خویش	۸۶۷۶
برابر برد جملہ اسباب جنگ	۸۶۷۷ F254
ہمی رفت تماجرہ کرد آب را	۸۶۷۸
سر از خدمت شاہ ظالم کشید	۸۶۷۹
سپہ را دلے داد ہشیار کرد	۸۶۸۰
باقصا و دلی براں سو گنگ	
بہشتے بنا کرد شداد و ادر	
یکے روز از شہر لشکر براند	
ہماں عین دیں را فرستاد پیش	
بفرمود تا بگذر د آب گنگ	
چو شد عین دیں از سیاہش جدا	
ہمہ لشکر و بیل با خویش دید	
بگشت از شہر و از بدکار کرد	

۸۶۸۱	بگفتا کہ لے سرکشان دیار	پہر جو ظلم دل بست این نابکار
۸۶۸۲	یہ لگان مرور از سران چشم	ز افواج ہندوستان کرد کم
۸۶۸۳	یکے مرد تنہا چہ خاص و چہ عام	بر انداخت اولاد آدم تمام
۸۶۸۴	گر او شد بہندوستان بادشاہ	خروج ست بر شاہ ظالم روا
۸۶۸۵	زبوناں اگر جسلہ یکدل شوند	برور و زنجیر با مقابل شوند
۸۶۸۶	یقین و اخوندایں بروہوم را	کہ بس گشت شہ خلق مظلم را
۸۶۸۷	اگر بادشاہست ہم یکتین است	ہم از جنس باست اچھا ہر منست
۸۶۸۸	از تنہا بے گفت آن عین دیں	کہ از ظالم وار ہد آیں زمین
	ولیکن چو ثباتی است شوم گناہ	کسے کم شدش یار و حرب گاہ

مصا کردن عین الدین با محمد شاہ ابن تغلق شاہ

۸۶۸۹	شنیدم چو شہ رارسید این خبر	درویش شاہ از حزن زیر و زبر
۸۶۹۰	کے لشکر از خویش برگشتہ دید	سر خود قریب ہد گشتہ دید
۸۶۹۱	بے برد و سوس خستگان	نبالید چون دست و پا بستگان
۸۶۹۲	نیایش گری کرد تا صبح دم	ہمی گفت باز آدم از ستم
۸۶۹۳	بے تو بہا زین صفت کرد خام	شکست این ہمہ کہ تو بہا زین کام
۸۶۹۴	چو شد روز آن شاہ مرد مشکار	نویدے فرستاد در ہر دیار
۸۶۹۵	زہر کشوری خواند جملہ سپاہ	کے روز زد کو بس در صبح گاہ
۸۶۹۶	بزدیک قنوج زین سوئی گشت	دو فرسنگ زو خیمہ بے درنگ
۸۶۹۷	پس از ہفتہ جملہ سر لشکراں	رسیدند با فوج ہما، گر اں
۸۶۹۸	ز وہلی رسید احمد ابن ایاز	کہ دوستور شاہست اں سرفراز
۸۶۹۹	ز کیتھون خطاب افغان رسید	مجیر از بیانہ خروشاں رسید

۸۶۰۰	یکے فوج جو شندہ از ہر دیار	شتاباں بہ پیوست بر شہر یار
۸۶۰۱	سپہ ہفتہ زیں سو گنگ ماند	میان دولشکر سہ فرسنگ ماند
۸۶۰۲	بہاں عین دین باہر وچوں شنید	کہ رایات اعلیٰ القصد شش رسید
۸۶۰۳	بگفتند کال خسرو کا سیاب	دو فرسنگ زوخمیہ زان سوے آب
۸۶۰۴	دگر روز کیں لا جوردی بہر	لقابے بر آنگند از روئے مہر
۸۶۰۵	بزد کو سے و عبرہ کرد آب را	بر آہنگ پیکار و قصد و غا
۸۶۰۶	بریں جانب گنگ بندہ گذشت	سپہ خود ہی راند تا وقت چاشت
۸۶۰۷	چو شد چاشت دلشکر شہ رسید	ہمہ لشکرش تینہا بر کشید
۸۶۰۸	بیک تنوی لشکر فگندند شور	شکستند یک جانبے را بزور
۸۶۰۹	چونا ساختہ بود افواج شاہ	ز غفلت بتینید یکسر سپاہ
۸۶۱۰	زمانے چو شد لشکر ہوشیار	سپہ حملہ شد بر ہیوناں سوار
۸۶۱۱	بہ پیوست ہر کس بسالار خویش	چو دیدند با خود سران یار خویش
۸۶۱۲	ہمہ با عدو حیلہ ساز آمدند	گر ز زندگان نہیں باز آمدند
۸۶۱۳	شہنشاہ بر انشقری شد سوار	بگردشش یکے فوج مردان کار
۸۶۱۴	بہ پیوست در جنگ با عین دین	کمر بستہ بر عزم پیکار کیں
۸۶۱۵	در آں روز آں جنگ تا وقت شام	شد از ہر دو سو قایم آں مقام
۸۶۱۶	چو شب شد و دشمنوں فرود خستند	ہمیں سینہ یکدگر دو خستند
۸۶۱۷	بخونیز از ہر دو جانب حشم	موافق شدہ با شفق و مہم
۸۶۱۸	گئے یک دگر تیر و نادر زدند	گئے گرز و خنجر تبارک زدند
۸۶۱۹	شنیدیم ہمہ شب در آدین بختند	دو سہ بار با ہمسری بختند
۸۶۲۰	بگردند پر غاش تا وقت چاشت	کس از ہر دو سو جانی خود کم گذشت
۸۶۲۱	کہ شد چاشت از مہو طوبال	فتاد اخر عین دین در زوال
۸۶۲۲	شہ از حیرہ دستی ز بوش گرفت	مقام قرار و مسکو نش گرفت

F 26A

۸۷۲۳	چو آن عین دین جان خود را گذاشت	بقصد شهنشہ علم بر فراشت
۸۷۲۴	ہم آخر شہیدیم در آن کارزار	چو شد چہرہ تر شکر شہر یار
۸۷۲۵	بر دیار شد خلق خالم پرست	دو شکر تھے عین دین شاکست
۸۷۲۶	چو شکست این حربکہ عین دین	ہتی دید خود را یسار و یس
۸۷۲۷	گریزاں بسوے اودھ سر نہاد	ہمہ لشکر و بیل دادہ پیاد
۸۷۲۸	گروے نہنگان تازی سوار	رسیدند بروے بعین قرار
۸۷۲۹	گرفتند اور ایلان سپاہ	بہ بستند و بردند در پیش شاہ
۸۷۳۰	شہش گفت بانبند محکم کنند	قصاص و سیاست بروکم کنند
۸۷۳۱	نشانیدش آنگہ بر پشت خری	برندش بتشہیر ہر کشورے
۸۷۳۲	نقیباں بر پیشش قدم در نہند	بہر فوج گاہے نہاد و ہمند
۸۷۳۳	کہ ہر کو بتابد ز در گاہ شاہ	سراجم اورا ہمیں ست راہ
۸۷۳۴	سہ روزشش عوانان شہ تابشام	بگردند تشہیر در خاص و عام
۸۷۳۵	بروز چہارم بغیر بود شاہ	کہ بخشیدم آؤرا تمامی گناہ
۸۷۳۶	بریدند بندش بتولین بند	شد از خلعت شاہ فیروز مند
۸۷۳۷	شنیدم مراد اود ہم زادہ بود	کہ ہر یک بکارش مددی نمود
۸۷۳۸	یکے بود شہر اندامدار	دوم بود نصیر اللہ اختیار
۸۷۳۹	شنیدم چو شکست افواج شاہ	فلک کرد آہنگ تاراج شاہ
۸۷۴۰	چنان ہر یکے زد در اطراف سر	کہ سر کم بر آورد بار دگر
۸۷۴۱	و گرو ز زان برد کہ کرد شاہ	عنایت مصمم سوے تخت گاہ
۸۷۴۲	بشہر آمد و باز بر عام و خاص	دگر بارہ نو کرد رسم قصاص
۸۷۴۳	بقصدش بے خلق بشتافتد	براں از دہادست کم یافتد
۸۷۴۴	کے را کہ باقی بود عس و جاہ	برو دست کوتاہ ہر کینہ خواہ

برگشتن نصرت خاں در بدر از اشتعال خورم

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ہمی کہ عرض سپاہ دیار	یکے روز شد دادہ بود دست بار	۸۶۴۵
فرستادہ خان روشن ضمیر	الاسخ رسید از سوے دیو گیر	۸۶۴۶
کہ شد خان قتل مراد و خطاب	جہاں پو برہاں یل کامیاب	۸۶۴۷
سلام و دعائے سوے شہریار	نہشتہ پس از نام برد و نگار	۸۶۴۸
کہ شد خان نصرت بکردش خطاب	وزاں پس شکایت بدشت از شہاب	۸۶۴۹
بفرمان شہ بود فرماں روا	بہ بدر و بکو برہماں بیو فنا	۸۶۵۰
رسانید اطراف خود را گرد	یکایک گشت از شہ بخت مند	۸۶۵۱
بہ پیوستش از کشور گوجرات	یکے پور خواہر جنس بغات	۸۶۵۲
چو شیطاں زیاں کار بہر خام و عام	بافعال عفریت خورم بنام	۸۶۵۳
یکایک بدست بلایش سپرد	ہماں غول یکسر ز رایش برد	۸۶۵۴
و مانعش ز سودا خلل یافتہ است	ہم از اشتعالش سر متاقتہ است	۸۶۵۵
برم سوے آن غول یکسر سپاہ	رسد گر برس سوے فرمان شاہ	۸۶۵۶
بدست آرش چوں فشانش منعم	بیک ہوتے افواج او بشکنم	۸۶۵۷
دژم گشت و شکست و حال بار	چو شہید مضمون ہمہ شہریار	۸۶۵۸
بر آسان کہ گنجی تلف بیش کرد	دراں روز اندیشہ با جوش کرد	۸۶۵۹
ہمہ سرفرازاں و لشکر کشاں	و گر روز فرمود تا سر کشاں	۸۶۶۰
بگویند مرخان فرماں پذیر	برانند لشکر سوے دیو گیر	۸۶۶۱
بدست آردش با تمامی تبار	کہ لشکر کشد سوے آن نالکار	۸۶۶۲
اطاعت نمود آنچہ فرماں رسید	چو افواج حضرت سوئی خواں رسید	۸۶۶۳

شکر کشیدن قتل خان بقصد نصرت خان

بر آورد شاہ فلک سر بردوں	دگر روز کز غنہ نیلگون	۸۶۶۴
--------------------------	-----------------------	------

برآمد ز بانگ دہل طمراق	فروختست نوغان اہل یتاق	۸۷۶۵
نہا دند زین برہیوں سرکشان	تیرہ برآمد ز درگاہ و خشان	۸۷۶۶
شدہ برکیت سعادت سوار	وقت نوش آن خان پر ہیزگار	۸۷۶۷
سپہ چوں سرا سر ز کھتی گذشت	ہمیں خواند فرماں دورہ می نوش	۸۷۶۸
یکے باز گشتے برآمد بلب	بکشک ستار می کہ صبح خند	۸۷۶۹
برفت گذشتہ ز خرگاہ مادہ	دود پلیندر پیش آن بارگاہ	۸۷۷۰
ہمہ داد مجھو د بر سرکشان	بکشک ستار می دوشہ روز خاں	۸۷۷۱
الہاں رہا کرد در دیو گیر	دگر روز آن خان آفاق گیر	۸۷۷۲
کہ کوچ انا فتحنا بخواند	ز کشک ستار می سپہ را براند	۸۷۷۳
چو با فوج سیار ریات ماہ	ہی رفت منزل بمنزل سپاہ	۸۷۷۴
ہمیکہ دس از خصوصت شتاب	وزاں سوئے آن خان نصرت خاں	۸۷۷۵
ہمی کرد اطراف خود پاکمال	سپہ را ہی داد بلسمار مال	۸۷۷۶
چو لشکر بجنگید و ز فکر ماند	ملک شہج را سوئی کلبہ راند	۸۷۷۷
سوار اند ران انجن شش ہزار	یکے انجن کرد آن ناہار	۸۷۷۸
بگردہ سر آہنگ آن انجن	بفرمود تا خورم فستہ فن	۸۷۷۹
دو فرسنگ از حد خود بگذرد	سپہ حملہ از بدبر بردوں	۸۷۸۰
حصارے برآرد یکے مرد وار	کند گیتلہ کے حکم از چوب و چار	۸۷۸۱
بہر کار با شہ جو مردان کار	بودر و زوش چوں سرائ پوشا	۸۷۸۲
وہر جنگ دوشش کند ناگزیر	چو آسار سد لشکر دیو گیر	۸۷۸۳
میتا شد آفاق را چار طاق	دگر روز کز سپہ ہریلی رداق	۸۷۸۴
برآمد ز تخفیف افواج کرد	بزرگہائے لشکر نمودار گرد	۸۷۸۵

مصاف قتلخاں باشکر نصرت خاں

F. ۲۶۰

نوٹ کی تشریح کیلئے مینیمم ملاحظہ ہو

د فیروزی یافتن قلعہ خاں

ز کنگہ ہمہ جیش خورم کشید	چونزدیک کنگہ سپہ در رسید	۸۷۸۶
غبارے بر آمد جہاں شد سیاه	بمیدان شتاوند ہر دو سپاہ	۸۷۸۷
دلاور خرد شاں پے کارزار	شدہ بیدلاں مستعد فرار	۸۷۸۸
ہمہ مرد کاہے پہنچ سپاہ	ندیدست کس در جہاں بجگاہ	۸۷۸۹
بسے بگزرد مرد در کارزار	بدنبال یک مرد چابک نوار	۸۷۹۰
ز کنگہ یک آماج وارے بروں	ملک شہج آزاں سو بقلب اندوں	۸۷۹۱
کز و خلق آسودہ در ہسم شدہ	ہماں خورم اورا مقدم شدہ	۸۷۹۲
سوے ہیمنہ بر کشیدہ علم	حمید الدین آں پیر ثبات قدم	۸۷۹۳
بدست چپ قلب کردہ مقام	ہماں عارض نجات مسعود نام	۸۷۹۴
گر فتند ہر یک بجائے قرار	ستادند ہر یک پے کارزار	۸۷۹۵
بپیش صف خویش چالش گرمی	زہر سوچی کرد ہر شکر می	۸۷۹۶
نظر داشتہ بر یمن و یار	ہمہ ہر پر خاش در انتظار	۸۷۹۷
ستادہ بقلب اندروں با حتم	وزیر سوئی خان مبارک قدم	۸۷۹۸
برویش وستی مسلم شدہ	علی شاہ نہتو مقدم شدہ	۸۷۹۹
تعیں گشتہ در جانب راستا	ہماں احمد لاجی و قلعہ ستا	۸۸۰۰
ابا فوج از سر فرازان دہار	ہماں سعد ملک آمدہ در یار	۸۸۰۱
بر پیوستہ و تلب خاں بر بہر	ملک عالم و سرکشان دگر	۸۸۰۲
چو الماس فتح آشد و چون ہشنگ	چو بیرم فرہ چون نوار ہشنگ	۸۸۰۳
نکر داز ہنگاں سے ابھن	کہند یاد شیرانگن و پیلین	۸۸۰۴
یک آماج وارے چپ و راست خاں	پے افشردہ آں جگہ گردناشاں	۸۸۰۵
دل وہاں بفرہانش بگماشتہ	ہمہ گوش برگفت خاں داشتہ	۸۸۰۶

بہر جاسولے در آدیز گر	۸۸۰۶
چو تنگ آمد از ہر دو جانب سیاہ	۸۸۰۸
یلاں از دو سو مرکب انگلیختند	۸۸۰۹
بہر دو طرف لشکر ہر دیار	۸۸۱۰
بیک سو پدر سوئے دیگر پسر	۸۸۱۱
زہر سوچو افواج آورد زور	۸۸۱۲
بجہند آں قلب از جامی خویش	۸۸۱۳
ملک شیخ خورم بکتلر خرمید	۸۸۱۴
یکے ساعت آن جا شد جنگیر	۸۸۱۵
علی شاہ تہو کہ بد پیش خاں	۸۸۱۶
چو افتاد فوجش تمامی دروں	۸۸۱۷
ہماں سعد ملکش بیاری ہی	۸۸۱۸
بجہند افواج از چار سوئے	۸۸۱۹
چو لشکر تمامی بکتلر رفتاد	۸۸۲۰
گریزاں ملک شیخ در بدر رفت	۸۸۲۱
ہماں خورم از لشکر دیو گیر	۸۸۲۲
پریشاں شدہ جملہ افواج شاں	۸۸۲۳
ز اعلام شانہ اوداں دشت کیں	۸۸۲۴
در آند سپہ در بلا جاجی شاں	۸۸۲۵
غنیمت گرفتند اہل سیاہ	۸۸۲۶
غنیمت گراں بعد چپیکا و کتیں	۸۸۲۷
چچہ دل داری اے مرد غارت گرا	۸۸۲۸
سرو را کہ بینی ز پامال بیست	۸۸۲۹
بہی راند از فوج خود پیشتر	
ہوا گشتہ انجیر جہاں شد سیاہ	
دراں جو بکہ باہسم آ میختند	
در انداخت شاں یکدگر روزگار	
خروشاں بخو نریزی یکدگر	
بقلب ملک شیخ افتاد شور	
پنہ جست در کج باد و خویش	
سپہ داہرہ گرد کتک کشید	
چو شد چہرہ دل لشکر دیو گیر	
در افتاد در کتک باغیاں	
ہمی ریخت از دشتاں جو یخوں	
رسیدہ بصد قوت در دہی	
بزد بر صفت قلب مغلوب ہوئے	
کس از لشکر بدر نہ رستاد	
اباجندہ نام آوردے ہفت ہشت	
بکتلر دروں زندہ شد و ستگیر	
کمر بستہ دوراں بتاراج شاں	
یککانیک بزد آسماں روز میں	
گرفتہ ہمہ رخت و کالاے شاں	
کسے رخت و کس خیمہ کس بارگاہ	
غنیمت شمارند و قتی چچیں	
کہ رخت ز بوناں بری دروغا	
رُبا نی کلاہش زبہ چہرہ دست	

تو بہر قبائش بگیری عنان	ستے نہ کہ اندر دواست جاں	۸۸۳۰
ربای ز دوش شہداں کفن	کشی از تن مردگان پیرہن	۸۸۳۱
بباید گزین پند من بنگذری	اگر خست خواهی کہ سالم بری	۸۸۳۲
خواہ آن زیاں پہنچ بدخواہ را	زیانے کہ بر خود نداری اردا	۸۸۳۳
درستی مکن بر زبوان فزون	خصوصاً بوقتے کہ یابی زبون	۸۸۳۴
بے مشرعتی گفت آن مرد راز	غرض خاں چو نارغ شد از ترکناز	۸۸۳۵
بنیزد بخت اندراں حرب گاہ	در آن شب نبرد خیمہ و بار گاہ	۸۸۳۶
خدا را بہر گام ممد و بخواند	دگر روز لشکر سوے بدر راند	۸۸۳۷
ہمہ لشکر بدر در دز خرید	چو در بدر افواج لشکر رسید	۸۸۳۸
فرستاد در حضرت شہر یار	ببستہ تہاں خورم نابکار	۸۸۳۹
دو سہ روز آن خان فیروز جنگ		
بر پیر اسن حصن کردہ درنگ		۸۸۴۰

فرو آمدن نصرت خاں از حصار بدر باناں

فرستاد آنگاہ تبول ہم	دگر روز بر خان نصرت چشم	۸۸۴۱
کہ خان تراضماں پیش خسرو بداد	مرا دراز عہد کہن داد یاد	۸۸۴۲
کہ اسی عاجز از بخت یاران خام	نہانی فرستاد بر فے پیام	۸۸۴۳
نگند آسمانش بگردش دواں	ترا کرد گرفتہ اشتغال	۸۸۴۴
کہ بنود مرا با تو شایستہ جنگ	فرو دآئے کنوں ز دزبے درنگ	۸۸۴۵
رخم سرخ کن پیش فرماں روا	چو دادی ضماں پیش خسرو مرا	۸۸۴۶
گرفتار آئی در آستخام کار	وگر خود سمانی ہمی در حصار	۸۸۴۷
بیاگر تو باید از خان اماں	نیابی ز شمشیر خسرو اماں	۸۸۴۸

بجز صلح کردن گریز ندید	چو این ماجرا خان نصرت شنید	۸۸۴۹
به پوست برخان پرهنر گار	شبانگاہ آمد فرود از حصار	۸۸۵۰
کشادند دروازه را برزور	درون در افتاد غوغا و شور	۸۸۵۱
برون کرازاں درون سر نهاد	درون گریزاں برون می قتاد	۸۸۵۲
همه کاخها باز میں پست گشت	بهر حاله منعم حتی دست گشت	۸۸۵۳
که بودست بدخواه اصحاب دین	اسیر آمده آن بدیو لعین	۸۸۵۴
ز غارت گری پستها سوده شد	از آن تاختن لشکر آسوده شد	۸۸۵۵
فرستاد بر شاه مالک رقاب	دوم روز خان مبارک خطاب	۸۸۵۶
به بسته تهاں مرد بر گشته را		۸۸۵۷
نه تنها که با خیل دبا اقربا		

عزیمت قتلخاں از بدر در کوئنگیر

F ۲۶۲

اسیراں فرستاد بر شهریار	ازاں پس که آن خان و الا تبار	۸۸۵۸
که باشد درال حصن فرماں روا	بگذا کرد در بدر الماس را	۸۸۵۹
علی شاهیل را پے ترک تبار	بگوشه فرستاد آن سر فرار	۸۸۶۰
بلزید یکبار ازاں دار و گیر	سپه راند خود جانب کوئنگیر	۸۸۶۱
سر رایش دین بفرقت رسید	چو خان معظم بمقتدر رسید	۸۸۶۲
که آمد پدید از جهان فساد	تھاں جیره ملغلہ مفسد تراود	۸۸۶۳
که بودست الحی حصارے بلند	دراں دز خریدہ ز بیم گزند	۸۸۶۴
به بسته همه ره گذر بار جنگ	بگوشه بر آورد از خشت سنگ	۸۸۶۵
بهروا پے سده بنا کار	نمونه ازاں باره استوار	۸۸۶۶
نیکیه داره گرد او بر کشید	چو خان معظم دراں دز رسید	۸۸۶۷

زودہ خمیہ ایرانیان باشکوہ	تو گوئی کہ برگردا لبر ز کوہ	۸۸۶۸
گرفتہ بہر سو ہنر پرے زمیں	چو خاں کرد ہر سوا لنگے لقیں	۸۸۶۹
بجوں می شد آن دہر دم غرق	بر آورد ہر سو یکے منہ خنق	۸۸۷۰
بدان تابو دشکرے را امان	بیگ سود و ایند ثبات خاں	۸۸۷۱
بر انسا نکہ بد خواہ کرد دستوہ	بہ بستند گر گنج بسر کوب کوہ	۸۸۷۲
ہمی رفت لشکر بفرمان خاں	دگر سو گرفتند نقبہ نہاں	۸۸۷۳
بر پیرامن کوہ صحرا نشین	بہ شش ماہ بد آن سپاہ گزین	۸۸۷۴
پے جنگ ہر سو رہے یافتند	دوسہ جائے آن کوہ لشکا فتنہ	۸۸۷۵
کہ بود دست در ہندواں چہر دست	ہماں جہرہ مغلائی آتش پرست	۸۸۷۶
چو اندر خلل دید ہر سو حصار	ہمی کرد بال لشکرے کارزار	۸۸۷۷
اسیران آں حصن را دل قتاد	ہمہ غلبا سہر بنقصاں نہاد	۸۸۷۸
بعذر آمد و بست راہ عتیب	بصد عذر و تزد و زرق و فریب	۸۸۷۹
اماں خواست ازخان مکرم نژاد	رسولے فرستاد برخان راد	۸۸۸۰
بخشید جاناش اباخان دماں	ہماں خان مکرم بدادش اماں	۸۸۸۱
دگر روزاں ہندوے دول خصال	دوسہ روز بگذشت زین قتل قتال	۸۸۸۲
زن و بچہ از حصن بیرون کشید	شبا نکہ سپہ را چو غافل بدید	۸۸۸۳
دراں رود در آں شب قرار می نمود	براہے کہ در روز بگزیدہ بود	۸۸۸۴
نہ چوں روزگار اسیران زار	بشے بود تار یک چوں زلف یار	۸۸۸۵
وزاں ہوے ہر کس بسوے قتاد	بلشکر کے شور و ہوسے قتاد	۸۸۸۶
باطراف دیکر سپہ صفت بہ صفت	ہمی رفت مغلا بدیگر طرف	۸۸۸۷
کہ از ہرہ کو را بدست آورد	کسے را کہ ایزد سلامت برد	۸۸۸۸
بدنباں ادھر کہ بد باز گشت	شنیدم چو مغلا ز سرحد گذشت	۸۸۸۹
دگر فتح شد قلعہ کو تائیسر	دراں شب یکے دخترش شد تائیسر	۸۸۹۰

۸۸۹۱ ذکر روز آں خان کشور کشائے کہ بود ست استاد فرماں روائے
 ۸۸۹۲ عیسیٰ کے رارہا کرد در کو تکیسہ سپہ راند خود جانب دیو گیر

ذکر برکشتن علی شاہ تھو طفر خانی

۸۸۹۳ سلطان گرد ز کز بدر در کو تکیسہ عنان چچ شد شکر دیو گیر
 ۸۸۹۴ F. ۲۶۳ ایکے رالعین کردہ بود ست خاں کہ در سمت کو بر بر اند عنان
 ۸۸۹۵ بتازد در اطراف آں مرز و بوم کشت پوست از تارک خضم شوم
 ۸۸۹۶ از و گشت تسنیم آں خود بدیو کہ ہنگام پیکار بود ست چو گیو
 ۸۸۹۷ رواں شد علی شاہ کشور فروز بکو بر رسید از پس چند روز
 ۸۸۹۸ بہر دخیمہ در کو بر آں سر فراز ہی کرد در ہر طرف ترک تاز
 ۸۸۹۹ بشتے قوسے از مفسدان تلنگ بروزد بشوغل بیکجائے تنگ
 ۸۹۰۰ بدان تارہا گرد آں خود بدیو کہ بود ست در کشور شاں خدیو
 ۸۹۰۱ علی شاہ ہشیار فیروز جنگ بر افواج ہند و بر دسبے درنگ
 ۸۹۰۲ دگر سوسے احمد شہ دوست روسے در انداخت در فوج بدخواہ ہوسے
 ۸۹۰۳ ملک اختیار آں یل مرد راو محمد شہ آں مرد ثابت ستاد
 ۸۹۰۴ برادر بدندے علی شاہ را برایشاں ہو بود و فرماں روا
 ۸۹۰۵ در آں شب چو ترکاں یکے ہو زدند زہر سو براں فوج ہند و زدند
 ۸۹۰۶ شکستند افواج ہند و تمام جسے ہندواں را کشیدند خام
 ۸۹۰۷ گرفتند بستند ہر سو جسے بیا سودا ز آں تا فتن ہر کسے
 ۸۹۰۸ چو معلوم کرد آں علی شاہ نید کہ بود ست این فتنہ از خود بدیو
 ۸۹۰۹ بغر مود کز بند یکسر کشند ز سر تا قدم پوستش بر کشند
 ۸۹۱۰ جہاں پورا در اہمبہر ند سر فرستند بہر زو ما بے خطر

باقصا کو بر جو مفسد نہی نہ	۸۹۱۱
ہمہ کشور و شہر آباد گشت	۸۹۱۲
بہر سال اس مرد خلیجی نرژاد	۸۹۱۳
اطاعت ہی کرد بر خاں مدام	۸۹۱۴
چو زین باجر ایک دو سال گذشت	۸۹۱۵
بہر نام شخصے ز جنس ہنود	۸۹۱۶
چو اوصاف کو برزہر کس شنید	۸۹۱۷
تنداد اس بست اس خاکسار	۸۹۱۸
خبر نے کہ پیش آمد ادرا سفر	۸۹۱۹
فرستاد بر خاں یکے نامہ	۸۹۲۰
حدیثے در اس نامہ در کار کرد	۸۹۲۱
یکے را بیک نیم کردہ تسہول	۸۹۲۲
چو خاں دید بعینے در اس کار و بار	۸۹۲۳
بہشت چو پردانہ خاں رسید	۸۹۲۴
خضر خانیان را ازال نامہ سرا	۸۹۲۵
خضر خانیان را بگلبرگ خواند	۸۹۲۶
علی شہ جاں مرد پختہ برد	۸۹۲۷
چو عبداللہ اس مرد باہوش را می	۸۹۲۸
چو شہ اس مرد باہوش دہنگ	۸۹۲۹
چو اس ہیرہ احمد شہ شیر دل	۸۹۳۰
ملک اختیار دینیل سرفراز	۸۹۳۱
نہانی یکے انجمن ساختند	۸۹۳۲
سر شہ چوں ملوئی ہر ناکشید	۸۹۳۳
علی شہ در و کام دل می براند	
ز اقصا اس سلیم میتش گذشت	
بدیوان ہی مال مہمود داد	
شدہ شاکر از لطفت او خاص و عام	
یکے فتنہ نوشیدیدار گشت	
کہ در حکمش اقطاع گلبرگ بود	
بہ محصول اس غنن فاحش بدیشہ	
کہ در ضبط او آید اس خوش دیار	
کہ باید شدن در دیارے دگر	
ابا مالے واسپے و جامے	
ز توفیر کو بر نمودار کرد	
بجندہ بشیر اس سگت الفضول	
بہند و سپرد اس ہاپوں دیار	
بہر جتے بجتہ بردست دید	
لبغیت در آورد باد ہوا	
بسے چرب لفظے برایشاں براند	
ز اخوان یکے خلوتے ساز کرد	
بہر فن کہ گویند مشکل کشاے	
صفش کوہ قافے بہنگام جنگ	
بہنگام ہجاء شش مشتعل	
کہ بدرستے دیگر از ترک و تاز	
بہرینتے قرعہ انداختند	
دل ہریکے راجواحت رسید	

زباں پر دور محفلے آبروے	کے گفت کاں ہندو رشت خوے	۸۹۳۴
بر آرزو زبان را با مصحاب تیغ	چہ زہرہ کہ ہندو لیکے بیدریغ	۸۹۳۵
مگر خان مادر پئے جان ماست	ناین فتنہ از جانب خان ماست	۸۹۳۶
حکومت براندہ برا مصحاب دیں	وگر نہ چرا ہندوے ایں چینیں	۸۹۳۷
سخن راندہ بر سنت پاستان	علی ستمہ چو بشنید ایں داستان	۸۹۳۸
بسوزند صد ملک در یک سخن	بگفتا کہ مردان شمشیر زن	۸۹۳۹
بسے گفت از دور و زنا سنا	اگر ہندوے کرد بر ما جفا	۸۹۴۰
کند بختہ تدبیر بر مرد و خام	بداں منتقم کو پئے انتقام	۸۹۴۱
بداں تا نگوید و گر ناسنا	زبانش بر آرم بسوے قضا	۸۹۴۲
کم کشورش جملہ زیر و زبر	سرش را کتم بردر شش بے سہر	۸۹۴۳
مگر آں سر فراز بیدار مغز	رضا داد ہر یک دریں را کی نفز	۸۹۴۴
سپہدار خان ملا یک سیر	یل بخستہ عبد اللہ نامو	۸۹۴۵
بگفتند کا کے گو ہندوستان	شنیدند ایں قصہ چوں ہمدان	۸۹۴۶
سخنیں زہرناشم انتقام	بیاتابہ آرم تیغ از نیام	۸۹۴۷
قضا فرست کا مگار اسی دہ	و ناں پس اگر بخت یاری دہ	۸۹۴۸
ہائیم از خالماں ایں دیار	بکوشیم یک چند در کارزار	۸۹۴۹
عجب نے کہ کوس کیا فی زہیم	بجاں گردیں کار کوشش کینم	۸۹۵۰
کہ مرگ از زبوں زینن خوشتر ست	بداند بہر جا کہ نام آورد ست	۸۹۵۱
کشتاد از کمالات دانش زباں	چو بشنید عبد اللہ از ہدماں	۸۹۵۲
نباید شد از خشم و تند می ہلاک	بگفتا کہ لے زمرہ خشنماک	۸۹۵۳
کند در خصوصیت زباں آوردی	اگر ہندوے از خود سری	۸۹۵۴
خطاے ست قصد ولی نعمتاں	منرا نیست برگشتن از حکماں	۸۹۵۵
بباید زدن چشم از ہر کسے	دربں کار باید تا مل بیسے	۸۹۵۶

شمار اسپاہ گرانمایہ نیست	۸۹۵۷
چو افتد در اقلیم آسودہ شور	۸۹۵۸
نحال ست کہ در حالت کارزار	۸۹۵۹
علی شہ چو ایں پند در گوشش کرد	۸۹۶۰
سخن خوب گفتی دریں کاروبار	۸۹۶۱
ولیکن دلم ہر دم از غصہ سوخت	۸۹۶۲
دریں کار از نگوشتد یار من	۸۹۶۳
خوہم خون او گرچہ خون من ست	۸۹۶۴
من اینک دریں کار بستم کمر	۸۹۶۵
بگفت ایں اصحاب خود را بخواند	۸۹۶۶
بروز و گر حساب ر فوجے گراں	۸۹۶۷

در اں فوج احمد شہ گم کیں

بہر شکر محاشہ یکسر تھیں

ملک اختیار دیں اں شیر نرود	۸۹۶۹	Fr ۵
یکے مرد چالاک فرخندہ نام	۸۹۷۰	
بہ تہبار دواں کرداں شہسوار	۸۹۷۱	
علی شہ خود و ہمہ مان دگر	۸۹۷۲	
شبے با سراں جملہ میعاد بست	۸۹۷۳	
بس آنکھ ہر یک نمودند عزم	۸۹۷۴	
بگلہ کہ قوسے کہ بت یافتند	۸۹۷۵	
بہرین را بگشتند یک پاس شب	۸۹۷۶	
بشورید ہر جا سوار گزمیں	۸۹۷۷	
گر دوسرے بہر ن آمدند	۸۹۷۸	
بر و نامزد گشت با چند مرد		
کہ خوانند امیر امیرانش عام		
کہ اتباع شانرا کشد از حصار		
بقصد دزد بدربستہ کمر		
کہ ہر یک در اں شب نمایند دست		
نہائی ہر جائے سازند بزم		
ہاں شب رو کار دریافتند		
بر آمدن گلبرگ یک سو شغب		
ہمہ بر ہیوناں نہادند زین		
بکین خواہی ا ہر من آمدند		

دگر چہرہ احمد شدہ دیو بند	ملک اختیاراں یں ہوشمند	۸۹۷۹
چو در روزا خاں بد نبال بوم	چو دیدند از خلق ہر سو ہجوم	۸۹۸۰
نمودند خود را بخلق خدا ی	گر گفتند بر بام دہلیز جاے	۸۹۸۱
بگیرید آرام از یں قیل و قال	بگفتند کاوی خلق شوریدہ حال	۸۹۸۲
بکشتیم بر حکم فرمان خاں	اگر ہندوے را بشہر شماں	۸۹۸۳
بفرماں برآں ساز ہمایا کنید	شمار انشا ید کہ غوغا کنید	۸۹۸۴
نمودند پروانہ بانشاں	پس آنکہ بخلق زد دیوان خاں	۸۹۸۵
ز بالا بروں دژ انداختند	وزاں پس سر کی کش برانداختند	۸۹۸۶
کہ در ہر یکے مختلف جنس بود	در یدند پس بدرہ چند زود	۸۹۸۷
زرا از سقفت در کوچہ میر بختند	فریبے پئے خلق انگینہ تند	۸۹۸۸
کشا دند بر خلق راہ کرم	در افتاد خسلتے ز بہر درم	۸۹۸۹
بامید زر بلک از ہم زور	فرد شست در شہر غوغا و شور	۸۹۹۰
کشیدند کیں زان سگ نانہرا	بدینساں گرفتند گلہ گہرا	۸۹۹۱
ہماں شب رسیدہ باہنگ کیں	گر دہے کہ بد سوئی پناہاں نقیں	۸۹۹۲
خبر ہم نشد ہیچ بو آب را	کشیدند تبار اصحاب را	۸۹۹۳
در آمد در آہنگ دیگر فتول	ہماں شب علی شہ بد ز اندول	۸۹۹۴
چو شد روز در قعد دشمن شتافت	دراں شب چو در کار دستے نیافت	۸۹۹۵
کہ او بود بد رفسرماں روا	دراں روز بگرفت محمود را	۸۹۹۶
کہ بر قصد او تقبیہ کردہ بود	بمحمود پروانہ خاں نمود	۸۹۹۷
زبے پختہ تدبیر و ہوشیار مرد	بدیں تعبیر بدر را ضبط کرد	۸۹۹۸
شعب از لواحق اقلیم خاست	مراور اچوائں تعبیر نہت راست	۸۹۹۹
کہ یک شب دویر حصن حکم گرفت	جہاں ناندراں حیلہ اندر شگفت	۹۰۰۰

عزیمت کردن علی شہ بقصد سکر

چو بر خویش دید از خلائق ہجوم	برو یار شد خلق اعراف بوم	۹۰۰۱
رسیدہ سر ما ہمیش تا بام	بقصد سکر راندہ یکسر سپاہ	۹۰۰۲
دگر احمد آں قلعتائے نہنگ	ہماں پور لاجپتین فیروزہ جنگ	۹۰۰۳
بشہر سکر جمع کردہ چشم	دگر چند یاران احمد شہ ہسم	۹۰۰۴
شدہ مستعد از بے کار زار	ببستند کنگاہ بر دہن حصار	۹۰۰۵
جات دگر کنگاہ استوار	بیک سوے خوش ددگر حصار	۹۰۰۶
شدہ ہر یک مستعد نبرد	چو فوج علی شہ نمودار گرد	۹۰۰۷
دلہا و جنگی نہ ہر سوزند	دراں پس ز کنگاہ بردن آمد	۹۰۰۸
پے افشردہ بر ساز اہل دعا	بقلب اندر دل اسعد قلعا	۹۰۰۹
ز درد ازہ تا حوض بستہ پرہ	ہماں پور لاجپتین سوے میسرہ	۹۰۱۰
بگردہ سوے میمنہ ایستاد	ہماں احمد جند گلگون راد	۹۰۱۱

مصا کردن علی شہ با شہ سکر و فیروزی یافتن

بقلب اندر دل خود گرفتہ قرار	دراں سو علی شاہ چابک سوار	۹۰۱۲
کہ باشد سوے میسرہ نصف گرا	بفرمود اسعد شہ نیوراد	۹۰۱۳
خویشاں بر آہنگ پیکار خاست	ہماں اختیار الدین از دست راست	۹۰۱۴
کہ شورید اہل سکر ہر طرف	ہمیر اند آہستہ آل ہر صفت	۹۰۱۵
بسا زود آویزد آہنگ جنگ	بجنبی ہر صفت کشے بد رنگ	۹۰۱۶
یکے فاتحہ خواند بر خود رسید	علی شہ چو جنبین خنم دید	۹۰۱۷

بفرمود تا از یمن دیار	۹۰۱۸
بناں چیرہ احمد شہ شیر دل	۹۰۱۹
یکے حملہ آورد از مسیرہ	۹۰۲۰
خروشاں برفتاد در قلب شاں	۹۰۲۱
ہمی کرد طوفان ز باران تیر	۹۰۲۲
یکایک رہا شد ز شست قضا	۹۰۲۳
قلعتا از آں زخم بے تاب شد	۹۰۲۴
چو بکشست قلب سپاہ سکر	۹۰۲۵
گر یزاں خزیند اندر حصار	۹۰۲۶
ز ہر سو سپاہ علی شہ رسید	۹۰۲۷
در افتاد در کشتہ کینہ خواہ	۹۰۲۸
وزاں جا علی شاہ فیروزہ مند	۹۰۲۹
غنیمت بسے کرد و پس باز گشت	۹۰۳۰
بکوسے فرود آمد آں سرفراز	۹۰۳۱
ازاں روز آں کوہ را خاص دعام	۹۰۳۲
علی شہ چو روزے دہ انجا ماند	۹۰۳۳
ببخت سپہ از پے کارزار	
کہ گشتے دوش دروغا شتعل	
کہ شد طیرہ فوج سکر کیسہ	
ابا چند شیران دگردن کشاں	
یکے تیر ناگہ در آں دار و گیر	
رہ یافت برا حسمد قلعتا	
سوسے کنگہر خود عنان تاب شد	
شد افواج شاں جلد زیر دوبر	
چہ فوج بکین دچہ فوج یسار	
نے تا ختن ہر کسے در دوید	
ٹامی گرفتہ رخت سپاہ	
بزد بر سپاہ سکر ریش خند	
یکے تیر پرتاب از اں جا گذشت	
سپاہش ہمگشتہ بابرگ ساز	
بخواند کوہ علی شاہ نام	
بہر روز ہر سو سپہ می دو اند	

باز گشتن علی شہ از سکر و حیر بر آوردن درد ہار و کست گہر کردن

کیے روز پیکے شتا باں رسید	۹۰۳۴
بہر آمد آں خان حاتم میر	۹۰۳۵
بگفتا کا سجا سپاہ کشتہ	
کہ فرخندہ روحی است و فیروزہ فر	

سپہ راند بر قارن رزم زین	علی شہ چودر گوش کرد این سخن	۹۰۳۶
بر آورد سر حساب المله	رہا کرد چوں یک دوسہ مرحلہ	۹۰۳۷
بہر دم ہی برگ لشکر بساخت	قریبات اُس پر گنہ جلد تاخت	۹۰۳۸
ز افتقارے گلبرگ یکسر گذشت	وز انجا غنیمت کناں برگذشت	۹۰۳۹
چو در بیشہ پیل غتر ندہ شیر	بز دخیمہ در کان کاؤں دلیر	۹۰۴۰
مشورت ہی کرد با مردمان	کے انجن ساخت از ہمدان	۹۰۴۱
جہاں فتنہ ختم را بشکنیم	کے گفت ذی نہاں خوں ز نیم	۹۰۴۲
یکایک بتا زیم پر کیسہ خواہ	تلقے گفت را نیم زان سو سپاہ	۹۰۴۳
شود فتح و نصرت ہو اخواہ را	چو شکستہ باشیم بد خواہ را	۹۰۴۴
سر اسر بگیریم ملک جہاں	بر آریم چیزے بر سیم کیاں	۹۰۴۵
زاید سوے بدر لشکر بریم	و گر گفت از س گفت و گو بگذریم	۹۰۴۶
چو دشمن رسد از پے کار زار	بہ بندیم کست گھر بروں حصار	۹۰۴۷
دراں جنگ اگر ختم را بشکنیم	برون در خویش جنگے کینم	۹۰۴۸
جہاں سر بسر زیر فرمان ماست	چہ دہلی چہ دکن نہ زبان ماست	۹۰۴۹
بقا رورہ ما ز ند چرخ سنگ	و گر کبتیں قاب غلطہ جنگ	۹۰۵۰
تواں رفت درخاندان پیش در	شعبہ رجعت ز نیم چنداں خطر	۹۰۵۱
چنین گفت اُس صفدر تیز ہوش	علی شہ چو ایں قصہا کرد گوش	۹۰۵۲
ز غم کوس دز نیجا شوم پیشت	بہ بندم دریں کار از جہاں کمر	۹۰۵۳
کنم سکہ خسروی آشکار	بر آرم سیکے چستہ گوہر نگار	۹۰۵۴
جہاں راند دست ستم و اخرم	اگر بخت و دولت بودیا ورم	۹۰۵۵
بگویند ہر جا کہ کار آگہاں	و گر نہ برم نامے اندر جہاں	۹۰۵۶
گذشت از جہاں ہجوم مردان کار	فلاں مرد اندر فلاں روزگار	۹۰۵۷
رداں کردش از کین سر از تن جدا	شنید از خیسے یکے ناسنرا	۹۰۵۸

۹۲۶

بے برقی راندہ برافواج میخ	پس آنکھ برآورد برشاخ میخ	۹۰۵۹
ازیں رہ گذر بھی مرداں گذشت	ہم آخر براہ فنا خاک گشت	۹۰۶۰
مشیرے نکو دہ زیادت بریں	چو زوایں سرفراز دای چیں	۹۰۶۱
بہ بستند پیشش سرا سر کمر	حرلیان بہ عکس نہادند سر	۹۰۶۲
زرافشا ند از ہر طرف بے درنگ	دگر روز کیں خسرو غارہ جنگ	۹۰۶۳
کفت ہامون دوا من کو ہمار	ٹٹھ شدہ مستعد بہر زندہ روشار	۹۰۶۴
لقبیاں بدادند ہر سو نوید	پس این مٹوہ فتح بہر کس شنید	۹۰۶۵
کہ بگرفت بر تخت جمشید جا	لقب شد علاء الدین آں شاہ را	۹۰۶۶
مزاوار ہر مرد بزرگے بساخت	سپہ راسر از احسان نوشت	۹۰۶۷
فرستاد احمد شہ نیو را	سوئے قلعہ بدر فرماں روا	۹۰۶۸
سپہ راند در سمت دہار و رفت	دگر روز از آنجا خرامید لغت	۹۰۶۹
عجب حکمت انگشت آں پختہ مرد	بد ہار و ریک کست گہرے ساز کرد	۹۰۷۰
بیک سوئی حوض و دگر سو حصار	بیک سوئے کوہ و بیک سوئی غار	۹۰۷۱
کہ چون لشکر آید پے کار زاد	یک لشکر بھی بود در انتظار	۹۰۷۲
بتا بد سراز پیشش لشکر کشاں	جہانجا زندہ دہل چکر کشاں	۹۰۷۳

Fr ۲۸

رسیدن خبر بر گشتن علی شہ سلطان محمد بن تغلق شہ
و فرستادن افواج از شہر دہلی حرمہا اللہ تعالیٰ

ز دہلی دوسر فوج بیرون کشید	جو این قعدہ در حضرت شہ رسید	۹۰۷۴
ہماں مختلس الملک فیروز جنگ	بفرمان شہ آں نوئے نہنگ	۹۰۷۵
دگر چند کردان و سر لشکر اں	ہماں نیک پے با سپاہی گراں	۹۰۷۶

نوٹ کی نشہ کیلئے غنیمت ملاحظہ ہو

دگر بے گم آن مرد پر غاشش گز	بلخستانی آن سبخر نامور	۹۰۷۷
کہ پوں شیر ریزندہ خون بشر	دگر چند غارت گز خیرہ سر	۹۰۷۸
کہ فرمود خسر و خطا بشن ظفر	تر بطنی آن مرد فرزانہ فر	۹۰۷۹
برائند با فوجہائے گراں	بفرمود کیں جملہ سرکشاں	۹۰۸۰
بگویند با خانِ روشن ضمیر	در آئند در کشور دیوگیر	۹۰۸۱
کہ رانی بقصد علی شہ سپاہ	کہ ای خاں چنین است فرمان شاہ	۹۰۸۲
کئی سرائے خانِ آزاده را	دلاں لشکرے خان کشور کشا	۹۰۸۳
ملک عالم را دودلگر سداں	بخانی ز اطراف سرشکراں	۹۰۸۴
بروں آمد از شہر بالشکرے	بفرمان صفا دار ہر صفا درے	۹۰۸۵
رسیدند ہر سو سران سپاہ	چو بر خان اعظم بفرمان شاہ	۹۰۸۶

عزیمت کردن قتلخاں از دیوگیر بقصد علی شہ

جانب دہار و دیویر بر طریق تازی دین

سر اختر شش سود بر آسماں	بجنبید از دولت آباد خاں	۹۰۸۷
ہمی کرد ساز از پے کارزار	بر بیر آمد آن خان پر ہیز گار	۹۰۸۸
فغانے بر ایوان خاں بر کشید	کے داد خوایے خود شاں رسید	۹۰۸۹
ز کہتی دہار و آمد فرو	کہ یک فوج برگشتہ دیگفت گو	۹۰۹۰
بر آمد ز اطراف کشور لغیر	رعایائے آن پر گنہ شد اسیر	۹۰۹۱
بجائے ز مردم را در کشید	یکایک ز شکور سر بر کشید	۹۰۹۲
شنید این سخن را انداز نا سپاہ	چو خان سرافراز داد خواہ	۹۰۹۳
دوم روز در سمت دہار و گشت	ز کہتی شکور یکسر گشت	۹۰۹۴

دگر دزد لشکر نمودار گرد	۹۰۹۵
ہاں خان قتل بقلب سپاہ	۹۰۹۶
الپ خان سر لشکر دوز گشتائے	۹۰۹۷
ہاں سرد و اتد ایشیش ستاد	۹۰۹۸
ملک عالم اندر صف میمنہ	۹۰۹۹
ہم بستہ پرچم بدعوائے جنگ	۹۱۰۰
نوائے سراید از آن حسن	۹۱۰۱
ہاں پور بغراداں سوئی بود	۹۱۰۲
وزاں سوعلی شاہ بختہ بنرو	۹۱۰۳
بفرمود آنکہ کہ خضر قتل	۹۱۰۴
برابر برد جندہ پالند سوار	۹۱۰۵
نیار و بردن زان کیں گاہ سر	۹۱۰۶
چو آید تخفیف چیست کیاں	۹۱۰۷
خروشاں سراز غار گیر و بردن	۹۱۰۸
نباید فراموش کند این نشان	۹۱۰۹
پس آنکہ رہا گرد چتر سپید	۹۱۱۰
بہت خانہ آنکہ گاہ کردش ببار	۹۱۱۱
بفرمود عبداللہ آل کان بود	۹۱۱۲
بگردد بقلب کیانی قرار	۹۱۱۳
خمد شہ اندر صف دست راست	۹۱۱۴
ہاں اختیار الدین از میسرہ	۹۱۱۵
خوداں شتر زہ با چند جندہ سوار	۹۱۱۶
کہ ہر سو کہ افواج شور آورد	۹۱۱۷
بزد کو س داینگ پیکا رکرد	
سر را پیش برگزشتہ ز ماہ	
سپہ را مقدم شد آن کیں گراے	
صفای شنج بابو میا نہ فتاد	
بہر دچی برو جلد سر بہ ہنہ	
مہر سیدہ از تیغ در رخ و خندنگ	
گرفتہ بدست آن ملکان وطن	
کہ در جنگ دایم صفی رہے بود	
سرے را بہر سوے بر راہ کرد	
کند فوج از لشکر جندہ شوق	
کیمنہ کند در یکے ژرف غار	
ہیں جانب چتر دار و خطہ	
شود یکدو بار آشکارا نہاں	
بریزد ز افواج بد خواہ نواں	
نہند دل بریں کار کو شد بجای	
بر آورد و چون اول ردد شدید	
گر شے بگردش خوشنونت گراہی	
کہ ہرگز دریں کار راضی نبود	
ابا فوجے از سر کشان دیار	
پے افشرد از آن گرد بادے بجاست	
بجخش در آورد گاہ و برہ	
ز بہر آورد و ز در انتظار	
خروشاں در آل سوئی زور آورد	

۶۲۹

ہم چوں بُدو ج فلک سرفراز	بہت خانہاں برچٹا کردہ ساز	۹۱۱۸
کس کرد ہر سو کند افکنان	بہر برج بہ نشانداؤک زمان	۹۱۱۹
درو سر شدہ تہوئے کامیاب	یکے فوج بہ نشاند بر حوض آب	۹۱۲۰
بہستہ سپہ رارہ ترک تاز	عجب تعبیه کرد آں سرفراز	۹۱۲۱
ظفر شد ز فوجش نہر بیت نامے	ولیکن چو کم بود عون خداے	۹۱۲۲
رود ہر چہ او پختہ انگینت خام	کے راکہ حق کم رسا ند لکام	۹۱۲۳
نہر بر آں حریت از دوسو خواستند	غرض چوں دوسو لشکر آراستند	۹۱۲۴
گلوائے فرس بستہ در فتنہ بیش	بہر جا کہ کوکال سر بند خویش	۹۱۲۵
سپہ را بفرمود تا سہر	دراں حال خان ملائیک سپہ	۹۱۲۶
سپاہ و عدد را کند یا نکمال	بجہند سوئے کنگاہ بد سنگال	۹۱۲۷
چونزدیک شد با صفت باغیاں	باہستگی حملہ افواج خاں	۹۱۲۸
بہت خانہ چتر زدیک سہرہ	نوازش انگینت از مسیرہ	۹۱۲۹
ہمی رفت خونے دراں دار و گیر	سراں کا بربارید باران تیر	۹۱۳۰
گرفتہ ہم از اول کار زار	بیک سوئے حوض آں سر آبدار	۹۱۳۱
در آمد بقصدش دراں حو لگاہ	علی شہ چو دیدہ کہ ہر سو سپاہ	۹۱۳۲
بمعا و کردن نشیب و بلند	ہاں چتر را گفت ال ہو شمند	۹۱۳۳
بیاری او ہی کس کم رسید	کے از مین کہ نیامد پدید	۹۱۳۴
چناں خورد ہیبت کہ شد در فرار	شنیدم کہ پور قسطنطنیہ ز غار	۹۱۳۵
بیامد سوئے قلب و خنجر کشید	علی شہ چو سستی اصحاب دید	۹۱۳۶
بپیش ہم خود شد آں شہنشاہ	موافق برود و پنج شہ سوار	۹۱۳۷
کہ پامال شد ہر کس انتا پیش	یکے حملہ آورد بر قلب خویش	۹۱۳۸
سپہ جملہ زان چیرگی برگرفت	صفت سرد اتدار را برگرفت	۹۱۳۹
مقدم شدہ پرتت یکد و گام	بجہند از ان حملہ لشکر تمام	۹۱۴۰

ہماں تیغ کو قلب خود پر کشید	علی شہ خروشاں بفرجے رسید	۹۱۴۱
شنیدم کہ فوجے چناں طہیر دماند	دوسہ بار برفیق فوجے بر اند	۹۱۴۲
میمون روز نخے فرو کردہ سر	کہ سولیش نیارشت کردن نظر	۹۱۴۳
سرش بائن از تیغ آزاد بود	چو خشتان خودش ز پولاد بود	۹۱۴۴
چہ زہرہ کہ باما شوی ہم نبرد	پس آنکہ بگفتش کہ ای سنست مرد	۹۱۴۵
پیادہ شد از پیش او در فرار	فتادست فوجے در اں کارزار	۹۱۴۶
ہمایوں لقب بد مبارک خطاب	چو اں خان فرخ فرو کامیاب	۹۱۴۷
بزد کو کس در قلب شد کیطرت	سپہ دید اتر شد صفت بہ صفت	۹۱۴۸
عنان نگاہ ہماں تلخ جا کشید	علی شہ چو جنبیدن عاں بدید	۹۱۴۹
دوسہ پاس اں جنگ قائم بگشت	یکے جنگ تیرہ در انجا گذشت	۹۱۵۰
بیاد و رپس قلبہا سے سرہ	ہماں اختیار الدین از مسیرہ	۹۱۵۱
زہر سو ہی مرد مردم فروں	ہمی رفت ہر سو بے جوئی خوں	۹۱۵۲
سوئے غرب شد شاہ گیتی فروز	چو قائم شد اں جنگ تا نیم روز	۹۱۵۳
سوئے یمینہ آید از مسیرہ	بفرمود عاں تا نو ایک سرہ	۹۱۵۴
چو کار علی شہ در آمد بہ تنگ	بیک پاس دیگر سپہ کرد جنگ	۹۱۵۵
بروں آمد از جانب راستا	طلب کرد یا ران ہم دست را	۹۱۵۶
چو سنگے گراں زد برائے دلالت	بزد و صفت پور بغرائے سست	۹۱۵۷
صفش راست و چپ شد ہر میت نا	از اں حملہ بگشت آں سست پا	۹۱۵۸
گذشت اندراں راہ با ہمدان	علی شہ چورہ یافت اندر میاں	۹۱۵۹
یکے اختر پور بغیرا فستاد	شنیدم بدست علی شاہ راد	۹۱۶۰
بیرند نیزہ براہ اگلستند	بفرمود تا پرچمش بشکنند	۹۱۶۱
زدست سپہ کنگہش فوج گشت	علی شہ چو ز اں جاگیر برگشت	۹۱۶۲
در افتاد در کنگہر کیسہ خواہ	خروشاں در آمد زہر سو سپاہ	۹۱۶۳

اسیر آمد عبداللہ خیل تماش	گرفتند آن چہرہ آن ددر باش	۹۱۶۲
پریشان شدہ جسد خیل و تبار	محمد شہ افتادہ در کارزار	۹۱۶۵
ہمہ رخت بنگاہ شد دستگیر	سپاہی بے زندہ آمد اسیر	۹۱۶۶

شکست افتادن مرعلی شہ راز دہار و

و محاصرہ درین او در حصار بدر

دگر اختیار الدین آن مرد کار	علی شاہ با چند جندہ سوار	۹۱۴۷
سر اسیر تلف کرد خیل سپاہ	شکستہ ازال لشکر کینہ خواہ	۹۱۴۸
کشیدند در رہ فراوان خطر	گروزیان نساوند در بدر سر	۹۱۴۹
سر رایش عالم افزود گشت	ہماں خان قلعہ پوزہ گشت	۹۱۵۰
بماند و شد آسودہ اہل سپاہ	دوسہ روز لشکر در ال بردگاہ	۹۱۵۱
بغیر گنہ کشتہ شد زار زار	ہماں بجائے عبداللہ نامدار	۹۱۵۲
خودشان کند قصد اہل فرار	بگفتا تمر بنبطی نامدار	۹۱۵۳
بقصد علی شہ فرا رسید گفت	دگر روز لشکر سوئی بدر رفت	۹۱۵۴
علی شہ ہر از حسن گنگہر کشید	پس از ہفتہ لشکر آنجا رسید	۹۱۵۵
آنکے گرفتند مردان کار	ہماں روز پیرامن آن حصار	۹۱۵۶
بزیہ حصار از تن خاص و عام	ہمی رفت خونے بہر صبح و شام	۹۱۵۷
سرے سودہ برگنبد نیلگوں	بے سنجینق از درون دیروں	۹۱۵۸
مکر بستہ ہر شام و ہر باداد	ہماں پلہ گیران ثابت کناد	۹۱۵۹
بلوئی سہر موسے را می زدند	گردہ بے بے خطامی زدند	۹۱۶۰
برآمد بہر شب زہر سو نفیر	ببارید مہر روز باران تیر	۹۱۶۱

F. 241

شہزاد تیر ہر کنگرہ چوں ہدف	ثباتی بہ بستند از ہر طرف	۹۱۸۲
بگشتند در رفتند گردِ حصار	سوارے دولت روزی از فتح دہا	۹۱۸۳
علی شاہِ یل را شدہ نیکخواہ	بکروند غارت ز یکسو سپاہ	۹۱۸۴
ہمی رفت خونے بہ بیگاہ و گاہ	محصر ہواں حصن تا پنج ماہ	۹۱۸۵
رو فتح آن حصن دریافتند	ہم آخریکے برج در کافتند	۹۱۸۶
بنوبت ہی کرد لشکر تمام	در اں برج جنگ از سحر تابشام	۹۱۸۷
سپاہی شدہ چیرہ دل ہر زماں	حصاری زوز بند آمد بجاں	۹۱۸۸

اماں خواستن علی شاہ از قتلغ خاں

و فتح شدنِ حصارِ بدر

دز خویش چوں دید اندرِ خل	ہمی راند جنگے علی شاہِ یل	۹۱۸۹
فدا کرد از بہر شاں خان و ماں	بہ بخشو و بر حالِ در ماندگان	۹۱۹۰
بداوش اماں خان والا تبار	اماں خواست از خاں ملوچام کار	۹۱۹۱
بے گفت بہر اماں گفت و گو	نخست اختیار الدین آمد فرد	۹۱۹۲
علی شاہ در حصن را بر کشاد	دگر روز ہم اول با مداد	۹۱۹۳
ہمہ نام و ناموس شاہی شکست	یکے تیغ برگرون خود بہ بست	۹۱۹۴
چنین عجز بر خویش کرد اختیار	پے رستن عاجزانِ حصار	۹۱۹۵
بصعد عجز گفت الاماں الاماں	بروں آمد و کرد پاپوس خاں	۹۱۹۶
درونی بروں زد ہمہ صف پصف	در آمد سپہ دروز از ہر طرف	۹۱۹۷
سپاہ بنارت کمر بست چست	حصاری ز اسباب دستی بکشت	۹۱۹۸
بے شکر می گفت برگرد گار	چو خاں گشت بنغم ز کارِ حصار	۹۱۹۹
چو فارغ شد از اندہ خاص عام	یکے ہفتہ کرد انتخاب مقام	۹۲۰۰

۹۲۰۱ علی شاہ را با تمامی تسبار
فرستاد در حضرت شہر یار
۹۲۰۲ خود از بدر در دولت آباد رفت
بعد فرحت و خاطر شاد رفت

تاختن خان اعظم اسم النجاں بن قتلغ خاں در چاند گرہ و مانشن دادن مفسداں دوبار

۹۲۰۳	مہم علی شاہ چون در گذشت	باقطاع خود ہر کسے باز گشت
۹۲۰۴	الجب خان یل را بفرمود خاں	کہ تازد سوئے چاند گرہ با سراں
۹۲۰۵	و دہ ہند و ازایکے گو ستمال	ستاند ہر صاحب زور مال
۹۲۰۶	کسے گر بہ پیغام ندید خراج	بتا بد سرازدادون ساد و باج
۹۲۰۷	ہمہ کشورش را کند بے سپر	بخاک آردش ہم بکشیر سر
۹۲۰۸	ہمہ مفسداں را بد گوش پیچ	بکہو پایہ گرد و غنیمت بیچ
۹۲۰۹	رواں گشت چون خان فیروز جنگ	بر و نامزد با سپہ شد ہنگ
۹۲۱۰	ابو بکر و دیگر سران را دہم	شدہ ہر یکے نامزد با شتم
۹۲۱۱	چو بہرام لغاں و قلعنی مغل	پس ہر یکے نیزہ باد ہل
۹۲۱۲	سپہ راند خاں با سراں سیاہ	بر آمد چو از عزم او یک دو ماہ
۹۲۱۳	بالید بسیار ہامون و دشت	ز سرحد انور یکسر گذشت
۹۲۱۴	چو لشکر با قضا کی کشور رسید	خبر مفسداں را سرا سر رسید
۹۲۱۵	فرستاد ہر یک رسولے بجاں	ابا خد میتیہا کے قیمت گراں
۹۲۱۶	دزاں پس سرا سر بدادند مال	جز از جا کہ شد کشورش پایال
۹۲۱۷	پس از چند مہ خان روشن منیر	سپہ راند در جانب دیو گیر
۹۲۱۸	بیاد در مال از ہمہ مفسداں	بعد خرمی کرد با پولس خاں

۵۲۶۲

ہمال دگر نیز لشکر کشید
خروشاں ہاں سوئی سر بر کشید
۹۲۱۹
۹۲۲۰

رسیدن فرمان سلطان بر قتلخ خاں بر ارواں کردن خلق دیو گیر در دہلی

چو زین داستان روزگار گنج گزشت
خزانے درآمد ہمارے گزشت
۹۲۲۱
۹۲۲۲
۹۲۲۳
۹۲۲۴
۹۲۲۵
۹۲۲۶
۹۲۲۷
۹۲۲۸
۹۲۲۹
۹۲۳۰
۹۲۳۱
۹۲۳۲
۹۲۳۳
۹۲۳۴
۹۲۳۵
۹۲۳۶

نشندیم کہ چوں باز گشت آں سپاہ
الانے بیاورد و فرمان شاہ
پس از ذکر یزدان و ہمیش
کہ تاریخ شہاں گشتہ خاک درش
بفرمان آں شاہ آفاق گیر
کہ اسے در جہاں گیری استاؤں
کہ چو کو بخواہ خسرو بود
کسے گردیں کار غفلت کند
یکے بندہ ہست سر نیز نام
فرستند در آں جانبش شہر یار
کسے را کہ یابد در آں بوم دہر
سرش را بہر و بفرمان شاہ
بباید کہ آں خاں پر ہیز گار
کند قتمتے در دو سہ قافلہ
الہ خاں یل را بہر آدرست
یکے قافلہ ہم بد نہال او
پس از شش ہمسہ خان بہر شرف

خزانے درآمد ہمارے گزشت
الانے بیاورد و فرمان شاہ
کہ تاریخ شہاں گشتہ خاک درش
سوئے خان قتلخ نبشتہ دبیر
منادی بدہ در دیار و دمن
بباید کہ ایدر بدھسلی رود
ہمسہ خاں در خطر انگستند
کہ مرغان زیرک در آرد بدام
کہ آں شہر و کشور بر آرد دمار
ہمسہ خاں شش گند بے سپر
بر آرد یزدانک بدیوان شاہ
کند خالی آں شہر و بوم و دیار
بمغس دہر زاد بار ارحلہ
اباخیل و اتباع را ند تخت
بر اند بریں سوئے بے گفت و گو
باید ابا خاص و عام این طرف

سیوم قافلہ خلق از خاص و عام
بر اند بریں سوئے با خاص و عام
بباید کہ آن خان پر ہنیر گار
کنڈ کو ششے اندرین کار و بار

۹۲۳۷

۹۲۳۸

ذکر عزیمت کردن البخاں جانب دہلی

ورسیدن عالم ملک در دیو گیر

بمضمون فرماں اطاعت نمود	چو حال جملہ مضمون فرماں شنود	۹۲۳۹
رواں کرد با جملہ خیل و تبار	اب خان یل راسوئے شہر یار	۹۲۴۰
کہ آید دگر بارہ فرمان شاہ	ہمی بود خود منتظر چنہ گاہ	۹۲۴۱
اب خاں بیاویس شہ خاص گشت	چو زین ماجرا یک دوسا لگد گشت	۹۲۴۲
کہ خانزادہ اور بد آں نیک خواہ	ملک عالم آمد بفرمان شاہ	۹۲۴۳
سوئے دولت آباد یکسر رسید	سپہ از بہر وق آں سپہد کشید	۹۲۴۴
سراسر جو فرمان شہ خواند خاں	بخاں داد فرمان شاہ و جہاں	۹۲۴۵
شد آں خان قلع عزیمت پذیر	بگشت اختر سعد از دیو گیر	۹۲۴۶
ہم از فرقت خان پر ہنیر گار	بگریہ شدہ جملہ شہر و دیار	۹۲۴۷
سعادت رہودند ازین بوم و پر	بر آمد لغیرے ز دیوار دور	۹۲۴۸
بکتنہ ملک عالم یل بمسند	غرض خاں چو در حضرت شہ براند	۹۲۴۹
ہمی کرد کوشش ابکار سپاہ	ہمی کرد کار سے بفرمان شاہ	۹۲۵۰
سزاوار ہر یک ہمی داد نال	ہمی کرد ہر مرد در استمال	۹۲۵۱
شدہ راست چوں تیر در کار تیر	ازاں استحال لشکر دیو گیر	۹۲۵۲

۹۲۴۳

برگشتن قاضی جلال و مبارک جو رہنباں

در زمین برودہ از سیدادی

دیار و دین را در گشت حال	ازیں ماجرا چوں برآمد و سال	۹۲۵۳	۹۳۴۱
بہر کشور سے باز شور سے فتاد	یکے فتنہ و رسمت کجرات زاد	۹۲۵۴	۹۳۴۲
نفیر از ہم طاقی گردوں گزشت	گروہے زبید او خسرو بگشت	۹۲۵۵	۹۳۴۳
جلال ابن لایل با ہم سال	ہماں جو رہنباں و قاضی جلال	۹۲۵۶	۹۳۴۴
کہ نامے بہر دست در کارزار	ہماں جھٹکواں فیل نامدار	۹۲۵۷	۹۳۴۵
بکار و غاہری کے مستقیم	مشدہ ہری کے در برودہ مقیم	۹۲۵۸	۹۳۴۶
بفرمان خسرو و راں بوم دیر	چو دیدند آں مقبل دون سیر	۹۲۵۹	۹۳۴۷
خصوصاً صد و سران سپاہ	بے مرد رمی کشد بے گناہ	۹۲۶۰	۹۳۴۸
یکے رے در کار غوغا زدند	بیک لہر و زہر چار یکجا شدند	۹۲۶۱	۹۳۴۹
کشا ندز جلا د اہل نسب و	بگفتند کہیں آدمی خواہ مرد	۹۲۶۲	۹۳۵۰
ز تربت زمین پشند بر پشند شد	جہانے زبید او کشتہ شد	۹۲۶۳	۹۳۵۱
شدش خشت بالین و بستر زمین	بہر جا کہ بود ست مرد گزین	۹۲۶۴	۹۳۵۲
بر آوردہ سر در دیار کے دگر	بجست آں کسے کو از وفات سر	۹۲۶۵	۹۳۵۳
بدشمن ناہیم یکبار دست	چو داریم در کار پیکار دست	۹۲۶۶	۹۳۵۴
رہانیم از ظلم تسلیم را	اگر بخت و دولت بود یا رما	۹۲۶۷	۹۳۵۵
خانہدما چرخ از یکشیم مہر	و گر خود دگر فتنہ باز و سپہر	۹۲۶۸	۹۳۵۶
سرازیغ جلا و تفتد بجاک	بہرستی نگر دیم بائے ہلاک	۹۲۶۹	۹۳۵۷
بہر چار دل یک سخن جا گرفت	چو این رائے زوہری کے تا گرفت	۹۲۷۰	۹۳۵۸
بزد تیغ بر تیغ بر کو ہزار	دگر روز کہیں چرخ تاپا ندار	۹۲۷۱	۹۳۵۹
بخوردند سو گندہائے عظیم	بکروند پس عہد ہا مستقیم	۹۲۷۲	۹۳۶۰

کشیدند شمشیر هر چار مرد
عوانان که بر قصد شال آمدند
نشان دهند شال را بعین گردند
نشان دهند شال را بعین گردند

۹۲۷۰ ۹۳۶۰
۹۲۷۰ ۹۳۶۱
۹۲۷۵ ۹۳۶۲

یکایک زدن بر دوده بر شکر مقبل و شکسته رفتن مقبل

چو مقبل ازین حال گاه گشت
سپید اند بر قصد پرکار شال
که تو می زبید ادبی شاه گشت
طلب کرد از هر طرف سر شال
همه ساز پرکار آغاز کرد
بر اندند هر یک خروش و شیر
که اعلام او سرنگون ساختند
بسی خست شال را برفتاد و دست
ز خنجر خصلی بجای یافته
بجز دزد رفتن گریز نداشت
با کسبایت آمد پس از ترک تاز
مراں سرکش را اطاعت نمود
همه ملک و اسباب خود پیش برد
جلا بود آنجا بفرمان شاه
بریقتاد بر دست بگشتند گال
عوض داد او را قباد کلاه
سرش را بگردون برافراختند

۹۲۷۶ ۹۳۶۳
۹۲۷۷ ۹۳۶۴
۹۲۷۸ ۹۳۶۵
۹۲۷۹ ۹۳۶۶
۹۲۸۰ ۹۳۶۷
۹۲۸۱ ۹۳۶۸
۹۲۸۲ ۹۳۶۹
۹۲۸۳ ۹۳۷۰
۹۲۸۴ ۹۳۷۱
۹۲۸۵ ۹۳۷۲
۹۲۸۶ ۹۳۷۳
۹۲۸۷ ۹۳۷۴
۹۲۸۸ ۹۳۷۵
۹۲۸۹ ۹۳۷۶
۹۲۹۰ ۹۳۷۷

ز کهنایت آنکه بی بین شتافت	طنی روز سوم از ایشان بتافت	۹۲۹۱۶۳۴۹
که بود ست غلامی عین فصول	بر پوست بر مقبل ناقبول	۹۲۹۱۶۳۵۰
بقصد اساول علم بر فراخت	مبارک دیگر روز از انجا بتافت	۹۲۹۱۶۳۵۱
پس آنکه مبارک یل گسیه توذ	شد آن حصن فتح از پس نیست روز	۹۲۹۱۶۳۵۲
بر آورد و از مرد بیگانه گرد	نواهی آل حصن را قنبط کرد	۹۲۹۱۶۳۵۳
یکه تعبیه دیگر آغاز گشت	چو زین ماجرایک دو ماهی گذشت	۹۲۹۱۶۳۵۴

مصا کردن عزیز خمار با شکر بروده و کشته شدن او

چو بگذشت از آن ماجرایک دو ماه	ز هر جانب گدآمد سپاه	۹۲۹۴۰۳۸۵
بفرمان شش مقطع دبار بود	عزیز که صلش ز خمار بود	۹۲۹۴۰۳۸۶
ایا فوجی از کشور مالوه	بجند با شکر مالوه	۹۲۹۴۰۳۸۷
ز اطراف هر جانب اهل هنر	از انشوی مقبل ازین سو عز	۹۳۰۰۰۳۸۸
همه ساخته بهر هیجا شدند	سپاه بر اندید یکجا شدند	۹۳۰۱۰۳۸۹
چو در حد بٹلا و دآمد سپاه	نهادند روزی دگر سر برآه	۹۳۰۲۰۳۹۰
پس جنگ هر یک سپاهی کشید	هاں چاریل این حکایت شنید	۹۳۰۳۰۳۹۱
که در ذات خود هر یک بود مرد	نهادند هر چارول در نبرد	۹۳۰۴۰۳۹۲
به ترتیب بودند روزی دهم	بگردند هر چار شکر گه	۹۳۰۵۰۳۹۳
گل سرخ را گردیدون پوست	دگر روز گنبد نیت دوست	۹۳۰۶۰۳۹۴
در آهنگ پیکار و هیجا شدند	دشکر بعضی اے یکجا شدند	۹۳۰۷۰۳۹۵
نبودست زیادت ز هفصد سوار	شنیدم که در فوج اں هر چار	۹۳۰۸۰۳۹۶

خود شاں چو در حالت خشم شیر	بسوئے دگر شش ہزار دلیہ	۹۳۹۹	۹۳۹۹
کہ بسیار مظلوم را خون فشانند	خود آں چیرہ خمار در قلب ماند	۹۳۹۸	۹۳۹۸
بجز بستی را کم تواند بکشت	جوان گر چہ باشد مہیب و درشت	۹۳۹۷	۹۳۹۷
سگ عربہ گر چہ داند شکار	ندانند جوان پیشہ کارزار	۹۳۹۶	۹۳۹۶
کہ بود است غدار کے کم تمیز	طنی شد مقدم بفرج عزیز	۹۳۹۵	۹۳۹۵
خروش دہل از چپ و دست راست	شدہ فرج مقبل سو و دست راست	۹۳۹۴	۹۳۹۴
پے جنگ ہر یک خود شاں چہ شیر	دگر سوئے آں چار مرد دلیہ	۹۳۹۳	۹۳۹۳
راہا کرد رسم مہین دیار	ستادند ہر سو پر الگ دہ دار	۹۳۹۲	۹۳۹۲
گرفتند شیران صفدر زمیں	غرض چوں دو جانب در آں دشتیں	۹۳۹۱	۹۳۹۱
کر بست ہر یک بتاراج خصم	طنی دید پر گندہ افواج خصم	۹۳۹۰	۹۳۹۰
چو خاں پے فوج دگر گرفت	یکے فوج ناموس شاں برگرفت	۹۳۸۹	۹۳۸۹
خود شاں ہی رفت دنبال شاں	گروہے دوسر ہم بہ پامال شاں	۹۳۸۸	۹۳۸۸
یکے دست بڑے نموداں چینی	غرض چوں طنی اندراں دشتیں	۹۳۸۷	۹۳۸۷
کہ بود دست بازار ہی نامتول	ہاں چیرہ خمار کے بوالفضل	۹۳۸۶	۹۳۸۶
سوئے قلب دشمن لیکایک براند	بزد کوس و بصر مرکب جہاند	۹۳۸۵	۹۳۸۵
صفت خود بکینہ کر بستہ دید	سرا بر صفت قلب بشکستہ دید	۹۳۸۴	۹۳۸۴
سواران خود را ہی کرد یاد	شندیم زمانے در آنجا استاد	۹۳۸۳	۹۳۸۳
کہ دشمن نمود از سر خیرگی	حریفان چو دیدند ایں چیرگی	۹۳۸۲	۹۳۸۲
پس ہر یکے ماند معدودہ مرد	سراں روئے بر تافتہ از ہمدرد	۹۳۸۱	۹۳۸۱
بیکسو مبارک دگر سو جلال	چپ و راست گشتند از ایں پایا	۹۳۸۰	۹۳۸۰
چو دیدند افواج خود در غلغل	جلال ابن لا لا و جھلے یل	۹۳۷۹	۹۳۷۹
یکے دریا رویے درہ میں	گریزاں چو شستہ از ایں دشتیں	۹۳۷۸	۹۳۷۸
ابا چارہ یار قاضی جلال	شنیدم کہ در عین آں قیل و قال	۹۳۷۷	۹۳۷۷

بیک پنبہ زار و نہال گشتہ بود	۹۳۴۹۴۲۰
ہم آخر چو دید آں میل نامدار	۹۳۴۹۴۲۱
پراگندہ شد جملہ فوج عزیز	۹۳۴۹۴۲۲
اباچار وہیل جلال گزین	۹۳۴۹۴۲۳
خروشائے برون آمد از پنبہ زار	۹۳۴۹۴۲۴
سواران عزیزان در آں پنبہ زار	۹۳۴۹۴۲۵
پس آنکہ رسیدند راں مرغزار	۹۳۴۹۴۲۶
زدیکر طرف پہلوئے صف شکن	۹۳۴۹۴۲۷
جلال ابن لالاز سوائے دیگر	۹۳۴۹۴۲۸
بیکبار ہر چار گردن فرار	۹۳۴۹۴۲۹
ہم آخر چو خستارک خامکار	۹۳۴۹۴۳۰
عنان را بچید نہ بود پشت	۹۳۴۹۴۳۱
سرے چند بر خال انداختند	۹۳۴۹۴۳۲
شد آں چیرہ خمار زندہ اسیر	۹۳۴۹۴۳۳
چو خمارشان زندہ آمد بدست	۹۳۴۹۴۳۴
بمقابل برآمد یکبارگی	۹۳۴۹۴۳۵
چو مقابل سرے در نہر میت نہاد	۹۳۴۹۴۳۶
ملاں در غنیمت نہادند دست	۹۳۴۹۴۳۷
گرفتند اسباب بنگہ تمام	۹۳۵۰۹۴۳۸
ہماں روز گشتند خمار را	۹۳۵۰۹۴۳۹
چو آں روز با خرمی برگزشت	۹۳۵۰۹۴۴۰
دگر روز کردان لشکر شکن	۹۳۵۰۹۴۴۱
غنیمت نہادند در چار جا	۹۳۵۰۹۴۴۲
صفش پنبہ از ہم جاں گشتہ بود	
کہ در فوج دشمن تنگ شد سوار	
کہ بودست غذا و خول ریز نیز	
مکرست بر قصد بدخواہ دیں	
بزد بر صف دشمن نایکار	
زمینش جلال گزین پنبہ گشت	
سبارک اپا چند جسدہ سوار	
عیان گشت چون تارن زدم زن	
خروشائے در آمد ابا کر و فخر	
بگردند بر خیم دوس ترک تاز	
نیار و تاجے در آں کا زار	
رسیدند از پس ملان رشت	
وز آں جو گہ بیشتر تا فخر	
ز اصحاب فوجش بر آمد لہ یہ	
خروشید ہر یک چو پلان مست	
در آں فوج ہم زاد آوارگی	
با فوج عالم شکستے فتاد	
چہ بزیں غنیمت کہ دشمن شکست	
سے مرغ زرشان در آمد بدام	
دگر چند بدخواہ غدار را	
از آں تا فتن ہر چہ شان حج گشت	
بیک خیمہ ساختند انجمن	
گرفتند ہر یک یکے حصہ را	

چو گشتند فارغ ازاں کار و بار
برایشاں بے خلق گشتند یار

۹۳۵۵

عزیمت کردن شکر برودہ در کنہایت و محض شدن کنہایت

دگر روز راندند ز انجا سپاہ
بکنہایت اندر پس از چند روز
مگر خلق آن شہر از ایشان گشت
گمان بدو ہر کس کہ از دشت مکیں
بکنہایت اندر بر بسم فرار
ازاں رودے کوس ترقو زدند
بدوں خیمہ زد و فوج برگشتگان
گرچہ کز ایشان پریشان قیاد
دگر روز شوریدہ سگان شہر
بر آہنگ پیکار و ساز و نبرد
کشیدہ بے خلق صفہا چو مور
بیک حملہ کردند پامال شاں
ہمہ خلق در خانہاں در خرید
سر کوچ گرفت ہر جاد لیر
شینیدم در اں شہر سرتا بسر
ہمہ شہر در خانہاں بے بلند
دوسہ روز ازین قصہ چو برگشتند

گزشتند ازاں قریخ آرد و گاہ
رسیدند ازاں زمرف کینہ توز
بساط اطاعت گری در نوشت
شکستند از سر کشاں گزین
شکستہ رسیدند از کارزار
بہر خانہ خلقہ حصار ی شدند
بہر دم فردوسی شد افواج شاں
بہر روز سر سوئے شاں می نہاد
کہ و مہ بر آرد دشت شیر قہر
بدوں زد بہر خانہ ہر جا کہ مرد
شربال چو دیدند غوغا و شور
گرفتند تا شہر و نبال شاں
بہر جانغری سے سر بہ ایوان کشید
پے افشردہ در بیشہ خود چو شیر
بہر خانہ بود حصنہ دگر
حصاری شد از بیم شور و گزند
در آمدنی یک شب از راہ دشت

۹۴۴۳

۹۳۵۶ ۹۴۴۴

۹۳۵۷ ۹۴۴۵

۹۳۵۸ ۹۴۴۶

۹۳۵۹ ۹۴۴۷

۹۳۶۰ ۹۴۴۸

۹۳۶۱ ۹۴۴۹

۹۳۶۲ ۹۴۵۰

۹۳۶۳ ۹۴۵۱

۹۳۶۴ ۹۴۵۲

۹۳۶۵ ۹۴۵۳

۹۳۶۶ ۹۴۵۴

۹۳۶۷ ۹۴۵۵

۹۳۶۸ ۹۴۵۶

۹۳۶۹ ۹۴۵۷

۹۳۷۰ ۹۴۵۸

۹۳۷۱ ۹۴۵۹

۹۳۷۲ ۹۴۶۰

ہمہ شہریاں را بہ نصرت رسید
 سر اسیمہ بودند لیل و نہار
 ہو خواو آن مرد مقبل شدند
 شد از مرد تازن ثنا خوان او
 ز فرمان او هیچ کس سر نہافت
 کمر بست ہر یک پے کارزار
 ہمہ شہر خود را نگہ داشتند
 بر آورد ہر روز و شب تیغ قہر
 کہ را نند از دصف و دشمنان
 کہ گیرند شہر از در آورد سخت
 بشام و سحر خون ہی ریختند
 دگر گونہ شد گردش روزگار

بلکہ نہایت اندر شب خیزید
 در آن شہر قوسے از کارزار
 طنی چون در آمد قوی دل شدند
 کمر بستہ ہر یک بفرمان او
 ہمہ شہر از ذات او دریافت
 دل شہریاں چونکہ شد بقرار
 رہ دشمنان را بر انیا مشتند
 کہ تیغ بصر اگر دے بشہر
 نہ ہم شہر یا نہ از اچنان بد توان
 نہ صحر یا نہ از اچنان بود بخت
 شب و روز با ہم در آویختند
 بریں جملہ چون رفت مایہ چار

۹۳۷۱ ۹۳۷۲
 ۹۳۷۳ ۹۳۷۴
 ۹۳۷۵ ۹۳۷۶
 ۹۳۷۷ ۹۳۷۸
 ۹۳۷۹ ۹۳۸۰
 ۹۳۸۱ ۹۳۸۲
 ۹۳۸۳ ۹۳۸۴
 ۹۳۸۵ ۹۳۸۶
 ۹۳۸۷ ۹۳۸۸
 ۹۳۸۹ ۹۳۹۰
 ۹۳۹۱ ۹۳۹۲
 ۹۳۹۳ ۹۳۹۴

جنید سلطان محمد از دہلی جانب گجرات

سبند آں خدیو فلاسف تمیز
 در دلش شد از حزن زیر و زبر
 گزیرے بجز قصد ایشان ندید
 مگر ماندہ بود بہت اندک سوار
 ہم از ظلم او گشتہ بودند کم
 چو شنید از آن شور و غوغا خبر
 بہر فرسے ہفتہ می رساند
 چو شیران جمایش در جنگلی

چو از شولہ گجرات و قتل عزیز
 سر اسیمہ شد خاطرش زین خبر
 ہم آخر خود کردہ در ماں ندید
 شنیدم در آن وقت بر شہر بار
 چہ اہل دیار و چہ اہل چشم
 غرض شاہ خونریز پیدا کرد
 ز دہلی سپہ سمت گجرات راند
 ہمیر اند شکر با ہستگی

۹۳۸۵ ۹۳۸۶
 ۹۳۸۷ ۹۳۸۸
 ۹۳۸۹ ۹۳۹۰
 ۹۳۹۱ ۹۳۹۲
 ۹۳۹۳ ۹۳۹۴
 ۹۳۹۵ ۹۳۹۶
 ۹۳۹۷ ۹۳۹۸
 ۹۳۹۹ ۹۴۰۰
 ۹۴۰۱ ۹۴۰۲
 ۹۴۰۳ ۹۴۰۴
 ۹۴۰۵ ۹۴۰۶
 ۹۴۰۷ ۹۴۰۸
 ۹۴۰۹ ۹۴۱۰
 ۹۴۱۱ ۹۴۱۲
 ۹۴۱۳ ۹۴۱۴
 ۹۴۱۵ ۹۴۱۶
 ۹۴۱۷ ۹۴۱۸
 ۹۴۱۹ ۹۴۲۰
 ۹۴۲۱ ۹۴۲۲
 ۹۴۲۳ ۹۴۲۴
 ۹۴۲۵ ۹۴۲۶
 ۹۴۲۷ ۹۴۲۸
 ۹۴۲۹ ۹۴۳۰
 ۹۴۳۱ ۹۴۳۲
 ۹۴۳۳ ۹۴۳۴
 ۹۴۳۵ ۹۴۳۶
 ۹۴۳۷ ۹۴۳۸
 ۹۴۳۹ ۹۴۴۰
 ۹۴۴۱ ۹۴۴۲
 ۹۴۴۳ ۹۴۴۴
 ۹۴۴۵ ۹۴۴۶
 ۹۴۴۷ ۹۴۴۸
 ۹۴۴۹ ۹۴۵۰
 ۹۴۵۱ ۹۴۵۲
 ۹۴۵۳ ۹۴۵۴
 ۹۴۵۵ ۹۴۵۶
 ۹۴۵۷ ۹۴۵۸
 ۹۴۵۹ ۹۴۶۰
 ۹۴۶۱ ۹۴۶۲
 ۹۴۶۳ ۹۴۶۴
 ۹۴۶۵ ۹۴۶۶
 ۹۴۶۷ ۹۴۶۸
 ۹۴۶۹ ۹۴۷۰
 ۹۴۷۱ ۹۴۷۲
 ۹۴۷۳ ۹۴۷۴
 ۹۴۷۵ ۹۴۷۶
 ۹۴۷۷ ۹۴۷۸
 ۹۴۷۹ ۹۴۸۰
 ۹۴۸۱ ۹۴۸۲
 ۹۴۸۳ ۹۴۸۴
 ۹۴۸۵ ۹۴۸۶
 ۹۴۸۷ ۹۴۸۸
 ۹۴۸۹ ۹۴۹۰
 ۹۴۹۱ ۹۴۹۲
 ۹۴۹۳ ۹۴۹۴
 ۹۴۹۵ ۹۴۹۶
 ۹۴۹۷ ۹۴۹۸
 ۹۴۹۹ ۹۵۰۰
 ۹۵۰۱ ۹۵۰۲
 ۹۵۰۳ ۹۵۰۴
 ۹۵۰۵ ۹۵۰۶
 ۹۵۰۷ ۹۵۰۸
 ۹۵۰۹ ۹۵۱۰
 ۹۵۱۱ ۹۵۱۲
 ۹۵۱۳ ۹۵۱۴
 ۹۵۱۵ ۹۵۱۶
 ۹۵۱۷ ۹۵۱۸
 ۹۵۱۹ ۹۵۲۰
 ۹۵۲۱ ۹۵۲۲
 ۹۵۲۳ ۹۵۲۴
 ۹۵۲۵ ۹۵۲۶
 ۹۵۲۷ ۹۵۲۸
 ۹۵۲۹ ۹۵۳۰
 ۹۵۳۱ ۹۵۳۲
 ۹۵۳۳ ۹۵۳۴
 ۹۵۳۵ ۹۵۳۶
 ۹۵۳۷ ۹۵۳۸
 ۹۵۳۹ ۹۵۴۰
 ۹۵۴۱ ۹۵۴۲
 ۹۵۴۳ ۹۵۴۴
 ۹۵۴۵ ۹۵۴۶
 ۹۵۴۷ ۹۵۴۸
 ۹۵۴۹ ۹۵۵۰
 ۹۵۵۱ ۹۵۵۲
 ۹۵۵۳ ۹۵۵۴
 ۹۵۵۵ ۹۵۵۶
 ۹۵۵۷ ۹۵۵۸
 ۹۵۵۹ ۹۵۶۰
 ۹۵۶۱ ۹۵۶۲
 ۹۵۶۳ ۹۵۶۴
 ۹۵۶۵ ۹۵۶۶
 ۹۵۶۷ ۹۵۶۸
 ۹۵۶۹ ۹۵۷۰
 ۹۵۷۱ ۹۵۷۲
 ۹۵۷۳ ۹۵۷۴
 ۹۵۷۵ ۹۵۷۶
 ۹۵۷۷ ۹۵۷۸
 ۹۵۷۹ ۹۵۸۰
 ۹۵۸۱ ۹۵۸۲
 ۹۵۸۳ ۹۵۸۴
 ۹۵۸۵ ۹۵۸۶
 ۹۵۸۷ ۹۵۸۸
 ۹۵۸۹ ۹۵۹۰
 ۹۵۹۱ ۹۵۹۲
 ۹۵۹۳ ۹۵۹۴
 ۹۵۹۵ ۹۵۹۶
 ۹۵۹۷ ۹۵۹۸
 ۹۵۹۹ ۹۶۰۰
 ۹۶۰۱ ۹۶۰۲
 ۹۶۰۳ ۹۶۰۴
 ۹۶۰۵ ۹۶۰۶
 ۹۶۰۷ ۹۶۰۸
 ۹۶۰۹ ۹۶۱۰
 ۹۶۱۱ ۹۶۱۲
 ۹۶۱۳ ۹۶۱۴
 ۹۶۱۵ ۹۶۱۶
 ۹۶۱۷ ۹۶۱۸
 ۹۶۱۹ ۹۶۲۰
 ۹۶۲۱ ۹۶۲۲
 ۹۶۲۳ ۹۶۲۴
 ۹۶۲۵ ۹۶۲۶
 ۹۶۲۷ ۹۶۲۸
 ۹۶۲۹ ۹۶۳۰
 ۹۶۳۱ ۹۶۳۲
 ۹۶۳۳ ۹۶۳۴
 ۹۶۳۵ ۹۶۳۶
 ۹۶۳۷ ۹۶۳۸
 ۹۶۳۹ ۹۶۴۰
 ۹۶۴۱ ۹۶۴۲
 ۹۶۴۳ ۹۶۴۴
 ۹۶۴۵ ۹۶۴۶
 ۹۶۴۷ ۹۶۴۸
 ۹۶۴۹ ۹۶۵۰
 ۹۶۵۱ ۹۶۵۲
 ۹۶۵۳ ۹۶۵۴
 ۹۶۵۵ ۹۶۵۶
 ۹۶۵۷ ۹۶۵۸
 ۹۶۵۹ ۹۶۶۰
 ۹۶۶۱ ۹۶۶۲
 ۹۶۶۳ ۹۶۶۴
 ۹۶۶۵ ۹۶۶۶
 ۹۶۶۷ ۹۶۶۸
 ۹۶۶۹ ۹۶۷۰
 ۹۶۷۱ ۹۶۷۲
 ۹۶۷۳ ۹۶۷۴
 ۹۶۷۵ ۹۶۷۶
 ۹۶۷۷ ۹۶۷۸
 ۹۶۷۹ ۹۶۸۰
 ۹۶۸۱ ۹۶۸۲
 ۹۶۸۳ ۹۶۸۴
 ۹۶۸۵ ۹۶۸۶
 ۹۶۸۷ ۹۶۸۸
 ۹۶۸۹ ۹۶۹۰
 ۹۶۹۱ ۹۶۹۲
 ۹۶۹۳ ۹۶۹۴
 ۹۶۹۵ ۹۶۹۶
 ۹۶۹۷ ۹۶۹۸
 ۹۶۹۹ ۹۷۰۰
 ۹۷۰۱ ۹۷۰۲
 ۹۷۰۳ ۹۷۰۴
 ۹۷۰۵ ۹۷۰۶
 ۹۷۰۷ ۹۷۰۸
 ۹۷۰۹ ۹۷۱۰
 ۹۷۱۱ ۹۷۱۲
 ۹۷۱۳ ۹۷۱۴
 ۹۷۱۵ ۹۷۱۶
 ۹۷۱۷ ۹۷۱۸
 ۹۷۱۹ ۹۷۲۰
 ۹۷۲۱ ۹۷۲۲
 ۹۷۲۳ ۹۷۲۴
 ۹۷۲۵ ۹۷۲۶
 ۹۷۲۷ ۹۷۲۸
 ۹۷۲۹ ۹۷۳۰
 ۹۷۳۱ ۹۷۳۲
 ۹۷۳۳ ۹۷۳۴
 ۹۷۳۵ ۹۷۳۶
 ۹۷۳۷ ۹۷۳۸
 ۹۷۳۹ ۹۷۴۰
 ۹۷۴۱ ۹۷۴۲
 ۹۷۴۳ ۹۷۴۴
 ۹۷۴۵ ۹۷۴۶
 ۹۷۴۷ ۹۷۴۸
 ۹۷۴۹ ۹۷۵۰
 ۹۷۵۱ ۹۷۵۲
 ۹۷۵۳ ۹۷۵۴
 ۹۷۵۵ ۹۷۵۶
 ۹۷۵۷ ۹۷۵۸
 ۹۷۵۹ ۹۷۶۰
 ۹۷۶۱ ۹۷۶۲
 ۹۷۶۳ ۹۷۶۴
 ۹۷۶۵ ۹۷۶۶
 ۹۷۶۷ ۹۷۶۸
 ۹۷۶۹ ۹۷۷۰
 ۹۷۷۱ ۹۷۷۲
 ۹۷۷۳ ۹۷۷۴
 ۹۷۷۵ ۹۷۷۶
 ۹۷۷۷ ۹۷۷۸
 ۹۷۷۹ ۹۷۸۰
 ۹۷۸۱ ۹۷۸۲
 ۹۷۸۳ ۹۷۸۴
 ۹۷۸۵ ۹۷۸۶
 ۹۷۸۷ ۹۷۸۸
 ۹۷۸۹ ۹۷۹۰
 ۹۷۹۱ ۹۷۹۲
 ۹۷۹۳ ۹۷۹۴
 ۹۷۹۵ ۹۷۹۶
 ۹۷۹۷ ۹۷۹۸
 ۹۷۹۹ ۹۸۰۰
 ۹۸۰۱ ۹۸۰۲
 ۹۸۰۳ ۹۸۰۴
 ۹۸۰۵ ۹۸۰۶
 ۹۸۰۷ ۹۸۰۸
 ۹۸۰۹ ۹۸۱۰
 ۹۸۱۱ ۹۸۱۲
 ۹۸۱۳ ۹۸۱۴
 ۹۸۱۵ ۹۸۱۶
 ۹۸۱۷ ۹۸۱۸
 ۹۸۱۹ ۹۸۲۰
 ۹۸۲۱ ۹۸۲۲
 ۹۸۲۳ ۹۸۲۴
 ۹۸۲۵ ۹۸۲۶
 ۹۸۲۷ ۹۸۲۸
 ۹۸۲۹ ۹۸۳۰
 ۹۸۳۱ ۹۸۳۲
 ۹۸۳۳ ۹۸۳۴
 ۹۸۳۵ ۹۸۳۶
 ۹۸۳۷ ۹۸۳۸
 ۹۸۳۹ ۹۸۴۰
 ۹۸۴۱ ۹۸۴۲
 ۹۸۴۳ ۹۸۴۴
 ۹۸۴۵ ۹۸۴۶
 ۹۸۴۷ ۹۸۴۸
 ۹۸۴۹ ۹۸۵۰
 ۹۸۵۱ ۹۸۵۲
 ۹۸۵۳ ۹۸۵۴
 ۹۸۵۵ ۹۸۵۶
 ۹۸۵۷ ۹۸۵۸
 ۹۸۵۹ ۹۸۶۰
 ۹۸۶۱ ۹۸۶۲
 ۹۸۶۳ ۹۸۶۴
 ۹۸۶۵ ۹۸۶۶
 ۹۸۶۷ ۹۸۶۸
 ۹۸۶۹ ۹۸۷۰
 ۹۸۷۱ ۹۸۷۲
 ۹۸۷۳ ۹۸۷۴
 ۹۸۷۵ ۹۸۷۶
 ۹۸۷۷ ۹۸۷۸
 ۹۸۷۹ ۹۸۸۰
 ۹۸۸۱ ۹۸۸۲
 ۹۸۸۳ ۹۸۸۴
 ۹۸۸۵ ۹۸۸۶
 ۹۸۸۷ ۹۸۸۸
 ۹۸۸۹ ۹۸۹۰
 ۹۸۹۱ ۹۸۹۲
 ۹۸۹۳ ۹۸۹۴
 ۹۸۹۵ ۹۸۹۶
 ۹۸۹۷ ۹۸۹۸
 ۹۸۹۹ ۹۹۰۰
 ۹۹۰۱ ۹۹۰۲
 ۹۹۰۳ ۹۹۰۴
 ۹۹۰۵ ۹۹۰۶
 ۹۹۰۷ ۹۹۰۸
 ۹۹۰۹ ۹۹۱۰
 ۹۹۱۱ ۹۹۱۲
 ۹۹۱۳ ۹۹۱۴
 ۹۹۱۵ ۹۹۱۶
 ۹۹۱۷ ۹۹۱۸
 ۹۹۱۹ ۹۹۲۰
 ۹۹۲۱ ۹۹۲۲
 ۹۹۲۳ ۹۹۲۴
 ۹۹۲۵ ۹۹۲۶
 ۹۹۲۷ ۹۹۲۸
 ۹۹۲۹ ۹۹۳۰
 ۹۹۳۱ ۹۹۳۲
 ۹۹۳۳ ۹۹۳۴
 ۹۹۳۵ ۹۹۳۶
 ۹۹۳۷ ۹۹۳۸
 ۹۹۳۹ ۹۹۴۰
 ۹۹۴۱ ۹۹۴۲
 ۹۹۴۳ ۹۹۴۴
 ۹۹۴۵ ۹۹۴۶
 ۹۹۴۷ ۹۹۴۸
 ۹۹۴۹ ۹۹۵۰
 ۹۹۵۱ ۹۹۵۲
 ۹۹۵۳ ۹۹۵۴
 ۹۹۵۵ ۹۹۵۶
 ۹۹۵۷ ۹۹۵۸
 ۹۹۵۹ ۹۹۶۰
 ۹۹۶۱ ۹۹۶۲
 ۹۹۶۳ ۹۹۶۴
 ۹۹۶۵ ۹۹۶۶
 ۹۹۶۷ ۹۹۶۸
 ۹۹۶۹ ۹۹۷۰
 ۹۹۷۱ ۹۹۷۲
 ۹۹۷۳ ۹۹۷۴
 ۹۹۷۵ ۹۹۷۶
 ۹۹۷۷ ۹۹۷۸
 ۹۹۷۹ ۹۹۸۰
 ۹۹۸۱ ۹۹۸۲
 ۹۹۸۳ ۹۹۸۴
 ۹۹۸۵ ۹۹۸۶
 ۹۹۸۷ ۹۹۸۸
 ۹۹۸۹ ۹۹۹۰
 ۹۹۹۱ ۹۹۹۲
 ۹۹۹۳ ۹۹۹۴
 ۹۹۹۵ ۹۹۹۶
 ۹۹۹۷ ۹۹۹۸
 ۹۹۹۹ ۱۰۰۰۰

ز سستی ہمی کرد عطف از بند و
 بہ تدبیر و تدبیس بوفے براز
 جز از زرق و تیز ویر ناید بدست
 بدرماندگی نیم مرده سپاہ
 بشکر گہش بردن از می چہار
 شکستہ رکاب و شکستہ عقال
 شہش کرد اہل محل خطاب
 اسیر ہماں فتنہ روزگار
 ہی گشت شاں گرنی آمدند
 بہر گام از دیدہ خونایہ ریز
 بصد آرزو مرگ می خواستند
 نزد نالہ رکس از ان خستگان
 ہمیر اند خوں چو دم می زدند
 بویہ اند شہ مقامے گزید
 ہی کرد تلبیس چوں رو بہ
 درو تو تیا غلہ و آب و گاہ
 بخوردند اسپال ہمہ یال و دم
 نماندہ ز غم بر کسے جز دمے
 شہ اعظم ملک را بھروج راند

بجز نیم فرسنگ کو پیے نکر د
 شب و روز در خاطر آن جیلہ ساز
 لچو کار جہاں زرق و تیز ویرست
 نشیدم چو شہ راند از تخت گاہ
 ز اسپان بجان و پیدل سوار
 ہمہ عاجز از ظلم شاہ جہاں
 گر شہے بغیر سو بے نان و آب
 گر شہے دگر خستریان دیار
 بصد بحر و زار می آمدند
 نہ دست خلاص و نہ پایے گریز
 شب و روز از فاقہ می کاستند
 ز ہمیش شدہ چوں زباں بستگان
 چو مرغیان پر کم قدم می زدند
 چو در حد ناکو رشک رسید
 چو ناموسیاں کرد لشکر گہے
 سپاہے پر از خمیہ و بار گاہ
 نماند از ستوراں بجز شاخ و سم
 نخوردہ در و آد نے جز دمے
 در آنجا چو لشکر دو ماہ بماند

۹۴۸۱
 ۹۴۸۲
 ۹۴۸۳
 ۹۴۸۴
 ۹۴۸۵
 ۹۴۸۶
 ۹۴۸۷
 ۹۴۸۸
 ۹۴۸۹
 ۹۴۹۰
 ۹۴۹۱
 ۹۴۹۲
 ۹۴۹۳
 ۹۴۹۴
 ۹۴۹۵
 ۹۴۹۶
 ۹۴۹۷
 ۹۴۹۸
 ۹۴۹۹

رسیدن اعظم ملک در بہر وق و لشکر
 در حصن فرو د آوردن

بفرمود آن شاه حیلہ گرای	۹۴۱۲
رود در بہر دوج دبر و صد سوار	۹۴۱۳
قر کو غلام ملک عالم است	۹۴۱۴
دگر ہر کہ از لشکر دیو گیر	۹۴۱۵
بتدبیر شاہ دارد آن بخت نگاہ	۹۴۱۶
اگر فوج باغی رسد ناگہاں	۹۴۱۷
نیارد سپہ را بروں از حصار	۹۴۱۸
بروین حصار را رود و جوئی خویش	۹۴۱۹
غرض چوں خراسانی نیست پای	۹۴۲۰
پس از چند روزی بہر دوج رسید	۹۴۲۱
فرز را سایند فرمان شاہ	۹۴۲۲
تقیں کرد ہر صفدر را النگ	۹۴۲۳
ہی بود ہر یک با وطن خویش	۹۴۲۴
کہ زدو آن خراسانی سست پای	
رود و چوں در آن حصن گیر و قرار	
در آن حصن باش کہ سالم است	
در آن حصن باشد سگونت پذیر	
فرود آورد و حملہ در دوز سپاہ	
ابا خرم باشد چو کار آگہاں	
بیاشد بخصن اندرون ہوشیار	
سوارے زد و کلم گذارد بروں	
رواں شد بفرمان فرمان روا	
ز فرمان خسر دگر گیرے ندید	
در آورد در دوز تھامی سپاہ	
بہر برج شد نامزد ہر نہنگ	
کسے دم نمی زد بفرمان خویش	

رسیدن لشکر بہر دوج و شکستن ایشان

F. ۲۷۸

چو بشنید افواج برگشتگان	۹۴۲۵
رہا کرد کنبایت آنکہ شتاب	۹۴۲۶
خود شاہ بخصن بہر دوج آمدند	۹۴۲۷
نمودار گردند از ہر طرف	۹۴۲۸
ہمہ ساختہ از براے دغا	۹۴۲۹
کہ کے آید از حصن لشکر بروں	۹۴۳۰
شنیدم کہ برگشتگان تاسہ روز	۹۴۳۱
کہ در بہر دوج آمد سپاہ گراں	
بر اندند کردان ثابت رکاب	
عنینت کنان فوج آمدند	
ستادند بیرون دز صفت بہ صفت	
نظر داشتہ سوئے دروازہا	
برائیم از ہر طرف جوے خویش	
شدہ گرد و گرد و ز کینہ توڑ	

بهر روز بر حصن می تاختند	۹۴۳۲
دروں بود شکر نزاری سه چار	۹۴۳۳
در دلی اگر چه فزوں آمدند	۹۴۳۴
سیوم روز کا فوج بر گشتگاں	۹۴۳۵
هه ماں جهلو افغان ابا فوج خویش	۹۴۳۶
در آمد بدروازه فقط کرد	۹۴۳۷
چو بگذشت از حد بر دستیش	۹۴۳۸
سر چنڈ از لشکر دلو گیر	۹۴۳۹
حمید آنکه آن شیخ زاد و گزین	۹۴۴۰
وگر سر فرزندان و گردن کشان	۹۴۴۱
چو دیدند جهلوز حد بر گذشت	۹۴۴۲
بگفتند با هم که ای چیره مرد	۹۴۴۳
ندانند که شیران این مرغزار	۹۴۴۴
اگر شاه مارا کشد زین گناه	۹۴۴۵
بگفتند ای شان بروں آمدند	۹۴۴۶
دوسه بار جهلوز دران شر و شور	۹۴۴۷
حریفان ز پیشش می تافتند	۹۴۴۸
هم آخوچو از روزیاسه بماند	۹۴۴۹
قرچان صفت خویش غالب بدید	۹۴۵۰
چو آوردن زور سه زه پو شیار	۹۴۵۱
نشندیم چو مردان سه جنگ کرد	۹۴۵۲
حریفان رسیدند گرداندرش	۹۴۵۳
چو افتاد جهلوز دران حربگاه	۹۴۵۴
بهر شب دوسیل وطن ساختند	
زیر گشتگاں بود مقصد سوار	
چو فرماں نه بد کم بروں آمدند	
در آمد بر حصن چالش کناں	
ز افواج اصحاب خود گشت پیش	
همی کرد چوں چیره دستاں نبرد	
کشید آخر از آفتاب در لیستیش	
که بودند در دز سکونت پذیر	
که بود ست شیریه بهنگام کین	
که بزنام هر یک ز مردمی نشان	
ز کین حکم شاه شان فراموش گشت	
ز بول گسیه آمد بکار نبرد	
بفرمان شاه اندا سیر حصار	
بیریزیم خویش درین حربگاه	
چو شیران بصید ز بول آمدند	
بکوشیده تابش کنند شان بزور	
برودست هم کم سه یافتند	
صفت دولت آباد اورا براند	
بروں آمد از حصن و ممد و رسید	
به عید جهلوز دران حربگاه	
چو افتاد پیش بدشت نبرد	
بریدند بعد از خصومت سرش	
بروں آمد از حصن هر سو سپاه	

چو دیدند از هر طرف پیل مال	بهاں جو رہنبال و قاضی جلال	۹۴۵۵
شکستہ ز بدخواہ بشتافتند	رہا کرد بنگہ عنان تا فتند	۹۴۵۶
ہمہ شکر و رخت دادہ بیاد	چو در شکر شان شکستہ قتاد	۹۴۵۷
دلے پر عسم و ودیدہ در غریو	پناہندہ رفتند بر ماندیو	۹۴۵۸
بتر ویر شاں کشد محبت گرا	نشیدم ہماں ہندوی سست یا	۹۴۵۹
ہم آخر از خلاص شاں سر کشید	بصد زرق و در دام شاں در کشید	۹۴۶۰
چو این قصہ را ستمگر شنود	ہمہ رخت و اسباب از ایشان بود	۹۴۶۱
طلب کرد از دی غریبان خویش	رواں کرد پیکے بر آن سست کیش	۹۴۶۲
کہ شانرا فرستد سوے شہر یار	ہمی خواست آن ہندوی نابارگا	۹۴۶۳
کز اس فتنہ مشاںرا خلاصی بداد	دراں حال یک تحفہ ایام زاد	۹۴۶۴

F. ۲۷۹

خروج کردن خلق دیوگیر با سلطان محمد و مملکت کردن اسمعیل

کہ یکسر سر تافت از راہ دیں	شہنشاہ دوس دست بدخواہ دیں	۹۴۶۵
بروگشتہ جایز خرد و دیار	شد آزرده از دے صغار و بیا	۹۴۶۶
طبیعت نسروہ زافسون او	شہر طبع رضا داد در خون او	۹۴۶۷
قتنا بستہ برو طریق نجات	بخوشش رواں گشتہ علم قنات	۹۴۶۸
اباز مہ کفسہ دریا فتنہ	ز آئین اسلام سر تافتنہ	۹۴۶۹
شب و روز از او اہل دیں در گرداز	بر انداختہ رسم بانگ نماز	۹۴۷۰
اباہند رواں ہوئی باختہ	جماعت مجمعہ در انداختہ	۹۴۷۱
بدل راہ کفار را دادہ جبا	ابا جو گلیاں گشتہ خلوت گرا	۹۴۷۲

۹۴۷۲	بر دتفق مفتی کم شدہ	وگرو شدہ نیز ملزم شدہ
۹۴۷۳	نقیر از بجایش بہر کشورے	بر د حرب جاپز بہر محضرے
۹۴۷۵	ہاں شاہ خونخوار دنیا پاک کیش	شنیدم کہ در آفر ملک خویش
۹۴۷۶	بے فوج برگشتگاں را شکست	بے صاحب چترش آبدست
۹۴۷۷	ہمی کرد ضحاک را اتباع	ام آفر بر آئین اہل خداع

ذکر شہ شہنشاہ احمد لاجپن و قلات شہ و مملکت گرفتن سلطان ناصر الدین افغان

۹۴۷۸	چو شد فارغ از لشکر گجرات	رواں کرد از خون مردم فرات
۹۴۷۹	براں احمد نا حمیدہ خصال	کہ شد نام لاجپن از دور و بال
۹۴۸۰	بگفتار و زد و در دیو گیر	بجیلہ کند سر کشاں را اسیر
۹۴۸۱	پس آن گاہ در پانچو سر لشکراں	بغدرے نہد بندہاے گراں
۹۴۸۲	بیار و سوی حضرت شاں سیر	کند شور و کشور دیو گسیر
۹۴۸۳	چو احمد ز رہ سوے مقصد رسید	ہمی چارہ راہ مقصود دید
۹۴۸۴	بعالم ملک داد فرماں نہاں	کہ لشکر کند سوے حضرت رواں
۹۴۸۵	چو عالم ملک خواند آں نامہ را	ہمی کرد نفیریں مرآں خلمہ را
۹۴۸۶	کہ ایں نامہ ناہایوں نبشت	سراسر حقیقتے از خون نبشت
۹۴۸۷	ولیکن نظر ملکش چو چارہ ندید	سبک لشکر از شہر پیرد کشید
۹۴۸۸	سران سپہ را پیشینے نداد	کسے را بجز عشوہ چیزے نداد
۹۴۸۹	بفرمود تا کوخ برہم گشتند	مقامے بیک نمزلے کم کنند

- ۹۴۹۰ ای رفت لشکر بکلیف و زور
 ۹۴۹۱ چو از شهر خود پنج فرسنگ رفت
 ۹۴۹۲ پس آنگه سراں جمله گنجی شدند
 ۹۴۹۳ بگفتند هر یک دیگر یک زبان
 ۹۴۹۴ یکے نور دین و دیگر اسمعیل
 ۹۴۹۵ E ۲۸۰ ز بهر خلاص خود و مرد ماں
 ۹۴۹۶ بگفتند کین بدگماں بادشاه
 ۹۴۹۷ همیشه دم از کز و دستان زند
 ۹۴۹۸ چنان گشت در خون مردم و لیر
 ۹۴۹۹ یکے را بصورت یکے را بنام
 ۹۵۰۰ نه در ویش ایمن از و نه امیر
 ۹۵۰۱ کند خود بے خون خلق مشط
 ۹۵۰۲ بهانه نهند خون بریزد مدام
 ۹۵۰۳ یکے حیل باید دریں کار کرد
 ۹۵۰۴ چو سمعی کشاییم در کارزار
 ۹۵۰۵ چنان رای شاں روداد از نهفت
 ۹۵۰۶ چو شاه و فلک سر بر آرد زبام
 ۹۵۰۷ باوّل تیره چو گنجی شودیم
 ۹۵۰۸ همه تیغ بر دست دشمن زنیم
 ۹۵۰۹ پس آنگه بگرییم قلتاش را
 ۹۵۱۰ بگرییم سر با ازیں سه پو
 ۹۵۱۱ سه پس برانسیم در دیو گیر
 ۹۵۱۲ چو از غرنه شاه و فلک سر کشید
 زبان همه بسته و لسان بشور
 زهر دل بتاراج جاں سنگ رفت
 شبانزگاه در بند غوغا شدند
 که اکنون قتادیم در سیم جاں
 چو دیدند بر غدر نظام و سیل
 دریں کار بستند هر یک میاں
 یقین مرد را می کشد بیگناه
 همه تیغ بر زیر دستان زند
 که خونها بے خورد هم نیست سیر
 بزرگان دیں را گند خود خام
 نه نعم از دبه غم و نه فقیر
 مشط ط کند نام خلق از غلط
 در آتش نیست کس الا که خام
 که نامرود سستی نیا بد ببرد
 بستی چرا جاں سپاریم زار
 که امشب نشاید دریں کار خفت
 بر آریم نا جمله تیغ از نیام
 همه یک دل از بهر غوغا شویم
 سراحد اوّل بجنگ افکنیم
 دزیاں پس حیاں سپه تاش را
 فرستیم بر جنگ دماندو
 کنیم آنگه عالم ملک را اسیر
 بقصد شب تیره خنجر کشید

کشیذند شمشیر کت آوراں	۹۵۱۳
گرد و سوسے پور لاپیں شدند	۹۵۱۴
سروش را بگردند از تن جدا	۹۵۱۵
ازاں شور قلاتش بیدار شد	۹۵۱۶
گر دے کہ بر قصد او تا خفتند	۹۵۱۷
سروش را بریدند از تیغ تیز	۹۵۱۸
حسام آنکہ اندر سراپودہ بود	۹۵۱۹
ہما سجا کر فتنہ اور افرو	۹۵۲۰
تن ہر شد چوں مرزا و گور	۹۵۲۱
بدیو ہر چو گردند سر ہارواں	۹۵۲۲
رسیدند در شہر وقت زوال	۹۵۲۳
ہماں نور دین دہماں اسمعیل	۹۵۲۴
نصیر تعلیمی و صاحب رواں	۹۵۲۵
ملک عالم آدم مگر خفہ بود	۹۵۲۶
بگفتند اورا چہ حسی بخیز	۹۵۲۷
چو بشت نید از خواب غفلت بجا	۹۵۲۸
بگفتند کاں لشکر بے گناہ	۹۵۲۹
سران سپہ را ہما سجا بگشت	۹۵۳۰
ملک گفت در بابہ نیدند زود	۹۵۳۱
ہماں چند کہر کہود سہ کرد او	۹۵۳۲
بفرمود تا زین بر اسپاں نہند	۹۵۳۳
سپہ بردر خانہ چوں در رسید	۹۵۳۴
دو چارے بخوردند در پیش در	۹۵۳۵
بر اسپاں نشستند یک یک رواں	
بگرد سراپودہ پر چپیں شدند	
بر آمد کیے شور از اں ماجرا	
رواں بر کیے اسپ رہوار شد	
ازاں باد بر خاکش انداختند	
بر آمد ز لشکر کیے رستخیز	
گرد ہے کہ آہنگ او کردہ بود	
سروش را بریدند بے گفت و گو	
ز لشکر فروشت غوغا و شور	
سوی شہر را ندند کند آوراں	
زہر سوشنیدند فر خندہ فال	
سوسے دولت آباد را اندو عجیل	
سوسے دیو گیر آمدہ باتواں	
زد رواں ہماں دم چو اور فتنہ بود	
کہ بر خاست از ہر طرف رستخیز	
بہر سپید کیں رستخیز از کجاست	
کہ گردی رواں باز آمد ز راہ	
کنون بر تو آور و حملہ درست	
پس از بہر میکار عجلت نمود	
کہ بود ست القاب شاں ورد او	
بہ پیشش در خانہ جنگی دہند	
ہماں چند کہر کہود سہ در دوید	
نشد تیغ کیں بر کسے کارگر	

چو شب شد سپه سوی کیتی براند	دراں روز آن جنگ قایم ماند	۹۵۳۶
بهر رویکے فوج شد راه گیر	گرفتند بس کیتی دیو گیر	۹۵۳۷
همان شب بکشک اندرون دگر نید	چو عالم ملک اینچ راهے نید	۹۵۳۸
گرفتند حصن بردنی بردن	نصیر و در حاجب کیسہ تون	۹۵۳۹
شدہ جملہ شہر از سپہ پامال	بقلمہ حصاری شدہ کو تو ال	۹۵۴۰
شدہ لبست صبح پرودہ کشای	دگر روز کیں چرخ لبست نامی	۹۵۴۱
ہی شد بزیر و نہ بر کار زار	در افتاد لشکر بکشک و حصار	۹۵۴۲
در آرد کار مخالف بہ تنگ	دراں روز تماشہ سپہ کر جنگ	۹۵۴۳
کجا برکشاید ز مردان کار	چو جوہر وقت بستند ہر کار و بار	۹۵۴۴
دراں شب بماندند در جست و جو	گروہے ببالا گروہے فرو	۹۵۴۵
نیابد عدد و اینچ راہ گر یز	کہ تا برکشند آسمان شیخ تیز	۹۵۴۶
سپہ سر بسر باز خنجر کشید	خو از حصن غیر و زہ چوں کشید	۹۵۴۷
دگر کیسہ از ہر طرف باز شد	ہماں رسم ووشینہ آغاز شد	۹۵۴۸

فیروزی یافتن لشکر دیو گیر و جلوس ناصر الدین

در فتح بر روی لشکر کشاد	زمانہ ہم از اول با باداد	۹۵۵۴۶
رواں فتح شد قلعہ دیو گیر	چو عالم ملک زندہ اند اسیر	۹۵۵۵۰
کہ از روز بد بود شاں گشتہ حال	پس آن رستم و کیسوی ہر گال	۹۵۵۰۱
پئے برودہ ز بخیر آور دہ بود	ہماں شیخ زادہ کہ در بند بود	۹۵۵۰۲
بحصن ستارہ محصور شدند	بروز ز تختیں کہ ابتر شدند	۹۵۵۰۳
شدہ نامزد سوی آن قوم زشت	حسام آنکہ آن شیر لپول سرشت	۹۵۵۰۴
ظفر رایتش را با خنجر کشید	چو یک سر بحصن ستارہ رسید	۹۵۵۰۵

ستمارة چو برت از آن قوم زشت	۹۵۵۶
دل افتاد آن قوم را از نهیب	۹۵۵۷
ملک گفت کاینکه زودتر فرد	۹۵۵۸
چو یک جو علف در ستاره نبود	۹۵۵۹
فردت بخواری فرد داندند	۹۵۶۰
حسام الدین آن قوم را گرد بند	۹۵۶۱
دوسه روز شان بندی داشتند	۹۵۶۲
بزاری سرا ایدو آید صواب	۹۵۶۳
همه سابعیان سیاست گرد	۹۵۶۴
بس آنکه بگفتند سیاف را	۹۵۶۵
چو در گلشن ملک خاکے نماند	۹۵۶۶
بے گنج بردست ایشان فتاد	۹۵۶۷
بگردند آنکه کے انجمن	۹۵۶۸
سراں جمله گفتند یک اتفاق	۹۵۶۹
نبے شہ بود مضبوط هر کشور	۹۵۷۰ ۶۲۸۲
هم از ما بگردیدے مرد سر	۹۵۷۱
پس از مشورت جمله یکدل شدند	۹۵۷۲
چنین آمد از قرعہ شان دلیل	۹۵۷۳
چو در گوشه کش کرد اسمعیل این سخن	۹۵۷۴
حسن نام مرد است اودر خورست	۹۵۷۵
بکیری بدگذا قطع ادوست	۹۵۷۶
بهر کار چون نام خود احسن است	۹۵۷۷
بخواهم اودر ادب تحت گاه	۹۵۷۸
بکارشکس همه جان سپاریم ما	۹۵۷۹
سراں چون شنیدند این قصه را	۹۵۸۰
هم از هیبت آن حصن شد خشت	
امانے بختند چون شد شکیب	
دگر نه بیامردم بخت فرود	
بجز عجز شان هیچ چاره نبود	
بصد عجز و زاری فرد داندند	
پس آورد از اینجا بعین گردند	
هم آخر خرد را چو بگماشتند	
که در خون شان داد فتوی جواب	
همه دشمن دین پیغام بردند	
که سر بادشان کرد ازین جدا	
بگنجینه قلعه مارے نماند	
بے تازی اسبان تازی نژاد	
همه خوب رایان ثابت سخن	
که بے شاه سست است هر اتفاق	
نبے سر بود رونق لشکر	
یر بندیم ما جمله پیشش کمر	
طلب کاریک مرد مقابل شدند	
که دهنیم نه بر سر اسمعیل	
بگفتند نام در خود ملک من	
که جایش بر سر حد این کشور است	
بترتیب ما هر یک از دوی فردست	
چراغ خوش از دوده پهن است	
که شایان ترست او به تخت و کلاه	
همو به دین ملک فرماں روا	
نکردند فیضه درین ماحسرا	

خردمند را این سخن درخورست	بگفتند کس راے فرسخ ترست	۹۵۸۱
که دشمن قریبست و آن مرد دور	و لے زین سخن خلق نبود صبور	۹۵۸۲
بہاوند برفرق او بے درنگ	پس آنکہ یکے چتر نایخ رنگ	۹۵۸۳
کہ بودست باہوش و ہنگ و ادب	شد آں شاہ را ناصر الدین لقب	۹۵۸۴
مقرر شدہ خواجگی جہاں	ہماں نور دیں را زکار آگہاں	۹۵۸۵
سپہ را زربا نژدہ ماہ ہداد	رہماں روز خسرو خزانہ کشاو	۹۵۸۶
سزاوار سر مرد و شغلے تعین	بگرداں کہ اں خسرو دور ہیں	۹۵۸۷
نقیباں گر فتنہ بانگ اُن گئے	چو آراستہ شد جنیں در گئے	۹۵۸۸
نثارش بگردند سر با کلاہ	سراں جملہ کردند یا پوش شاہ	۹۵۸۹
ستاوند در راست و چپ با ادب	پس آنکہ در پیشش نہ با طرب	۹۵۹۰
نزد ہیچ کس گام بر راہی خویش	تجاوز نہ کردہ کس از جای خویش	۹۵۹۱

رسیدن قاضی جلال و مبارک مفتی در دولت آباد

فرستاد جلنگ سوی ماندیو	بجنگ چو آمد سراں دونیو	۹۵۹۲
خلاص دوسر یکسر آمد بسر	رسید و چو بر ماندیو آں دوسر	۹۵۹۳
چو دیدند شد فوج شاں پانہال	مبارک عدو بند و قاضی جلال	۹۵۹۴
بہ پیوست بودند بر ماندیو	پس از گشتن بخت آن ہر دونیو	۹۵۹۵
فرستد سوی خسرو گرم کیں	ہی خواست آں مان و پو تعین	۹۵۹۶
دگر گو نہ ز در اسے دیو پلید	چو بر ماندیو آں دوسر بر رسید	۹۵۹۷
خدا کرد ازاں بند آزاد شاں	فرستاد در دولت آباد شاں	۹۵۹۸
پس ہدیسی داد شاں اسپ و زر	چو بر ناصر الدین رسید آں دوسر	۹۵۹۹

قد رخاں شد آنکه خطابِ جلال	۹۶۰۰
مبارک ہم از حضرتِ شہر یار	۹۶۰۱
شبِ روز در کارِ شاہِ جہاں	۹۶۰۲
کز اں جانب آمد بفرخندہ فال	
بنجانی مشرت شد اندر دیار	
مکر بسته ہر یک چو کار آگہاں	

عزیمت کردن نورالدین جانب گلبرگہ بالغ خاں

ہماں نور دین از پس یک دوماہ	۹۶۰۳
الغ خان دہرام افغان یل	۹۶۰۴
ابا نور دین آمدہ ہم سپاہ	۹۶۰۵
الغ خاں اگرچہ سرے می نمود	۹۶۰۶
سپہ را تختیں بگلبرگ راند	۹۶۰۷
کہ کند ہر استلماں بسے کشتہ بود	۹۶۰۸
ہم از خونِ سسج زماں عرویں	۹۶۰۹
ہم آخر بدیدم کہ آں چون نجفت	۹۶۱۰
کسے کو چند با بزرگان دین	۹۶۱۱
غرض چون بگلبرگہ لشکر کشید	۹۶۱۲
دگر پایکے چند از چیرگی	۹۶۱۳
بیک حملہ پامال لشکر کشند	۹۶۱۴
دگر آمدندے بدنے بروں	۹۶۱۵
چو کند ہر از بیکار آمد بجاں	۹۶۱۶
براں دوستائی ناخوش خصال	۹۶۱۷
ہماں کھتری دون حساب گشت	۹۶۱۸
بشد سوے صفحا کیاں کینہ خواہ	
حبیبی کہ بد پیشوا بر محفل	
موافق برد کشتہ بی گاہ و گاہ	
دلے نور دین صاحب ضبط بود	
کیے خار در جان کند ہر نشانند	
بجوں خاک گلبرگہ آغشتہ بود	
فرا تے رواں کردہ بود آں لعیں	
بزد سیلی دغا نمائش بُرنت	
ضرورت شود خرد دغام ایجنیں	
محضر شد آں کہ ترے دیں پتید	
بروں ایستادند از خیرگی	
دگر جملہ در دز محضر بشند	
شدے روزِ شاں شب بخت ببلوں	
کیے نامہ نبشت در کلیاں	
کہ از دہنی یافت ناش جلال	
دراں نامہ ناہایوں نبشت	

۶۲۸۳

ز دست سپہ پیکر آدم	کہ اینک بن اینجا سیر آدم	۹۶۱۹
بیاید بشے خون بشکر زنی	تو گر مخلص آں دیو اہر منی	۹۶۲۰
بر انیم ازد شہناں جوے خوں	ز دوز نیز آں شب من ایم بر لب	۹۶۲۱
ز کلیاں رواں گشت آں بد گال	چو خواندند آں نامہ پیش جلال	۹۶۲۲
خبر شد بشکر کہ آں نابکار		۹۶۲۳
ہمی نمود آمد براہل حصار		

ظفر یافتن حسین ستیہ بر جلال دوہنی

یکے بیلتن مرد باہوش ونگ	حین سہرا فر از دیر و ز جنگ	۹۶۲۴
سبک راند بر خصم فوج گراں	رواں شد بفرمان سر لشکر آں	۹۶۲۵
ز گرمی شدش غوی چکاں برجیں	ہمی رفت آں سرکش گرم کیں	۹۶۲۶
چو از لشکر خود رفت سنگ رفت	بقصد عدد خوش میزد لفت	۹۶۲۷
زمانے عنان لگا در کشید	نشان سواران بیگانہ دید	۹۶۲۸
کسے کم رسیدہ ست جزوہ سوار	نگہ کرد ز صدیل نامدار	۹۶۲۹
بتناہم گرانہ پیش بدخواہ روی	بدل گفت از اینجا سن جنگ جو	۹۶۳۰
چہ رود و انامیم بسر لشکر آں	پردل آیم از جنس نام آوراں	۹۶۳۱
ہماں بیت شہنامہ را باز خواند	بلغت این و مرگب سوئی خصم راند	۹۶۳۲
بنام نکو کہ بمیرم رواست	مرانام باید کہ تن مرگ راست	۹۶۳۳
ز زیر رکاب از دہا بر کشید	یکایک چو برفوج دشمن رسید	۹۶۳۴
کہ لے خوں گرفتہ گردے نر مند	بزد بانگ برفوج دشمن بلند	۹۶۳۵
جلالت سرشش را ہم از کنکر ست	کجاست آں جلالی کہ سر لشکر ست	۹۶۳۶
و گرنے باید کہ کجا آمد ست	پسائے خود اندر بلا آمد ست	۹۶۳۷

من آن پلین شمع ز افکنم	۹۶۳۸
بنام حسینم بخلق حسن	۹۶۳۹
جلالین سخن چو در گوش کرد	۹۶۴۰
ضرورت ز شرم سواران خویش	۹۶۴۱
چو دیدش لی پلین در زماں	۹۶۴۲
بزد جا یک آنکه بران هیول	۹۶۴۳
سه زخمی پرا ز خشم برهم براند	۹۶۴۴
نبودے اگر خوشی در بریش	۹۶۴۵
هم از یاری و فضل یزدان پاک	۹۶۴۶
ازاں فوج توے که بد چهره دست	۹۶۴۷
بصد حلیه زان سرکش سر فراز	۹۶۴۸
زیں داد بدخواه را بهر خواب	۹۶۴۹
کران قلب گشتاں بروں آورد	۹۶۵۰
همان جیره دستاں خروشاں چو تیغ	۹۶۵۱
پس هکس بعد جبرگی باز گشت	۹۶۵۲
همان دم سرافرازدن شکار	۹۶۵۳
یکایک بران چیره دستاں زدند	۹۶۵۴
ازاں ده یکے بردن زن رسید	۹۶۵۵
نرمیت در افتاد و فرج بشاں	۹۶۵۶
بیم رفت هر یک فرزند و نشیب	۹۶۵۷
ندیدم بمرے که از ده سوار	۹۶۵۸
پس هکس چو زان جنگ فرود شد	۹۶۵۹
بدل لغت مرواں پس ز سنجین	۹۶۶۰
که خواند جہاں قلع آہر ستم	
ز غلتم جہاں شد پُر از نام من	
رکاب و عنان را فراموش کرد	
جدانش زمانے زیار ان خویش	
خروشید چوں اژدہا ہر زماں	
دسانید خنجر سر خصم دویں	
عدو طیرہ زان چیرہ دستی بماند	
رواں شد بعد بریدے سرکش	
بیفکند آنکہ عدو را بجاک	
سر خود بدیدند بر خاک پست	
سر خولیشتن را بسردند باز	
دوسہ گام شد پستک بے شتاب	
یکے حملہ بر خصم دویں آورد	
گذشتند از اں قلب عالی درین	
درایشان قدا و ازیشان گذشت	
کہ بودند باصفدر روزگار	
ہمہ تیغ چوں پور دستاں زدند	
سرکش ہم برید و دہل بر درید	
بزد چرخ بر خاک از او جشاں	
گستہ عنان و شکستہ رکیب	
در آید ہزار و صد اندر فرار	
رواں اخترش عالم افروز شد	
نکردند قصد عدو در گریز	

چہ باید زدن تیغ بر پشت مرد	چو روتاقت دشمن زدشت نبرد	۹۶۶۱
سوے لشکر خویش دسا زلشت	بگفت این داز جنگ جابا ز گشت	۹۶۶۲
سہ روز دسہ شب طبل شادی زدند	چو در لشکر آمد مران خوش شدند	۹۶۶۳
بغاغ دلی قصد اہل حصار	گردند آنکہ چو مردان کار	۹۶۶۴

رسیدن رکاب سعادۃ ظفر خاں در حصار گلبرگہ

کہ نامش شد از نیکو فی آشکار	ہماں مرد سسر قد دار دیار	۹۶۶۵
کہاں شاہ عالم گرے بگشت	چو بشنید از سر کس از سر گذشت	۹۶۶۶
گلے دیگر از باغ دوران شگفت	در اندیشہ با خود نہانی بگفت	۹۶۶۷
برایشاں بود مردم از رم چوے	گر ہے کہ از ظلم تابند روے	۹۶۶۸
بلکہ کہ زینجا بخشیں روم	ہماں بہ کہ من نیز مدو شو م	۹۶۶۹
نیا بند در پایتج کاے صواب	دگر رویش گفت کاہد رشتاب	۹۶۷۰
کہ چون مہر و باید دریں بخت راند	مے یک دو در عین اندیشہ ماند	۹۶۷۱
کہ ایدر بزین غیمہ بیرون شتاب	بیک شب نمودند اورا بختاب	۹۶۷۲
کہین کوہ را در صدا از شکوہ	ردان برو مدد آں گروہ	۹۶۷۳
شد آشکارا پس از چند گاہ	دریں زیر ستہ است ز اقبال جاہ	۹۶۷۴
بدل گفت زین مژدہ نعتہ	چو بد بار ہا خوب اورا اثر	۹۶۷۵
دریں روضہ صواب ست پاس زدن	نیا یدر گروہ دلسے زدن	۹۶۷۶
رداں آخر شش سرگرد دل کشید	پس آنکہ سراپردہ بیرون کشید	۹۶۷۷
زینہا کہ با سر کشاں دلیہ	بلکہ کہ آمد خود شاں چو شیر	۹۶۷۸
بتعظیم او جملہ بشتافتند	چو سر لشکر ایں خبر یافتند	۹۶۷۹
تو گوے بہر قابے جاں رسید	چو بر تشنگان آب جیواں رسید	۹۶۸۰

۹۶۸۱	ہمہ بید لال آمدہ با تو اں	کہ رستم در آمد بجا زند راں
۹۶۸۲	ز شادی شدہ شکرے درخروش	بجمن اندروں ہر دل آمد بخوش
۹۶۸۳	شنیدند چون سرکشاں میں خبر	چہ اصحاب بدر و چہ اہل سکر
۹۶۸۴	ز سمر دور شد دعوے سروری	نہا دند و لہسا بیاری گری
۹۶۸۵	یکے آمد از بدر در کلیاں	با خلاص اں سرکش کامراں
۹۶۸۶	یکے از سکر سوے لشکر رسید	بگلبرگ یکسر سپاہ کشید
۹۶۸۷	بلے چون سکر سردار د بکار	بگرد و جہانے در اں کارزار
۹۶۸۸	محققر شد اں حصن ہر چار سو	شدہ اہل دوزخ ز دہ کو بکو
۹۶۸۹	یکے روز وقت نماز دگر	بزواہل دوز و سپاہ سکر
۹۶۹۰	چو فوج سکر بود تا ساختہ	سر ہر یک از غفلت انداختہ
۹۶۹۱	ہماں مرد کاری دسر حد کار	چو بشنید غوغا، اہل حصار
۹۶۹۲	یکایک در اں حربہ حملہ کرد	بر آورد از فوج بدخواہ گرد
۹۶۹۳	ہماں پختگاں راز جنگ فتن	رہانید اں رستم پیلتن

رسیدن ظفر خاں بنا صرا دین فرستادن نیزہ بابند ہا ز روعیت یک ظفر خاں تنب دولت آباد

۹۶۹۴	سوے شہ بنشتد سر لشکر اں	کہ آمد حن با سپاہے گراں
۹۶۹۵	شگفتہ دل شہ از اں خوش خبر	چو گل در چین از نسیم سحر
۹۶۹۶	پس آنکہ یکے نیزہ بابندہ زر	طفیلش یکے باز و نیزہ دگر
۹۶۹۷	فرستاد اں خسرو کامیاب	پئے صفکش آمد ظفر خاں خطاب
۹۶۹۸	چو بگذشتہ، ازین قصہ ماہی سہ چار	سراسیمہ گشتند اہل حصار

دو چار خنہ در حصن ایشان نهاد	۹۶۹۹
که از گه امانی نمی خواستند	۹۷۰۰
یکے روز ناگہ شہاب جلال	۹۷۰۱
رسید از در خسرو کا مراں	۹۷۰۲
پس از نام یزدان بنشہ دبیر	۹۷۰۳
که جنبید لشکر دریں مرد و بوم	۹۷۰۴
سراں بایاں سوشتاں باں شوند	۹۷۰۵
یکے مرد با چند کابل سوار	۹۷۰۶
در جملہ آینداید رشتاں	۹۷۰۷
چو فرماں بخوانید سر لشکر اں	۹۷۰۸
یکے گفت چوں فتح کرد حصار	۹۷۰۹
یکے گفت اقطاع خود زیں سپاہ	۹۷۱۰
کجا آنچنان مرد در روزگار	۹۷۱۱
ظفر خاں چو آنکشد از شان شان	۹۷۱۲
بگفتا و فانیست اندر ز من	۹۷۱۳
گرفہ در آیند و غوغا کنند	۹۷۱۴
نگر و نگر و دشمن بہنگام کار	۹۷۱۵
دفا کیسا گشت اندر جہاں	۹۷۱۶
بہر کار اگر یار یکدل شود	۹۷۱۷
یکے مرد آفاق را از نسوں	۹۷۱۸
اگر خلق یک کشور از جان دول	۹۷۱۹
ہمی کرد از میو نیایاں در لہج	۹۷۲۰
ظفر خاں در اں روز تا وقت شام	۹۷۲۱
ہمہ غلبہا سر بنقصاں نہاد	
رہائے بجائے ہمی خواستند	
کہ شدہ کرد در حضرتش کو تو اں	
سرانید فرماں بسر لشکر اں	
بفرماں آن شاہ صاحب سریر	
شتاں باں ہمی آید اں خصم شوم	
دریں باب بر حکم فرماں روند	
کہ آرنند پیرامن اں حصار	
ابا چہرہ دستاں ثابت رکاب	
بہانہ گرفتند بعضے سراں	
من آنکہ روم بردر شہر یار	
کنم ضبط و آنکہ روم سوے شاہ	
کہ کاہے بر آمد بہنگام کار	
بے آفریں خواند بر جان شان	
مگر چہ فلکدن بریدن رسن	
یکے مرد را کار فرما کنند	
چنین اندا بنا و ایں روزگار	
و گرنے چرا باشد اکنون نہاں	
یقین راہ اں کار حاصل شود	
بکہ داز سیاست سر امر نزول	
بکوشند کرد و فلک زیر گلی	
ہمی گفت انگشت خایاں در لہج	
بے طعنہ زد بر حریفان خام	

بدولت سوس دولت آباد رفت
نہ پست برشاہ نیسے سپاہ

دگر دزد بشدین را راند
چو بگشت بودست اختر ز شاہ

۹۶۲۲

۹۶۲۳

ذکر فتح شدن گلبرگہ

در دہر کسے آمد از قحط تنگ
ہمہ خلق خاطر بگردم نہاد
رہائی بجای ہی خواستند
بجای اہل دز آستین بر نشانند
نبشے آمد از حصن کند ہر ابرو دل
بدنالہ اور ساں شد سوار
کہ خواند حینش دیار و دس
چو بدخواہ را عاجز و زار دید
گرفتش زن و بچہ خلیل و تبار
دگر جملہ اتباعش آمد بدست
مصافحہ نجفیت نکشتہ ہنوز
ہی رفت ہر سو عینیت کراے
کہ بودست دستور شاہ گزیں
مرمت ہی کرد مرزاں حصار

خلل شد چو گلبرگہ از قحط جنگ
دوچار خند و حصن ایشان فتاد
کہ از کہ امانے ہی خواستند
ہم آخر شنیدم چو طاقت نشانند
چو دید اختر خویش را سرنگوں
گریزاں ہی رفت آل نابکار
ہماں مرد شیر افکن و پیلتن
شنیدم کہ پیش از ہمہ در رسید
نزد تیغ بر خصم گاہ قرار
یکے نفس کند ہر اسلامت بگشت
چو از فتح گلبرگہ شد چند روز
انغ خاں سوس حضرت آدر در آ
بلگلبرگہ ماندہ ہماں نور دیں
ہمی کرد ترتیب شہر و دیار

۹۶۲۴

۹۶۲۵

۹۶۲۶

۹۶۲۷

۹۶۲۸

۹۶۲۹

۹۶۳۰

۹۶۳۱

۹۶۳۲

۹۶۳۳

۹۶۳۴

۹۶۳۵

۹۶۳۶

۹۶۳۷

رسیدن خبر خروج لشکر دیوگیر سلطان محمد بن تغلق شاہ لشکر کشی کردن جاہ دیوگیر

خبر یافت از لشکر دیوگیر
ز جو شنیدن آمد دلش دہزدش

چو آل شاہ دہوں پرور خشم گیر
شنیدم چو آہرین آمد بچوش

۹۶۳۸

۹۶۳۹

سخن جز بدشمنام باکس نگفت	سہ روز در شب دین معیت نخت	۹۶۴۰
چو مارے کہ گنجینہ بر باد داد	بہ پیچید از شام تا با مداد	۹۶۴۱
زخوں ریختن تو بہ کرد خام	بروز چهارم پیے انتقام	۹۶۴۲
چنین گفت ہر دم بہ یزدان پاک	جہیں سود بسیار بہ تیرہ خاک	۹۶۴۳
ز سوز دل اندر گداز آمدم	کہ یارب زخوں ریز باز آمدم	۹۶۴۴
اگر بشکنم تو بہ جابغ بسوز	تو این بار شمع مرادم فروز	۹۶۴۵
ہم از آفت دستہ انیختن	چو شد تاب آن شہ بخوں ریختن	۹۶۴۶
سرا از تیر ویران راہ برد	بتدبیر لشکر کشی پے فشر د	۹۶۴۷
بدست آمدش لشکرے بحسب	بشش ماہ از مکر و زرق و فریب	۹۶۴۸
مہندس در آورد پنجہ ہزار	شنیدم بد فتر بردہ سوار	۹۶۴۹
بجنبید بر رسم کند آوراں	پس از شش ماہ آن از دہا دماں	۹۶۵۰
ندیدے بحر کوچ روزے گزیر	سپہ را نہ در جانب دیو گیر	۹۶۵۱
چو رہ بسہ بودند چارہ ندید	بکھتی الورہ چوں در رسید	۹۶۵۲
دوسہ روزی در خواب خرگوش ماند	بگشت آنکہ دوسہ سہار می براند	۹۶۵۳
کہاں سوز دے خیمہ و بارگاہ	کہاں سونہوار گرفت سپاہ	۹۶۵۴

F. ۲۸۶

مصا کردن سلطان محمد بن تغلق شاہ با سلطان ناصر الدین افغان

بدند ان پیلاں بہ ہندوستان	یکے روز فرمود تاہیں پیاں	۹۶۵۵
بہر اسب جالاک زیں افکنند	بہر پیل بر گستاخی کنند	۹۶۵۶
گرفتند ہر یک بجائے قرار	چو افواج دوسرے سر شد سوار	۹۶۵۷
نخستیں بیاراست قلب جناح	در لشکر کشن چو بعد از صبح	۹۶۵۸
رد و فوج مقبول اندر یسار	بگفت اندرون قلب باشد تار	۹۶۵۹

که در شام هیجا کند روز چاشت	همان فوج نور و زو ر قلب داشت	۹۷۶۰
کمین کرده با چیره دستاب تمام	خود از میمنه پستک چند گام	۹۷۶۱
که شد نام هر یک بگیتی نشان	و گر سر فرازان و گردن کشان	۹۷۶۲
فلک مانند از آن فوجها در شاکفت	بفرمان شه هر یک جا گرفت	۹۷۶۳
ستادند هر یک بفرمان شاه	همان هفت فوج گران شد سپاه	۹۷۶۴
مگر هم بفرمان فرمان روا	بفرمود تا کس بخند ز جان	۹۷۶۵
شده ناصر الدین صلابت پذیر	وزیر سوے در شکر دیو گیر	۹۷۶۶
مرد اورا تعین کرده در قلب گاه	خضر خاں که بودست فرزند شاه	۹۷۶۷
شهنشہ تعین کرد یاری دهاں	بروخاں تا تاروخاں جهاں	۹۷۶۸
همان خان اسکندر گرم خوں	همان خاتم خاں بقلب اندرون	۹۷۶۹
همان خان هیبت زن و کیسه خواه	پس از گاه بر حکم فرمان شاه	۹۷۷۰
زده طبل سرکوب دشمن شده	ز لشکر مقدم چو قارون شده	۹۷۷۱
بفرمود شه تا خروشاں چو ابر	همان خاص حاجب بهادر بر	۹۷۷۲
کند اهل تقدیم را یاوری	رو در صفت او بیاری گری	۹۷۷۳
بفرمان شه همداں فوج رفت	نصیر تعلیمی فرس راند نفقت	۹۷۷۴
که بودند سر لشکر گوجرات	قدر خاں و خان مبارک صفات	۹۷۷۵
ابا پور بیخوئل شمس دین	سوے میمنه کرد شاں شه تعین	۹۷۷۶
سپه بر سوے میسر شد مدار	ظفر خاں همان مرد سرحد دار	۹۷۷۷
گرفته ته اختر او پناه	حسام الدین آل خان نصرت سپاه	۹۷۷۸
خروشاں ز پشتی صفدار بود	همان خان صفدر بر دیار بود	۹۷۷۹
بر پیوسته در میسر با سپاه	حسام الدین آل پور آرام شاه	۹۷۸۰
کمین کرده شه با سوار می هزار	خود از قلب پستریک آملج داد	۹۷۸۱
چو باد صبا باغ را در صباح	بیار است لشکر ز قلب و جناح	۹۷۸۲
بسی زخم زد با تیج کار می بنود	ولیکن زیزداں چو یار می بنود	۹۷۸۳
ظفر باید از خصل حق خواستن	ظفر ناید از لشکر آراستن	۹۷۸۴

ز ہفتم زمین گرد بر خاستہ	شدہ ہر دوشکر آراستہ	۹۷۸۵
بشوریدہ ہر سرکش از ہر دوسو	دوشکر سوار آمدہ ہر دوسو	۹۷۸۶ فی ۲۸۸
دوشکر شدہ یکدگر کینہ توڑ	دو باس زیادت چو بگذشت روز	۹۷۸۷
بلگشتند کاسے شاہ سرشکراں	برفتند بر ناصر الدین سراں	۹۷۸۸
کہ دشمن زبون گیر و بوس حیلہ ساز	توانی کہ شد خاطر کج راز	۹۷۸۹
قدم پیشتر یک دو گامے ہند	سچہ را اگر شاہ فرماں دہد	۹۷۹۰
کہ مارا نکیر و یکا یک زبوں	کیے حملہ آرم بر خصم دوس	۹۷۹۱
کہ بر قلب دشمن بجنبید زود	شہنشاہ سراں را اشارت نمود	۹۷۹۲
بجنبید ہر فوج چالاک و چست	مقدم چو در جنبش آمد سخت	۹۷۹۳
کہ در جنبش افتاد گاو و برہ	خضر خاں سپہ را انداز میسرہ	۹۷۹۴
ہمی را انداز خون بدخواہ سیل	خردشاں سوی راستاں کرد میل	۹۷۹۵
فتادہ بقلبش یکے رستخیز	شدہ خصم را میمنت در گریز	۹۷۹۶
چو در فوجش از تیغ خاں گدھاست	چو بودست مقبول در دست رست	۹۷۹۷
بدست چپ خود عثمان تاب شد	گریزاں تر از تیر بر تاب شد	۹۷۹۸
ظفر خاں چو شیرے یہ پیلاں رسید	بصد حیلہ در قلب لشکر خزید	۹۷۹۹
ز بنگاہ دشمن بر آورد گرد	ز پیلاں چو بگذشت آن شیر مرد	۹۸۰۰
بے خارجی گشت در راہ شاں	ظفر خاں چو زو تا بنگاہ شاں	۹۸۰۱
بے اسب گرفت از اں کارزار	سواراں بے گشت اں شہسوار	۹۸۰۲
سوسے لشکر خود عثمان را کشید	چو با خویش تن ہم عنانی ندید	۹۸۰۳
سوسے خسرو خود عنان تافتہ	براں فوج کو پیش خاں تافتہ	۹۸۰۴
بلقب آمد و دروغایے فشرود	چو بدخواہ دید این چنین دست برد	۹۸۰۵
چو نوزد تا تار مقبول ہسم	شدہ جملہ یگما سراں حشم	۹۸۰۶
بہ پیچید لشکر بنا جا رگی	بر اندند بر قلب یکبارگی	۹۸۰۷
دوشکر بکدو یکے تیرہ جنگ	زمانے دراں قلب گرنے درنگ	۹۸۰۸
بصرت سوسے قلب خود در رسید	چو این چیرہ گی ناصر الدین بدید	۹۸۰۹

ہم آخر جو کم دید خون خداے	بے تیغ باز در آن جنگ جاے	۹۸۱۰
کہ غوغاے بدخواہ از حد گذشت	از آنجا بآہستگی باز گشت	۹۸۱۱
بہ پیچید یکدم جو مردان کار	نصیر یغی در آن کارزار	۹۸۱۲
شنیدم پیادہ بسے جنگ داد	چو از تیر بدخواہ اسپش قتاد	۹۸۱۳
رسانید بر سرکش جنگ جو	یکے بار کے بار کے داراد	۹۸۱۴
ببردست نامی نہ کردار خویش	شنیدم کہ آن بار کے دار خوش	۹۸۱۵
ملک را سپرد اسپ آن نیکخواہ	فرو آمد از اسپ در حر بگاہ	۹۸۱۶
براہ دفا بہجو مردان گذشت	خود از ستم افواج پامال گشت	۹۸۱۷
فدا کردہ روز و غا جان خویش	ز بہر خداوند احسان خویش	۹۸۱۸
کہ باز ند جان در رہ مہتران	چنین آید از با و نسا کہتران	۹۸۱۹
چو آبے گذشت از لب جو نیار	غرض ناصر الدین چو زراں کارزار	۹۸۲۰
چو اندر لب رود افرا سیاب	غیاں را بہ پیچید بر جو آب	۹۸۲۱
بے افشردہ آن خسرو شوم بے	دگر سوئے جھول چو کاؤس کے	۹۸۲۲
سغے فوج خودی خرامید باز	نظر خان صفدر پس از ترک و تاز	۹۸۲۳
برایشان بجز حملہ چارہ نہ دید	بہ پیشش یکے فوج دشمن رسید	۹۸۲۴
رواں فوج خضم از میاں بردرید	یکے حملہ آورد و خنجر کشید	۹۸۲۵
بر انساں کہ بر تنے میان دو کوہ	چو رہ یافت بگذشت با صد مشکوہ	۹۸۲۶
سپہ شد قوی دل چو رویش بدید	خروشاں سوئی لشکر خود رسید	۹۸۲۷
ز توراں سپاہی بدیگر طرف	بیک سو ایرانیاں صفت بہ صفت	۹۸۲۸
خروشاں و جوشاں چو ابر سیاہ	بماند در آن جوے ہرود سیاہ	۹۸۲۹
کہ عہدہ کند از لب جو نیار	نشد بہ یکس را چنان اختیار	۹۸۳۰
مگر ماندہ گشتند جنگ آوراں	ملک گفت کہ حملہا گراں	۹۸۳۱
جہاں سر بر گشتہ رنگے بزنگ	چو بر لشکر روم زد شاہ زنگ	۹۸۳۲
طلایہ زہر سوئے در جست و جوی	دو لشکر بماند نہ بر گرد جوے	۹۸۳۳
خروشاں تیتائی ز فرقد گذشت	ہماں میخیز از ہر سپاہی بگشت	۹۸۳۴

۹۹۲۴ الف) دوشکریک باره برخاستند سپه راهبر سو بیاراستند

چو شد لشکر انجم اندر گریز	۹۸۳۵
از آنسوے آن اردہای دژم	۹۸۳۶
تقیں کرد ہر فوج را ہر طرف	۹۸۳۷
وزیں سوے آن خسرو دیو گیر	۹۸۳۸
بجائے کہ صد بود دہسم ندید	۹۸۳۹
عجب کرد زان لشکر بے وفا	۹۸۴۰
پس آنکہ دل خویش بر جای داشت	۹۸۴۱
دو لشکر ستاد نڈ تا نیم روز	۹۸۴۲
ہم آخر چو از روز پاسے بماند	۹۸۴۳
رمیند اسپان ز غوغا پیل	۹۸۴۴
بر آور دو گردوں یکے تیغ تیز	
یکے لحظہ برگشت گرد حشم	
شدہ لشکرش ساختہ صف صفت	
نظر کرد در فوج خود ناگزیر	
شائبہ پاشش عزیمت گریہ	
کہ کردند بخت خسرو خود جفا	
علمہا بناموس بر پامی داشت	
یکے دل دواں دگر کینہ توز	
صفت پیل را شاہ دلی بر اند	
سواراں فتادند در پائے پیل	

تافتن سلطان ناصر الدین و حصار می شدن در قلعه دیوگیر

بشد طیرہ سید یہ راہ گریز	۹۸۴۵
عناں را بپیچید سوے حصار	۹۸۴۶
ہماں فتنہ بر مومنان راہ یافت	۹۸۴۷
بیک راہ ازیں چار وہ در خرام	۹۸۴۸
گر ہے دگر زندہ آمد اسیر	۹۸۴۹
گر ہے دگر برد جاں از فرار	۹۸۵۰
نہ از روز بلک از زبونی برفت	۹۸۵۱
گر ہے بمانند ہم در فغصیل	۹۸۵۲
ہم آنخو اں خواستند آن گزہ	۹۸۵۳
چو کوراں بچاہے فرود آمدند	۹۸۵۴
شدہ دیوگیر از چنان رستخیز	
چو کم دیدہ خود را سر کار زار	
چو اقبال از ناصر الدین بتافت	
شدہ لشکر ناصر الدین تمام	
گر ہے خریدند در دیوگیر	
گر ہے شدہ کشتہ در کارزار	
ہماں روز حصن بردنی برفت	
بقلعہ حصار می شدہ اسمعیل	
چو دیدند بدخواہ را با شکوہ	
پس از چند گاہے فرود آمدند	

۹۸۵۵ زمانه بران قوم کرد آغوب کرد
 ۹۸۵۶ همان قصه فرشته دیو گیر
 نگوید چنان قصه را باز مرد
 که گشتند برنا حفاظ اسیر

در دلد خاستن سلطان محمد شاه را و اماں یافتن خلق دیو گیر از کشتن و بستن

۹۸۵۷ شینیم همان شب بوقت عشا
 ۹۸۵۸ بفرمود هر سو ند اردو هشد
 ۹۸۵۹ بدارند دست ز افتادگان
 ۹۸۶۰ و گردن چوں در دوش از دل برفت
 ۹۸۶۱ بفرمود پس تا عوانان راز
 ۹۸۶۲ نهانی بهر کنج بسمل کنند
 ۹۸۶۳ چو بشکسته آن عهد کو کرده بود
 ۹۸۶۴ آتش ملک سر در فرابی نهاد
 ۹۸۶۵ مشایخ از دروئے بر تافته
 ۹۸۶۶ دعا گفت آن شاه شدت نمانی
 یک در خواست از دل باد شا
 اماں نامه مر غلق مضطر دهند
 بر دند بندے ز آزادگان
 شد از خشم چوپ مرد و ذر و گفت
 مرا آزادگان را بکسند باز
 نهال هر سر کی رات کگل کنند
 بصد عجز سو گند پا خورده بود
 همش در خطر جان ناخوش فتاد
 وز داهل دستار سر تافته
 رها کرده هر خانه هر که خداے

حکایت

۹۸۶۷ همه شهری افتاد در روستا
 ۹۸۶۸ همان شهر دلی که بر داد خواه
 ۹۸۶۹ بصد ظلم و بیداد و جور و عتاب
 ۹۸۷۰ بتر و گشته بشاشت نما
 ۹۸۷۱ بشاشت معین ز بد عهد را
 ۹۸۷۲ بیایا پوستان جام الست
 بهر جا سگ گشته فرماں روا
 یک کعبه بود عاب و نیا
 بکرده چنان کعبه را خراب
 بتد بیرگشته سیاست گرا
 که زهر نیست هم کاسه مر شهید را
 زانده دنیا بر آرم دست

سوارا برخشش خرد بگذریم	یکے جو فریب جہاں کم خوریم	۹۸۷۳
ہمی رخت خود سوزا اگر آتش	بکش نفس خود را اگر مسکین	۹۸۷۴
گرت دل پسند آیدت دلیند	سخن بشنوا سے مردم ہو شمنند	۹۸۷۵
ہمہ گنجہا ملک خود کردہ گیر	تو عالم ہمہ دست آوردہ گیر	۹۸۷۶
مکن بہر زر قصد جان کساں	ہم آخر جو بگذریش چن خساں	۹۸۷۷
سرا از کہنہ بادہ پرستاں بگیر	بدور می دوسہ دست متاں بگیر	۹۸۷۸
مکن جان خود را سرے عذاب	مگر بہر جانے جہانے خراب	۹۸۷۹
ہم آخر تنے در نور می بجاک	تو گیرم کہ صد سالہ گردی بجاک	۹۸۸۰
ز ہستی فانی ہی دارد دست	اگر دور تو یک حبہ انصاف هست	۹۸۸۱
چو سودت بیاید پریشاں شوی	و گرنے بفقد اپشیاں شوی	۹۸۸۲
جہاں را بدو شادمانی مدام	چناں زمی کزاں زبستن صبح و شام	۹۸۸۳
دلت خازن را زو طبیعت جو گنج	الا اسے ہنر مند افسانہ سنج	۹۸۸۴
پس از ہر فسانہ فنونے بخواں	نصیحت مکن بعد ہر دستاں	۹۸۸۵
ہماں پس ز بارغ معانیست بر	مگر آبداندر دے کار گر	۹۸۸۶
ز سانی طلب کن شرابے حلال	و گر از فسانہ شوی در ملال	۹۸۸۷
پس از ہر فنوں باز سحر می نمای	پس از پند گرد فسانہ بر آسے	۹۸۸۸
خراب ست مجلس تو آباد کن	بیاسا قیا جان ما شداد کن	۹۸۸۹
سرا از کہنہ بادہ پرستاں بگیر	بدور دوسہ دست متاں بگیر	۹۸۹۰

برگشتن طغنی در گھاٹ و بازگشتن سلطان محمد ابن تغلق شاہ

کس از مومناں کشتہ شد کس سیر	چو پامال شد کتکہ و دیو گیر	۹۸۹۱
بہر دم بسے خون مومن شانند	دو واسے شدہ دہلی آنجا بہانند	۹۸۹۲

کے روز یکے بدارا لمحن	۹۸۹۳
گفتا طغی فستینہ کرد آشکار	۹۸۹۴
بتا زد ہی کشور کو جرات	۹۸۹۵
شد دہلی اس قصہ چوں گوش کرد	۹۸۹۶
فتادش مگس از در پیرہن	۹۸۹۷
بدل گفت شیران اس مرغزار	۹۸۹۸
اگر خود بد انم سوے کو جرات	۹۸۹۹
فرستم اگر بر طغی لشکرے	۹۹۰۰
بے کرد اندیشہائے دراز	۹۹۰۱
ہم آخر یکے بست راجی بزد	۹۹۰۲
گفتا بجو ہر کہ گرد حصار	۹۹۰۳
بدست آورد خلق را از فنوں	۹۹۰۴
پس آن گاہ آن خسرو تند فوی	۹۹۰۵
رواں کرد گلبرگہ سیرتیز را	۹۹۰۶
خود از دولت آباد تعجیل راند	۹۹۰۷
در آمد بران خسرو فستینہ فن	
دگر بارہ گشت از شہ روزگار	
ہمی راند از تیغ ہر سو فرات	
مہات دیگر فراغوش کرد	
بشماراد کردہ کنکاں مطن	
سلامت بر فستند از ان کارزار	
بیابند اسیران قلعہ نجات	
مردار از بینیم یکے ہمسرے	
زاندیشہ آمد دیش در گرداز	
کزاں راسے بد آمدش روز بد	
بہر روز و ہر شب بود ہوشیار	
نہانی بریزد ہر مرد خو	
چو از اخترش تافت اقبال رو	
کہ تازہ کند رسم خونریز را	
بجرات باشکر و بیل راند	

F. 291

ذکر اسیران قلعہ دیوگیر و ظلم جوہر و عزیمت سرتیز جانب گلبرگہ

چو در دولت آباد جوہر بماند	۹۹۰۸
یکے را بکیلے را بزد	۹۹۰۹
چہ گویم چہ خونہا احوال بخت	۹۹۱۰
عجب ترکہ از بیم طوفان خو	۹۹۱۱
شدہ خاک آن کشور از خون خمیر	۹۹۱۲
زخون سلمان بے جوے راند	
سیاست ہی کرد بے شرم و شور	
برست آنکد در بخت دریا گر بخت	
بجست آنکد شد سوی دریا بروں	
رواں جوے خوں جای ہر آبگیر	

توگر بازجویی در آن بوم دبر	۹۹۱۳
سپاسه بفرمان آن نابکار	۹۹۱۴
حصار که از چشم مهر آسمان	۹۹۱۵
یکله کوه تنها خدا آفرید	۹۹۱۶
تراشید از هر طرف دور باد	۹۹۱۷
کس کنکش را ندیده بکس	۹۹۱۸
چو مردم کند سو ادبش نگاه	۹۹۱۹
یکه خنده تی زبر آن دز آب	۹۹۲۰
در آن روز خضر شد از سر گشتن	۹۹۲۱
نه راه گز و نه دوس خلاص	۹۹۲۲
هم در مناجات سر صبح دشام	۹۹۲۳
کس نذر کرده که گزوار هم	۹۹۲۴
دگر گفته گز جان سلامت برم	۹۹۲۵
هم آخر چو گشتند از آن دزها	۹۹۲۶
اسیر آمدند از ایران زمین	۹۹۲۷
خضر خان سر یاک دغان جهان	۹۹۲۸
قدر خان دغان مبارک سیر	۹۹۲۹
همان خان مفدر ابا همسردار	۹۹۳۰
بهاء الدین آن حاجب خاص شاه	۹۹۳۱
نصیر تنگی و پور تنگی	۹۹۳۲
همه دل باندیشه بگذاشته	۹۹۳۳
هنوز ست در آن خاک از خون نژ	
انگ گرفته بگرد حصار	
گنج کنکش را ندیده نشان	
که تیغش سر از چرخ بالا کشید	
درش هم نیابد کس از جبت و جو	
نه از باغ و نه دیده در و س رفته	
روان از بختک انست از سر کلاه	
چو در تافته قلم از آفتاب	
چو گردان ایران باز در آن	
ببالا سیری دور و قصاص	
چو آن قریا در فتاده بدام	
همه مال خود بر فقیرا و بیم	
کنم تو به از معصیت بگذرم	
فراموش کردند آن نذر ها	
بمازندران بایلان گزین	
همان خان تاتار روشن روان	
همان مرد هیت زن دیکه در	
که بود دست فرزند آن نامدار	
کمر بسته دایم با خلاص شاه	
در آن دز اسیر آمده یک بیک	
سوی راه رسم نظر داشته	

ع. ۲۹۲

عطف نمودن خان اعظم ظفر خان از
دیو گیسو جانب مرج

سوسے کشور خویش تن عطف کرد	ظفر خان یل چوں بروز نبرد	۹۹۳۴
بدن بال او کم زد دشمن کسے	بہ پیوستہ باد سواراں بیسے	۹۹۳۵
پس آنگاہ و نبال مرداں کند	کر از ہرہ کو نیزہ گرداں کند	۹۹۳۶
پناہش گرفتند سرشکراں	ہمی رفت سالم چون کند آوراں	۹۹۳۷
زہر سو بدوشکراں فرزد رسید	بہ بیچارہ برگرہ چوں رسید	۹۹۳۸
گرفتہ یہ رایت خاں پناہ	تخت آمد نور دین با سیاہ	۹۹۳۹
برایات اں خان فرخندہ فر	الخ خاں بہ پیوستہ روز دگر	۹۹۴۰
بہر روز و ہر شب سپہ می فرزد	سپہ سپہ را ہمیر اندزد	۹۹۴۱
کہ خوانند نایک ہندی زباں	بلکہ بں ز مردان ہندوستان	۹۹۴۲
بنو دست مگر ہنچ اسپے برس	بغفلت در افتاد بر نور دین	۹۹۴۳
کہ از بے دلی بود شکر ستوہ	تنے چند را خستہ کرد اں کردہ	۹۹۴۴
شدہ ہندو از ترک خستہ بے	ہم آخر چو بیدار شد ہر کسے	۹۹۴۵
سوسے ماسن خویش بشتافتند	چواں ہندو اں دست کم یافتند	۹۹۴۶
رود بر پے شاں خروشاں چاہر	بفرود خاں تاحسین ہنر بر	۹۹۴۷
سر ہندو از ششم پامال کرد	حسین دلا در چو د نبال کرد	۹۹۴۸
سوی لشکر خویش دسیاز گشت	شب تیرہ بدزد تر باز گشت	۹۹۴۹
ظفر خاں سوی مرج آہنگ کرد	چو شد مہر فرشتہ مرصع نور	۹۹۵۰
بیا سودہ ہر کس ز سختی راہ	جاں روز در مرج آمد سیاہ	۹۹۵۱
شدہ بود سوسے ستلمکہ رواں	بیابا بوس مادر ہم از راہ خاں	۹۹۵۲
سرے را مگر غفلت داد روی	چو شد غیبت خان فرزانہ خوی	۹۹۵۳
تلاف کرد خود را از سستی رائے	ہماں نور دین مرد عجلت گراے	۹۹۵۴
یکایک بز خویشتن را بہ تیغ	بجان خود ادا نہ کیا در تیغ	۹۹۵۵
بہ پوریت در دچو دولت بگشت	کسے کو در اقبال گروشن نگشت	۹۹۵۶
بچہ افتاد از سستی رائے خویش	کسے کو زند تیشہ بر پائے خویش	۹۹۵۷
بود ایلے نزد کارا گہماں	ندارد کسے را غش در جہاں	۹۹۵۸

نوروز نوریں چونکہ آمد اسیر	۹۹۵۹
بحر اندرون شور و غوغا فتاد	۹۹۶۰
چو بشنید غاں کرد افزدن فوس	۹۹۶۱
در آمد فروشا ندان شور زود	۹۹۶۲
وزال پس ہماں خان روشن ضمیر	۹۹۶۳
بے شاہ دہلی برسم شکیب	۹۹۶۴
چو برغاں بے حوز اقبال بود	۹۹۶۵
رواں کرد سیفش سوے دیو گیسر	
بے رشت کرد عاجزاں شد بباد	
پس آنکہ بزد جانب مرج کوس	
پئے بید لاں دستگیری نمود	
ہمی بود آنجا سکونت پذیر	
فرستاد برغاں نمون و فریب	
فونے نشد کارگر بر درود	

مترود یافتن خطر خاں در خواب بہ تجدید و قصد سرتیز کردن

۲۹۳

یکے روز خانرا بجا طر گذشت	۹۹۶۶
بدل گفت بہر عساں تاب من	۹۹۶۷
و گرنے چوادر نہریمت شدم	۹۹۶۸
ہم روز با خویش اندیشہ کرد	۹۹۶۹
چو شب گشت بر چہرہ روزگار	۹۹۷۰
خطر خاں ز بعد نیایش گری	۹۹۷۱
بہالین عشرت چو نہاں دمر	۹۹۷۲
کہ اں مترود کہ خواب زادت ترا	۹۹۷۳
اگر اختر از اسرار الدین بتافت	۹۹۷۴
ہمی با شس ہوا رہ امید دار	۹۹۷۵
کہاں خواب نبوش بر مقامے ہی	۹۹۷۶
چو خاں بار دیگر چنین مترود یافت	۹۹۷۷
سران سپہ را سمر اسر بخواند	۹۹۷۸
ہماں خواب کاؤل دیلش بگشت	
مگر بو شیطانی ایں خواب من	
کہاں خواب خوش در عزیمت شدم	
ازاں خواب وزاں تماخٹن در بند	
کشید آسماں چادر زر نگار	
سوے خواب گشتہ خوب اختری	
بخوا بش نمودند بار دگر	
میںند از شیطانی آں خواب را	
کنوں نصرت و فتح سویت شنافت	
نظر داد ہر روز در انتظار	
وزال مترود روزے بکامے ہی	
بوقت سحر سوے دیوال مشتافت	
خزانہ گشتاد وزرے بر فنا ند	

دگر روز کا دروغ سر بردن	۹۹۷۹
شد از کشور خود عزیمت گرائے	۹۹۸۰
مہر یکدوسہ کرد آنجا مقام	۹۹۸۱
سپہ را پئے قصد سرتیز راند	۹۹۸۲
نیت کرد خاص از برائے خدا	۹۹۸۳
رہا ند سرتیز آں مرز بوم	۹۹۸۴
شتاباں ہمی راند فوجے گراں	۹۹۸۵
نخست آمد اندر حصار سکر	۹۹۸۶
گر ہے کہ دل بسته بد بر فرار	۹۹۸۷
چو دیدند کا نطفہ خاں بردن	۹۹۸۸
یہ فیر دے خاں حملہ کر آدند	۹۹۸۹
چو آں خان اسکندر و قیر خاں	۹۹۹۰
ہماں مرہ شیر افغن و بلیقن	۹۹۹۱
چو در لشکر خاں ز مردان کار	۹۹۹۲
یکے روز خاں سر کشاں را بجا ند	۹۹۹۳
کہ سرتیز با لشکر بے پیشاں	۹۹۹۴
گر آنجا بتا زیم بر لشکر کش	۹۹۹۵
چو دانیج کال تمسیر چوں رود	۹۹۹۶
دلیکن ز گلبرگہ گر بگذریم	۹۹۹۷
بد بناں ما آید آں نابکار	۹۹۹۸
ضرورت نہد با بکام بلا	۹۹۹۹
رہ چون نزدیک گردیم باز	۱۰۰۰۰
یک حملہ افواج اوبش کیم	۱۰۰۰۱
اگر چہ دنیا بد نبال ما	۱۰۰۰۲
سوے دولت آباد آریم رود	۱۰۰۰۳
بفرزدی آورد لشکر بردن	
نخستیں سوے ار کہ آورد راسے	
کشید آنکے خنجر انتقام	
خدا را دال کار مند و بجا ند	
کہ نصرت کند خلق مظلوم را	
چو بابل فرید دل ز منہاک شوم	
ظفر خان صفدر چو کند آوردان	
بر دیار شد فوج دار سکر	
گرو ہے کہ بد در پناہ حصار	
کمر بسته بر قصد سرتیز دول	
خروشال پئے کار کر آدند	
بہ جو بستہ بردے سر سرراں	
کہ خواند حسینش دیار و دمن	
ہزارے سہ چار آمد اندر شمار	
نہانی برایشال یکے قصہ راند	
بگلہ گمان دست روز حصار	
بد شواری آید بہ نیزہ سرش	
دگر بشکینش حصار می ستو و	
سوے دولت آباد عزم آدیم	
چو آہو پئے شیر در مرغزار	
بیائے خود افتد بدام بلا	
بیانیم بر لشکرش ترکش	
پس آنگہ سرش را بجاں فلکیم	
گزیند خدا از دم اژدہا	
بتا زیم بر جو ہر فستہ نوے	

همه لشکرش را برایشان نهادیم	۱۰۰۰۴
بگیریم هم گسترده دیو گیر	۱۰۰۰۵
دزاق پس کنیم از غلایق هجوم	۱۰۰۰۶
سراپا چو ششند این را می نغز	۱۰۰۰۷
بفرمائش یکسر نهاده اند سر	۱۰۰۰۸
دگر روز کوفه خود ز رفتن شانند	۱۰۰۰۹
همی رفت افواج بابرگ و ساز	۱۰۰۱۰
چو بشنید سرتیزک کند سم	۱۰۰۱۱
ز کلبه که تجیل تو گونج کرد	۱۰۰۱۲
ایران و ز با خصلای دهم	
ز فتنه را با همیسم خصلت ایبر	
روح آریم بر قصد کسرتیز شوم	
ز تقریر آن خان بسید از مغز	
بسککش به بستند هر یک کمر	
سپه جانب دولت آباد را اند	
همی کرد هر منهنه لے ترک و تاز	
که بگذشت لشکر ز حد برم	
همی را ند هر دم به سزم نبرد	

مصاف کردن ظفر خاں با سرتیز

و فیروزی یافتن ظفر خاں

ظفر خاں بگوید در می چو رسید	۱۰۰۱۳
بفرمود کابل سپه سر بسر	۱۰۰۱۴
هر جا که کشتی ست یکجا کنند	۱۰۰۱۵
همی خواست تا بگذرد آب را	۱۰۰۱۶
بر آرد سوسه دولت آباد سر	۱۰۰۱۷
یکه مروجا سوسه آمد ز راه	۱۰۰۱۸
که سرتیز لشکر بر سر براند	۱۰۰۱۹
بسر آید آن دشمن گرم کین	۱۰۰۲۰
چو بشنید خاں جنبش خصم دول	۱۰۰۲۱
بفرمود تا آن یل پیل تن	۱۰۰۲۲
بر اندیز ترک پیریز کسانند	۱۰۰۲۳
بفرمان خان آن یل نامدار	۱۰۰۲۴
شش تال چو در دام پیریز رسید	۱۰۰۲۵
تو گونی که رستم بیچو رسید	
به بندند مر جاده که کوک	
هر جا سپاه میا کنند	
بحیرت کشد چرخ دولاب را	
کشد کینه از چو هر بد کسر	
خبر داد خوشش گفته آن نیکخواه	
بر آهنگ پیکار مگر کب چاند	
یقین است حکایت که گفت یقین	
گرفت ز الهام ایزد زبون	
حسین عدد بند و فیروزه فن	
یزد کبار بدخواه را بکشند	
سبک را ند با میت یاسی هزار	
یزدک هاسه بیگانه آنجا بدید	

مگر بود سرشکر اں نا بگو	سبارک که شبر بده تعریف او	۱۰۰۲۷
برو نامزد گرد سیه سوار	هجاں چیره سرتیزک نابکار	۱۰۰۲۸
مرا در ایکی لحظه فرصت نداد	چو دیدش حسین سرافراز داد	۱۰۰۲۹
همی کرد سرها و شاں پایمال	یکایک بزور بر صفت بدسگال	۱۰۰۳۰
که دست از عیال بردور یاردم	مبارک چنان دست و پا کردم	۱۰۰۳۱
بسے لشکرش زنده آمد اسیر	هم آخر عیال تاب شد نوی بر	۱۰۰۳۲
چو بشتکت بدخواه بسے درنگ	حسین من خلق و فیروز جنگ	۱۰۰۳۳
گرفته اسیران برابر براند	فرس سوے لشکر که خود جهانند	۱۰۰۳۴
ظفر خاں هجاں فال فرخ گزید	چو بانج و نصرت بلشکر رسید	۱۰۰۳۵
ز کهتی مهوہ شتاباں گذشت	پس آنکه ز گودا در ی بازگشت	۱۰۰۳۶
کیے مرد را دید کامد ز راه	همی راند خاں تنه بر کینه خواه	۱۰۰۳۷
که اخبار سرتیزک عالم بگوے	پرسید ازاں مرد فرخنده روی	۱۰۰۳۸
که گذشت سرتیز کیس ز بیر	چنین گفت اں مرد روشن ضمیر	۱۰۰۳۹
کیے کتک کرد در سنده تهن	برال سوے مهوہ ز فوج فتن	۱۰۰۴۰
رہے بست خود را بوقت فراہ	ترا شید کیسولب جو یبار	۱۰۰۴۱
ازاں راه رو تازہ روایں خبر	چو بشنید خاں ملایک سیر	۱۰۰۴۲
چو در سنده تهن با سعادت رسید	ز مهوہ سپہ راست تاز کشید	۱۰۰۴۳
بر انداز پس پشت بدخواه خویش	عدو را بانداخت آنکه بر پیش	۱۰۰۴۴
تو گوئی که بیزن بار من رسید	چو در لشکرش روز روشن رسید	۱۰۰۴۵
که هر سو در آیند لشکر کشاں	بفرموداں خاں خسرو نشاں	۱۰۰۴۶
هجاں خاں اسکندر دوقی خاں	نخستین مقام شود با تو اں	۱۰۰۴۷
صفت خصم را یسر و بشکند	انج خاں سوے میمنہ جا کند	۱۰۰۴۸
کز دست در قلاب مار و دہی	حینش در آید بسیار جدی	۱۰۰۴۹
بود جانب میسر و صفت بیعت	علی لاجی و بار سے کو شرف	۱۰۰۵۰
پے افشار دہ تا نہد پایہ تخت	بلقب اندروں خود بیروی بخت	

یکے گرد از سسم اسپان بخت	چو شد لشکرش از چپ و راست	۱۰۰۵۱
دروم شده آسمان باز من	خبر رسیده به چرخ بریں	۱۰۰۵۲
زاد از اسپیلان روئینه سم	ز پروانه مرغان زمیته دم	۱۰۰۵۳
رسیده بگردوں ز صخره صدا	کشیده یکے ابر اندر هوا	۱۰۰۵۴
کند روز بنگاه طوفاں بچوں	سپاه چو بحرے که جسم دوی	۱۰۰۵۵
نهنگان به پیکار برده فرد	بدیده بے تاهیاں اندر د	۱۰۰۵۶
رخ فتح در آب شمشیر خاں	چو اهی نموده در آبه رواں	۱۰۰۵۷
ز زهر ابل گشته تریاک جوے	دگر سوسه سرتیز ضحاک خوس	۱۰۰۵۸
یکایک در آمد چو پیلان بست	بدل گفت کین لشکر جیه دست	۱۰۰۵۹
نباید شود اخترم سر رنگوں	گر اکیم سن از کنگر خود بروں	۱۰۰۶۰
به بر خاشش در معرکه کم روم	ہماں به بکنگر حفاری شوم	۱۰۰۶۱
بنزدوشش یکے شد بسوزد گداز	چنان خورد دہشت کہ شیب و فراز	۱۰۰۶۲
کہ دارند ہر یک اٹکنے لگاہ	ضرورت بگفتا باہل سپاہ	۱۰۰۶۳
وہ جنگ ہر کس بکنگر دروں	کس از کنگر خود نیاید بروں	۱۰۰۶۴
بسستی زمین گیر شد کینہ خواہ	ظفر خاں چو دید اندراں حرب لگاہ	۱۰۰۶۵
شود سوسے کنگر خصومت گراہ	بفرمود کہ فواج جنبہ ز جلاہ	۱۰۰۶۶
خود شید و جوشید چوں رعد دابو	بجند با فواج خود ہر ہنر بر	۱۰۰۶۷
بر آہنگ پیکار مرکب جہاند	علی لاجی از میسرہ فرج راند	۱۰۰۶۸
بجزر حملہ سرتیز چارہ ندید	خود شاں چو نزدیک کنگر رسید	۱۰۰۶۹
ازاں باد جنبید ہچو حساب	چو بر باداں حصن از نذر آب	۱۰۰۷۰
بزد پیچیدہ در سپاہ سکر	چو افواج سرتیز شد حملہ گر	۱۰۰۷۱
کراں حملہ تابندہ و از حریف	ہمی خواستند اُس گردہ ضعیف	۱۰۰۷۲
بنام خدا حذر نہ بر خود بخواند	ظفر خاں ز قلب سپہ رخشاں	۱۰۰۷۳
کہ لے سست پایاں متاسد سیر	بتندی بگفتا بفرج سکر	۱۰۰۷۴
ز ستم یکے تاغفن بسنگر بد	زمانے تماشای من بسنگر بد	۱۰۰۷۵

برائین شاہان عالی درفش	چو دل دادشاں بیشتر راند رخس	۱۰۰۷۶
کہ عالم بہ تحفیض شد سرسبز	یکے حملہ آورد آن شیر تر	۱۰۰۷۷
کہ صورت دیدند اندر جہاں	جہاں حملہ زان حملہ شد در گماں	۱۰۰۷۸
در ال دشت چوں غازیان زد قدم	غرمی چونکہ خان مظفر حشم	۱۰۰۷۹
صفش چوں چنین پیش دستہ بدید	خروشاں بنزدیک کنگہ رسید	۱۰۰۸۰
چنین سمرغ از ان ددیکہ سمران	ہماں خان اسکندر دقت خاں	۱۰۰۸۱
بگردند فوج عدد پائسال	قتادند در کستگر بدستگال	۱۰۰۸۲
شکستہ قبولائے لاہور را	بیک حملہ آن ہرسم شیر دغا	۱۰۰۸۳
سبک با قبولانہریمیت نمود	علی جز غدی ہمدراں فوج بود	۱۰۰۸۴
گریزاں شد از فوج یک یک سوار	علی و قبولا چو شد در فرا	۱۰۰۸۵
کہ ہر سوار آیند خجبر کشاں	مظفر خاں بفرمودہ سرکشاں	۱۰۰۸۶
بکنگر در افتاد لشکر تمام	چو خود راند خاں بیشتر چند گام	۱۰۰۸۷
ہنرمیت بر افتاد سرتیز را	چو ہر سونگہ کرد خوں ریز را	۱۰۰۸۸
کہ اول رو خویشتن بستہ بود	فلے در ہنرمیت مرا در اچہ سود	۱۰۰۸۹
شد از تشنگی جانب آبگیر	رسیدش بناگہ یکے زخم تیر	۱۰۰۹۰
قتاد از فرس چوں نامدش قرار	بعد حید بگذشت از جہاں	۱۰۰۹۱

عزیمت کردن لشکر سرتیز و کشتہ شدن سرتیز

چو ہر شناخت اورا سبک باز گشت	یکے یار اورا بر سرش می گذشت	۱۰۰۹۲
بے کشور و شہر دیرانہ کرد	بدل گفت کیں غلام زشت مرد	۱۰۰۹۳
کہ وقت جزا دمحل سزا مست	من اکنون سرش گریزم مرد	۱۰۰۹۴
ہزار آفریں بروے از حق رسید	پس آنکہ بدشتہ سرش را برید	۱۰۰۹۵

۱۰۰۹۶	نبا بد چنان زیستن در جہاں	کہ چوں خفنتہ یا بد کشد یا سبایں
۱۰۰۹۷	چنان ز می برائین آزادگی	کہ قصمت شود یا رافتادگی
۱۰۰۹۸	غرض چوں سرش را برید آں جواں	بیاد در برغان سرکش رداں
۱۰۰۹۹	سر خیم چوں دید فرمود خاں	بر آمد بر نیزہ خوں چکاں
۱۰۱۰۰	سر خیم جا بر نشاند گرفت	دہل زن رداں شادیا نہ گرفت
۱۰۱۰۱	قرآنکہ داماد سہ تیز بود	شب در روز مدد بخوں بریز بود
۱۰۱۰۲	گرفتند باز خیمہاے گراں	سرش ہم بریدند کند آدراں
۱۰۱۰۳	سرفستہ انگیز محمود ہسم	بریدند تافستہ بیند کم
۱۰۱۰۴	گرچہ دگر زندہ شد و ستیکر	ز افغان بد ہر یک آمد اسیر
۱۰۱۰۵	چو آن تاج قلفاچ سیف عرب	کہ بودند در قلع دین روز و شب
۱۰۱۰۶	بہرور او کند را دسوار و شوم	کہ بودند مقطع بہر مرز و بوم
۱۰۱۰۷	بفرمود خاں کیں گروہ نژند	بود بر خواناں بے بین گزند
۱۰۱۰۸	بے فستہ آن روز پامال گشت	کس از سند حقن کم سلامت گذشت
۱۰۱۰۹	سواراں گریزاں فتادہ در آب	کے مست زخم و کس از غم خراب
۱۰۱۱۰	لوگوئی سواراں آیند شاں	کز آسیب بادے سپا زند جاں
۱۰۱۱۱	کے راکہ تقدر آمد بہر	ز پامال افواج شد بے سپر
۱۰۱۱۲	اماں خواہ شد لشکر تافستہ	بے خلق عاجز اماں یافتہ
۱۰۱۱۳	ملک تاج دین آل غرقہ دست لوی	بفرمان آں خان فرخندہ خوی
۱۰۱۱۴	ز لشکر ہاں بظہ مرکب جہاند	بدہ گیری کہتی بسیر اند
۱۰۱۱۵	سپاہے غفیت گرفتہ بے	بیا سود آراں تاخن ہر کیے
۱۰۱۱۶	بے اشتربخت واسپ تبار	ازیں صطویلہ دزاں صد قطار
۱۰۱۱۷	کنیزان ہندی و جشی غلام	بے زیر بختہ بے سیم خام
۱۰۱۱۸	بے جامہاے بہشتی سلب	چہ خرد و چہ دیباچہ شرد و قعب
۱۰۱۱۹	ہزارے دو صد خیمہ دسانباں	دو گرگاہ و دو پلیر چوں آسمان
۱۰۱۲۰	سراسر کیے گنج آراستہ	دزاں گنج بخور بر خاستہ

خودماند اژان تاختن در شگفت	چو یکسر سپاه طفر خاں گرفت	۱۰۱۲۱
چو بشکست سرتیز بے غارش	چنان که طرب تازه گلزار شد	۱۰۱۲۲
خلل شد همه ملک بدخواه دول	بنفتاد از سقف فتنه ستون	۱۰۱۲۳
ز تیزی کند سقف خود را خواب	ستون که سرتیز باشد شتاب	۱۰۱۲۴
چنین بعثت طرفه کرد آشکار	غرض چونکه بازی گرد زگار	۱۰۱۲۵
گروید دگر زار و در هم شدند	گروید دران روز خرم شدند	۱۰۱۲۶
کزین گوید بس بازی آرد بدون	چنان هست بازی گرد بر فنون	۱۰۱۲۷
در آرد بفرمان او بگردد بر	یکے را دهن تاج ز زین بس	۱۰۱۲۸
ز اسباب او خا نها بر کند	سهم دیگرے تاج کنگر کند	۱۰۱۲۹
بهر کس سپار دویست سوار	عجب یارہ دارد آن روزگار	۱۰۱۳۰
هم آخر با یار بسوزد گداز	باذل سپار و بعد عز و ناز	۱۰۱۳۱
دگر ساعدے دارد آرد بنمیب	پس آنکه اژان یارہ دلفریب	۱۰۱۳۲
ز خالم ستاند بداور دهد	که از که بالغات گرسر نب	۱۰۱۳۳
درین جسد که کم به بند دوی	برین یارہ عاریت عاقبت	۱۰۱۳۴
بخاتم حریفان ساغر پرست	مرا گر چنین یارہ آید بدست	۱۰۱۳۵
بگویم چو شد روز روزی نو	بصبح کم دست نسیم گرو	۱۰۱۳۶
بدست من آن عرق انده بیار	بیاسا قیامای جان بیار	۱۰۱۳۷
بهر جرم کن پاک ایمان من	ز دور فلک دار ہاں جان من	۱۰۱۳۸

عزیمت کردن طفر خاں بعد فتح کتگر جانب
دو آباد و خلاص دادن سیران قلعه و فرار نمودن بومر

طفر خاں چو بر خصم منصور شد	۱۰۱۳۹
دران روز دشب با تمامی سپاہ	۱۰۱۴۰
جیوش فتن جملہ مقہور شد	
بجنبید اژان فرخ آرد دگاہ	

۱۰۱۴۱	دگر دوز کر حصن نیلوفری	فشا نندند بر سوز رجفسری
۱۰۱۴۲	شب خادری گوم مرکب جهان	سوسے باختر یک سواره براند
۱۰۱۴۳	تبیره برآمد ز درگاه خاں	بر اسپان نشستند کند آوراں
۱۰۱۴۴	عنان جهان از کف ظلم جست	برخش سعادت نظر خاں نشست
۱۰۱۴۵	بفرمود تا اختر را بهر	بر انند در جانب باختر
۱۰۱۴۶	یکے کس بگفت با پوشش و عزم	بیار دوسوے دولت آباد عزم
۱۰۱۴۷	همی رفت منزل به منزل سپاه	خبر یافت آن جوهر دوی پناه
۱۰۱۴۸	که سر نیز را کشت آن کاسیاب	که آمد ظفر خاں مراد را خطاب
۱۰۱۴۹	کنون راند و دولت آباد خوش	بر آئین شایان زرین کفش
۱۰۱۵۰	چو این قصه در گوش جوهر رسید	تو گوئی که سنگے بگوهر رسید
۱۰۱۵۱	شکست پنهان گوهر زوراد	کز آشفتگی خانه شد گوراد
۱۰۱۵۲	کز آن سنگ پوسته گوهر شکست	ز بے سنگی این بین که جوهر شکست
۱۰۱۵۳	زهر حیلہ کا نگینت آن نابکار	صوابش کم ایستاد الا فرار
۱۰۱۵۴	چو بشنید نزدیک تر شد سپاه	شد اندر گریز آن خس دول تپاه
۱۰۱۵۵	بصدر صدور ارچه گیر و مقام	گریزد سرانخام هند و غلام
۱۰۱۵۶	چو جوهر عیاں داد در سمت دیار	خلاصی بجای یافت اہل حصار
۱۰۱۵۷	ہاں ناصر الدین روشن ضمیر	کہ بود دست در قلعه پیشش امیر
۱۰۱۵۸	همی آمدہ چوں کہ از دزد برون	بے شکم حضرت عجیب گون
۱۰۱۵۹	چو برداخت از مشک پروردگار	نہانی بدل گفت آن شہر یار
۱۰۱۶۰	کہ من گفتمہ بودم ہم اندر تخت	سران سپہ را بر اسے درست
۱۰۱۶۱	کہ کس جز من نیست شایان ملک	ہو در خور دست تا پوپاں ملک
۱۰۱۶۲	مرا بود یکچند دہہ سیم گاہ	امانت ہم از دست آن کینہ خواہ
۱۰۱۶۳	چو صاحب امانت رسد بر سرم	ہماں بہ کمانت بدو بسرم
۱۰۱۶۴	دگر نے بہ کفران اگر ام او	شوم عاقبت بستہ دام او
۱۰۱۶۵	دریں وقت چوں باز را خرید	ز پندار بر سر کشاں سر کشید

۱۰۱۶۶	سز دگر کنوں سر بیایش نہم	۱۰۱۶۶	بتولین جاں تاج و تختش دہم
۱۰۱۶۷	گرامی است اگر تخت و دیہم نیز	۱۰۱۶۷	گرامی تر از جاں نشد تیغ چیر
۱۰۱۶۸	پس آنگہ سراں را بر خود سنجوا ند	۱۰۱۶۸	ہیں قلعہ در سمیع ایشان رساند
۱۰۱۶۹	دریں شورت جملہ راضی شدند	۱۰۱۶۹	ہمہ بر سر حرف ماضی شدند
۱۰۱۷۰	سیوم روز خان مظفر چشم	۱۰۱۷۰	بشہر اندر آمد سعادت بہسم
۱۰۱۷۱	پیشکش آمدش ناصر الدین براہ	۱۰۱۷۱	چو دیدش دعا گفت شد عذرخواہ
۱۰۱۷۲	بیک دست چتر و بیک دست تیغ	۱۰۱۷۲	ہمی گفت اوصاف خاں بود پرین
۱۰۱۷۳	بگفتا کہ من چتر دار تو ام	۱۰۱۷۳	راہنبدہ ذوالفقار تو ام
۱۰۱۷۴	چو مردانہ بگزار دی حق تیغ	۱۰۱۷۴	بجز بر سر ت چتر باشد در تیغ
۱۰۱۷۵	چو دید پیش ہاں خاں صاحب کرم	۱۰۱۷۵	نکر دہ بتغفیم او بیج کم
۱۰۱۷۶	گر یگانہ گفتش کہ اے نامور	۱۰۱۷۶	یہ بندم بناست من از جاں کمر
۱۰۱۷۷	تو این چتر خود بر سر خود بدار	۱۰۱۷۷	دلے تیغ بردست مرداں سپار
۱۰۱۷۸	کہ مرداں براہ و فافا خوش روند	۱۰۱۷۸	بدرمانگی دستگیری شوند
۱۰۱۷۹	مرامیت مطلوب این تاج و تخت	۱۰۱۷۹	مگر یاری شاہ فیروز بخت
۱۰۱۸۰	بداند جہاں راستہ تازہ رو	۱۰۱۸۰	کہ دانست مرداں کم از تار مو
۱۰۱۸۱	بیک تار سودل نہ بندد کسے	۱۰۱۸۱	بجز تنگ چٹے و سیدل خے
۱۰۱۸۲	جو این قلعہ را ناصر الدین شنید	۱۰۱۸۲	دراں کار خاں را با نکار دید
۱۰۱۸۳	بگفتا چو ایزد بدادت ظفر	۱۰۱۸۳	سرت در تہ چتر شایستہ تر
۱۰۱۸۴	مرا گر بدے روسے دیہم و تخت	۱۰۱۸۴	نگستے زمن روز پیر کار بخت
۱۰۱۸۵	کنوں از من ای رسم دیو بند	۱۰۱۸۵	بصد لطف این یک سخن را پسند
۱۰۱۸۶	توئی وارث ملک افرا سیاب	۱۰۱۸۶	ننم تیغ زن مرد ثابت رکاب
۱۰۱۸۷	تو بر سر نہ این چتر همچوں کیاں	۱۰۱۸۷	بدستم بد و نخبہ خون فشاں
۱۰۱۸۸	دگر خود دریں کار نہ ہی رضا	۱۰۱۸۸	پلاسے بپوشم بدرم قبا
۱۰۱۸۹	ز شہر دازیں ملک بیرون روم	۱۰۱۸۹	ز چتر دوز خنجر مستدام شوم
۱۰۱۹۰	بیاتامد و شمشیر یکدم ز نسیم	۱۰۱۹۰	مگر نشندہ را سر بختاک افکنیم

دگر نقش بندیم اوراق را	رہانیم از ظلم آفاق را	۱۰۱۹۱
خدا را بہر لحظہ مسکود یاد	بگفت این ودست و عابر کشاد	۱۰۱۹۲
ہماں تیغ از بہر خود مایہ کرد	پس آن بہتر بفرق شہ سایہ کرد	۱۰۱۹۳
بعد خرمی پیش شہ ایستاد	بہ پست شد و بوسہ بر خاک داد	۱۰۱۹۴
سپارد فلک یک زمان را کلید	بلے چون بود دور عشرت پدید	۱۰۱۹۵
نمایان بد از عیش اصل بشر	جہاں سر بسر تازہ گرد و ز سر	۱۰۱۹۶
جہاں تازہ شد باد رمت و زید	بیاساقیا دور عشرت رسید	۱۰۱۹۷
غم دور ماننی فراموش کنیم	میم وہ کہ کوس سعادت ز نیم	۱۰۱۹۸

جلوس سلطان علاء الدین والدینا ابوالمنظر بہمن شاہ السلطان اید ملکہ و سلطانہ

زیادت دگر بر چہل رفت ہشت	ز تانچ چوں ہفصد و چل گذشت	۱۰۱۹۹
جہاں گشتہ خوم ز فصل بہار	گذشت از ربیع دوم بہست و چار	۱۰۲۰۰
نہم ساعت از روز آدینہ بود	دراں روز گشتہ قرآن سود	۱۰۲۰۱
بفرمان دادار دوراں فروز	دراں ساعت خوب و فرخندہ روز	۱۰۲۰۲
سراں را دراں بار کہ خواستند	یکے تخت زین بیا را بستند	۱۰۲۰۳
زین را سرا سر پر از مایہ کرد	چہ تختے کہ افلاک را سایہ کرد	۱۰۲۰۴
یکے شاہ دیں پرورد وں شکار	بر آمد براں تخت گوہر نگار	۱۰۲۰۵
چو سوری سر سرور اسائبان	یکے چتر لعل اندراں گلستان	۱۰۲۰۶
علا دیں لقب آمد از سپہر	براں شاہ میمون و فرخندہ چہر	۱۰۲۰۷
شدہ کنیتش بوالمنظر مدام	بسیرت فریدون و بہمن بنام	۱۰۲۰۸
شدہ عالم پیر از سر جواں	ستادہ چپ و راست او طرواں	۱۰۲۰۹
کر بستہ در حضرت شہریار	چہر و کواکب پئے اختار	۱۰۲۱۰

بیکتن مدار زمین و زمان ست
 نغمه خانش خواندند خیل و سپاه
 بیار است اقبال پیش سر پر
 که نورست از دیده عین دین
 شده ضابطه خواجگی جهان
 شده بار یک اندر ایل بارگاه
 خبر داده از عالم بے غمی
 عمر نایشش تا سرا انجام شد
 که تپو بده نام آن شیر کشت
 بے تیغ راندند در کارزار
 تعین کردش هر یک را خطاب
 بفرمان شد گشت نایب وزیر
 حماد مالک شد از حکم شاه
 که شیران کست روز پیکار رسید
 کریم الخصال و صحیح النسب
 گرفت آسمان از درشتن افتخار
 که شمس رشقیش خواند دیار
 شد از حکم شه نایب بار یک
 ز هفت و نه و چار صیتش گذشت
 کند شد توی قلب شاه سره
 سوے سینه شد قریب تعین
 سر کلاکش از تیر گردن گذشت
 که شد خورشید و ستار چرخش
 یکے سینه دامن دگر مسیر
 حمادین از سینه کام یافت

محمد که فرزند شاه جهان ست
 خطاب قدیم خودش داد شاه
 یکے چار باشش ز خرد و حریر
 محمد جهان سرد فرزند گزین
 بران چار باشش چو کار آگاهان
 جهان خان اسکند دین پناه
 بر آورد بانگے بصد خرمی
 وکیل در شاه بهرام شد
 سیرخان آل صفدر چهره دست
 هزاران دیگر که باشند یار
 بادراک کامل بر لے صواب
 حسام دول الچی دل پذیر
 ملک هندو آن ترک صاحب سپاه
 شده قطب ملک آن شه پور زید
 رضی الدین آن سید با ادب
 شده فتح ملک جهان افتخار
 شده حاجب خاص آن مرد کار
 ملک شادی آن شهسوار بزرگ
 حسین سرافراز گشت شاپ گشت
 قریبک هموشد سوے میره
 جهان پور بنو یل شمس دین
 شرف پارسى عمده الملک گشت
 شد الیاس سرکش ظہیر جوش
 دو نایب قریبک شده یکسر
 ملک بیرم از میره نام یافت

۱۰۲۱۱

۱۰۲۱۲

۱۰۲۱۳

۱۰۲۱۴

۱۰۲۱۵

۱۰۲۱۶

۱۰۲۱۷

۱۰۲۱۸

۱۰۲۱۹

۱۰۲۲۰

۱۰۲۲۱

۱۰۲۲۲

۱۰۲۲۳

۱۰۲۲۴

۱۰۲۲۵ F. ۳۰۰

۱۰۲۲۶

۱۰۲۲۷

۱۰۲۲۸

۱۰۲۲۹

۱۰۲۳۰

۱۰۲۳۱

۱۰۲۳۲

۱۰۲۳۳

۱۰۲۳۴

۱۰۲۳۵

۱۰۲۳۶	شده تاج ملک شد آن تلج دیں	که ذہنش نیست در ایش میتیں
۱۰۲۳۷	ہاں نجم دیں کاہ از حد ہار	نصیر مالک شد آن نامدار
۱۰۲۳۸	نصیر تغلچی ز نیروے بخت	شده عمند ملک و نگہبان تخت
۱۰۲۳۹	حسین ابن توران کریم امیں	شده خازن شاہ و دخی زمیں
۱۰۲۴۰	محمد پور قدر خان بالیقین	شده اثر در ملک کز راستیں
۱۰۲۴۱	ہاں پور خان مبارک قدم	شده شمع پیل شاہ عجم
۱۰۲۴۲	بدو کردہ پرویز خسرو خطاب	کہ طفلیست واقف تراز شیخ و شاب
۱۰۲۴۳	الوطالب آن مرد فرخندہ خو	شده سرو و اتداریے گفت و گو
۱۰۲۴۴	ملک شادی آن پور نصیر عطا	خزیطہ کش شاہ شد بے خطا
۱۰۲۴۵	دو جاندار غامس شد گنج باش	گرفتند در راست چپ و در پاش
۱۰۲۴۶	یکے احمد حرب شیر غز میں	دوم پور دہشیر مل تاج دیں
۱۰۲۴۷	سرافراز بہرام صاحب سپاہ	شده نایب عارض میش شاہ
۱۰۲۴۸	ملک چٹوآں شاہ رانیک خواہ	شده سید جملہ تجاب شاہ
۱۰۲۴۹	شده حاجب قصہ قاضی بہا	کہ دُر سخن راستنا سدا بہا
۱۰۲۵۰	شد آن رجب شمعہ بارگاہ	خضر نابش گشتہ از لطف شاہ
۱۰۲۵۱	یل چیرہ قیسا ز فیروز جنگ	شد آخر یک میسر و بید رنگ
۱۰۲۵۲	خلاصہ شد آخر یک میسنہ	کہ صد فوج را بشکند یک تنہ
۱۰۲۵۳	ہاں ویرہ محمود مرد سلیم	شده شمعہ خوان شاہ کریم
۱۰۲۵۴	شہاب گوہر پال مرد امیں	سمر آباد راں ہمو شد تعین
۱۰۲۵۵	شد آن شیر جالور یمیم حشم	کہ از بیم او شیر نز شد و ژم
۱۰۲۵۶	علی شاہ یل گشتہ سر پرده دار	دگر شد تعین جملہ اصحاب با
۱۰۲۵۷	گرفتہ باندازہ قدر خویش	مقام ہر آزادہ بر صدر خویش
۱۰۲۵۸	دگر جملہ خانان عہد قدیم	بماندہ بالقباب خود مستقیم
۱۰۲۵۹	فشانند ہر یک برسم نثار	فزاں گہر بر سر شہر بیار
۱۰۲۶۰	ستادند ہر یک بنیر دے بخت	باندازہ قدر خود پیش تخت

۱۰۲۶۱	ہمہ دست بستہ کشادہ جبین	۱۰۲۶۱	بہ نزدیک آں خسرو دور ہیں
۱۰۲۶۲	چو اخلاص شاں دید شاہ جہاں	۱۰۲۶۲	کہ بستند در کار خسرو میاں
۱۰۲۶۳	بہر یک یکے کشورے داد شاہ	۱۰۲۶۳	بہ یغزوہ در خیل ہر یک سپاہ
۱۰۲۶۴	بفرمان آں خسرو سادہ پیش	۱۰۲۶۴	برفتند ہر یک در اقطاع خویش
۱۰۲۶۵	ہماں مرد مست از کار آگہاں	۱۰۲۶۵	کہ شد در خور خواہی جہاں
۱۰۲۶۶	بفرمان آں آفتاب مجسم	۱۰۲۶۶	بگلہ گداز مرغ زانہ چشم
۱۰۲۶۷	ہماں خان اسکندر و قیرغاں	۱۰۲۶۷	سوسے گوہر بدر گشتہ رواں
۱۰۲۶۸	حسین دلاور بکھنڈار راند	۱۰۲۶۸	بسے خون اہل تہ و نشاند
۱۰۲۶۹	ہماں قلب ملک شہ راستین	۱۰۲۶۹	سوسے مہندی گشتہ مرکب نشین
۱۰۲۷۰	ہماں خاص صفدر بہمت سکر	۱۰۲۷۰	سپہ راند از مرگ خود بے خبر
۱۰۲۷۱	شنیدم کہ در قلمہ عہدے کہ بست	۱۰۲۷۱	چو زان تہلکہ نیروں آمد شکست
۱۰۲۷۲	ولی نعمتاں را فراموشش کرد	۱۰۲۷۲	ہم آخو قفا سے زنا یام خورد
۱۰۲۷۳	کے کہ حوادث نہ شد منبتہ	۱۰۲۷۳	سرکش را ادب ہم نہ بخشیر بہ

متفکر شدن خداوند عالم از بے وفائی سران سپاہ و قوی دل شدن از مردہ خواب

۱۰۲۷۴	چو لشکر ہمہ در اقالیم راند	۱۰۲۷۴	شہنشاہ در دولت آباد ماند
۱۰۲۷۵	یکے روز شہ با خود اندیشہ کرد	۱۰۲۷۵	کہ کم شد ز گیتی فساد اور مرد
۱۰۲۷۶	و گرنے چو اندرین روز گار	۱۰۲۷۶	کے مرگے را نیاید بکار
۱۰۲۷۷	ہمہ جاں سپارند اندر حضور	۱۰۲۷۷	نگیرند ناسے چو رفتند دور
۱۰۲۷۸	من اید رہباندم بہ نیزے تخت	۱۰۲۷۸	بکرم سے گم بہ بن تاج تخت
۱۰۲۷۹	سراں باواشی و اتار خویش	۱۰۲۷۹	بمانند مشغول اتار خویش
۱۰۲۸۰	چپ و راست من و نمنان و کیں	۱۰۲۸۰	من ایمن نشستہ بہ نیزے دین

ازینہا ہی گنت باخود نہاں	دراں روز تا شام شاہ جہاں	۱۰۲۸۶
مے نعل در جام مینا نکلند	شب با ننگہ کہ ایں ساقی صبح خند	۱۰۲۸۲
بخلوت چو غور شید شد بزم ساز	لک باقیان طبیبیت نواز	۱۰۲۸۳
بجواب خوش آن شاہ بیدار بخت	پس از غمی شد بغیر دز بخت	۱۰۲۸۴
ببالین ادبخت شد پاسبان	سعادت بپایش گرفتہ بجای	۱۰۲۸۵
ولے بر سرش بخت بیدار بود	بجواب خوشش آن شاہ ہیار بود	۱۰۲۸۶
برخس مراد اں شہ کامگار	بجواب اندرون دید خود را سوار	۱۰۲۸۷
ہمی کرد جو لال با یوان دکان	نکوہ و نہ صحرا و نہ سنگ لہان	۱۰۲۸۸
ہمی راند گرم آتش را چو باد	ہمی تا بخت اں رخس را بر مراد	۱۰۲۸۹
پدید آمد از جانب صید گاہ	یکے شیر گوی کہ در پیش شاہ	۱۰۲۹۰
بغیر دم را بزد بر زمین	چو شہ را دید اں لک گرم کیں	۱۰۲۹۱
یکے حملہ آورد گستاخ وار	بسوی جہانگیر شہ زہ شکار	۱۰۲۹۲
کہ بنمایدش بیگماں دست برد	شہ شیر دل در کماں دست برد	۱۰۲۹۳
میان شہ و شیر شد آشکار	یکے مادر دے دراں کار د بار	۱۰۲۹۴
بدست شہ اندر یکے تیغ داد	بتفخیم شہ بر زمین سر نہاد	۱۰۲۹۵
دو کرد از سیاں طرفہ شمشیر راند	شہ از دے شد تیغ و بر شیر راند	۱۰۲۹۶
جد اگر د اں شیر را بند بند	بفرمود پس شاہ فروز مند	۱۰۲۹۷
فرستاد از بہر ہر مغدرے	پس آنکہ یگانہ عضو ہر کشتورے	۱۰۲۹۸
گرفتند قوت مطیعان شاہ	دراں خواب از شاہ گیتی پناہ	۱۰۲۹۹
از اں زور بازوے شیراں شکست	یکے یافت بر پنجے شیر دست	۱۰۳۰۰
از اں سینہ دشت شیراں تنگست	یکے سینہ و اں دگر پشت یافت	۱۰۳۰۱
یکے راں دگر پہاں یا فتنہ	یکے کام و دگر زباں یا منہ	۱۰۳۰۲
بمالید از اں گوشش شیراں دلیر	یکے را نصیب آمد و گوشش شیر	۱۰۳۰۳
کشت از دل خویش بقیہ خواب	چو بیدار شد خسر و کامیاب	۱۰۳۰۴
مردم رود ابلق روز نگار	بگفت آنکہ بودم ہا سپہ سوار	۱۰۳۰۵

بر آنگہ سوے کاخ را ندیم فرس	۱۰۳۰۶
ہماں حملہ کن شیر بے بال و بیم	۱۰۳۰۷
وزاں شیر ہر عضو کاں را ز پیش	۱۰۳۰۸
یقین ملک دشمن بدست آورم	۱۰۳۰۹
چنین خواب خوش دید شاہ جہاں	۱۰۳۱۰
ہم آخر بتا مید فضل الہ	۱۰۳۱۱
بکاخ کیا نم بود دست رس	
عدو بود کز تیغ من شد دو نیم	
فرستادم از ہر خامان خویش	
بخاصان خود قسمت بسپر م	
وزاں خوشتر کہ کرد تعبیر آل	
چنان شد کہ تعبیر سیکر و شاہ	

عزیمت عماد الملک و مبارک خاں در حد و آب تا وی و بر انداختن تاہتہاے دشمن

ازاں مرزہ کن خواب داویش خداے	۱۰۳۱۲
بفرمود تا سر کشان سپاہ	۱۰۳۱۳
ز کہتی ساکون چوں بگذرند	۱۰۳۱۴
عماد ممالک بفرمان شاہ	۱۰۳۱۵
ہمی تاخت تا حد تاوی ششم	۱۰۳۱۶
نخستین سپہ را ند و درویش انگری	۱۰۳۱۷
ز دہ کسنگر و انگری بر زمیں	۱۰۳۱۸
وزاں پس سپہ را ند و بر چوخال	۱۰۳۱۹
بے پروہ خام ز اں دز کشید	۱۰۳۲۰
دوسہ بار تا آب تاوی تاخت	۱۰۳۲۱
توسی دل شدہ شاہ فرخندہ رائے	
بتا ز ند در سرحد کینہ خواہ	
سر نیکو خاں بان دشمن بر ند	
رواں کرد در حد دشمن سپاہ	
نہ تہنا کہ خان مبارک بہسم	
بیا سود ازاں تاختن لشکری	
بریدہ سر را مناسقہ لعین	
رواں کردہ آل حصن را با کمال	
سر دہاں ہلائے منفد برید	
عدو گشت بے آب تاوی تاخت	

عزیمت کردن ارکان دست در اقطاع خویشتن و فتح آں گوید

۱۰۳۲۲ چو گر شاسب شیر افکن از دیو گیر
 ۱۰۳۲۳ زره جامه دوزخ را کرده جام
 ۱۰۳۲۴ کمر بسته بر عزم پیکار چیست
 ۱۰۳۲۵ دزدان پیش کان صفت کش و لاشکار
 ۱۰۳۲۶ سکه فوج مسلم بکهندار بود
 ۱۰۳۲۷ سکه روز کردند اغوغا و شور
 ۱۰۳۲۸ بنجر گشت الراج رازان شغب
 ۱۰۳۲۹ چو کردند ترکان چنیں ترک تاز
 ۱۰۳۳۰ چو گر شاسب کشاد حال شان
 ۱۰۳۳۱ پس آنگاه آهنگ بکندار کرد
 ۱۰۳۳۲ بیابوس آن سرکش قلعه گیر
 ۱۰۳۳۳ از این پس بیامد سوس کو تگیر
 ۱۰۳۳۴ گر گه زبند دران باره ماند
 ۱۰۳۳۵ بروں سو گر شاسب فیروز جنگ
 ۱۰۳۳۶ یکے فوج باد بجوشش دوزخوش
 ۱۰۳۳۷ ز سر تا قدم زیر آهمن نهیاں
 ۱۰۳۳۸ خدنگے که از شست ایشان کشاد
 ۱۰۳۳۹ چو شیراں همه پرورشش یافت
 ۱۰۳۴۰ چو از تیر شان دیدہ ہندو خطر
 ۱۰۳۴۱ ہم آفوشنیدم کز اہل حصار
 ۱۰۳۴۲ سپہ را دریاں بارہ دادند راہ
 ۱۰۳۴۳ ہاں شاہ دو تگیر جو آشفنگاں
 ۱۰۳۴۴ چو در ضبط گر شاسب شد کو تگیر
 ۱۰۳۴۵ یکے نامہ بنوشت بر شاہ براد
 ۱۰۳۴۶ دل شاہ از ال مرزہ چوں گل شفت

۴۳۳

بغیران شہ را ند در کوت گیر
 شتاباں ہی رفت ہر صبح و شام
 ہی را ند لاش کہ بغیرے دست
 در آید چو شیراں دران مرغزار
 بالراج نیستہ سر یار بود
 یکا یک گرفتند آن دزد بزد
 پیادہ بروں شد زوز نیم شب
 نمودند قصہ بگر شاسب باز
 بے آفریں کرد بر حال شان
 چو بشنید قوسے کہ انکار کرد
 مہیمانہ گشتند خدمت پذیر
 شدہ شاہ دو تگیر دران دلاکیر
 بے خار در مجلس خارہ ماند
 در آورده بر بندواں کار تنگ
 ہمہ آہنیں جنگ دیولاو پوش
 کہ حملہ چون کوہ آہن جہاں
 در مرگ در فتنہ کیشاں کشاد
 ز پیرکان سر موسے بشکافنہ
 کس از کنگرہ کم بر آورده سر
 گر گہ بجای خواستہ زمینہار
 براں بارہ بر رفت یکسر سپاہ
 بعد حیلہ زان تاخنن برد جان
 الاغے رواں کرد در دیو گیر
 دزدان فتح مر شاہ را مرزہ داد
 بے شکمر از دیو پاک گفت

۱۰۳۴۷ بشہر اندروں شادیانہ زدند ہمہ شہریاں شادمانہ شدند

عزیمت قطب الملک در سید آباد

عرف مہندری

۱۰۳۴۸	پس آنگاہ آن قطب ارکان ملک	کزد ہست اثبات بنیان ملک
۱۰۳۴۹	بقرمان شہر اند آں شہسوار	یکے فوج باد ز مردان کار
۱۰۳۵۰	ہمی راند از ہم آں کژ کله	بہر دشت شیراں نہادند زہ
۱۰۳۵۱	چو اندر مرع آمد آں سر فراز	ہمی کرد در ہر طرف ترک تار
۱۰۳۵۲	مرم را گرفت و اکل کوت ہم	بر اند آنگے در مہندری چشم
۱۰۳۵۳	چو شد در مہندری اسات نہاد	بہر مفسدے گوشمالی بداد
۱۰۳۵۴	ہر آں مرزبانے کہ باد چغید	بعزم عدم رخت بیرون کشید
۱۰۳۵۵	کسے کو طبعانہ آدبہ پیشش	ماں یافت با جملہ اقطار غویش
۱۰۳۵۶	یکے را باہن یکے را بنزر	ہمی کرد ضبط سراں سر بسر
۱۰۳۵۷	ز نیروئے دولت باندک سوار	بدست آمد اور احصا کہ چار
۱۰۳۵۸	سپا و گزین گر چہ اندک بو	منظف بہر پیکار بیشک بود

عزیمت کردن قیر خاں بقصد کلیان

و فیروزی یافتن

۱۰۳۵۹	چو راند از در شہاہ تو قیر خاں	خردشاں در آمد سوے کلیان
۱۰۳۶۰	یکے فوج باد ز مردان کار	ہمہ شیر مردان دشمن شکار
۱۰۳۶۱	ہمہ چہرہ دستان قلمہ کشاے	تہر یکے مر کبے باد پاے

بدشمن کشی خون نشان آمدند	نخستین که در کلیان آمدند	۱۰۳۶۲
جهنم مشده خانه بر خاکیاں	مختصر شد آن سخن ضحاکیاں	۱۰۳۶۳
بزند آن غم پائے بند آمدند	چو صید زبوں در کند آمدند	۱۰۳۶۴
شدند همه مغرم بید رنگ	بروں گز دندے باہنگ جنگ	۱۰۳۶۵
دگر مغربہا کے چوں اژدہا	بروں سو نہادند عسرادہا	۱۰۳۶۶
شب در دوز بارندہ باران نیر	زہر سوراں خالمان اسیر	۱۰۳۶۷
میان دو کسکر سمر انداختہ	پئے مرگ ہر یک شدہ ساختہ	۱۰۳۶۸ ۵۳۴
ز سختی بلب جان ہر یک رسید	پس از پنج نہ در عذلبے شدید	۱۰۳۶۹
اماں خواہ گشتند از ہر طرف	چو کم ماندیک جو برایشان علف	۱۰۳۷۰
بصد عجز دزاری فرود آمدند	وزاں پس بخواری فرود آمدند	۱۰۳۷۱
کسے کم ازاں دز پیشینے ربود	چو مخلق را خاں اماں دادہ بود	۱۰۳۷۲
در لطف یخلق مضطر کشاد	خود آمد بپیش دزد در ستاد	۱۰۳۷۳
ایمناں بہر چار سو برگماشت	سپہ را ز غارت گوی بازداشت	۱۰۳۷۴
ابارخت و اشیا و خیل و تبار	بروں می فرستاد خلق از حصار	۱۰۳۷۵
کسے راتلف کم شدہ حبہ ہم	ز زنبیل در دیشش تاد بہ ہم	۱۰۳۷۶
در حصن را کرد وار الا اماں	شنیدیم براں خلق چوں قیر خاں	۱۰۳۷۷
بدار الا اماں کرد ہر یک قرار	سلامت بروں آمد اہل حصار	۱۰۳۷۸
کہ خونہا بنوشند در کارزار	بلے شیر مردان شرزہ شکار	۱۰۳۷۹
بلطف از سر عاجزاں بگذاشتند	چو عاجز شود خضم جسم آوردند	۱۰۳۸۰
گئے کان کیں بست کہ کان مہر	بدانند کاین لا جور دی پہر	۱۰۳۸۱
گئے شرزہ را کشد در کند	گئے رد بے را بہ اندز بہت	۱۰۳۸۲
کہ یک حال نبود کسے جز خدا	بدانند مردان فرخندہ راے	۱۰۳۸۳
الاسخ بشرفت از قیر خاں	غرض فتح شد چوں دز کلیاں	۱۰۳۸۴
بدست دبیران خسرو سپرد	یکے فتحنا نہ سچے شاہ برد	۱۰۳۸۵
کہ فوجش در ال قلعہ منہور شد	ل شاہ ازاں فتح مسر در شد	۱۰۳۸۶

۱۰۳۸۷ بفرمود تا طبل شادی زنت یکے ہفتہ در شہر شادی کنند

عزیمت کردن سکندر خان بدر و تاختن در ملک ہیر

۱۰۳۸۸ چو خان سکندر ز درگاہ شاد
۱۰۳۸۹ بہ بدر آمد و جملہ افغان خویش
۱۰۳۹۰ بر آئین انصاف تقسیم کرد
۱۰۳۹۱ بمقدار خود ہر یکے دو گز رفت
۱۰۳۹۲ بفرمود خان پس کہ اہل و غا
۱۰۳۹۳ چو شد لشکرش سر بسر ساختہ
۱۰۳۹۴ یکے روز بیرون بز درگاہ
۱۰۳۹۵ دگر روز در تاختن کرد راے
۱۰۳۹۶ چو اندر ملک ہیر فوجش رسید
۱۰۳۹۷ چو ہند و بدیدند ترکان مست
۱۰۳۹۸ یکا یک براں قوم بر کو فتنند
۱۰۳۹۹ سوئے دگر گریزاں شدہ ہندواں
۱۰۴۰۰ گروے کہ مانند بیرون در
۱۰۴۰۱ دگر جملہ بازخم رفتہ دروں
۱۰۴۰۲ چو ہند و چناں حیرہ دستی بدید
۱۰۴۰۳ رعیت شد و مال و اسباب بداد
۱۰۴۰۴ پس آنکہ از انجا سپہ باز گشت
۱۰۴۰۵ رسیدند ہر یک با وطن خویش

سوے بدر زد خیمہ و بارگاہ
ہنام حواشی و اتباع خویش
بہر کس ز قریات تسلیم کرد
چو ہمو در اہر کہ و مہ گرفت
بازند نو ساز ہائے غزا
ہمہ بہر پیکار تیغ آختہ
بز د خیمہ برگرد دگر و دش سپاہ
بسمت ملک ہیر آورد راے
یکے فوج ہند و بقصدش دوید
بر تیغ و بگ پال بردند دست
بے ہندواں را کہ سر کو فتنند
ہر براں بدنبال خنجر زناں
ز ستم ہوناں شدہ بے سپر
چکاں از تن ہر یکے تازہ خون
در خویش را از خلل و اخرب
دل خویش را در اطاعت نہاد
سوے کشور خویش و ساز گشت
ہمہ دل بستند بر جان خویش

مکتوب فرستادن سکندر خان بکاہیند و زور بر میل خلاص

کہ دار و ہمہ چیز شاہ جہاں	یکے روز خاں گفت با خود نہاں	۱۰۴۰۶
بہنگام ہیجا قومی در خود ست	گر پیل کارایش لشکر ست	۱۰۴۰۷
ندیدند دنتے چنین حساب نور	دگر آنکہ اسپان این بوم و بر	۱۰۴۰۸
شہ خویش را خدمتے بسپریم	اگر چند پیلے بدست آوریم	۱۰۴۰۹
گر یزداد از پیلے کمتر شوند	ہیونان چون پیلے خوگر شوند	۱۰۴۱۰
بکا با فستاد خاں در تلنگ	پس آنکہ یکے مرد با پوش و تنگ	۱۰۴۱۱
ہمہ بر شکیب و تہی از عینب	نوشته بر وقتے و لغریب	۱۰۴۱۲
قلم جحد کردہ و ہر تہبول	پس از نام یزدان و نام رسول	۱۰۴۱۳
بربطے گوارا دختے خوشے	بکا با نوشته زخاں پرستے	۱۰۴۱۴
خوش ست مرد را با تو ہم دوستی	کہ لے مرد شایستہ در دوستی	۱۰۴۱۵
کہ بہنگام پیکار کار آیدم	بہمہ ساریگی چوں قوی بایدم	۱۰۴۱۶
کہ ہر دو بہ ہم خانگی در خوریم	بیاتاز ہمسایگان نگذریم	۱۰۴۱۷
کہ از یک دگر کم بتا بسم سر	یکے عہد بندیم بایک دگر	۱۰۴۱۸
تو کارم بر آری و من کار تو	تو یارم بباشی و من یار تو	۱۰۴۱۹

جواب مکتوب خان اعظم سکندر خاں

از کابا بند بر سیل اخلاص

بعنوان انقش اخلاص دید	چنین نامہ چوں بکا بار سید	۱۰۴۲۰
دلش گشت خرم از اں خوش کلام	چو پیشش بخوانند منعموں تمام	۱۰۴۲۱
کہ دیر ست مرا و دل این راز بود	بگفتا جوابے نویسند زود	۱۰۴۲۲
بدے رسد زور اسکندرے	شود دگر مایا رچوں تو سرے	۱۰۴۲۳
دو صاحب کلمہ خوش بود ہم قبائے	بیاکر ترادہ سر انست رائے	۱۰۴۲۴
نویسیم این قصہ بر شہر یار	بگیریم مرکیدگر را کسار	۱۰۴۲۵

برسم مطیعان حضرت پناہ	فرستیم پس خدمتے سو شاہ	۱۰۴۲۶
برخندہ آتش بلرزندہ آب	بلات و منات و مرہ آفتاب	۱۰۴۲۷
بحرفے کہ از موبدان یافتند	بزنا رکز ریسماں تافتند	۱۰۴۲۸
بروز و عید و بار دی بہشت	بنگ بتان و بجاگ کنشت	۱۰۴۲۹
دل خویش را خلاص خاں نشکنم	کہ تا جاں بگیتی بود در تنم	۱۰۴۳۰
مرا منتظر دانی اے کامیاب	تو باید کہ ایدر در آئی شتاب	۱۰۴۳۱

عزیمت کند رخاں در حد و دلتنگ و برد

آوردن دوزخیر پیل و حضرت فرستادن

سبک لشکر از بد بیرون کشید	ز کا با چو باغ سوے خاں رسید	۱۰۴۳۲
دشمنانہ با صلح و مکرہ جنگ	روان کرد لشکر بسوے تلنگ	۱۰۴۳۳
سپہ را ندوز نزدیک مقصد رسید	ہمی رفت خوش چوں بسر حد رسید	۱۰۴۳۴
بتعظیم خاں چنہ فرسخ شافت	خبر چوں ازیں حال کا بابیانفت	۱۰۴۳۵
جدا شد ز فوج خود آن شیر مرد	چو افواج کا با نمودار گرد	۱۰۴۳۶
بیکسر در آمد در اں فوجا	ہمہ لشکر خویش کردہ رہا	۱۰۴۳۷
بنا گاہ از پس گرفتیش کنار	چو ہشتاخت اں مرد را مرد کار	۱۰۴۳۸
پس آنگہ کشاد از کمر پیش را	ہمی داشت بر جادل خویش را	۱۰۴۳۹
لمن عیب چوں زان خود کردیم	بدودا دکانیت رہ آور دیم	۱۰۴۴۰
بے آفریں بر جانش بخواند	چو کا بار خوش دید حیراں بماند	۱۰۴۴۱
بیک فن کشد لشکرے را امدام	بدل گفت کاین شتر زہ خوش خرام	۱۰۴۴۲
کہ ہم زور مندست و ہم چہرہ دست	ندانم چہ دل دارد این شیر مست	۱۰۴۴۳
ہمی بر سرش کرد خود را نشان	بگفت این داور دشمن اندر کنار	۱۰۴۴۴
سپہ گردشاں خمیہ زد سو بسو	نشستند پس یک دگر روبرو	۱۰۴۴۵

حکایت ز احوال ہر کشور سے
 بے خدمتے خاں پریش کشید
 چہ ترکش چہ قرباں چہ تیغ و چہ تیر
 پذیرفت ازو پیشکش شہا تمام
 بشکر گزینش آورد راسے
 سیوم روز آں خان بدخواہ سوز
 برینر باں رفت اجازت بخواست
 سپاہت عدد بند و کشور کشائے
 پئے پیشکشائے شاہاں بود
 سزدگر ز گفتار سن بگذری
 بمالی پنجشمان بدخواہ نیل
 مرا مخلص خویش دیگر خواں
 بگفتا کہ لے شیر شمشیر زن
 در لیفت ندارم کہ جان منی
 ہمیں بود در دل کہ فرمود خاں
 ببر برد شاہ صاحب شکوہ
 ز ہجرت کمن جان مارا خواش
 کہ داری تن و دل چو پیل و چو شیر
 دل و جان بش با عیش دساز گشت
 ہمی بود ہماں براے تلنگ
 ز سر حد مشرق بر آورد سر
 دزاں پس بیکبار گے شد سوار
 بغزم و دد اعش سپردہ عنان
 در آمد ز بہر و دد اعش چو شیر
 بے رفتی کردہ بر میہماں

۱۰۴۴۶ شنیدند و گفتند از ہر دور سے
 ۱۰۴۴۷ چو گشتند فارغ ز گفت و شنید
 ۱۰۴۴۸ چہ اسپ و چہ اشتر چہ خرد و چہ یر
 ۱۰۴۴۹ بخاں کرد کا با بے احترام
 ۱۰۴۵۰ پس از نگاہ خان تواضع نمک
 ۱۰۴۵۱ ہما بخاد و لشکر بماندہ سر روز
 ۱۰۴۵۲ سوے مرز خود عزم را کرد راست
 ۱۰۴۵۳ بدو گفت کا بے لے فرخندہ راے
 ۱۰۴۵۴ متاعے کہ بر نیکیو اہاں بود
 ۱۰۴۵۵ تو خود نیکیو خواہ شمشیر داوری
 ۱۰۴۵۶ سوے شہ فرستی دوزخ پیل
 ۱۰۴۵۷ ترا اگر ازین کار آید زیاں
 ۱۰۴۵۸ چو بشنید کا باز خاں اپن سخن
 ۱۰۴۵۹ تو گریست کہ بر خان و مانم کئی
 ۱۰۴۶۰ مرا خدمتے بہر شاہ جہاں
 ۱۰۴۶۱ ترا می سپارم دو پیلے چو کوہ
 ۱۰۴۶۲ دیکن دوسہ روز بر ما بیا تنش
 ۱۰۴۶۳ رہا کن کہ بنیم رودے تو سپیر
 ۱۰۴۶۴ بقو کش در اں روز خاں باز
 ۱۰۴۶۵ دوسہ روز آں خان با ہوش و ہنگ
 ۱۰۴۶۶ سحر کہ کہ گنبد کزاں گوے زر
 ۱۰۴۶۷ بفرمود خاں تا ہمیں نہ بار
 ۱۰۴۶۸ بسوے سرا پردہ میز باں
 ۱۰۴۶۹ چو بشنید کا با کہ خان و گیر
 ۱۰۴۷۰ در دواں سرا پردہ خواندش رداں

نشاید بهر کار تعجیل کرد	پس آنکه بغیر مودکای شیر مرد	۱۰۴۶۱
کنی از حضور خودم کامگار	گر ایدر کنی صبر روزی سه چار	۱۰۴۶۲
کنم دوستت شاد و دشمن خجل	بگردانمت باز با کام دل	۱۰۴۶۳
پیریشان است بی من همه بدم دور	چو شنید خاں گفت کای نامور	۱۰۴۶۴
بهمان خود کرده با شتی جفا	تو گرداری امروز ایدر مرا	۱۰۴۶۵
زبان که بیدل نمائند نسیم	ولم هست آنجا که اینجا نسیم	۱۰۴۶۶ F ۳۰۶
سوی کتور خویش دار و مشتاق	چو کا با شد آنکه که آن کامیاب	۱۰۴۶۷
بدست مطیعان خاں بسپزند	بگفتا دوزنجیر پس آدرند	۱۰۴۶۸
همی گفت خاں را شنایا بے	دگر داد خاں را بدایا بے	۱۰۴۶۹
دگر باره بستند پیمان و عهد	نشستند آنگاه هر دو بمهد	۱۰۴۷۰
گرفتند هر یک دگر را کتار	چو شد عهد و پیمان شال استوار	۱۰۴۷۱
سوی مرز خود راند یکبارگی	نشست آنکس خاں بیکبارگی	۱۰۴۷۲
که باشد پسر خوانده شهریار	چو باز آمد آن خاں دشمن شکار	۱۰۴۷۳
فرستاد پسر شاه صاحب شکوه	به بدر آمد و هر دو پیله چو کوه	۱۰۴۷۴
گرفت بغیر دزدی خود و لیل	چو بے سسی شد ملک خود دید پیل	۱۰۴۷۵
که بدخواه را بکشند پیل بند	یکے فال زد شاه فیروز مست	۱۰۴۷۶
چو بد خوانده شایسته مشفق پدر	فرستاد پس چترے آن نامور	۱۰۴۷۷
بایرج دهد کادیانی در نقش	بلے گر فریدون ز زین کفش	۱۰۴۷۸
مگر آنکه اصحاب را کم رسد	درین باب کس را سخن کم رسد	۱۰۴۷۹

عزیمت کردن ناصرالدین در اکار

واسیر شدن بر دست نرالدین

چو شد دید کاں ناصرالدین دم ۱۰۴۹۰
گزار دهمی شکر شمع و شام

که راند درویش خود بر مراد	اکارشش نه شرق انعام داد	۱۰۴۹۱
مقرر بر و نام شاهی نداشت	بر و مال و خیش تمامی گذاشت	۱۰۴۹۲
بد و گاه و بیگه گرم می نمود	سپهر پاسبانش فرادان فرود	۱۰۴۹۳
باقطاع خود شد در وای با سپاه	چو آن ناصر الدین بفرمان شاه	۱۰۴۹۴
بفرمان خسرو همی راند کار	در آمد بعد خسروی در آکار	۱۰۴۹۵
هولے دگر گشت اندر سرش	سعادت چو برگشت از آخرش	۱۰۴۹۶
بدست عوانان انده سپرد	شنیدم که از راه غولش برود	۱۰۴۹۷
بر و آمد از زمرة عاقبان	فریب جہاں خورد چو غافل	۱۰۴۹۸
که نزدش یکے شد فرزند و شیب	چنان داد او را از کن فریب	۱۰۴۹۹
یکایک در فتنه بر خود کشاد	چو کوران کم عقل در چه فتناد	۱۰۵۰۰
بسے خورد سو گند ز بهار خویش	شنیدم که آن هندو کیست کشیش	۱۰۵۰۱
هم آخو چوستان ناخوش خصال	اماں داد او را بجان و مال	۱۰۵۰۲
بصد عذر دتزدیر کردش بچاد	بصد مکر و حیلہ برودش ز راه	۱۰۵۰۳
دترم کرده حال پریشان او	بریده سر جلد خویشان او	۱۰۵۰۴
چو بر زیر دستمان خود کد خدای	نهادش یکے بند برد و پای	۱۰۵۰۵
ز هر باد جنبند بر روی آب	سراں را نشاید که همچوں حباب	۱۰۵۰۶
نباشند یکنو خط جز هوشیار	نیارند غفلت بهر کار و بار	۱۰۵۰۷
دو صد مرد بخندیدند پیش	خرد را بسازند دستور خویش	۱۰۵۰۸
پس آنکه در آن کار دست زینند	بهر کار کاغذ مشورت کنند	۱۰۵۰۹
چه سود ار چه آخو پشیمان شوند	و گرنے ز غفلت پریشان شوند	۱۰۵۰۱۰

عزیمت خواجہ جہاں بشہر گلبرگہ
وفیروز می یافتن

کہ دادش خدا خواہی جہاں	۱۰۵۱۱	ہماں مرد مختار کار آگہاں
پے ضبط آن بوم مرکب جہاں	۱۰۵۱۲	بگھر گے از مریج لشکر چو راند
ہماں بہ یاد زم اندر چہار	۱۰۵۱۳	بدل گفت آن صاحب ہوشیار
بدست آدم کشور کینہ خواہ	۱۰۵۱۴	نخست با قطار تازم سپاہ
ضرورت فتنہ خصم در دامن	۱۰۵۱۵	چو در ضبط آید دیار و دامن
ہم آخر ایں راے شد کامیاب	۱۰۵۱۶	چنین داد و دیش برائے صواب
رسید از ہندری بیاری دہی	۱۰۵۱۷	ہماں قطب ملکش بصد روہی
با قطار گلبرگہ در ترکستان	۱۰۵۱۸	ہی بود یکچند آن سہ فرار
سپہ راند بر قصد بوجاے شوم	۱۰۵۱۹	چو در ضبطش آمد ہمہ مرزد بوم
ہی دید سر رشتہ چارہ را	۱۰۵۲۰	محصہ بگرد آن کہن بارہ را
سپاہ عدد چوں تواند شکست	۱۰۵۲۱	کہ چون آید آن حصن اور ابدست
کہ سنگش براں روئے گردوں فتاد	۱۰۵۲۲	بیکسو در منجیقہ نہ ہار
یکے برج اذان حصن سنگش شکست	۱۰۵۲۳	ہر آن سنگ کہ پلہ اد بگست
شدہ سر بسر رشتہ کوہسار	۱۰۵۲۴	ز سنگش دو فرسنگ کردہ حصار
کلیدش مجرب پے قعیاب	۱۰۵۲۵	ز جبل متیں گشتہ اور اطناب
چو کردہ سر آن لشکرے جنگجو	۱۰۵۲۶	دوسہ چار عرادہ برگرد او
بداں حصن سنگ بلا میزدند	۱۰۵۲۷	سر موئے رائے خطامی زدند
رسانید ہر کسنگے را گزند	۱۰۵۲۸	ہماں قطب ملک شہ بخت مند
کم آور دہ کس سر ز کسنگ بردوں	۱۰۵۲۹	زہیم خد نگش کہ مسیکردنوں
عدو را بہر خطہ سر کو فتنہ	۱۰۵۳۰	بہر سو کہ اور خش بر کو فتنہ
کہ ز حصن گلبرگہ کو کس ریحل	۱۰۵۳۱	چو بوجاے ریزی بدید آن دلیل
کہ برگشت سلطان محمد ز دہار	۱۰۵۳۲	کہ آوازہ انداختے در حصار
نہاداد ہے اندر حصار و ظم	۱۰۵۳۳	بہ بیست گہ کاغذے بر علم
مباشید عکس کہ سلطان رسید	۱۰۵۳۴	کہ ز اینک دہم روز فرماں رسید
علمہاے عشود بپاداشتی	۱۰۵۳۵	بناموس دلہا بپاداشتی

ہم آخر چوکم ماند در دژ علف	۱۰۵۳۹
گروہے ز در ماندگان حصار	۱۰۵۳۷
بہ بستند بر کنگر دژ کمند	۱۰۵۳۸
بشورید لشکر چو ایں حال دید	۱۰۵۳۹
زہر چار سو خلق در دژ فستاد	۱۰۵۴۰
بہر سو کمر بستہ غارت گراں	۱۰۵۴۱
یکے در غنیمت یکے در گرہ بز	۱۰۵۴۲
یکے گشتہ بیجاں یکے خانہ گیر	۱۰۵۴۳
سپاہے بیاسود از ایں ترک تاز	۱۰۵۴۴
در آمد سپہ جملہ اندر حصار	۱۰۵۴۵
غنیمت گرفتند اہل سپاہ	۱۰۵۴۶
چو در غارت آید سپاہے گراں	۱۰۵۴۷
برہنہ شدہ ہر نفس حجر ماں	۱۰۵۴۸۴۳۰۹
کے کو بیگند از دست پنج	۱۰۵۴۹
بسے ہندو ایں زور اہل مشم	۱۰۵۵۰
چو گلبرگہ شد فتح وریزی اسیر	۱۰۵۵۱
پس آنکہ دیر گزین را بگفت	۱۰۵۵۲
نویسید کے نامہ با احترام	۱۰۵۵۳
تنش گشتہ تیر ہلارا ہدف	
بجاں خواستند از سپہ زینہار	
فرو آوردند از حصار بلند	
کہ کار مخالف بہستی کشید	
طلسمات ضحی کیاں شد بباد	
دواں گشتہ و دنبال جنگ آورد ایں	
یکے در نہریمت یکے در ستیز	
یکے گشتہ خنداں یکے در نفیر	
حصاری زدہ نالہ جاں گذار	
حصاری بجاں خواستہ زینہار	
ہمہ رخت و اشیائے اہل گناہ	
چہ ماند از اسباب بر بحر ماں	
ہمی لایہ کردند بر مکر ماں	
سر خویش بر خاک زد بیدریغ	
گرفتند و بستند و کشتند ہم	
شدہ کا سیاب ایں جہستہ وزیر	
کہ داند نکو دژ قشور سفت	
فرستد سوے خسرو نیک نام	

مجلس کردن اسلم ہمایوں خواجہ جہاں بعد فتح گلبرگہ

دگر دوز کاں آسمان کہود	۱۰۵۵۴
بفرمود تا مجلس آراستند	۱۰۵۵۵
ز بالیں عشرت بر آورد و سر	۱۰۵۵۶
شرائے بر آورد و ناگہ زدود	
نی و رود را مشکراں خواستند	
وزیر نکو خلق فرخ سیر	

ندیمان خوش طبع و مرموز گوے	۱۰۵۵۷
شرابے کہ روشن کند روح را	۱۰۵۵۸
ہماں ساقیان طبیعت نواز	۱۰۵۵۹
ملازم در آں بزم آراستہ	۱۰۵۶۰
یکے ہفتہ داوند داد طرب	۱۰۵۶۱
حریفان روشن دل و عیش جوے	
کبابے کہ دارد دست مجروح را	
ہماں سطر بان مزا میر ساز	
حریفان دما دم قدح خواستہ	
چہ صبح و چہ شام و چہ روز و چہ شب	

مرمت کردن اعظم ہمایوں خواجہ جہاں دیار گلبرگہ

دگر روز کاین لاجوردی پہرہ	۱۰۵۶۲
جہاں جملہ از جوردوراں برست	۱۰۵۶۳
جہاں را با قلع ترغیب کرد	۱۰۵۶۴
زہ عدل اندر ولایت کشاد	۱۰۵۶۵
یکے را بزور و یکے را بزر	۱۰۵۶۶
مطیعش شدہ سرکش از گوشمال	۱۰۵۶۷
معین بہر باجیاں کردہ باج	۱۰۵۶۸
سزاوار ہر مرتعے کرد کار	۱۰۵۶۹
ہر کہ کشور خصم را ضبط کرد	۱۰۵۷۰
چنین ست کار جہاں تا جہانست	۱۰۵۷۱
ندارد و جہاں را کسے استوار	۱۰۵۷۲
بکوی یکے پاسبانی کند	۱۰۵۷۳
تہی دست دایم دریں کارواں	۱۰۵۷۴
خدا یا مرا ہم تہی دست کن	۱۰۵۷۵
کہ ہر گنج بزم شرابم بود	۱۰۵۷۶
کنم دست کوتاہ از کل شے	۱۰۵۷۷
بعد گرم مہری بر آورد مہر	
وزیر مالک بہ سند نشست	
کہاں را پے زرع تنبیب کرد	
براعلی درے از رعایت کشاد	
سراں را بخدمت در آورد سر	
عبیدش شدہ ز بردتاں بال	
مقرر بہر خط کردہ سراج	
بمیلند کارے بو قمر و قار	
شد آں بوم و بولک آں پختہ مرد	
کہ کہ دزد حیار و گہ پاسباںست	
گر بے تمیزان دنا ہو مشیار	
بدزدی در دیگرے بشکند	
بود فارغ از دزد و از پاسباں	
ز صہبای عشق چیاں مست کن	
دل خستہ جاے کہ با ہم بود	
بہر صبح گویم چو منمورے	

بیاسا قیا پر کن از بادہ جام ۱۰۵۷۸
بدست ہمہ جام عشرت سپار ۱۰۵۷۹
صلوات بدہ در ہمہ خاص دعای
چو دورم رسد جام عبرت بیار

ذکر شہ شہن صفدر خاں از شکر سر

چون غنیمت ہایوں در اں روزگار ۱۰۵۸۰
در اقطاع گلبرگہ میر اندکام ۱۰۵۸۱
یکے روز پیکے در آمد شتاب ۱۰۵۸۲
بلغتاکہ اندر سپاہ سکر ۱۰۵۸۳
ہماں خاں صفدر کہ با نین خویش ۱۰۵۸۴
تیر حصن کینا بچھن سیرہ بود ۱۰۵۸۵
بنہ اہ آں بارہ رالستہ در ۱۰۵۸۶
نہم ماہ تنگ آمد اہل حصار ۱۰۵۸۷
بحصن اندرون غلہ شد تو تیا ۱۰۵۸۸
شنیدیم کہ از فاقہ اہل حصار ۱۰۵۸۹
کبیر شش نہادہ دل اندر گریز ۱۰۵۹۰
محمد کہ از صلب عالم چکید ۱۰۵۹۱
علی بیگ ہماں نھوے مرد کار ۱۰۵۹۲
بگردند بلغا کے اندر سپاہ ۱۰۵۹۳
سرفان صفدر بہ تین جفت ۱۰۵۹۴
علی لاپین و مخزن دین مہر دار ۱۰۵۹۵
ز کینا سپہ رفت اندر سکر ۱۰۵۹۶
چو در گوش او این حکایت رسید ۱۰۵۹۷
مثل زد کہ گراہواں شیر جست ۱۰۵۹۸
شکار سے کہ سزا کندے بتافت ۱۰۵۹۹
بشد فارغ از کار شہر و دیار
می عیش میخورد ہر صبح و شام
چو در خورگہ ماہ پیک شہاب
یکے فتنہ زاد از نہاد بشر
چو بابے بہنگام سر ہائے خویش
بے فتح آں کو ششے می نمود
تکسے کم ز کسنگہ بر آورد سر
چو ماہ نہیم عورت باردار
شد از خط ہر روز در دزد با
بمروند افزوں تر از صد ہزار
سپہ روز و شب گرد در دزیتز
یکایک ز کین کرد خدرے پدید
برو شد موافق در اں کارزار
کشیدند تیغے بیک صبح گاہ
بریدند چون مردم بے وقا
بحیلہ گرفتند راہ فرار
یقین است این قصہ نامور
دے با خود آمد بگفت و شنید
دگر شیرے آورد او را بدست
بتدبیر ہوتاں برو دست یافت

بجیلہ زشاخ تو ان خور و بر	۱۰۶۰۷
بر آہنگ این قوم لشکر کشم	۱۰۶۰۸
شود مائے خصلت را کو بکو	۱۰۶۰۹
بریں قوم سگیں دل بو الفصول	۱۰۶۱۰
بیاید مرادست بے شور و شمر	۱۰۶۱۱
ہر آن میوہ کر زور ناپید سہر	۱۰۶۱۲
گر اید دنگہ از خشم و خشم کشم	۱۰۶۱۳
سلمان تلف گردد از ہر دوسو	۱۰۶۱۴
ہاں بہ فرستم بعشور رسول	۱۰۶۱۵
بجیلہ مگر گنہاے سکر	۱۰۶۱۶

بہر دانہ خواجہ جہاں جانب لشکر سکر

کہ داند ہوا ز ہائے نہاں	۱۰۶۰۵
درد و سلام از زبان وزیر	۱۰۶۰۶
سراسر درد عشورہ با حسترام	۱۰۶۰۷
ضمیرت بہر کار مشکل کشائے	۱۰۶۰۸
بریدری چون آدریں بیدریغ	۱۰۶۰۹
کہ بکنے گرفتگی و بگور مرد	۱۰۶۱۰
کہ کارت سراسر بر آمد تمام	۱۰۶۱۱
بیاید کہ ایدر کشتی بید رنگ	۱۰۶۱۲
سباری بدستش کلید حصار	۱۰۶۱۳
نہ گوہر بدست تو ماند نہ سنگ	۱۰۶۱۴
احادیث آن نامہ یک یک بدید	۱۰۶۱۵
دراں نامہ کرد از تکبر نغیر	۱۰۶۱۶
کہ گشتند یارش بنوعفا و شور	۱۰۶۱۷
کہ ہوارہ اندر سرے سپنج	۱۰۶۱۸
دلے کار داناں مشوش شوند	۱۰۶۱۹
کراں دلے بد تمیشتہ بر پائے زو	۱۰۶۲۰
کہ با خود بردلاش اپنے رہے	۱۰۶۲۱
پس از نام پروردگار جہاں	۱۰۶۰۵
سوئے پور عالم نوشتہ دیر	۱۰۶۰۶
حدیث رقم کردہ بعد از سلام	۱۰۶۰۷
کہ لے مرد داناں دفر خندہ رے	۱۰۶۰۸
شنیدم سر بیوفائے بہ تیغ	۱۰۶۰۹
مراد ز خور افتاد این دست برد	۱۰۶۱۰
کنوں بادل فارغ ایدر خرام	۱۰۶۱۱
ازاں تاضن ہر جہت آید بچنگ	۱۰۶۱۲
گذاری دراں سوئیے مرد کار	۱۰۶۱۳
دگر خود دریں کار کردی درنگ	۱۰۶۱۴
چو این نامہ پر پور عالم رسید	۱۰۶۱۵
فریب جہاں خور داز زور زور	۱۰۶۱۶
بزدور رفیقان بے عقل و زور	۱۰۶۱۷
چہ خوش گفت آن حساب چنچ گنج	۱۰۶۱۸
بنوعفا و شور ابلہاں خوش بوند	۱۰۶۱۹
غرض پور عالم کیے لے زو	۱۰۶۲۰
بہ بنحو علی بیگ گفت آنگہ	۱۰۶۲۱

صاحب نماید فرازد نشیب	رود سوے گلبرگ بهر فریب	۱۰۶۲۲
بکوی شب در دوز بر با جفا	بگوید که آں صفدر بنوفا	۱۰۶۲۳
تنش لاجرم در خور گور گشت	جفا ہے او چون که از حد گذشت	۱۰۶۲۴
که بگنج گرفتیم با پایگاه	کنون بدگماں گشت دستور شاه	۱۰۶۲۵
سخن راست این ست دیگر بهت	یقین آن کن حساب خطاست	۱۰۶۲۶
سر انجام جام ندامت چشید	اگر صاحب این کشور از ماکشد	۱۰۶۲۷
سطیعیم ما اوست فرماں روا	اگر کشور ما گذارد بمسا	۱۰۶۲۸
بفرمان کشف جان سپاری کنیم	با شغال دستور یاری کنیم	۱۰۶۲۹
همه آهین جنگ بولادخاے	یکے فوج داریم حمله گراے	۱۰۶۳۰
بر درخت مرداں بخوا و شور	کز هره کایدور در آید بزور	۱۰۶۳۱
وزد قصه حال صاحب شنید	چون مقبول گلبرگ کیسر رسید	۱۰۶۳۲
بفرمود تا شهر بندش کند	عواماں که هر یک چو آهر مند	۱۰۶۳۳
نویسے رواں کرد بر شهر یار	پس آنگاه آں صاحب ہوشیار	۱۰۶۳۴
درد قصه حال یکسر بنشت	حدیثے سوے شاه کشور بنشت	۱۰۶۳۵
ز افعال آں قوم غدار خوے	چو آگ شد آں شاه آرزوے	۱۰۶۳۶
نوشته براں صاحب سادہ کیش	رواں کرد فرماں بدستور خویش	۱۰۶۳۷
یکے کو حیص صلح دارد نگاہ	که باید ز گلبرگ راند سپاہ	۱۰۶۳۸
براں سوے یک گام کم نسپرد	شتابنده از جنوری بگذرد	۱۰۶۳۹
ہما نجا بود روز و شب ہوشیار	بدار سپہ برب جو تبار	۱۰۶۴۰
رسانید فرماں بدستور شاه	فرستاد و شہ چو آمد ز راہ	۱۰۶۴۱
ز اقصائے گلبرگ سمت سکر	سپہ راند دستور با کرد فر	۱۰۶۴۲
نہنگان ز ہمیش گرفتند دشت	بفرمان شہ آب جنوری گذشت	۱۰۶۴۳
فرستاد افواج را سو بہ سو	ہمی بود در موضع گل کبر و	۱۰۶۴۴
در اہل سکر ہیبت انداخت	قربات بیگانہ را تا سخت	۱۰۶۴۵
که دستور از آب جنوری گذشت	محمد چو زین گونہ آگاہ گشت	۱۰۶۴۶

گئے جنگ جیسے دگہ آشتی	۱۰۶۴۷
فرستاد افواج گاہے بروں	۱۰۶۴۸
بر آند بریں جملہ چوں یک دوام	۱۰۶۴۹
گئے نرمی و گاہ ناداشت	
نہشت گئے نایبہ یوسفوں	
شہنشاہ بجنید از تخت گاہ	

خواب خوش دیدن خداوند عالم و عزیمت رایات بسمت سکر

نخست اندرو اس عادت دہند	۱۰۶۵۰
کند کو ششے تیار ساند پدا د	۱۰۶۵۱
بود تار سد دست لغت رساں	۱۰۶۵۲
رنگے تا بجنبد بود ہوشیار	۱۰۶۵۳
رواں را تیش سر با ختر کشد	۱۰۶۵۴
بہ فیروزیش محمد آییند زود	۱۰۶۵۵
مگر فخر اولاد اسفند یار	۱۰۶۵۶
کہ نامش ہایونست و میوں لقب	۱۰۶۵۷
بشے بود بر تخت زرین خواب	۱۰۶۵۸
کز ان خواب دادش بشارت ظفر	۱۰۶۵۹
شب دروز دیال کن راہ دست	۱۰۶۶۰
زہر شہر و کشور بر آورد گرو	۱۰۶۶۱
بد ششے کہ مردم در دم رسید	۱۰۶۶۲
سر و چشم او پر ز گرد و مفاک	۱۰۶۶۳
شدہ بر تنش جامہ ہموں کفن	۱۰۶۶۴
بصد عجز و زاری شدہ آب خواہ	۱۰۶۶۵
بہر سو شدہ ہر کیے آب جو	۱۰۶۶۶
شے را کہ ملک سعادت دہند	
یکے آنکہ مظلوم را در بلاد	
دوم آنکہ ہوارہ با مفلساں	
سیوم آنکہ در طاعت کردگار	
پس آنکہ بہر سو کہ شکر کشد	
ہماں سبزویشان چرخ بود	
چنین شہ نہ دیدم دریں روزگار	
علاء الدین آن شاہ عالی نسب	
شنیدم کہ آن شاہ مالک رفاہ	
یکے خواب خوش دیدن امور	
ہماں پور تعلق کہ بد خواہ دست	
ہماں رسم حجاج را تازہ کرد	
بجواب اندر شش شاہ دیدار دید	
تو گوئی قباد دست تشہ بخاک	
قبادہ ز بانسش بروں از دہن	
نہ دستارے اندر سرش نوکلاہ	
بگردش گرد ہے ز اصحاب او	

پے آب ہر سو کہ بشتا فتد	۱۰۶۶۷
چو بشتا غنیش خسرو پاک دیں	۱۰۶۶۸
نہاید بایدر شناسد مرا	۱۰۶۶۹
یگفت این وزاں غولکہ عطف کرد	۱۰۶۷۰
در آں ناحیہ بود دیسے خواب	۱۰۶۷۱
فرود آمد از پور دوراں نبرد	۱۰۶۷۲
عجب پیر نورانی خوشش لقا	۱۰۶۷۳
بدستے دو گوہر و ہانش ہتی	۱۰۶۷۴
چو آن پیرا گشت خسرو سلام	۱۰۶۷۵
چرا عطف کردی از اں نابکار	۱۰۶۷۶
چو خاص خدا فی کہ ترسی ز خس	۱۰۶۷۷
بہر بوم و کشور کہ خواہی بتاز	۱۰۶۷۸
چو شہر رومے آں پیر آزادہ دید	۱۰۶۷۹
نہی گشت با خویشتن ہم خواب	۱۰۶۸۰
کہ گوی اویس ست آں مرد پیر	۱۰۶۸۱
چو خسرو از اں خواب بیدار شد	۱۰۶۸۲
بفرمود تا کوس میوں زنند	۱۰۶۸۳
بدازند و ہلیر سمت سکر	۱۰۶۸۴
پس آنگہ بفرمود در دیو گیر	۱۰۶۸۵
تدرخان و گر شاسب فیر و جنگ	۱۰۶۸۶
ہماں خان ہیبت زن باشکوه	۱۰۶۸۷
عماد مملک یل نامدار	۱۰۶۸۸
قوام ہمہ ملک نایب وزیر	۱۰۶۸۹
ہماں پور پیغویل دشمن دیں	۱۰۶۹۰
چو در شہر ماندند ایں سرکشان	۱۰۶۹۱
یکے قطرہ آب کم یافتند	
بدل گشت کاین ناگس گرم کیں	
دل از شر او می ہراسد مرا	
ہمی گشت لاجوے آں شیر مرد	
چو خسرو در اں دہ درآمد شتاب	
بہ پیشش در آمد یکے پیر مرد	
رخش پر ز سیماے صدق و وفا	
برویش عیاں مایہ رو بہی	
بشہ گشت آں پیر کاے نیک نام	
کہ در کار تو مہلدست کرد نگار	
شدی محرم شہر مس از عمس	
کہ یار تو شد از دے نیاز	
بسے مژدہ در خواب از وی شنید	
یا لہام حق آں شہ کا سیاب	
کہ فرخندہ رویت و روشن ضمیر	
قوی دل از اں خواب ابرار شد	
سران سپہ خیمہ بیرون زنند	
فلک را بسایہ در آرند سر	
باشند شیران آفاق را گیر	
دگر سرفرازان با ہوش و ہنگ	
کہ شد گرد از ستم یکراش کوه	
جہاں عقد ملک شہ کا مگار	
ملک اژدر آں صفدر و شیر گیر	
ہماں کجک آں سرفراز گزن	
ہمہ سرفرازان و شکر کشان	

۱۰۶۹۲
۱۰۶۹۳

دگر روز شاہ جہاں کوچ کرد
ہی راند خسرو بخت سکر
زنہ طارم سبز بگشت گرد
ظفر ہمسر و نصرتش را ہمبر

F ۳۱۳

رسیدن رایات اعلیٰ در گلبرگہ و استقبال دن عظم ہمایوں خواجہ جہاں نیر ممالک

یکے روز پیکے در آمد چو باد	۱۰۶۹۴
کہ شہ لشکر از دولت آباد راند	۱۰۶۹۵
بگلبرگہ با فتح و نصرت رسید	۱۰۶۹۶
جہاں روز دستور شاہ جہاں	۱۰۶۹۷
بلغتنا کہ با شہنشاہ پوش و حرم	۱۰۶۹۸
من و شہ دوم روز ایدر رسم	۱۰۶۹۹
جریہ شد آن گاہ دستور شاہ	۱۰۷۰۰
جہاں روز در حضرت شہ رسید	۱۰۷۰۱
و دیدند و دادند دست را خبر	۱۰۷۰۲
چو بکشید شاہ جہاں بار داد	۱۰۷۰۳
در آمد ز در صاحب با ادب	۱۰۷۰۴
چو بوسید شاہ جہاں بار داد	۱۰۷۰۵
چو بوسید پادشہ آن ہوشیار	۱۰۷۰۶
پس آن گاہ بفرمود پیش سریہ	۱۰۷۰۷
بر رفتے کہ پرسید فرزند را	۱۰۷۰۸
نوازشش بے کرد شاہ جہاں	۱۰۷۰۹
پس آن گاہ بپرسید حال دیار	۱۰۷۱۰
ہی گفت دستور یک یک بشاہ	۱۰۷۱۱
بصاحب ز رایات شہ فرود داد	
خوشاں دریں سمت مرکب جہاند	
فلک رایتش را با ختر کشید	
ز شکر طلب کرد کار آگہاں	
ننوشند ساغر نسا ز ند بزم	
نہ تنہا کہ با پسیل و شکر رسم	
رداں گشت بے خیمہ و بار گاہ	
خیر چون کجآب در گہ رسید	
کہ آمد شہا صاحب با خبر	
شگفت از طرب چون گل بامداد	
زمین را بے بوسید با صد طرب	
شگفت از طرب چون گل بامداد	
سرش را در آرد دشت در کنار	
بکمری نشیند خجستہ وزیر	
بہ پرسید شہ آن فرودمند را	
بر آئین اعیان و رسم شہاں	
ز ضبط بلاد و ز فتح حصار	
فتوحے کہ روداد در ہفت ماہ	

نوٹ کی تشریح کیلئے مینیمم ملاحظہ ہو۔

چو یکپایس ازاں روز اندر گذشت	۱۰۶۱۲
ملک آشوب را بفرمود شاه	۱۰۶۱۳
صلوات بده در همه خاص و عام	۱۰۶۱۴
بفرمان شد آشوب در دودید	۱۰۶۱۵
لقیبان گرفتند بانگ بلند	۱۰۶۱۶
گرفته بسردیک خوالی گراں	۱۰۶۱۷
کشیدند خولے چو خوان بهشت	۱۰۶۱۸
نگذند ندر سو بفرشش حریر	۱۰۶۱۹
بے قرص بر یا نهان گینتند	۱۰۶۲۰
بهر قرص سپینوس انداختند	۱۰۶۲۱
زرب و زر گشته اطراف خواں	۱۰۶۲۲
پس آنکه بے صحنه شفاف	۱۰۶۲۳
نهادند در سیمت میسرہ	۱۰۶۲۴
چو بوزینه ز جیو لول خشک	۱۰۶۲۵
بے قلیہائے طبیعت کشاکش	۱۰۶۲۶
زایوان نعمت همه چیز بود	۱۰۶۲۷
ہر آن نعمتے کاں بجا طر گذشت	۱۰۶۲۸
ملک گریست از آب و ناں	۱۰۶۲۹
چو آراستندش زیر تاباک	۱۰۶۳۰ = ۳۱۴
بران خواں جہاں جملہ بشاقتند	۱۰۶۳۱
چو زامیدہ دست ہر کس کشید	۱۰۶۳۲
ہمی گشت ہر یک بتولین آب	۱۰۶۳۳
در آبد پس آنکھ تنہول دار	۱۰۶۳۴
ز خوان و خورش چوں پیرداختند	۱۰۶۳۵
دور و پیستاند در پیش شاه	۱۰۶۳۶
بپروا خند از ہمہ سر گذشت	
کہ دستور ما ماندہ آمد ز راہ	
بسلا رخواں گوکہ آرد طعام	
اطاعت نمود آنچه از شہ سفیند	
بگوشش فلک و ہر غلغلہ فگند	
رسیدند بار بار ہائے گراں	
خورشہا در ویشک از فرسخت	
بے ناہنا از غمبہر و نظیر	
ازاں میدہ کش بار ہا ریختند	
ہمہ رنج مسکون چو خواں ساختند	
سراسر مروح تراز بوسستان	
کہ ہر یک بود شکرے رکافان	
پرازوج و در آج و مرغ و برہ	
بپروہ ہر یک لکا فوروشک	
بے ناں خورشہاے رغبت فزا	
کہ بر ہر یک طبع رغبت نمود	
چو مردم لطف کرد و موجود گشت	
نگس گشتہ برگرداں سادہ خواں	
سہراں داسر خواں بدادند جائے	
ہمہ انس و جان پرورش یافتند	
نوالہ خوراں را نوالہ رسید	
فقالے بدادند ہر شیخ و شاب	
ہمی داد تنہول نعمت گوار	
سہراں گردشہ انجمن ساختند	
چہ ارکان دولت چہ اہل سپاہ	

عزیمت کردن ریات اعلی در گلبرگه جانب سکر واسیر شدن محمد عالم با سران دیگر بطریق مختصار

دوسه روز خسرو بگلبرگه ماند	۱۰۶۳۷
ہماں روز از آب ہنور می گذشت	۱۰۶۳۸
سیوم روز نزد یک مقصد رسید	۱۰۶۳۹
سرخس گشت از دعوے کشتی	۱۰۶۴۰
گروہے کہ بودند پیرانش	۱۰۶۴۱
بگفتند کاے غافل هست ترا	۱۰۶۴۲
چنان غول اغوات از راه برد	۱۰۶۴۳
ندانستہ بودی کہ شاہ دلیر	۱۰۶۴۴
کنون خیزد بشتاب چون بحرماں	۱۰۶۴۵
سرخویش در راه شہ گرد ساز	۱۰۶۴۶
محمد چو گفتار یاراں شنید	۱۰۶۴۷
یہ پیوست بر شاہ چون خستگان	۱۰۶۴۸
سرخویش بر پائے خسرو نہاد	۱۰۶۴۹
کہ لے شاہ جاں بخش کشورتاک	۱۰۶۵۰
گرایں بار بخشگی گناہان من	۱۰۶۵۱
مرا تا بود جاں بقالب دروں	۱۰۶۵۲
چو دیدش بعصد عجز چون بحرماں	۱۰۶۵۳
پس آنکہ بگفتا کہ بندش کنند	۱۰۶۵۴
ستائند از ولقت و جنبے کہ هست	۱۰۶۵۵
بگفت این دسو سکر راند رخس	۱۰۶۵۶
دگر روز سوے سکر رخس راند	
بر پیشش چہ کوہ و چہ دریا چہ دشت	
چو این قصہ را پور عالم شنید	
گرفتہ دشتش پیش بے شہی	
گوشتند از ہم جاں دامنش	
شد ہی غرہ از بانگ کوس و دراک	
کہ یکسر بدست بلایت سپرد	
در آمد بقصد و خروشاں چو شیر	
مگر یابی از تیغ خسرو امان	
ہمی رہزا شکے بسوزد گداز	
بجز حکم شاں اینچ چارہ ندید	
شکستہ ترازد دست و پا بستگان	
زبان را بعصد عجز و زاری کشاد	
جہاں را درت گشتہ دارالامان	
اماں یا بد از تیغ تو جان من	
ہمرا از خط حکمت نیارم برون	
شہش جاں بہ بخشید چو بحرماں	
چو صید زبوں در کندش کنند	
ولیکن ز جاننش بدر اندوست	
بعصد خرمی آن شہ تاج بخش	

۱۰۷۵۷ ازیں مرده شہری چو گلبن شگفت ز شترگاں سر کو چھا خلق رفت

ذکر مرمت کردن شہر سکر و عزیمت مبارخان

در حد و دہریب و فیروزی یافتن

مرمت ہی کرد در دے دہے	سرخوش نہ کر دشکر گہے	۱۰۷۵۸
عمارت ہی کرد آں بوم را	ہمی داد انصاف مظلوم را	۱۰۷۵۹
ستد از ضعیفان تہ تکلیف و زور	متاع کہ ہر کس بغوغا و شور	۱۰۷۶۰
سکر راز فتنہ دہا نید باز	ہمہ شاہ داد دہا نید باز	۱۰۷۶۱
ہمیں مدعی در غرامت بماند	ہمہ شہر و کشور سلامت بماند	۱۰۷۶۲
گرفتہ رہ معرفت ہر کسے	دراں شہر و دیم عزیزاں بے	۱۰۷۶۳
نباشد در و فتنہ را مدخلے	بشہرے کہ باشند باکاں بے	۱۰۷۶۴ ۴۳۱۵
گردے ز مشکل کشایان دین	گردے ز ان گوشہ نشین	۱۰۷۶۵
سر اسر دراں شہر کام غریب	شدہ ساکن آن مقام غریب	۱۰۷۶۶
بقدر ہنر ہر یکے را نواخت	چو شہر بگ صاحب آن شہر بخش	۱۰۷۶۷
کہ تا زند در حد ترہست سپاہ	سراں رایکے روز فر بود شاہ	۱۰۷۶۸
بود ہم بہ نیزوے اقبال سر	دراں فوج خان مبارک سیر	۱۰۷۶۹
مقدم شد از حضرت شہر یار	ہماں قطب ملک شدہ کامگار	۱۰۷۷۰
گہے کام دگہ پویہ گہے پاشنا	ہمی راند لشکر غنیمت گرا	۱۰۷۷۱
کہ خوانند آں را دز گرمی - جور	حصارے بدیدند نا کہ ز دور	۱۰۷۷۲
کشیدند ششیر ہاے دراز	رسیدند چوں گردان دز فراز	۱۰۷۷۳
کہ در لرزہ افتاد اہل حصار	یکے حملہ کردند مردان کار	۱۰۷۷۴
چو شب شد گرفتہ ہر یک انگ	دراں روز تا شام گردند جنگ	۱۰۷۷۵
اماں خواست و از حصن آمد فرو	شبا نگاہ دزباں پس از گف و گو	۱۰۷۷۶

سپه شد از آن حصن آسوده طال	رعیت شد و داد اسپان و مال	۱۰۶۷۷
ز اونج هوا گرد بگذشت باز	دگر روز سوسه سرگشت باز	۱۰۶۷۸
رسیدند بر خسر و کامراں	ابا نصرت و فتح سرشکراں	۱۰۶۷۹
غنایم کشیدند در باں بهم	برایوان آن شاه دریا ششم	۱۰۶۸۰
سبک دستی سرکشان سپاه	نظر کرد چون شاه گیتی پناه	۱۰۶۸۱
بهریک جدا گانه لطف نمود	سران سپه را فراوان ستود	۱۰۶۸۲

رواں شدن خداوند عالم از سر جانب مندبول و مال گذاری کردن کهیرس و مفسدان دیگر

براد از دهن مهره زر بردون	دگر روز کاین گنبد نیلگون	۱۰۶۸۳
ز کم کم گردون رسانید گرد	شهنش ز شهر سر کوچ کرد	۱۰۶۸۴
به فیروز می بخت مرکب جهان	سپه را بر آهنگ کیسر بران	۱۰۶۸۵
چو مرے که یکبار جست از قفس	چو بشنید این ماجرا کهیرس	۱۰۶۸۶
وز خیمش را و اخرد از گرد	به ترسید کا فتد دگر باره بن	۱۰۶۸۷
سر خود را نید از پلر نال	رسولان فرستاد با اسپ و مال	۱۰۶۸۸
قسم راند در وے بلات و نشت	یکے نامه چوں زبوان نشت	۱۰۶۸۹
ز فیروزی تیغ شنه آگم	که من بنده از بندگان شنه ام	۱۰۶۹۰
کزین پیش کردم فراوان گناه	از ان می نیایم بپا بوس شاه	۱۰۶۹۱
در آتش مرا افکند چوں سپند	به ترسم که خشم شنه دیو بند	۱۰۶۹۲
خواجه دو ساله فرستم بشاه	گرم شنه به بخشد تمامی گناه	۱۰۶۹۳
پس آنگاه پا بوس خسر و کنم	هر اس دل از لطف شنه بشنم	۱۰۶۹۴
دران نامه بالا به وجود رکمی	چو شنه دید از ان گونه عذر آرد می	۱۰۶۹۵
نیارند برعا جزاں کار تنگ	بدل گفت شاهان فیروز جنگ	۱۰۶۹۶

کجا قصد پیکار رو بہ کنند	بہر براس کہ در صید پیل افکنند	۱۰۶۹۶
بہر کہ خواہم شکار منند	گر وہے کہ گردیار منند	۱۰۶۹۸
طرح دادش آں حساب تحت مہج	پس آنکہ پذیرفت از وسع خراج	۱۰۶۹۹
دویم روز در مال کوتہ رسید	سپہ را بہ سمت نرائن کشید	۱۰۷۰۰ F. ۳۱۶
فردو آمد از دز بپا پوس شاہ	شد از غدر زیبا نکش عذر خواہ	۱۰۸۰۱
فدا کرد بر شہ دیار و دمن	بیایہ شاہ افکنند فرزند وزن	۱۰۸۰۲
دران مرز فرماں روا ساختش	شہ از راہ اکرام بنواختش	۱۰۸۰۳
بگفتا کنندش بہ پیلے سوار	بفرمود چون خلعتش شہر یار	۱۰۸۰۴
کہ بختش رفیق ست و دولت یل	بگرد حصارش برانند پیل	۱۰۸۰۵

رسیدن قاصد قاضی سیف و عرضداشت

اطاعت آوردن

بقصد نرائن سپاہ گراں	در گروز را ندان شہ کامراں	۱۰۸۰۶
در آنجا یکے خرواہ خوش شنید	بیک روز در منزلے خوش رسید	۱۰۸۰۷
خبر داد مر شاہ روے زمین	یکے قاصد آمد از سیف گردن	۱۰۸۰۸
بگفتا کہ اسے ہجاو آدمی	دعا گفت شہ را بعد خرمی	۱۰۸۰۹
بگفتا کہ اسے شاہ گیتی پناہ	فرستاد سیفم بدر گاہ شاہ	۱۰۸۱۰
ببد عہدی دظلم گشتہ فرو	چو دیدیم شہ دہلی و اہل او	۱۰۸۱۱
سوے مامن عدل ایشتا فتم	سرازد دست غلامان تا فتم	۱۰۸۱۲
فرستادم این بیک ز اثنا راہ	ہمی تیم اینک بپا پوس شاہ	۱۰۸۱۳
و زان بیک خوش مرندہ خوش شنید	چو بر شاہ شرق این بشارت رسید	۱۰۸۱۴
زباں را چو طوطی شکر بار کرد	بداں بیک شہ لطف لبیا کرد	۱۰۸۱۵
سوے حساب خویش و ساز گرد	بگفتا کنز ایدہ سبک باز گرد	۱۰۸۱۶

۱۰۸۱۷	پرو گوئی بعد از درود و سلام	کہ لے مرد دانا و ثنابت بکلام
۱۰۸۱۸	چو با نشدی یار از جان و دل	دل و جان بدخواہ کردی محفل
۱۰۸۱۹	دل و جان مارا چو کردی تو شاد	دل و جان تو نیز در عیش باد
۱۰۸۲۰	ہمہ کار ما اندرین خسروی	بباز دست بے ذات تو ملتوی
۱۰۸۲۱	بیازد و تاشا دو خرم شویم	ز غنچاری ملک بنیم شویم
۱۰۸۲۲	تو در ملک با کار سازی کنی	غم از خاطر ما بدر آفکنی
۱۰۸۲۳	چو ہوا رہ لے مرد صاحب وفا	نکر دی تو تقصیر در کار ما
۱۰۸۲۴	درین وقت حیف است صد بار	کہ با ملک را نیم بے لے سیف
۱۰۸۲۵	چو ایں قصہ را قاصد از شہ شنود	و عا گفت و سر بر سر خاک سود
۱۰۸۲۶	ز حضرت بصد خرمی گشت باز	ہمی رفت بر سیف گردن فراز
۱۰۸۲۷	چو بر صاحب خود شتاباں رسید	مراد را بگفت آنچه از شہ شنید

پیوستن قاضی سیف در حضرت جہاں پناہ

۱۰۸۲۸	جہاں سیف کو مقطع ار کہ بود	سوے شاہ دہلی مددی نمود
۱۰۸۲۹	موافق شدہ با نرائن ہدام	بکارش بکوشیدہ ہر صبح و شام
۱۰۸۳۰	چو بشنید کاں مہند و مست عیش	ز سستی دین گشت از عہد خویش
۱۰۸۳۱	نیکے عہد با نام الدین بست	چو رام خودش دید چہاں شکست
۱۰۸۳۲	بساطے کہ گستر دیر نوش جام	بیا لودش از خون تہاں تمام
۱۰۸۳۳	نئے عیش در جام و گلش فگند	نہانی در روز ہر ناخوش فگند
۱۰۸۳۴	چو بد عہدیش بوی سیف گزین	بدل گفت مہرش سرا سر ز کین
۱۰۸۳۵	بد کرد پیغام کاے نا بکار	بر آرم کنوں از دیارت دمار
۱۰۸۳۶	مراتا ز غدر تو روشن نہ بود	صفایت بعکس آئینہ می نمود
۱۰۸۳۷	کنوں غدر تو گشت آگہ مرا	کہ کردی جفا و نمودی وفا
۱۰۸۳۸	چنین کس نشاید ہم دوستی	کہ ز ہر افگند درئے دوستی

فستاد کیسے عتابے چنیں	بسوے نرین چوسیف گزینیں	۱۰۸۳۹
بیگانہ از باغ دل خار خار	وزاں پس سپہ را ندان برکار	۱۰۸۴۰
ہر پیوست بر خسر دیو گیر	در اثناے رہ ایں یل شیر گیر	۱۰۸۴۱
تن خود بر اخلاص دل کرد ال	الف را بتبظیم شہ کرد ال	۱۰۸۴۲
بگفت از طرب مر حیا مر حیا	رخش را دید چون شاہ کشور کشا	۱۰۸۴۳
سر اسر بزر از نثارش گرفت	بصد آرزو در کنارش گرفت	۱۰۸۴۴
بر و مرحت کرد از اندازہ بیش	بفرمود پس خلعت خاص خویش	۱۰۸۴۵
چنین ست آئین اہل دفا	بدو گفت کاسے سیف حسب صفا	۱۰۸۴۶
بہر سو کہ باشد تیغے ز نسد	کہ در کار مخدوم کو کشش کند	۱۰۸۴۷
ز خالم بیاری عادل روند	چو از داد و بسداد آگہ شوند	۱۰۸۴۸
سزد کردیل خطر نامدی	تو بر ناصر الدین اگر نامدی	۱۰۸۴۹
شد رہبرت بخت بیدار تو	بچو تو فیض اکنوں شدہ یار تو	۱۰۸۵۰
چنین آید از مردم باخسرد	سوے اہل اسلام کردی مدد	۱۰۸۵۱
کہ جانت یکے گشت با جان سن	ازیں پس یکے جاں بود در و تن	۱۰۸۵۲
بگیریم اقصاے عالم تمام	بیاتا بر آریم تیغ از نیام	۱۰۸۵۳
بہر رزم تیغ دو دستی ز نیم	دو دل را بہر کار یک دل گنیم	۱۰۸۵۴
ز بہستان داد و ہش بر غوریم	سر دشمن دیں بجاک آوریم	۱۰۸۵۵
برست آنکہ از صفاکش گر بخت	یکے مرد خون جہانے بر بخت	۱۰۸۵۶
موافق با بیٹال باطل شوند	اگر خلق ایں ملک یکدل شوند	۱۰۸۵۷
رہانند شیران ز بنجیر را	بگیرند کیسر زبوں گیر را	۱۰۸۵۸
سزلے عذابست ز شومی گناہ	دلے چوں ہنوز ایں گروہ تباہ	۱۰۸۵۹
فرزاید ہی بر ہمہ خاص و عام	زبوں گیری فتنہ ہر صبح و شام	۱۰۸۶۰
بدہ خلق را تو بہاے نصوح	خدا یا تو بکشد ارے از فوج	۱۰۸۶۱
ز شومی گناہان خود و را ہند	کہ از راستی سر بطاعت نہند	۱۰۸۶۲

عبرہ کردن رایا اعلیٰ از آب کرثہ و رسیدن عرا یض زرائع و محصر شدن حصار مست دہول

شد از دوسے غور شید پرودہ کشت	دگر روز کایں گنبد ویر پایے	۱۰۸۶۳
بشد لشکر انجم اندر گریز	برآوردش و فلک تیغ تیز	۱۰۸۶۴
پئے دفع ہر فتنہ لاجول خواند	شہنشاہ سپہ سوسہ مند ہول راند	۱۰۸۶۵
ہمی کہ صید بہر صید گاہ	ہمیر اند منزل بہ منزل سپاہ	۱۰۸۶۶
ہتی از نہنگان و شیراں بگشت	زافواج شہ جملہ دریا و دشت	۱۰۸۶۷
دیار عدو شد سراسر خراب	چو بگذشت اندر کر نہ مانند آب	۱۰۸۶۸
چو مو شاں بسورخ سرور کشید	ہمہ خلق در چار و زور خزید	۱۰۸۶۹
کہ اقطارع او جملہ پامال شد	زرائع ازین حال بے حال شد	۱۰۸۷۰
فرستاد بر شاہ کشور کشت	پس آنکہ یکے مرد با پوشش درک	۱۰۸۷۱ ۳۱۸
کہ می خواہم از تیغ شہ بازداشت	نوشته بعد عاجزی عرضداشت	۱۰۸۷۲
بپا پوش شہ می نیام ز بیم	منم بندہ بستہ گان قدیم	۱۰۸۷۳
کنون در ہر اسم ز شمشیر شاہ	کزین پیش بسیار کردم گناہ	۱۰۸۷۴
فرستد برین بندہ پر گناہ	یکے مرد دانا گر از لطف شاہ	۱۰۸۷۵
دہم پیش او شرح احوال خویش	نمایم برو قصہ حال خویش	۱۰۸۷۶
بفرموداں شاہ پر ہیز گار	چو خواندند این قصہ بر شہسار	۱۰۸۷۷
رو دوسوے آں ہندو کے وفا	کہ آں حاجب قصہ قاضی بہا	۱۰۸۷۸
مرا بہت با تو فراواں عیب	بگوید کہے ہندو کے پرفریب	۱۰۸۷۹
سلامت بری خانہ با جملہ رخت	تو گراید رانی بد نیزے بخت	۱۰۸۸۰
حصارت زند کو بس براسماں	بود جان تو در حصار اماں	۱۰۸۸۱
حصارت کنم جلد بر خاک پست	و گرنے بر آرم ز آرم دست	۱۰۸۸۲

روان ترا گرد بادے کسبم	تے خاکسار تہ بجاک انگنم	۱۰۸۸۳
برم آب از گوہر شدم تو	زخم آتشے در برو بوم تو	۱۰۸۸۴
سرت را کنم در دم از تن جدا	برآرم یکے تنچوں اثر دہا	۱۰۸۸۵
صلیب و تباں را فراموش کرد	نراین چو ایں قصہ در گوش کرد	۱۰۸۸۶
گنہ گار را عطف ازیشان خوش	بدل گفت ختم شہاں تنش است	۱۰۸۸۷
مرا زندہ کمتر گذارد کے	ازیں پیش کردم گناہاں بے	۱۰۸۸۸
بیایے خود اندر بلا کم روم	ہماں یہ کہ در دز حصار ی شوم	۱۰۸۸۹
بیاباوس خسرو موابے ندید	غرض چوں نرائن ز خسرو رسید	۱۰۸۹۰
سہ بہر حفظ سہ قلعہ را ند	پس آنگاہ در جام کہنہ ڈی باند	۱۰۸۹۱
برو تا مژدہ کرد بسیار مرد	بمندی ہول گویاں را عہدہ کرد	۱۰۸۹۲
دو ہند و فرستاد لشکر بہم	پس آنگہ بتزول بیکوت ہسم	۱۰۸۹۳
نہی آید از بہر پابوس من	چوشہ دید کاں ہندفہ فتنہ من	۱۰۸۹۴
ز مند ہول نام نرائن بسر	بدل گفت چوں شد بہر بوم دہر	۱۰۸۹۵
زہیت دل ہندواں بشکنم	نخستیں ہماں دز زبن برکسبم	۱۰۸۹۶
سرکش را بترم بگیسرم حصار	پس آنگہ کسبم قصہ آں نابکار	۱۰۸۹۷
کہ بود ست در اں قلعہ بسیار مرد	چوشاہ جہاں عزم مند ہول کرد	۱۰۸۹۸
چو با فے گذشت از لب جو آب	برآمد دگر روز چوں آفتاب	۱۰۸۹۹
بر آورد ہلینری و خسہ گہے	براں سوے چوں کرد لشکر گہے	۱۰۹۰۰
کہ گذشت صیتش ز چرخ بریں	بدل گفت کاں خسہ و گرم کیں	۱۰۹۰۱
کند اخترم را چو با خاک پست	برینساں کہ بر قصہ من درختست	۱۰۹۰۲
ز شمشیر کیم رساند گذرند	ہماں بہ ازاں پیش کاں دیو بند	۱۰۹۰۳
گر عطفے افتد ازیں کشورش	شہینوں فرستم سے لشکرش	۱۰۹۰۴
بیفتد ز افواج ادبے سپر	و گرنے ہر سہم کہ ایں بوم دہر	۱۰۹۰۵

شہینوں زدن لشکر نرائن در لشکر منصوبہ

و منہم شدن لشکر زان

سیوم روز آن ہند کینہ خواہ	۱۰۹۰۶
زہند و از سلم نابکار	۱۰۹۰۷
بمشکر بشے ہوئے انداختند	۱۰۹۰۸
حصاری چو آن شور و غوغا شنید	۱۰۹۰۹
شہنشاہ چو بشنید غوغا و شور	۱۰۹۱۰
بزدیک سوارہ ز لشکر بردوں	۱۰۹۱۱
سران سپہ نیز بردوں زدند	۱۰۹۱۲
چو خان مبارک چو سیف گزین	۱۰۹۱۳
ولیکن در شاہ نایب بہم	۱۰۹۱۴
سواران بسے ز اسب انداختند	۱۰۹۱۵
چو اہل سپہ در ستیز آمدند	۱۰۹۱۶
گروہ خزیدند اندر حصار	۱۰۹۱۷
ز باران تیر یلان سپاہ	۱۰۹۱۸
در آن شب بسے ہندہ آمد ایر	۱۰۹۱۹
سلامت ز شیران رستم نبرد	۱۰۹۲۰
سپہ پر پے آن گروہ پیید	۱۰۹۲۱
پس آنکہ ز دروازہ گشتند باز	۱۰۹۲۲
بہ فتراک لبستہ سر ہندواں	۱۰۹۲۳
بسے زندہ پہلو بسے اہل فدا	۱۰۹۲۴
بپیش مشاہدہ دہر سرکشے	۱۰۹۲۵
کھر جم از آن خندہ در خندہ شد	۱۰۹۲۶
ش شرق بو تخت زر بار داد	۱۰۹۲۷
شیخون فرستاد سوے سپاہ	
سوئے دولت دیادہ ہزار	
بسے شور ہر سوئے انداختند	
گروہ بخو نیز ز لشکر دوید	
ہماں لحظہ پشت بر پشت پور	
ز اہل شیخون ہمیر بخت خون	
یکایک بر اہل شیخون زدند	
کمر بستہ ہر یک بر انگ کیں	
ملک احمد رب و دیگر حشم	
پیادہ بسے بسے سپہ ساختند	
شیخونیاں در گریز آمدند	
گروہ نہادند سر در فرار	
شدہ خار پشت ایں گروہ تباہ	
دگر جس گشتند آماج تیر	
ہماں ہی رفت بالست مرد	
بدروازہ جام گندمی رسید	
سوئے لشکر خویش از تو گناز	
بمشکر بہ پیوست ہر پہلواں	
بسے ہندی اسبان تازی نژاد	
بمخندیدہ زان در شیخون خوشے	
کو اکب چو ہند و پراگندہ شد	
در عیش بر روئے لشکر شاد	

۱۰۹۲۸	اسیران شب را بفرمود شاه	که آرند بسته بخونریز گاه
۱۰۹۲۹	بر اجماع یعنی برانند بیل	بر انداز خون شان ز رو نیل
۱۰۹۳۰	گردی دگر را بگرد حصار	بفرمان خسرو نهادند دار
۱۰۹۳۱	اسیر آمدن شب زهند و سرے	که دانستد نانش بهر کشتورے
۱۰۹۳۲	مراد را چو شد روز بشتافتند	به بسته به پیش شته انداختند
۱۰۹۳۳	بگفتا چو دیکش شته کامگار	بدارش بر آند گرد حصار
۱۰۹۳۴	وزیر پس زهر و سران سپاه	کشیدند اسپان بدرگاه شاه
۱۰۹۳۵	چو شته وید اسپان گیتی نورد	به کس که آورد آرام کرد
۱۰۹۳۶	چو شته را برین گونه دودید	بافقاص عالم خبر در رسید
۱۰۹۳۷	دراں روز زور زان شکست	لے لشکر خود با تمام نشست
۱۰۹۳۸	چنان خود دہشت که بار دگر	نوار شب بخونش نقش افتد بسر

رسیدن شاهزاده معظم ظفر خاں پایه بس شاه

۱۰۹۳۹	ظفر خاں که شہزادہ را رسید است	یقین وارث ملک رسو زین است
۱۰۹۴۰	چو بشنید را یات شاه جہاں	بمندیول آمد شکار افگناں
۱۰۹۴۱	سوار و پیادہ سے جمع کرد	ہمہ نامہ داران روز نبرد
۱۰۹۴۲	زمرج آن پہنکش عزیمت نمود	کہ مشتاق پاؤں سفدر بود
۱۰۹۴۳	رداں شد بر آئین آزادگان	سپہ را ند برسم شہزادگان
۱۰۹۴۴	رداں کرد عسارہ و منجنیق	شدہ رہبر پیش بخت و دولت رفیق
۱۰۹۴۵	چو شہزادہ نزدیک لشکر رسید	بشارت بشاہ مظفر رسید
۱۰۹۴۶	بفرمود کارکان دولت تمام	بر اسپان بہ بندن زین تمام
۱۰۹۴۷	بہ تقسیم خان مظفر رودند	دو فرستگ از حد لشکر روند

۱۰۹۴۸	ملک شیک خان جہاں نواز	برو سوئے شہزادہ سرفراز
۱۰۹۴۹	باگفت ایسا دشاہ جہاں بار داد	چپ دراستش بخت و دولت ستاد
۱۰۹۵۰	چو شہزادہ آمد بر ایوان شاہ	دیدند حجاب در بار گاہ
۱۰۹۵۱	یداوند مرزودہ بشاد جہاں	کہ شہزادہ آمد چو کار آگہاں
۱۰۹۵۲	ہمی خواست بروں قد شاہ را	تن از پیر بہن پیر بہن از قبا
۱۰۹۵۳	بصد خرمی آنکھے گفت شاہ	کہ در خوکہ آرنند قر خندہ ماہ
۱۰۹۵۴	در آمد بہ فرمان شاہ سلیم	درون سراپردہ خان کلیم
۱۰۹۵۵	سہ جام پیش شہ بریں سر نہاد	چو پاؤس شہ کرد پیش ایستاد
۱۰۹۵۶	بہ خندید شہ چونکہ پیش بدید	نوگوئی بگل باد صبحی رسید
۱۰۹۵۷	عجب کرد از ان گوہر خورد سال	کہ بگرفت آداب انو اہل کمال
۱۰۹۵۸	وزاین پس بصد خرمی شہ یاد	در آورد شہزادہ را در کناہ
۱۰۹۵۹	بخور شید گردہ قرال شہری	جہاں گشنہ خرم بخوب اختری
۱۰۹۶۰	محلہ چنین چوں کہ شہزادہ دید	بے خدستہ پیش خسرو کشید
۱۰۹۶۱	شہش داد پس خلعت و خواستہ	سپہ شذر و سدر آراستہ

ذکر در آویختن لشکر منصور در حصار

مندہ ہول

۱۰۹۶۲	یکے روز از حکم شاہ جہاں	ہمہ سرفرازان و کار آگہاں
۱۰۹۶۳	ز رداب کہتہ گذارا شدند	بر آہنگ دزبے مارا شدند
۱۰۹۶۴	یکے حملہ کردند مردان کار	کز ان حملہ در لڑہ آمد حصار
۱۰۹۶۵	نہیستال شدہ دزد باران یر	بر آمد ز بہر کنگرہ زلفیہ
۱۰۹۶۶	ز بنیاد برجہ دوسہ کا فتند	چو دست بہر کنگرہ یافتند
۱۰۹۶۷	ہز بران لشکر براہل حصار	شدہ تیخ انداز و نیزہ گذار

بدل گفت شہ چون چہیں دید حال	جو اقامت روز عدد در زوال	۱۰۹۶۸
نباید کہ چہے رست بر سپاہ	ز جاں غاصتہ ہندوان تباہ	۱۰۹۶۹
کہ در دژ شود کشتہ مرد از زنتے	شود خستہ ناگاہ شیر افکنے	۱۰۹۷۰
بسوزم ز ہند اگر صد ہزار	بہر موی یون پس از کار زار	۱۰۹۷۱
کہ گرد مسلمانے ایدر ہلاک	چہ کار آیدم چار دیوار خاک	۱۰۹۷۲
بقائے مسلمان ہی با یدم	ہمہ ملک عالم چہ کار آیدم	۱۰۹۷۳
کشایم من اس کار را ہستگی	ہماں یہ تبدیر و آہستگی	۱۰۹۷۴
کہ لشکر ہمہ گردد از حصن باز	پس آنکہ بغفتا شہ سرفراز	۱۰۹۷۵
انگے بگیرند گرد حصار	ہمہ سرفرازان دشمن شکار	۱۰۹۷۶
بسے کشتہ باقی محصر شدند	دراں روز اہل دژ ابر شدند	۱۰۹۷۷
بسے بقلمہ کشائی کمر	بفرمان شہ سرکشاں سرسبز	۱۰۹۷۸
بہر صبح دہر شام غوی فساند	ہے چار لشکر دراں حصن ماند	۱۰۹۷۹
رسولان فرستاد و شد عذر خواہ	ہم آخر زائن بر ایوان شاہ	۱۰۹۸۰
مرا کردہ شدہ بجائ زینہار	بگفتا کہ شاہ باگنا ہے سہ چار	۱۰۹۸۱
تتم و در خواش ست سینہ بریش	دل و دہر اس ست از ہرم خویش	۱۰۹۸۲
ز شتر من گئی گنہب نامدم	ازاں رو بر ایوان شہ نامدم	۱۰۹۸۳
من و آستان شہ نامجو	چشم شہنشاہ نشیند فرد	۱۰۹۸۴
بسے سعذرت کرد شتر مندہ وار	زائن چو در حضرت شہریار	۱۰۹۸۵
پذیرفت آئندہ را ساد و باج	فرستاد آنکہ دو سالہ خراج	۱۰۹۸۶
فرستاد از بہر شاہ جہاں	بسے خدمتہا سترائے شہاں	۱۰۹۸۷
دگر روزاں شاہ روشن ضمیر	چو ہندو شد از شاہ جز یہ پذیر	۱۰۹۸۸
سہمے یک دو در قلمہ مرج ماند	زندہ بول در جانب مرج ماند	۱۰۹۸۹

عزیمت رایا اعلیٰ در سمت پتن بعزم شکار

دگر روز کا فوج ہند سے شنب	۱۰۹۹۰
سپہ راند از مرج شاہ جهان	۱۰۹۹۱
شکار افغان شاہ فرخندہ گیش	۱۰۹۹۲
ہتی گشت از صید صحرا و کوہ	۱۰۹۹۳
شد از جنبش خسرو کا مگار	۱۰۹۹۴
خروشاں نہایتی پتن در گذشت	۱۰۹۹۵
دہاکو دپتن بکوہے خسروید	۱۰۹۹۶
گرفتند ترکان ہاسوں قوام	۱۰۹۹۷
بہ دو ہفتہ لشکر دران بوم دہر	۱۰۹۹۸
ہمہ دشمن از ہم بگرفت کوہ	۱۰۹۹۹
دگر روز خسرو پیش از ترک تاز	۱۱۰۰۰
بمرج آمد آب شاہ دریاسپاہ	۱۱۰۰۱
وران قلعه شہ یکدومہ عیش راند	۱۱۰۰۲
شکست از پزکهای صبح طرب	
سوے کون آدر دوش ناگہان	
گذشت از مصافات اقطاع خویش	
قتاد آسمان وز میں در شکوہ	
چو برگ کہے ہر کجا کو ہسار	
یلاں از سپاہیں چو آگاہ گشت	
دگر روز لشکر بہ پتن رسید	
از ان شہر اسباب دشمن تمام	
ہمہ کر در دے زمین بے سپر	
سپہ از غنیمت کشتی شہر ستوہ	
سوے کشور خود بک گشت باز	
بپا سود لشکر ز سنجی راہ	
دگر روز سوے سکر جیش راند	

عزیمت ریاات اعلیٰ جانب سکر و گلبرگ

چو شاہ فلک قدر و اختر سعید	۱۱۰۰۳
بہر جاز میں دار آمد بہ پیش	۱۱۰۰۴
با خلاص شہ سرکشاں تا خشد	۱۱۰۰۵
نہنشتہ با کرام شاں می نوخت	۱۱۰۰۶
دگر روز آن خسرو نیک نام	۱۱۰۰۷
بزد بارگاہ بکھنہ سکر	۱۱۰۰۸
ز سر داد نو مقطاع را مثال	۱۱۰۰۹
دو سہ ہفتہ از حاصل پرکشات	۱۱۰۱۰
چو ترتیب اقطاع و افواج کرد	۱۱۰۱۱
بہ نزدیک مرز سکر در رسید	
پے کار سازی اقطاع خویش	
ہمہ جان خود پیشکش ساختند	
ہیجی برگ ہر یک باندا زہ ساخت	
کہ شہ نام ادر دہر خاص دعام	
رسال نو بنو شد ہاشم از ظفر	
وزیشاں گذشتہ طلب کرد مال	
سپہ راہی کرد ہر سو برات	
شد آسودہ دہقان داہل نبرد	

دگر روز از آبِ بهنوری گذشت	۱۱۰۱۲
در اقطاع گلبرگه دمساز گشت	۱۱۰۱۳
سند از یلیکه فرسیرم خراج	۱۱۰۱۴
وزیر پس بر دوش سر زده بارگاه	
فرستاد سورا بر دسار دواج	
شکاسته می کرد تا یک دو ماه	

آمدن قیر خاں از کوبه به نیت غدر و منهزم شدن او

شنیدم هان قیر خاں تژند	۱۱۰۱۵
به تزدیر یک روزی آن بکا	۱۱۰۱۶
ششش کرد تعظیم و خلعت بداد	۱۱۰۱۷
چو شد روز چون روزگار شایه	۱۱۰۱۸
یکایک از آن بردگه کوچ کرد	۱۱۰۱۹
شنیدم بیکارگی برنشست	۱۱۰۲۰
رداں شد شتابانده از بردگاه	۱۱۰۲۱
همه بنگه قیر خاں شد اسیر	۱۱۰۲۲
صفت قیر خاں شد فراوان تلف	۱۱۰۲۳
نگنده یلان سپه سوبسو	۱۱۰۲۴
هان قیر خاں مرد ز بهار خواہ	۱۱۰۲۵
چو موسی عمر اس شہ کا مران	۱۱۰۲۶
شنیدم بفرمان دارلے دهر	۱۱۰۲۷
یکے سیلے از غیب ناگہ رسید	۱۱۰۲۸
بسے لشکر قیر خاں غرق گشت	۱۱۰۲۹
همه بنگه ذخیل داده بباد	۱۱۰۳۰
وزیر پس هان شاه اخضر سعید	۱۱۰۳۱
که از ظلم و سبیداد شد سر بلند	
بر پیوست در حضرت شهریار	
سیوم روز آن پیرکان فساد	
باغرا واد بار بے امر شاه	
چو بشنید آن شاه فرسخ نبرد	
بدنبال آن آہوس دام جست	
ابا سر فرزان حضرت پناه	
بر آمد ز ہر جانبے گسید گیر	
پر و ناخستہ لشکر از ہر طرف	
گر یزدنگاں را کساں در گلو	
قتادہ گریزاں بیک جویبار	
بدنبال فرعون آخر زمان	
کہ بر ناخفا خاں زند بانگ تہر	
گر یزدنگاں را در آفت کشید	
بصد حیلہ آن پیراں جو گذشت	
باد بر آشفتنکی سمر نہاد	
چو بدخواہ راجاں تنگ برده دید	

عنان راستو برد خود بر کشید	۱۱۰۳۲
ہاں دادا سیران بنگاہ را	۱۱۰۳۳
چنین آید از خسروان کریم	۱۱۰۳۴
ہاں دم بہر وسعت رسید	
رہا کرد یاران بدخواہ را	
کہ باشند بر پرگناہاں حسیم	

جنبش رايات اعلیٰ جانب کلیان و پیوستن سکندر خاں بحضرت شاہ جہاں پناہ

دگر روز آن شاہ فیروز مند	۱۱۰۳۵
رُخ آورد در جانب کلیان	۱۱۰۳۶
چو در کلیان با سعادت رسید	۱۱۰۳۷
ہمی بود آنجا شہ کامگار	۱۱۰۳۸
پس از چند روز ہاں خان کرد	۱۱۰۳۹
پسر خواندہ اورا شہ کامیاب	۱۱۰۴۰
بیامد بہ پای بوس شاہ جہاں	۱۱۰۴۱
چو پای بوس نہ کرد آن نامور	۱۱۰۴۲
بگفتش کہ تہ فخر شہزادگان	۱۱۰۴۳
بقصد ہاں پیر بد عہد شو	۱۱۰۴۴
و گرو روز آن خان فرخندہ بد	۱۱۰۴۵
ہاں خان اسکندر دوس شکار	۱۱۰۴۶
بگفتا بجاگ در بادشا	۱۱۰۴۷
یہ زنجیر بستہ چو اہل گناہ	۱۱۰۴۸
رداں شد بقصد ہاں پیر خام	۱۱۰۴۹
کہ نانش شد از عدل و حسن بلند	
سیر راند بر رسم و ساز کلیان	
یکے دایرہ گرد حفش کشید	
بقصد ہاں پیرک خامکار	
کہ دست از دلیران آفاق برد	
شدہ خان اسکندر اورا خطاب	
بر آئین و آہنگ کار آگہاں	
شہش داد یک چتر لعلی دگر	
سپہکش بر آئین آزادگان	
کہ در دامن آرمی دران جہد شو	
بفرمان آن خسرو نیا مجوس	
چو بشنید فرماش شہسایہ	
کہ آن پیر بد عہد بطل را	
اسیران آرم برالوان شاہ	
کہ آمد ضیا ابن فیروز نام	

مصاف دادن سکندر خاں با قیر خاں

واسیر شدن قیصر بدست او

ز درگاه صفدر چو گشت باز	هماں خان اسکندر سرفراز	۱۱۰۵۰۳۲۳
وزاں پس بفرمان شاه جہاں	خرا مید و بدر از کلیان	۱۱۰۵۱
بر آہنگ پیکار لشکر کشید	سوے کوہاں خان اختر سعید	۱۱۰۵۲
بزد یار گاہے دو فرسنگ دار	چو از بدر آں صفدر دول شکار	۱۱۰۵۳
نہ گویند گاہ چو شنید این خبر	ہماں پیر بد عہد و ظالم سیر	۱۱۰۵۴
سپہ راکہ یک ز کوبہ بر اند	نہ از غلے دشت قرارش نماند	۱۱۰۵۵
چو بود دست ناساختہ پہلوان	بلشکر گہ بدر زد ناگہاں	۱۱۰۵۶
بر آمد بیک مرکب خوش رکاب	بروں آمد از خر کہ خود شتاب	۱۱۰۵۷
یکے حملہ کرد آں یل نامدار	خود شاں چو کردان شتر زہ شکار	۱۱۰۵۸
شد از حملہ او جہاں در گرفت	وزاں حملہ قلب عدو بر گرفت	۱۱۰۵۹
ہمچہ گشت پس ماندہ نہ از زار	ہمچہ رفت دنبال اہل فرار	۱۱۰۶۰
در آن حوالہ بود اندر کیں	شنیدم ہماں بیک گرم کیں	۱۱۰۶۱
عنان سوے قلب مخالف کشید	چو قلب خود از خضم بشکستہ دید	۱۱۰۶۲
ہمہ بنگہ بدش آمد بدست	بیک حملہ قلب مخالف شکست	۱۱۰۶۳
برو تاخت با چند جندہ سوار	ہماں فخر شہباں یل نامدار	۱۱۰۶۴
کہ دنبال او بود فجے گراں	برو حملہ آورد آں قہر خاں	۱۱۰۶۵
چو فوجش بیک بود ناورد تاب	پس آں فخر شہباں ثابت رکاب	۱۱۰۶۶
بہ پست شد آں سرکش نامدار	ز پیشش شنیدم دو ایلج دار	۱۱۰۶۷
بہ پیوست برینت ساز جنگ	ہم آفرید و چند سرکش نہنگ	۱۱۰۶۸
کہ افکند در زور شیراں خلل	یکے جو دنبال دبو بکمر یل	۱۱۰۶۹
کہ ہر یک بے صف ہیجا شکست	و گر چند جنگ آورد جیرہ دست	۱۱۰۷۰
کز ایدر کہ امر و تاہم سر	شنیدم کہ گفتند با بیک دل	۱۱۰۷۱

چو رود و ناگیم فردا بخاں	۱۱۰۷۲
هناں به که خاطر بهی انہیم	۱۱۰۷۳
چو این قصه گفتند با ہم دیگر	۱۱۰۷۴
ازاں پس چو شیراں برآشوفتند	۱۱۰۷۵
چو آن قیرخاں دید آن چیرگی	۱۱۰۷۶
ندیش دلیراں غناں تا گشت	۱۱۰۷۷
هناں فخر شعبانش از پس رسید	۱۱۰۷۸
فتادند از اسب هر دو نساوار	۱۱۰۷۹
بکوشید پس لشکر قیرخاں	۱۱۰۸۰
ز پس جوئی خوک ندرانجا گشت	۱۱۰۸۱
صفت بدریاں چیره دستی نمود	۱۱۰۸۲
گرفته هجاں قیرخاں رشتاب	۱۱۰۸۳
چو آن خان سکندر سادہ کیش	۱۱۰۸۴
بخندید چو غنچه در صبح دم	۱۱۰۸۵
که با شاه خود هر که عهد و شکست	۱۱۰۸۶
وزاں پس هجاں خان کشور خدیو	۱۱۰۸۷
بر دقتنامه بر ایوان شاه	۱۱۰۸۸ ج ۳۲۴
خود از حربه سوسے کو بر رفت	۱۱۰۸۹
محضر بگرداں حصار بلند	۱۱۰۹۰
بمانیم شمرنده از هجاں	
یک امروز داد شجاعت ہمیم	
دریں کار هر یک نهادند سر	
بیکبارگی جملہ بر کو فتنند	
رفت از سرش دعوئی خیرگی	
چو زانجا یک آماج دایے گذشت	
رواں جعد بگرفت و یکسر کشید	
خودشے برآمد ازاں کارزار	
که یا بد خلاصی سپهبد ادرشاں	
ازاں خاک کو بر همه سرخ گشت	
ز پیش جریفان خود گور بود	
بر دند برخان مالک خطاب	
عدو را بکام عدد دید پیش	
مثل زوب پیش سران چشم	
بگردو سرش زود در خاک پست	
بفرمود تا فخر شعبان بنو	
دہد مرزہ مر خسرو دیں پناه	
خرامید بر قصد آن حصن تفت	
بفیر وزی آن خان فیر دزدند	

عزیمت رایات اعلی از کلیان فتح کردن حصار

چو رایات اعلی بکو بر رسید	۱۱۰۹۱
بر آن ساں که قلعے بشه کرده بود	۱۱۰۹۲
بفرنجیر بسته هجاں پیر را	۱۱۰۹۳
هیں قصه خان سکندر شنید	
قسم ہم بجاک در شش کرده بود	
بیاورد بر شاه کشور کشا	

شهنش سر بسوید و شند عذر خواه	بصد خرمی کرد پایوس شاه	۱۱۰۹۴
که با شند بر رسم آزادگان	بگفتار شایسته شهزادگان	۱۱۰۹۵
که از گفته خود تا بسند روست	چنین آید که خان فرخنده خو	۱۱۰۹۶
که این پیر بطل را در زمان	وز این پس بفرمود شاه جهان	۱۱۰۹۷
وزین بوم و بر شر او کم کنند	سزاوار آنست که گردن زنند	۱۱۰۹۸
چو بشنید این قصه دلپسند	همان خان لشکر کش و دیوبند	۱۱۰۹۹
چو جان بخش شاهی و کشور کشا	بگفتا که شاه جهان سرور ا	۱۱۱۰۰
وز این پس نه حصن او خیمه زن	بکن جان این مجرم انعام من	۱۱۱۰۱
کند توبه از ظلم و جبریه دهد	گر آید و نکه سرور اطاعت نهد	۱۱۱۰۲
بتریم از تن سرکش بید ریغ	اما نش دهد شاه در نه به تیغ	۱۱۱۰۳
رخداد او برگشت خان حلیم	چو بشنید این قصه شاه کریم	۱۱۱۰۴
بر آیین شاهان کشور کشا	نه حصن کو بر بزدیمه را	۱۱۱۰۵

ذکر در سبب این کتاب متضمن حد خان اعظم سکندر خان ام عالیاً

نهای خامه زن را بنیاط گذشت	قلم چون درین نامه آسوده گشت	۱۱۱۰۶
که خوشتر رساند درین روزگار	که این نامه در حضرت شهریار	۱۱۱۰۷
که است این محل اندراں بارگاه	که دار و چنان قبه پیش شاه	۱۱۱۰۸
که داد و ستد در مراتب کمال	ز قبه که نشسته است فرخنده فال	۱۱۱۰۹
که بروست خسرو تواند سپرد	که بتواند این قصه را پیش برد	۱۱۱۱۰
همان نایب حاجب خاص شاه	درین بوده ام که پس چند گاه	۱۱۱۱۱
که بد حاجب قصه زین پیشتر	بهاء الدین آل مرد فرزند فر	۱۱۱۱۲
ضمیمت در معرفت کرده باز	مرا گفت کاسه صاحب گنج راز	۱۱۱۱۳

ہاں بہ چین پر دور دفترے	۱۱۱۴
ہاں خان اسکندر کارگار	۱۱۱۵
ہر روز و این دفتر دلکشے	۱۱۱۶
چراں مرد و نادور دشمن ضمیر	۱۱۱۷
بہ تبصیب این نامہ رہ یافتہ	۱۱۱۸
نظر حق کشادہ ببال و پیش	۱۱۱۹
بگفتہ مگر رستم دیگر نیست	۱۱۲۰
یکے سر و نورستہ از بارغ عیش	۱۱۲۱
ز تمشہ او لرزہ در آفتاب	۱۱۲۲ ۵۳۲۵
ز چند آنگہ بشنیدم اوصاف او	۱۱۲۳
رساںد کندر باسکندرے	
پسر خواندہ شاه والا تبار	
کہ عرضش کند پیش فرماں رواے	
شنیدم من این قصہ دلپذیر	
بفرمان شہزادہ بشتافتہ	
ندیدم کسے در جہاں ہمسر شہ	
کہ یکتا تو گوئی دو صد لشکرست	
بروق برویش گلستان عیش	
زیرش سراپیمہ گشتہ شہاب	
دو صد چند دیدم در آں نامجو	

صفت ملک ہندوستان متضمن مد سلطان علاء الدین

خلجی نور اللہ مرقدہ و مذمت محمد شاہ بن تغلق شاہ

خوش رونق ملک ہندوستان	۱۱۲۴
سوادش شدہ زیب رو زمین	۱۱۲۵
چو کبریت احمد در و خاک گشت	۱۱۲۶
در و پوستیں کس پوشندہ بے	۱۱۲۷
رواں ہر قدم اندر و جو سبار	۱۱۲۸
شدہ آب و آبکیواں تمام	۱۱۲۹
بفضل خزانق در آید بہار	۱۱۳۰
سرشتہ ہمہ خاک او با گلآب	۱۱۳۱
سوم اندرین بارغ گرد و صبا	۱۱۳۲
چہ در صبح گاہ و چہ در شام گاہ	۱۱۳۳
کہ جنت بر در شک این بوستاں	
چو خالے برخسار ہرنا زمین	
بہر چار فصلش ہوئے بہشت	
کہ کس در تموز اندر و کردہ خورے	
بکیواں ہمہ آب اوسانوار	
ولیکن ز غلماںات بیرون مدام	
و مدگل در و گر بکار بند خار	
در و بسنجے دادہ نفع سحاب	
ز قوم اندرین گل شود گسندنا	
در و آدمی را خوش آرام گاہ	

کشايش همه گلبن و میوه دار	۱۱۱۳۴
معطر شده خاکش از بوی گل	۱۱۱۳۵
چو آبش خورد پیر که در جوان	۱۱۱۳۶
ز خاکش قوی گشته اصل بشر	۱۱۱۳۷
کسے کا ندیں بوستان طرب	۱۱۱۳۸
چناں بست دل اندرین خوش بلا	۱۱۱۳۹
چناں دید گانے که گرد جهان	۱۱۱۴۰
نه بندند خاطر بهیج دیار	۱۱۱۴۱
هم آخر چو در ملک هندوستان	۱۱۱۴۲
سیاحت گذارند و ساکن شوند	۱۱۱۴۳
چناں دل درین کشور خوش نهند	۱۱۱۴۴
دو همنام رزباں درین مرغزار	۱۱۱۴۵
گرشش کرد معمور پور شهاب	۱۱۱۴۶
محمد اگر هر دو را گشت نام	۱۱۱۴۷
چو داد آبخیواں بدایین تشست	۱۱۱۴۸
که اندر عرب وضع اهل کمال	۱۱۱۴۹
گراو گشت ریجاں درین مرز بوم	۱۱۱۵۰
گراو هند تا آب دریا گرفت	۱۱۱۵۱
ز عدش دیارے که معمور گشت	۱۱۱۵۲
دیارے که بود اطاعت کرے	۱۱۱۵۳
حصائے که در عهد اوست بود	۱۱۱۵۴
گراو کرد اسلام را آشکار	۱۱۱۵۵
کنند گرم را که داد و تاب	۱۱۱۵۶
گراو کرد در شرع احمد شروع	۱۱۱۵۷
زمین سایه در سایه از شاخسار	
معطر شده آبش از روی گل	
وز و مرده را زنده کردن توان	
زیادش شده خوش هوا سحر	
رسید از عراقین و سندی عرب	
که از مولد خود کم آورد یا و	
بگردند و ایم سیاحت کناں	
نگیرند ما به بشهرے قراں	
در آینه ناگه سیاحت کناں	
بر و ل زین دیار و دمن کم روند	
که دل بر نگیرند اگر جاں دهند	
بگردند کار خزان و بهار	
شد از پور تعلق سرا سر خراب	
یکے از لیام ست یکے از کرام	
هماں لفظا شتان اینی خوش است	
حق دو همنام ضد الحصال	
بر آورد این جاں ریجاں ز قوم	
شد از دست در عهد این نا گرفت	
شد از ظلم این مارها مون و دشت	
شد از وحشت این مرد نماے	
بدوران این سر با فلک سود	
انین کفر بگرفت یکسر دیار	
سان ستم را هم این داد آب	
شد این خوف از اصول و فروع	

بگشت این جهان را به تنگی حال	اگر بوسے از بوسے فراخی مال	۱۱۱۵۸
به نس سکه آیین ستمگر زدند	گر از نام او سکه بر زر زدند	۱۱۱۵۹
بفرود داد ایزدش اجر آں	بر آں گویند کا سود از بوسے جهان	۱۱۱۶۰
ندائیم بایزد چه گوید جواب	برینساں کزین گشت گیتی خراب	۱۱۱۶۱
بر آورد و ایناے کف را	بر انداخت از هندی اسرار را	۱۱۱۶۲
خدا گشته ز نو تا خوش و خلق هم	بے سید را بگشت از ستم	۱۱۱۶۳
همه گفتن و گردنش ناپسند	یزید و دیگر گشته در ملک هند	۱۱۱۶۴
که عهدش نشد با کس پایدار	همه هند در عهد آں نابکار	۱۱۱۶۵
بهر جانے خاست غوغا و شور	گر فتد اهل تقلب بزور	۱۱۱۶۶
بهر کشور گشت شاه دگر	بهر سود و لیرے بر آورد و سر	۱۱۱۶۷
شد آں جای که سید بادشاه	بمعبر جدا گانه شد تخت گاه	۱۱۱۶۸
شد از دست ترکان حصار تلنگ	تیر دگر دیده دیار تلنگ	۱۱۱۶۹
ز کوئی و تاحد معبر گرفت	کے مرتدا قلم دیگر گرفت	۱۱۱۷۰
شد اتفاقے لاهور و ملتان خراب	ز گهرام و سامانه تا پنج آب	۱۱۱۷۱
دراں کشور آزرده شد از ستم	تبار فقیران ثابت قدم	۱۱۱۷۲
بر آورد و چتر و برآمد بگا	بلکسونی اندر یکے بادشاه	۱۱۱۷۳
زده موج بخی و قمر و بناس	همه ترهت و گور گشته موااس	۱۱۱۷۴
گرفته ز سر کفر جو چند جاے	همه مالوہ شد قمر دگر اے	۱۱۱۷۵
مسلمان جو هند و خزان در حصار	شد ضبط هند و سر اسر دیار	۱۱۱۷۶
در د کفر افزوں و اسلام کم	بگشته همه ملک کجرات هم	۱۱۱۷۷
همه ملک مرہٹہ از و نیز گشت	هم آخر چو ظلم شد از حد گذشت	۱۱۱۷۸
که در کفر دیدند میلش فزون	خروجے بگردن بادشاه دود	۱۱۱۷۹
به پیچیده ز دسر سراسر سراسر	خلل گشته ملکش کراں تا کراں	۱۱۱۸۰

نمانده درو قدرت کارزار	۱۱۸۱
گر چہ زبوان بہ پیرامنش	۱۱۸۲
برایشان ہی راند تیغ ستم	۱۱۸۳
ز بس شدت و ظلم و قحط و قضا	۱۱۸۴
چو شیران گر گیس شدہ غوک خواہ	
کہ خونہاں شال گشتہ در گردنش	
سپاہش شب و روز می گشت کم	
گر فتنہ نفرت ازو عام و خاص	

ذکر بر شش طغی شخہ بارگاہ و عابر گشتن سلطان محمد
بن تغلق شاہ از دست طغی سہ سال و زوال ملک او

طغی نام ترکے ز خاصان شاہ	۱۱۸۵
بے سال با شاہ کردہ وفا	۱۱۸۶
بے تیغ باد شمنانش زدہ	۱۱۸۷
کشیدہ جفا ہائے شہ بے شمار	۱۱۸۸
ہم آخر چغلش ز حد برگذشت	۱۱۸۹
ہماں ناسب شخہ بارگاہ	۱۱۹۰
در اقصائے گجرات بود آن لیر	۱۱۹۱
بہ مرزنتہ چو آمدنش از گجرات	۱۱۹۲
دراں کشور اوزار ہا کردہ بود	۱۱۹۳
بروں داد شعلہ ز آذایہ دل	۱۱۹۴
ز شہ گشت و دل و ز خصومت نہاد	۱۱۹۵
چو شکست شہ لشکر دیو گیر	۱۱۹۶
در آمد چو در کشور گجرات	۱۱۹۷
فرا ہم بگردان پے کارزار	۱۱۹۸
کہ بد نایب شخہ بارگاہ	
بکارش ہم عمر کردہ ہما	
ہمیشہ دم از آستانش زدہ	
وفا کردہ بادے سے روزگار	
ز سنجی دیش مال کفر گشت	
شد آزرده از شاہ آزار خواہ	
دراں ہمیشہ می بود جوں زہ شیر	
کہ راند ز خون مسلمان فرات	
دیش بس کہ از شاہ آزرده بود	
دیش شد ز سوز نہال مشتعل	
بر و جمع شد لشکر از ہر بلاد	
رواں شد بقصد طغی ناگزیر	
طغی فوجے از لشکر گجرات	
بر و جمع آمد سوارے ہراہ	

یکایک زدے رصف قلب شاہ	گے روز روشن کشیدے سیاہ	۱۱۹۹
صغیر پر اگندہ می ساختے	بے سرکشاں را سر انداختے	۱۱۲۰۰
سوے بنگہ خویش بشناختے	چو بر قتل شد دست کم یافتے	۱۱۲۰۱
زدے خیمہ بر کوہ دوشے تو گز	شنیدم ہر ہفتہ آں شیر ز	۱۱۲۰۲
نمی کرد جانے سپہ یقیم	بیک بردارک نمازدے مقیم	۱۱۲۰۳
دل شاہ را دواشتے در عذاب	شب دروز آں مرد ثنائت رکاب	۱۱۲۰۴
ز شاہ ستر گارہ برگشت حال	بر آمد چو زین قصہ کمال سے سال	۱۱۲۰۵

Blank Space^۱

۱۱۲۰۶

۱۱۲۰۷

۱۱۲۰۸

۱۱۲۰۹

۱۱۲۱۰

۱۱۲۱۱

۱۱۲۱۲

۱۱۲۱۳

۱۱۲۱۴

۱۱۲۱۵

۱۱۲۱۶

۱۱۲۱۷

۱۱۲۱۸

Blank Space

۱۱۲۱۹

۱۱۲۲۰

۱۱۲۲۱

۱۱۲۲۲

۱۱۲۲۳

۱۱۲۲۴

۱۱۲۲۵

دعائے دولت خلیفہ برحق علاء الدین والدنیا ابو المنظر بہمن شاہ السلطان

وہا گویدت روز و شب تاج و تخت	الا اے جہانگیر فیروز تخت	۱۱۲۲۶
ترا دید در کوشش عدل و داد	کہ بعد از فریدون فرخ نژاد	۱۱۲۲۷
کہ برتر شدی از شہاں در نسب	ترا زان علاء الدین آید لقب	۱۱۲۲۸
بشکرت شب و روز طرب اللسان	شدہ خلق اقصائے ہند و ستان	۱۱۲۲۹
رہا نیدی این ملک را از ستم	زودی ہجو مرداں بہ میدان قدم	۱۱۲۳۰
برآمد ز بیداد ہر سو نفیر	خصوصاً چو در کشور دیو گیسر	۱۱۲۳۱
سیرت یکے تیغ چوں ذوالفقار	ترا داد تو تیغ پر در دگار	۱۱۲۳۲
ملک نامزد شد بہ خیل تمام	کشیدی ہاں تیغ فتح از نیام	۱۱۲۳۳
سراسر شکستی صفت مدبران	زودی تیغ برفرق بدگوہراں	۱۱۲۳۴
فلندی ہمہ ملک ادھر خلل	شکستی عدو را ستون دول	۱۱۲۳۵
مسلم شدت کشور دیو گیسر	نشانیدی فروزین نواحی نفیر	۱۱۲۳۶

۱۔ اصل نسخہ میں یہ شعر ٹٹے ہوئے ہیں۔

پراگندہی افواج پیراں چو گیو	رہ بودی چو جم خاتم از دست دیو	۱۱۲۳۷
رہ فتنہ بستی ازین خوش بلاد	وز این بسین کشادی در عدل داد	۱۱۲۳۸
چو باد بہاری سواد چمن	ز سمر تازہ گردی دیار و دمن	۱۱۲۳۹
ہر دلق در آردی اقسام را	شدی ممد و اصحاب اسلام را	۱۱۲۴۰
کہ من بندہ در رحمت از شنو می	چنان دادی از دلاویں را نوی	۱۱۲۴۱
رہ بودند گوی کمال از جہاں	دو ساغر دین فن چو کار آگہاں	۱۱۲۴۲
چو فردوس آرامت مرطوس را	یکے جلوہ داد طاؤس را	۱۱۲۴۳
شرت داد مر گلشن گنہ را	دوم بلبل آرد و اندر نو	۱۱۲۴۴
شدم پیرو ہر دو در شنو می	بکروم من آن ہر دو را بکے روی	۱۱۲۴۵
کز اقبال این ہر دو شاہ سخن	چنان شاد شد روک ایشان من	۱۱۲۴۶
یکے طوے زاوشکر فشاں	ز طاؤس و بلبل ز ہندوستان	۱۱۲۴۷
بہ نقمیں دریں نامہ کردم رسم	بے بیت شہنامہ خمسہ ہسم	۱۱۲۴۸
بگیتی قبول افتد این داستان	براں تا بتا شیر اقبال شاں	۱۱۲۴۹
بے گفت افانہائے شگفت	اگر پیر طوسی ز آدم گرفت	۱۱۲۵۰
کہ حق ملک دنیا و عقبیش داد	رسانید ختمش بہ محمود و داد	۱۱۲۵۱
کہ بود دست در ملک غزنین خدیو	من از آدم و تا بہ محمودینو	۱۱۲۵۲
بدیبا چہ آردہ ام مختصر	نخستین نامہ ابازیب و فر	۱۱۲۵۳
نبشتم ہمہ قصہ سال و ماہ	پس از عہد محمود تا عہد شاہ	۱۱۲۵۴
بنامت امن این نامہ دل پسند	شہا چون توئی ختم شاہان ہند	۱۱۲۵۵
ہراں تا چو نامت بگر دجہاں	کنم ختم لے ختم جملہ شہاں	۱۱۲۵۶
شے بودے لے شاہ گردن فرزد	اگر جز تو شایان این گنج راز	۱۱۲۵۷
برآمد فروشد دریں بوم و بر	بے شاہ و شاعر ازین پیشتر	۱۱۲۵۸
چنین نامہ از بہر شاہے تمام	نکردے یکے مرد صاحب کلام	۱۱۲۵۹

سزاوار این نامہ ساز دار	لے چوں تو بودی دریں خوش دیار	۱۱۲۶۰
پدید آمدن شاه فرخنده فن	بعهدت کیے شاعر سے محسن	۱۱۲۶۱
شہ از من چنین گوهرے آشکار	دز این پس بہ توفیق پروردگار	۱۱۲۶۲
بتاج چو تو صاحب افسرے	ہم آخر رسید این چنین گوہرے	۱۱۲۶۳
کہ موجود از و شد زمین و زمان	بجی خداوند کون و مکان	۱۱۲۶۴
بود تا سپہر و کواکب بکار	زمین و زمان تابو و برقرار	۱۱۲۶۵
فرزند باد این خجستہ گہر	بنام تو کے سر و نامور	۱۱۲۶۶
گیر و شود سوسن خام و عام	چون نام تو انصائے عالم تمام	۱۱۲۶۷
بر اندک کام لے شہ کا مرال	نشانے کہ در ملک ہند و کمال	۱۱۲۶۸ ج ۳۲۹
ہم آخر چو آمد ادان سفر	گرفتند انصائے این یوم و ہر	۱۱۲۶۹
وزیشان بجز نام نیکو نماند	ازیں کو جگہ ہر یکے ناقہ راند	۱۱۲۷۰
ہیں نام نیکو بود یادگار	نہ شانہاں کرم بے در و دیار	۱۱۲۷۱
کہ نام نیکو بہ ملک جہاں	باند ز گفتند کار آگہاں	۱۱۲۷۲
بر آمد ہی دے اندرں بارگاہ	بہ انصاف و احسان کسے مژدہ	۱۱۲۷۳
برانی دریں دہر مضائق وار	اذاں بہ کہ ملکہ بسا لے ہزار	۱۱۲۷۴
بجانشن خود کو چہ ہر خسرت	چو این ملک عالم نیز دجوسے	۱۱۲۷۵
چہ شاہا کہ شد خاک بہر ادراج	چہ سر ہاک بہ باد شد بہر تاج	۱۱۲۷۶
بہر صبح دم ملک اسرار گیر	تو گر عاقلی ملک ابراہ گیر	۱۱۲۷۷
بیک دم شد ہر دو عالم شوی	چو یک دم دران ملک محرم شوی	۱۱۲۷۸
دراں ملک چو یک زنی می کنند	نشانے کہ ملک جہاں ہند و ہند	۱۱۲۷۹
دریں راہ چوں پورا دہسم زدند	گر شے کراں ملک آگہ شوند	۱۱۲۸۰
کہ بانے پیشین ست خوشتر ازیں	تو این رونق بارغ فانی ہیں	۱۱۲۸۱
بدیں حیفہ ہر دم میالائے دست	ترا وعدہ نعمت خلد ہر -	۱۱۲۸۲

گرت بختی هست ای هو شمند	۱۱۲۸۳
در ای دود عالم مقایه طلب	۱۱۲۸۴
رسد تا که هنگام دور وصال	۱۱۲۸۵
بیا ساقیا هم ز جام امید	۱۱۲۸۶
چنان در ده امروز مارا شراب	۱۱۲۸۷
بجهد برین نیز همت بسند	
ز خجانه عشق جامی طلب	
دوادمی ده به بزم خیال	
بده تشنگان را به شربت نوید	
که فردا بجنبیم مست و خراب	

ذکر در کیفیت تصنیف و مشقت مصنف

به نزدیک روینا دلاں روشن است	۱۱۲۸۸
بهانی چه فونا به باید چشید	۱۱۲۸۹
ز وزن معانی و لفظ فصیح	۱۱۲۹۰
وز این پس سلاست بیاید درد	۱۱۲۹۱
چو یکبار افسم شد این چند چیز	۱۱۲۹۲
پس آنکه یک بیت گردد تمام	۱۱۲۹۳
چو درے به چندین خراش جگر	۱۱۲۹۴
ز باں درج دل را بسازد کلید	۱۱۲۹۵
بداں تا ازاں رنج گنجی برد	۱۱۲۹۶
هم آخر گرد حق نیاید قبول	۱۱۲۹۷
بگرد همه ز حمتش در بدر	۱۱۲۹۸
بناشد جزا فسرگی حاصلش	۱۱۲۹۹
بصد سحر محتاج محسین شود	۱۱۳۰۰
خصوصاً درین دور آخر زماں	۱۱۳۰۱
ندانمذ فرق از گهر تا شبه	۱۱۳۰۲
که غص معانی چه مشکل فن است	
که سنجیده یک گوهر آید پدید	
بصدد فکر یک نکته گردد صحیح	
قوافی شائسته شاید درد	
بباید درد مصنعت چند نیز	
شود مایه مرد صاحب کلام	
بدست آورد مرد صاحب هنر	
کشد گوهر خویش در من مزید	
ز شاخ هنر باغی خود بخورد	
به هنرش کشد هر کجا بوالفضل	
رو در رخ او در هبای سیر	
وزاں مایه نوید گردد دلش	
چو آن نیز ندهند غمگین شود	
که گشتند ازین فن تهی مردماں	
یک گشت شاں هر دو در مرتبه	

ز دانا گر یزند چوں ابلہاں
یکے خواندہ کذاب دیگر گدا
چنین درے افتاد برکت نفس
تہی ہم نباشد زکارا گہاں
بہستم نمر تا دین کار و بار
کہ یا ہم حریفے دیں گفت و گو
یکے لحظہ باوے شوم ہمیش
ز جام طرب داد و عشرت دہم
کہ بازندہ طبعے کسہم التفا

نگیرند از نام شاعر جہاں
ز بجے ہمتی خازن عرش را
مراد چہیں روز گاہے خسیں
اگرچہ جہاں پڑشد از ابلہاں
مرانیت بابا بلہاں ہیج کار
شب دروز رنم دران جست و ج
چو پیش من آید حریفے گزیں
ہمیں نقل خوش در میانہ نہم
جزایں یک نفس کے شمارم بقا

۱۱۳۰۳
۱۱۳۰۴
۱۱۳۰۵
۱۱۳۰۶
۱۱۳۰۷
۱۱۳۰۸
۱۱۳۰۹
۱۱۳۱۰
۱۱۳۱۱

ذکر در استیضاف تصنیف و غرض مصنف

کہ پاشیدہ گوہر بقیاس
ز شاخ تصانیف بر خوردہ
اگر جائے انصاف انصاف دہ
بیفتاد و سودے بانیے بسر
شروع نمودم بہ بیکاہ و گاہ
ہمہ آب کردم پئے آیں چمن
ریاحیں بکشم درو بے قیاس
کہ تازہ بود ہر صباح و مسا
گلے نوشگفت اندریں بوستان
رباطے دریں رہ بہ پروا ختم
چو گلزار ہر یک بوقت بہار

الائے خردمند گوہر شناس
بباغ معانی گذر کردہ
دے گوش بر قصہ سن بہنہ
کہ در پنجین خشک سال ہنر
بنہ روز و شب ست و پنج ماہ
شب دروز خون دل خوشین
نہا دم یکے بوستانے اسکا
نکہ کن گزیں گلشن دل کشا
برونق شد اقصای ہندوستان
پئے خلق نہشت ہے سا ختم
دروغہ کردم دہ و دہ ہزار

۱۱۳۱۲
۱۱۳۱۳
۱۱۳۱۴
۱۱۳۱۵
۱۱۳۱۶
۱۱۳۱۷
۱۱۳۱۸
۱۱۳۱۹
۱۱۳۲۰
۱۱۳۲۱
۱۱۳۲۲

۱۱۳۲۳	بدان تا بہر غنہ صاحب دلے	بائس معانی گست منزلی
۱۱۳۲۴	مگر یہ جانے بیک غنہ در	در آمد ز مردان صاحب ہنر
۱۱۳۲۵	ز نزل معانی دریں خوش رباط	زمانے دلش آید اندر نشاط
۱۱۳۲۶	عجب نے از اقبال آں یہاں	قبول دو عالم شود مسیر باں

ذکر دروب جو ہر معانی و خطا ایں کتاب

۱۱۳۲۷	شنیدم چہ فردوسی تیز بوش	برایوان محمود شد در خوش
۱۱۳۲۸	یہ محمود گنجے ز گوہر سپرد	شہش نیز پیلے پر از زر سپرد
۱۱۳۲۹	دریں باب طوسی ز رشتہ بہترست	کہ گنج گہر بہ ز پیل ز رست
۱۱۳۳۰	زر شاہ غزنیں اگر کافی ست	زرمادشش نیز نمائی ست
۱۱۳۳۱	اگرست بخوں ریزی آورد زر	بخون دل آورد شاہ کمر
۱۱۳۳۲	دلے ہم با سید اکرام شاہ	کہ بدند و طبع بیگاہ و گاہ
۱۱۳۳۳	بگیتی چنان نامہ شد تمام	کہ شد مونس ناقلان صبح و شام
۱۱۳۳۴	رہے نیز در دعوے بی روی	ز سر داد ملک سخن را نوی
۱۱۳۳۵	نسب نامہ جلد شاہان ہند	نہشت اندرین نامہ شہ پسند
۱۱۳۳۶	اگر بیرطوسی با نسانہ ور	کنند وصف بد مذہب باں بیشتر
۱۱۳۳۷	گنہ کن کہ اکثر دریں بوستان	رود و درمغان تو حید خواں
۱۱۳۳۸	بدوران سن گر حبہ ہر صبح و شام	با میدایوان خواں کرام
۱۱۳۳۹	ہمی سخت ہر مرد و یک نیاز	ببازار نعمت فردشان راز
۱۱۳۴۰	ہم آخو دریں چار سوے فنا	طفیل یکے مرد صاحب صفا
۱۱۳۴۱	مراد نبیہ فربہ آفتاد دست	کہ باز از لاغر فردشان شکست
۱۱۳۴۲	فردوم برد پرہد فلفلے	کہ گیرد ازو ذوق صاحب دلے

کہ سیر آید از خوان من میہاں
 کہ لذت دہد بچنگاں را بکام
 نہ لغت برد لذت و ذوق ہم
 جوامع باندا زہ انداختہم
 کہ ز درد معنی شود جملہ سیر
 ضمیر زد بہ جیش گریزے ندید
 کشیدم بہ نظمیں دریں داستان
 سر از درج آن نیز کم تا ختم
 کشیدم دریں سلک چل ناقداں
 بہر دم بے رنج در ہر سخن
 طلب کردم از باخود و دستان
 چو دیدم سوافی اصول و فروع
 بجایے کہ دیدم سزاوار تر
 چو دیگر گہر گہر ہان دیدم خوش آب
 وزیں پس دریں سلک دادم قرار
 بگوید مرا آفریں بے قیاس
 مرا خواہد آمرزشے از خدا
 بنامش زدم سکہ خسروی
 اقام عالم گزشتہ تمام
 در دوام ز کثورت یاں رسید
 مبارک گزشتہ این نامہ را
 فتوح السلاطین کردم خطاب
 کہ لازم بود چشم بد را حید
 کہ ہر حا صوابے بنزدش خطاست

ولیکن جوامع ندادم چہاں
 جوامع باندا زہ باید مرام
 و گر خود جوامع بود بیش و کم
 از ان رد چو این دیگر برد ختم
 چو مردوں کے دیگ ختم بدیر
 ہر ان فقہ کز راو یا غم رسید
 حدیث کہ بشنیدم از پاستیل
 و گر آن سخن اندر کتب یافتہم
 پرانہ و بکس در قیمت گراں
 بہ تحقیق افسانہا کہیں
 حکایات شاہان ہندوستان
 ہمہ باقوار سچ کردم رجوع
 کشیدم دریں سلک ہر یک گہر
 و گر گوہرے زان گہرے نام
 ز فین ہنر کردش آبدار
 بدان تا بہر جا کہ گوہر شناس
 پس از آفرینسم بگوید دعا
 چو کردم شہ گنجہ را پیروی
 ہم از قوت مستغاث گرام
 چو این نامہ خوش خوش پیایاں رسید
 سلاطین عالم صباہ و مسا
 شہاں را چو دیدم از و فحیاب
 خدایش نگہ دار و از چشم بد
 ز کز طبع تیرش نگہاں خداست

۱۱۳۴۳

۱۱۳۴۴

۱۱۳۴۵

۱۱۳۴۶

۱۱۳۴۷

۱۱۳۴۸

۱۱۳۴۹

۱۱۳۵۰

۱۱۳۵۱

۱۱۳۵۲

۱۱۳۵۳

۱۱۳۵۴

۱۱۳۵۵

۱۱۳۵۶

۱۱۳۵۷

۱۱۳۵۸

۱۱۳۵۹

۱۱۳۶۰

۱۱۳۶۱

۱۱۳۶۲

۱۱۳۶۳

۱۱۳۶۴

۱۱۳۶۵

۱۱۳۶۶

صواب ہے کہ از جہل روشن نگردد	۱۱۳۶۷
امیدست از حضرت کردگار	۱۱۳۶۸
کے کم گار دریں داستان	۱۱۳۶۹
خطا گیر دشمن تا خداوند مرد	
کز اس قوم ناخوش بہ لیل و نہار	
مگر خوشنویسان سنجیدہ خواں	

مختتم این کتاب متضمن نکو ہش نفس و امیداری از حضرت کردگار

عصای عجیب مرد ناداشتی	۱۱۳۷۰
در یغای ہمہ عمر دادی بباد	۱۱۳۷۱
بے توبہ کردی سخت از گناہ	۱۱۳۷۲
ہم آخر شکستی ہمہ توبہا	۱۱۳۷۳
کنون وقت صلحت بگذر جنگ	۱۱۳۷۴
زبان را فرو بند ازین گفت و گوئی	۱۱۳۷۵
دل خویش را راست گردان سخت	۱۱۳۷۶
بدیں راستی دوستی ترا	۱۱۳۷۷ F. ۳۳۲
چو عمرت ز سی خیمہ زدو رہیل	۱۱۳۷۸
باہ ندانست معاصی بسوز	۱۱۳۷۹
دریں رہ چو مردان رہ میگردد	۱۱۳۸۰
ز مشکت کنوں بوکا درخت	۱۱۳۸۱
تراداد اثیبت نوری نوید	۱۱۳۸۲
بہ پیری بود آدمی را کمال	۱۱۳۸۳
ز نوے سپید آبرو در مرغ	۱۱۳۸۴
کہ یک کوہ صلح نگذاشتی	
بہزل و بغیبت بہ فسق و فساد	
بدر گاہ از دوشد می غدر خواہ	
بوخت رہ صلح کرد می رہا	
مکن خانہ بر خویش کی بارہ تنگ	
رہ را ز در ہر دل شب بجوئے	
زبان بادل آنگہ بگردان درست	
دلیل رہ راست گردد قضا	
یکے پردہ در رو کھشیاں بہل	
کہ بازست در رہاے توبہ ہنوز	
دزین کارواں سخت بیرون بر	
ز ظلمات تو چہ تہ تو رخاست	
کہ نوید کہم شوز نوے سفید	
بہد رسی دہد نور کامل ہلال	
کہ در روشنی بہ توان دید گنج	

شب دروز دیدم کہ پیرو خواں	۱۱۳۸۵
ہر اں دم کہ چون طبع دم می زنند	۱۱۳۸۶
کسے نیست آگہ ز پایان راہ	۱۱۳۸۷
ہے مشکل درہ رواں در سفر	۱۱۳۸۸
دریں رہ من امشب چون دیدم براز	۱۱۳۸۹
در افسانہ گشتم چون کار آگہاں	۱۱۳۹۰
بے گفتم افسانہائے دراز	۱۱۳۹۱
پئے رہ رواں تو شہ پر داختم	۱۱۳۹۲
تجربے محبسے اندرین کو چکاہ	۱۱۳۹۳
کہ دروئے مہیا بود جامہ چیز	۱۱۳۹۴
ز بے خوانی کنوں حریفان من	۱۱۳۹۵
شب آخر شد افسانہ کوتہ کینم	۱۱۳۹۶
چو یاراں ملول اند و مخمور ہسم	۱۱۳۹۷
مے ذکر در کام جاں افگنم	۱۱۳۹۸
خدا یا! الہا! جہاں داورا!	۱۱۳۹۹
ہم اول تو بودی ہم آخر توئی	۱۱۴۰۰
شہانے کہ لات شہی می زنند	۱۱۴۰۱
بہر جا کہ شہنامہ در جہا نست	۱۱۴۰۲
بہ مدوح و مادی تو کردی رواں	۱۱۴۰۳
چو از نست بنیاد خلقت درست	۱۱۴۰۴
ہر اں وصف کا یہ نقش مجاز	۱۱۴۰۵
نکردے کسے وصف یکشت خا	۱۱۴۰۶
چو جاں نیز جزوے ز فرمان نست	۱۱۴۰۷
قدم می زنند اندرین کارواں	
درین راہ چندین قدم می زنند	
کہ در پیش کوہست با ژرف چاہ	
شب تیرہ واژہ دہا برگذر	
کہ ہم شب درازست دہم رہ دراز	
کہ آساں شود راہ بر ہمر ہاں	
چہ اندر حقیقت چہ اندر محاز	
پئے ہمر ہاں مرے کے سا ختم	
مراشد میسر در اثنائے راہ	
مے و مطرب و نقل و معشوق نیز	
ہمہ سر گرانش و مجروح تن	
مدد در نشاط سحر کہ کینم	
ہماں بہ چوستان صبح قدم	
خمار حریفان خود بشکنم	
جواج نوازا! و جاں پرورا!	
بدست تو درویشی و خسرو می	
بکوئے تو چو بک زنی می کنند	
نسب نامہ بند گانت ہما نست	
کفے ہمچو دریا و طبعے چو کاں	
ہمہ مدح مخلوق تو حید تست	
حقیقت کشد سر بنقاش باز	
بنودے گرش زینت از جان پاک	
سخن جز ثنایت نباشد درست	

لیکن کجا خاکیاں درخوردند	۱۱۴۰۸
دریں باب اگر مردم سادہ کیش	۱۱۴۰۹
سرانجام کارشیں بسا ماں کشد	۱۱۴۱۰
چو آغاز کردم من این نامہ را	۱۱۴۱۱
بداں نام بہ ختم این نامہ ہم	۱۱۴۱۲
چو اول ہو هست و آخر ہو ست	۱۱۴۱۳
شده نام او زیور نامہا	۱۱۴۱۴
کے کاؤل این را ز در دل نہاد	۱۱۴۱۵
چو این نامہ خوش بیا یاں رسید	۱۱۴۱۶
بے نسبت از شکر افزوں شود	۱۱۴۱۷
بشکر خدای قدیم وجود	۱۱۴۱۸
چنان شکر گفتم صبح و مسا	۱۱۴۱۹
محمد اندر چنین روزگار	۱۱۴۲۰
چنین خوش کتابے بکردم تمام	۱۱۴۲۱
ز ہر مقصد فزوں را ست پہناہ بود	۱۱۴۲۲
شد آغاز در میت و ہفت صیا	۱۱۴۲۳
بر فضل خدا صبح دولت رسید	۱۱۴۲۴
من افسانہ خویش کردم تمام	۱۱۴۲۵
کنون نوبت بزم خاموشی است	۱۱۴۲۶
کہ حق ثنایت یحسا آوردند	
ہند سر با قراہ نقصہ خویش	
دریں بزم کہ دہد با تاں کشد	
بنامے کہ اول زدوم خامہ را	
کہ آسودہ گردد بنامش تلم	
در آغاز دا انجام نامش نکوست	
ہاں نام شد تاج سر نامہا	
ہمو آفرال امر تو فین داد	
کنون نوبت بشکر یزداں رسید	
یکے قطرہ از شکر جمجھوں شود	
ز ہر مو ہزاراں ز باغم کشاد	
کہ عالم گرفت از ضمیر صفا	
بشکر خداوند پروردگار	
کنون باد مقبول ہر خاص و عام	
کہ طبعہ گفتن شر و عیش نمود	
ربیع نخستین ششم شد تمام	
بخشد ید گل باد رحمت وزید	
چو فارغ شدم از رموز کلام	
چو آخر پس از گریہ شادی ست	

نوٹ :- شعر نمبر (۳۵۹) سے اور بعد کے اشعار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عصامی کی یہ خاص
 ڈھائی کہ اس کتاب کا کاتب جابل نہ ہو۔ لیکن جہاں تک ہیں اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوا عصامی کی
 یہ دعا پوری نہیں ہوئی۔ اور اسے کاتب صاحب نے کچھ سے کچھ کر دیا۔

۱۱۴۲۷ بیاسا تیا تازہ کن بلغہ بوج غنیمت شروقت عیش صبح

۱۱۴۲۸ دوسرے زانے بکا نم چکان
کہ برستہ دازگنت و گویم زباں

تمت هذا الكتاب فتوح السلاطين تصنیف مولانا عصامی رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ۔ ضمیمہ مع انگریزی ترجمہ کے علیحدہ شائع ہوگا۔

(اگرہ اخبار برقی پریس آلہ میں چھاپا)

محرم

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۴	۶۴	حاکلاں	خا فلاں
۸	۱۴۹	کلاں	کاں
۱۶	۳۱۱	شجر	شجر
۱۶	۳۱۴	خوش گوار	زیند
۱۸	۳۴۹	کڑم	کڑم
۲۳	۴۶۹	درخش	درخش
۲۵	۵۰۴	ششیر	بششیر
۲۸	۵۶۱	جام	زجام
۳۴	۶۸۳	ریم	ریم
۳۴	۶۸۵	ند	در
۴۰	۷۹۵	اند	واند
۴۱	۸۱۲	کادر	کادر
۴۱	۸۲۱	رنگ	درنگ
۴۲	۸۲۶	نہ بنیم	بہ بنیم
۴۹	۹۷۲	برد	سرد
۵۷	۱۱۳۶	ندائے	زرائے
۵۷	۱۱۳۱	چشمکش	چشمکش
۵۹	۱۱۶۳	پاک	خاک
۶۱	۱۲۰۲	نہ	یہ
۷۰	۱۳۸۴	ندائے	ندانی
۷۲	۱۴۲۰	اقصائے ہند	اقصائے سند
۷۴	۱۴۶۴	کہیں گردہ	چہیں گردہ
۷۵	۱۴۸۲	کشید	سپرد
۷۵	۱۴۸۸	دولت	دولیت
۸۲	۱۶۲۷	برودستان	برودوستان
۸۴	۱۶۲۷	نست	گشت

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۸۲	۱۶۲۹	راست	راست
۸۴	۱۶۵۶	زر	دژ
۹۸	۱۹۲۰	ہم	ہم آخر
۱۰۱	۲۰۰۱	زچولگاشش	زچولگانش
۱۰۳	۲۰۵۵	اور اقصائے	اور ادر اقصائے
۱۰۴	۲۰۶۲	بیلے	بیکے
۱۰۵	۲۰۷۸	فرہنگ	فرہنگ
۱۰۷	۲۱۲۰	دیں	دیں
۱۱۳	۲۲۵۴	جاں	زاں
۱۱۵	۲۲۹۱	سرور	سرور
۱۲۵	۲۴۶۸	در	دراں
۱۲۵	۲۴۶۹	فرنش	فرنش
۱۲۶	۲۴۸۹	سرا	سرا
۱۲۶	۲۵۰۱	مزد	سند
۱۲۷	۲۵۱۶	لراں	سراں
۱۲۹	۲۵۵۸	مینہ	پینہ
۱۳۳	۲۶۲۳	مہ	سہ
۱۳۷	۲۷۰۳	خود	خو
۱۳۷	۲۷۰۴	دامی	باقی
۱۴۰	۲۷۶۴	داماد شد	داماد او شد
۱۴۲	۲۷۹۱	چیز	چنبہ
۱۴۳	۲۸۲۳	جہاں	جہاں
۱۵۱	۲۹۶۳	زار	راز
۱۵۳	۳۰۰۴	ونام	درم
۱۵۴	۳۰۲۸	جالفرا	جانگرا
۱۵۵	۳۰۳۶	بجو	بجو
۱۵۹	۳۱۱۶	جہاں را راہ	جہاں راہ

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۱۶۷	۳۲۵۶	بدہند	بداندر
۱۶۵	۳۲۱۲	سردری	سردوبے
۱۶۸	۳۲۷۷	سیا و خوش	سیا بکشت
۱۸۳	۳۵۷۶	نبشت	نہ نبشت
۱۸۳	۳۵۷۷	بخواست	بخواست
۱۸۳	۳۵۸۲		چم
۲۰۱	۳۹۲۶	کوشک (اصل نسخہ میں کوشک) - ہماری رائے میں کوشک "ہونا چاہیے" (	
۲۰۶	۴۰۲۲	چوداد	چودل داد
۲۰۷	۴۰۳۸	منغیر (اصل نسخہ میں منغیر ہے جو غلط معلوم ہوتا ہے۔ شاید مغری "ہو)	
۲۱۰	۴۱۱۰	زرقن	خون
۲۱۵	۴۱۹۶	اربند (اصل نسخہ میں غلط معلوم ہوتا ہے۔ "اربند" ہونا چاہیے۔)	
۲۱۵	۴۱۹۹	باروبر	باربر (اصل نسخہ میں غلط ہے)
۲۷۹	۵۳۷۹	شد (اصل نسخہ میں غلط ہے "ششم" ہونا چاہیے)	
۲۸۶	۵۵۰۴	بہم	بہم
۲۸۶	۵۵۰۵	خوبس	خوبش
۳۱۰	۵۹۶۲	بہر جا	بہر جا کہ
۳۱۰	"	بدور	و
۳۱۳	۶۰۱۲	عز	غز
۳۳۱	۶۳۶۳	دور دے	دور وزے
۳۶۵	۶۹۶۲	کتنے	کے
۳۸۴	۷۲۷۷	بجبار (اصل نسخہ میں غلط ہے۔ "بجبار" ہونا چاہیے۔)	
۴۴۵	۸۶۰۵	قفص	قفص
۵۰۵	۹۸۳۶	ر (اصل نسخہ میں معروف دل غلط لکھا ہے۔ "یو ہوکتا ہے" اور "لشکر کش" بعد از صبا ہے)	
۵۰۹	۹۹۳۶	دہ	رہ
۵۶۷	۱۱۱۹۶	قربے	قربے
۵۶۸	۱۱۲۰۹	بروق	بروق
۵۷۳	۱۱۲۹۱	ر (اصل نسخہ میں معروف دل غلط لکھا ہے۔ "یوں ہوکتا ہے" "بیک" "بریک" "جانا" "مقیم")	
۵۷۵	۱۱۳۶۷	ہا	را
۵۷۹	۱۱۴۵۴	جا	جا

۲۱، تقریظ کتاب قلم قدس رقم علیہما خان کج اور ذوالصب ریاح جنگ
مولانا مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب شیرانی۔ سابق وزیر دینیات
سرکار دکن و رئیس اعظم حبیب گنج (علیگڑھ)

حبیب گنج علیگڑھ۔ ۲۰ جنوری ۱۹۳۸ء

مکرمی۔ السلام علیکم

میں نے ”محمد شاہ بن تغلق“ آپ کی تصنیف کو ابتداءً بادلِ ناخواستہ ہاتھ میں لیا تھا۔ پڑھا بھی تکلف
سے تھا۔ تصور میرا نہیں اور باب زمانہ کا ہے متواتر اور مسلسل جس طرح تاریخیں لکھی جا رہی ہیں وہ اسی
خیر مقدم کی مستحق ہیں جس کا حالہ میں نے ادھر لکھا۔ عین اسی زمانے میں جب آپ کی تالیف پہنچی ایک اور ڈاکٹر
نے اپنے مقالے کا مسودہ دیا جو ایک مہتمم بالشان اسلامی دور کی تاریخ سے تعلق رکھتا تھا۔ کیا کہوں
کس تکلیف سے میں نے اُسکو پڑھا معلوم ہوتا ہے کہ یورپ کے اہل قلم کے پس خوردہ نوائے ہیں۔
صاف کر کے جمع کئے ہیں اور دوسروں کی ضیافت کا سامان بہم پہنچایا ہے اور وہیں لکھتے ہیں
”امام غزالی کتاب ہے“

اسی قسم کی تصانیف کو مجبوراً پڑھتے پڑھتے طبیعت بدگمانی کی عادی ہو گئی ہے۔
جس نے ”محمد شاہ بن تغلق“ کا خیر مقدم کیا۔

مگر حقیقت کی کشش تھی کہ کتاب بار بار ہاتھ میں آکر جاذب نگاہ ہوتی رہی۔ بالآخر
اُس کی اصلی صورت نمایاں ہوئی۔ اب دلی شوق سے پڑھا اور اپنی لیاقت کے مطابق
سمجھا۔ پڑھ کر حیرت ہوئی۔ مسرت ہوئی۔ حیرت اس پر کہ آپ نے کس طرح عام اور
غلط پامال راستے کو چھوڑ کر جادہ تحقیق اختیار کیا۔ مسرت آپ کی کامیابی پر۔

اپنے نفع پر۔ بے شائبہ مکلف۔ محمد شاہ بن غفلت میری نگاہ ذہن میں ایک کہرے کی شکل
 تھا۔ برسوں کے غور کے بعد بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا تھا۔ اُس کی متضاد صفات کوئی
 نقش خاص ذہن نشین نہ ہونے دیتی تھیں۔

آپ کی تصنیف سے تحقیق کی روشنی پڑی۔ کہر کا نور ہوا اہلی صورت جلوہ افروز
 ہو گئی۔

میں اس تصنیف پر آپ کو مبارک دیتا ہوں۔ اور اپنے مکرم مولوی عمامی
 صاحب کے ان الفاظ کی کہ ”ہندوستان نے تاریخ ہند میں دو صدیوں کے اندر
 جو کاوشیں کی ہیں اور جو کتابیں لکھی ہیں ان سب میں شاید یہی کتاب (محمد شاہ غفلت)
 ہے جسے کتاب کہہ سکتے ہیں اور تاریخی تحقیق کا فاتحہ الباب“ دل سے تصدیق
 کرتا ہوں۔

مکرر آپ کو اس کامیابی پر مبارک دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ دوسرے
 آپ کی جرات تحقیق اور تلاش حق کی کوشش کی پیروی کریں۔

حبیب الرحمن

I may be permitted to add that some of the above matter has been incorporated in the preface to my thesis on the *Rise and Fall of Muhammad bin Tughluq*.

It may also be mentioned that an English translation of the *Futuh-us-Salatin* is in the course of preparation and will be published under the title of the *Shahnama of Medieval India*.

*Agra College,
Agra,
May, 1938.*

MAHDI HUSAIN.

gusted with life that he resolved to leave India, his native country, so that he could spend the remainder of his life at Mecca. But he desired to leave a souvenir in the form of an epic, which might challenge comparison with the *Shahnama* of Firdausi. Thus originated the *Futuh-us-Salatin* which may legitimately be called the *Shahnama of Medieval India*.

'Isami began to write the *Futuh-us-Salatin* on the 10th* of December 1349 and finished it on the 14th† of May 1350. It took him "five months and nine days" to complete the book.

Previously, Isami had produced several works, but as they were not appreciated they fell into oblivion. They were, however, followed by the *Futuh-us-Salatin* which survived because it was written under the royal patronage of Sultan 'Ala-ud-din Hasan Bahmani.

It should be noted that although 'Isami was the contemporary of Ziya-ud-din Barani neither makes any reference to the other. Perhaps each was unaware of the other's existence ; for while Barani lived most of his life in the north (Hindustan), 'Isami resided for many years in the south (Deccan). 'Isami wrote his *Futuh-us-Salatin* some 8 years before Barani produced his *Tarikh-i-Firoz Shahi*.

Nothing is known about 'Isami after the completion of the *Futuh-us-Salatin* (May, 1350). Perhaps he then left India for good. He proceeded on a pilgrimage to Mecca and did not return.

'Isami's style is simple and unostentatious ; his expressions are lucid ; he is free from that magniloquence or rhetoric which was then considered beautiful. He is much clearer than Badr Chach and might be called the best epic writer of the age.

Here I tender my sincere thanks to Dr. H. N. Randle, the Librarian, India Office Library for his kindly lending the Ms. of the *Futuh-us-Salatin* to the Agra College for my use. My thanks are also due to my worthy colleagues, Dr. Y. Prasad, Head of the department of History and Politics, and Prof. M. T. Faruqi, Head of the department of Persian who took keen interest in the publication of this Ms. I am grateful to my sister Bua Jan who read with me the photographic copy of the Ms. of the *Futuh-us-Salatin* which I had brought with me from London. She also wrote to the Professor of Indian History at the Madras University who kindly sent her a copy of the *'Isaminama* of Mr. U'sha published by the Madras University in March 1937. While I agree with Mr. U'sha's appreciation of 'Isami's work and style I cannot concur with the views expressed in the *Isaminama* about 'Isami's portraiture of Muhammad bin Tughluq.

* 27, Ramazan A. H. 750.

++ 6, Rabi-ul-Awwal A. H. 751.

object of the forced migration from Delhi to Daulatabad, as well as of the token currency. Occasionally, Isami speaks of universal destruction, but his language is not free from exaggeration. One day, he tells us, the Sultan rode up to the gardens along the banks of the Jumna, and found the streets thronged with vendors and customers. He was so annoyed to see the prosperous condition of the town and the general affluence that he resolved immediately to destroy it. With this object in view he sent out the Qarachil expedition. Another measure which he later adopted for the destruction of the people was to order the evacuation of Deogir. All its inhabitants were consequently sent off to Delhi. Finally under a heading "Applause for Sultan 'Ala-ud-din Khalji and Censures for Muhammad Shah bin Tughluq Shah," Isami vehemently denounces Sultan Muhammad for his revolt against Islam. All these points have been thoroughly discussed in my thesis.

Isami's *Futuh-us-Salatin* does not exhaust with the reign of Muhammad bin Tughluq. It presents in tolerably accurate chronological order events of the political history of India for over three hundred years, and it also throws light on the beginnings of the Bahmani rule in the Deccan; on the psychology of the 14th century India; on the principal towns and their respective distances; on the nature of punishments then inflicted; on the Hindu amirs and princes; and on the Hindi words and idioms then in Muslim usage. The *Futuh-us-Salatin* further illustrates (1) the personal history of its author, Isami, (2) the military history of the period *i. e.* the administration of the army and the armament then in use, and (3) the social history of Medieval India. Illustrations are also afforded of the fusion of the Hindu-Muslim culture and its consequent reaction on the relations between the Hindus and Muslims—a topic of outstanding importance in the political life of modern India.

It is much to be regretted that the real name of Isami is nowhere mentioned in the book. An attempt* has, however, been made to identify him with Khwaja' Abd Malik' Isami on the authority of the *Khazina-i-Ganj-i-Ilahi* (Ilahi's treasury), a biographical account of the poets of the 9th and 10th centuries Hijra including also some of those of the 8th. The *Khazina-i-Ganj-i-Ilahi* is not available now as far as I know.

Isami tells us that on finishing his book—the *Futuh-us-Salatin*—he was about 40 years of age. This enables us to fix 1311 as the date of his birth. He was 16 years of age when in 1327 he was forced to leave Delhi for Daulatabad in the company of his aged grandfather, 'Aizz-ud-din' Isami. Perhaps his father had already died.

Isami remained for some time in Daulatabad; and in the course of the next 24 years—a period in which he witnessed the "outrages" of Muhammad bin Tughluq in the Deccan—he was so much weighed with grief that he became grey. He was so dis-

* The Catalogue of Persian Mss. in the India Office Library.

Sultan 'Ala-ud-din Hasan, the first king and founder of the Bahmani dynasty. 'Ala-ud-din Hasan was a rebel against and an enemy of Muhammad bin Tughluq—a fact which throws light on the objective of the *Futuh-us-Salatīn*.

When studied side by side with the *Rihla* of Ibn Battuta, the *Futuh-us-Salatīn* enables us to discover in part the sources of information utilized by the Moorish traveller. It reveals the latter's bias against the emperor and informs us that the Qazis of the empire "had declared war on him and approved of his execution."

It should be recalled that Ibn Battuta was one of the most important Qazis of the Delhi empire. He was posted at the metropolis where he remained about 8 years (1334—42). What must have been his attitude to the emperor? Did he remain altogether unaffected and untouched by the spirit of revolt which was in the air? Was he indifferent to the cause of his fellow-Qazis, and the fate of the 'Ulama, Fuqaha and the Mushaikh (Aṣḥab-i-Din) with whom the emperor was at war? These are problems which have been fully discussed in my thesis on the *Rise and Fall of Muhammad bin Tughluq*.

Here it may be noted that the discovery of the *Futuh-us-Salatīn* has made easier to understand the cause and source of the charges levelled by Ibn Battuta at the Sultan—for instance, the plot Sultan Muhammad then known as Jauna Khan is said to have formed with Ahmad bin Aiyaz to murder his royal father Ghiyas-ud-din Tughluq. The *Futuh-us-Salatīn* gives practically the same tale as is found in the *Rihla*. Again, the story of the inhuman treatment meted out by the Sultan to Baha-ud-din Gushtasp as related in the *Rihla* is found with minor differences in the *Futuh-us-Salatīn*. Both tell us that the flesh of Baha-ud-din Gushtasp was cooked with rice and given to elephants. Both join in telling us stories about the forced exile of all the inhabitants of Delhi and about the punishments inflicted upon a blind man and a cripple for having failed to leave the city.

Isami calls Sultan Muhammad a wretch, and denounces him as insincere. He tells us that Muhammad, while pretending to mourn the loss of his father, really rejoiced at heart. Under the heading "delusion practised by Sultan Muhammad Shah bin Tughluq on the inhabitants of India," the *Futuh-us-Salatīn* informs us that on his accession, Muhammad bin Tughluq made lavish promises to the people to give them sound and sympathetic administration, and captivated their hearts by profuse largesse. Before long, his character almost completely changed, and the Sultan became distrustful and oppressive. It was on account of this that Baha-ud-din Gushtasp, the governor of Sagar, subsequently revolted.

Isami makes it clear that the so-called oppressive measures adopted by the Sultan were mainly directed against the *aṣḥab-i-din* (people of religion), the Hindus being exempted. Such was the

P R E F A C E

THE SHAHNAMA OF MEDIEVAL INDIA, namely, the *Futuh-us-Salatin* is a poetical history of India or of the Sultans of India for about 350 years (A. D. 1000-1349). As far as I know there is only one* authentic Ms. of the *Futuh-us-Salatin* which belongs to the India Office Library, London. But for the period I carried on my research work at the School of Oriental Studies, London, this Ms. was not available. It had been loaned from the India Office Library to the University of Madras and had not been returned at the time I submitted my thesis (June 1935).

Before leaving England, however, I was fortunate enough to obtain the aforesaid manuscript. I found it so useful that I incorporated many relevant parts in my work on Muhammad bin Tughluq now in press. Then, I desired to edit and translate the Ms. ; and with this object I applied to the India Office. Dr. H. N. Randle, the librarian, kindly enabled me to obtain a photographic copy of the Ms. But the photograph being not quite successful I further applied for the Ms. being loaned to the Agra College. The librarian very kindly acceded to my request by lending the Ms. to the Agra College for my use.

Since October 1936 when I resumed my duties in India I have been working on this Ms. in my spare hours and holidays. I am of opinion that the *Futuh-us-Salatin* is the veritable *Shahnama of Medieval India*. It contains the versified history of the period covered by the works of Minhaj-us-Siraj and Barani—the *Tabaqat-i-Nasiri*, the *Tarikh-i-Firoz Shahi* and the *Futawa-i-Jahandari*. It is decidedly more interesting though not perhaps more useful than all the prose works on Indian history including the *Tarikh-i-Firishtha*. Originally the *Futuh-us-Salatin* embodied 12000 verses. But many have since been lost, and the present Ms. contains about 11524.

There are, however, two drawbacks in the *Futuh-us-Salatin*. First, its statements are not always free from exaggeration. Secondly, the author, 'Isami, does not mention his sources and authorities. That is, perhaps, why Col. Briggs† was misled. He was in no way justified in declaring the *Futuh-us-Salatin* an unimportant book of historical romances.

The *Futuh-us-Salatin* was composed by 'Isami during the lifetime of the emperor Muhammad bin Tughluq and dedicated to

*Mr. A. S. U'sha of the Madras University who has recently published his *'Isaminama*—an appreciation of the *Futuh-us-Salatin*—draws attention to the existence of another copy of the *Futuh-us-Salatin* in the private library of Maulvi Muhammad Ghaus of Hyderabad. (*'Isaminama* ; preface, Madras 1937)

†Briggs: *J. History of the Rise of the Mahomedan Power* I, 406.

THE
FUTUH-US-SALATIN

OR

THE SHAHNAMA OF MEDIEVAL INDIA

OF

ISAMI

EDITED BY

A. MAHDI HUSAIN

M. A., PH. D. [LONDON], D. LITT. [PARIS], M. R. A. S. [LONDON].

LECTURER IN HISTORY AND POLITICS

AGRA COLLEGE, AGRA.



CAN BE HAD OF
THE EDUCATIONAL PRESS,
CITY STATION ROAD, AGRA

1938

